عرضِ مترجم

ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث مبارکہ، آثارِ صحابہ اور روایاتِ تابعین کے مطالعے سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں، مثلاً امام مہدی ایک ایسے زمانے میں تشریف لائیں گے، جب پوری دنیا میں ظلم وستم عام ہوگا، بالخصوص اسلامی ممالک اس ظلم کا نشانہ ہوں گے۔ پوری دنیا سے یہود ارضِ فلسطین میں اکھٹے ہوں گے۔ جس کے بعد عربوں کی ہلاکت شروع ہو جائے گی۔ جس میں حرمِ مکی پر قبضے کی کوشش کے بعد کی صورت حال کو زیادہ عمل دخل ہوگا۔ عرب وعجم کے مسلمانوں کا رومی عیسائیوں سے روسی کفر کے خلاف اتحاد، عراق ایران جنگ، عراق کویت جنگ، عراق پر اقتصادی پابندی اور شامی جنگوں کے تذکرے احادیث میں آئے ہیں۔ بلاد الحرمین میں سیاسی کشمکش اور گرد وپیش کے ممالک کے ساتھ جاری رسہ کشی کا تذکرہ بھی احادیث میں موجود ہے۔

احادیث کے تناظر میں قرب قیامت میں خلافت کے قائم ہونے کی پیشن گوئی کی گئی ہے، جس کے امیر امام مہدی ہوں گے، اس کے لیے بیعتِ مہدی سے پہلے عوام چند خاص علمائے کرام کے ہاتھوں پر نصرتِ امام مہدی کے لیے بیعت کریں گے۔ اس نکتہ نظر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ۲۰۱۳ء میں پہلی بار "المهدي وقرب الظهور" نامی کتاب منظرِ عام پر آئی، جس کے مصنف "الشریف حسین بن غالب ہیں۔ اس کتاب میں مذکورہ بالا مباحث کو احادیث وآثار کی روشنی میں آسان انداز میں بیان کیا گیا۔

یمن کے مشہور محقق شیخ صادق المغلس نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "الخلافة القادمة" میں اس سے استفادہ کیا۔ شیخ صادق المغلس کی کتاب پر عالمِ اسلام کے کئی مؤقر حضرات نے تقاریظ لکھی۔ ثقہ عالمِ دین مفتی تقی عثمانی صاحب کی بھی اس کتاب پر تقریظ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "المهدي وقرب الظهور" نامی کتاب ایک معتبر اور اس موضوع میں قیمتی معلومات کی حامل ہے۔

یہ کتاب چند مباحث پر مشتمل ہے:

۱۔ ظہورِ مہدی سے پہلے علاماتِ زمانیہ ومکانیہ کا تعارف اور عصرِ حاضر میں ان کی تطبیق۔

۲۔ علاماتِ شخصیہ کا تعارف اور ان سے متعلق ہماری ذمہ داریاں۔ ۳۔ امت مسلمہ میں بڑے فتنے، عصر حاضر میں ان کے بنیادی خدوخال اور ان سے بچنے کے طریقے۔ ۴۔ عالمِ اسلام اور بالخصوص عرب ممالک کی موجودہ صورتِ حال اور عملی اقدامات۔ ۵۔ شخصیاتِ خیر (یعنی امام مہدی علیہ الرضوان، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور قحطانی) اور ان کے لشکر میں شمولیت کے تقاضے، ۶۔ شخصیات شر (یعنی دجال اور اس سے پہلے متعدد سفیانیوں کا دورِ حاضر میں تذکرہ) اور ان کے لیے کام کرنے والے افراد، ادارے اور ممالک کا بیان۔ ۷۔ ظہورِ مہدی کے بارے میں

شکوک وشبہات، اعتراضات اور ان کے جوابات۔۸۔ ضعیف احادیث، ظہورِ مہدی اور احادیث الفتن۔

اس مختصر کتاب میں فتنوں سے متعلق احادیث کے کئی پیچیدہ مباحث اور علمی مسائل کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، مذکورہ بالا خصوصیات کی وجہ سے قارئین کے لیے اردو میں ترجمہ کیا گیا۔

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہے، جس نے تمام مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اور ان کو اپنی نعمتوں کے چادر میں اس لیے لپیٹا، تاکہ اس کی شکر ادا کریں۔ اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام ہو۔ اور اس کی آل واصحاب پر، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی کی اور آپ ﷺ کی منہج اور طریقے پر چلے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسی طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق تھا۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے لیے ظالم اور جابر بادشاہوں پر افسوس! جو نیک لوگوں کو کس طرح ظلم وستم کرکے ڈراتے ہیں اور انہیں قتل کرتے ہیں۔ صرف وہی لوگ ان سے بچتے ہیں جو ان کی بات مانیں۔ مگر متقی مؤمن ان کے ساتھ زبانی گفتگو کے ذریعے معاملہ رکھے گا، مگر اس کا دل ان سے کوسوں دور بھاگے گا، لیکن جب اللہ دوبارہ اسلام کو زندہ کرے گا تو ہر ظالم وجبار کو ختم کردے گا، کیونکہ وہ فساد کے بعد امت کی اصلاح پر قادر ہے۔

پھر فرمایا: اے حذیفہ! اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرکے میرے اہلِ بیت کے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرکے اس کے ہاتھ پر ملاحم (خونریز جنگیں) جاری کردے گا اور اسلام کو دنیا پر غالب کردے گا، اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ [أخرجہ ابو نعیم الأصفہانی فی صفۃ المہدی، ومثلہ فی العرف الوردی للسیوطی، والبرہان للہندی]

سال ۱۴۳۲/۲۰۱۱ میں عرب بہار کے نام سے جاری مظاہرے اور خراب صورت حال کے نتیجے میں کئی حکمرانوں کی حکومت کا گرنا، عوامی کی بے چینی اور سیاسی میدان کا قیادت سے خالی ہونا، زور وزبردستی کی بنیاد پر قائم حکومتوں کے مرحلے کے ختم ہونے کا اعلان ہے اور ظالم وجابر حکمرانوں کو ختم کرنے کی ایک بڑی جھلک تھی۔

اس کے بعد آپس میں خون ریزی، فضول وعبث جنگوں اور طاغوتی قوتوں سے نبرد آزما ہو کر ایک دوسرے مرحلے میں منتقل ہوئے۔ اس وجہ سے تجارتیں اور راستے بند ہونا شروع ہوئیں۔ لیکن ان سب سے اللہ تعالیٰ کا مقصود امام مہدی کی قیادت میں نبوی طرز پر قائم ہونے والی خلافت کا قیام ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وعدہ قریب آپہنچا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی

خلاف ورزی نہیں کرتا اور وہ جلد حساب لینے والے ہیں۔[الأنبیاء:۹۷]

تمہید

کوئی معاملہ جتنا بڑا، پُر خطر اور عظیم الشان ہوتا ہے اتنا ہی اس کے لیے تکوینی طور پر تیاری بھی بڑی ہوتی ہے، تاکہ اچانک آنے سے کوئی بد حواس نہ ہو اور پہلے سے خوب اس کے لیے استقبال کرے۔
جب اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی تخلیق کا ارادہ فرمایا، تو فرشتوں کو سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دینے سے پہلے فرشتوں کو نفسیاتی طور پر تیار کیا، اور انہیں تین بار مختلف انداز میں سجدہ کرنے کا حکم سمجھایا:
۱۔اُس بے نیاز اور شہنشاہ مطلق ذات نے فرشتوں کے سامنے تخلیق آدم کا قضیہ پیش کر کے فرمایا:
وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً
۲۔دوسری بار پھر اس کا ذکر کیا، تاکہ سجدے کے لیے فرشتے مکمل طور پر تیار ہوں، چنانچہ فرمایا: (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ (۲۸) فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ(۲۹)اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔جب میں اس کو انسانی صورت میں پوری طرح بناؤں، اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑو۔
۳۔پھر اس حکم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تیسری بار ان کو نفسیاتی طور پر تیار کرنے کے لیے حکم دیا، چنانچہ فرمایا: (إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ(۷۱) فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِينَ ترجمہ: جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں، جب اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔
ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو احکام دینے کا انداز تدریجی ہے، حالانکہ فرشتوں کو صرف اطاعت اور احکاماتِ ربانی کی قبولیت کے لیے وجود دیا گیا ہے، تو فرشتوں کے علاوہ دیگر مخلوقات کے ساتھ احکامات کے بارے میں یہ انداز زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔
ایسے ہی نبی کریم ﷺ کی بعثت سے تقریباً سولہ سو(۱۶۰۰)سال پہلے ابراہیم علیہ السلام کی زبانی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے لیے دعا فرمائی گئی، (پھر مکہ مکرمہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھیجا گیا اور آگے ان کی نسل سے آپ ﷺ کو مبعوث کیا گیا) جب کہ تورات میں حضرت موسیٰ

علیہ السلام کی زبانی اتنی کثرت سے آپ ﷺ کی تعریف اور متعلقہ صفاتِ شخصیہ، بدنی اوصاف اور دیگر اخلاقی صفات وغیرہ بیان کی گئی ہیں کہ (انہیں دیکھ دیکھ کر یہودیوں نے ملکِ شام کو چھوڑ کر آپ ﷺ کے شہرِ ہجرت یعنی مدینہ کو پہچان کر وہاں ڈیرے ڈال دیئے) جب کہ آپ ﷺ کی معرفت یہودیوں کے سامنے اتنی واضح تھی کہ اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ نبی کریم ﷺ کو پہچانتے تھے، فرمایا: (كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ)مزید فرمایا: (الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ)

آپ ﷺ کے اوصاف کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کے اوصاف اور متعلقہ مثالیں بھی تورات اور انجیل میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی تھیں، چنانچہ فرمایا:(مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ)

کئی صدیاں پہلے تاریخ کے صفحات میں ایک قوم کی بیان کی گئی صفات کو ذکر کرنا در حقیقت اس زمانے میں موجود افراد کو ان کے ساتھ ملنے کی ترغیب اور ان میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے اہم مقاصد میں یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ (وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ)

مذکورہ بالا امور سے معلوم ہوا کہ کسی واقعہ کے آنے سے پہلے نفسیاتی تیاری کی اہمیت کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے اگرچہ وہ فرشتے اور حضرات صحابہ کرام کیوں نہ ہو، جنہوں نے علاماتِ نبوت کا مشاہدہ کیا اور رسالت کے انوار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، تو جنہوں نے یہ زمانہ نہیں پایا، ان کو نفسیاتی تیاری کی زیادہ ضرورت ہو گی۔

اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے کہ ان کو برسوں تک بغیر موسم کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بغیر ظاہری سبب کے رزق دیا گیا۔

ان کے رزق کا واقعہ قرآن میں مذکور ہے: (كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَامَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ) تکوینی طور پر حضرت مریم علیہا السلام کو ظاہری اسباب کے بغیر روزی دینا در حقیقت بغیر باپ کے بیٹا دینے کے لیے ذہن سازی اور مقدمہ و تمہید تھا، تاکہ بغیر اسباب کے سالہا سال تک روزی کھانے والی کو جب بغیر اسباب کے بچہ ملے، تو اس کے ذہن کو دھچکا نہ لگے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں بیٹے کی بشارت ملی، تو وہ چونک گئے اور اس اچانک خبر سے بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے اور ارشاد فرمایا: (قَالَ رَبِّ أَنَّى

يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ)
یہ سب واقعات حضرت مریم علیہا السلام نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں، جو بظاہر ان کے بچے کی پیدائش سے پہلے ان کی ذہن سازی کے لیے بطورِ مقدمہ کے تھیں۔ کئی سال کی تمہید و ذہن سازی کے باوجود جب بغیر "باپ کے "بیٹے کا پیغام ملا، تو فطری ذہول کے سبب فرمایا(قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ)
جب تمہیدی تربیت کے بعد انسانوں میں سے افضل طبقہ یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات انسانی فطرت کی وجہ سے اسباب کے نظام کی جانب دیکھتے ہیں، تو دوسرے لوگوں کی اصلاح بھی اس وقت ہو گی، جب کہ تمہیدی تربیت کے ساتھ ساتھ مختلف واضح علامات اور ظاہری اسباب بھی ان کے سامنے بیان کئے جائیں۔
ایسے ہی ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (إني لأعرف حجرا بمكة كان يسلم علي قبل أن أبعث إني لأعرفه الآن) [صحیح مسلم] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی ان پتھروں کو جانتا ہوں، جو بعثت سے پہلے مکہ مکرمہ میں مجھے سلام کیا کرتے تھے۔ اس پتھر کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد حجرِ اسود ہے۔ جبکہ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مرفق کے گلی کوچوں کے کھلے پتھر مراد ہیں، جنہیں نسل در نسل مکہ کے لوگ جانتے تھے۔
جمادات اور پتھروں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرنا شاید اس غرض کے لیے تھا کہ جب فرشتوں کی زیارت ہو، تو ان مافوق الفطرت امور کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عادی ہونے کی وجہ سے آپ کا ان سے بات چیت آسان ہو۔
مگر شاید بشری کمزوری کا تقاضا تھا کہ جب جبرئیل امین علیہ السلام وحی لے کر آئے، تو واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: لقد خشيت على نفسي [متفق علیہ] یعنی مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔
مذکورہ بالا امور کے بعد بھی انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کو ان امور کا سامنا کرنا پڑا، اگر ان تمہیدات کے بغیر وحی کا سلسلہ شروع ہو جاتا، تو پھر کیا ہوتا؟!!
اسی طرح تحویلِ قبلہ سے پہلے بطورِ ذہن سازی، نسخ کی حقیقت اور تعمیر کعبہ کا بیان کیا گیا اور نسخ کے بارے میں یہود کے عقیدے پر کئی قرآنی نصوص نازل فرمائی گئیں، چنانچہ نسخ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: (مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا) اس کے بعد سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کا بیت اللہ کو تعمیر کرنے کا واقعہ ارشاد فرمایا: (وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ) مذکورہ بالا سب امور کے بعد کعبہ کی طرف نماز کے دوران منہ کرنے کا حکم فرمایا

(قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) سورۃ البقرۃ میں مذکورہ امور تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ نبی کریم ﷺ کی سیرت اور سنتِ مبارکہ ہے: (**خير الهدى هدي محمد**ﷺ) [رواہ مسلم] چنانچہ آپ ﷺ نے دنیا سے رحلت سے پہلے بطورِ تمہید حضراتِ صحابہ کرامؓ کو یہ بات سمجھا دی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: (**إن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة، وإنه عارضني العام مرتين، ولا أراه إلا حضر أجلي، وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي**) ترجمہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور فرماتے تھے، مگر اس سال دو مرتبہ قرآن دہرایا، اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ پہنچا ہے، لہذا تقوی اور صبر کرتی رہو، میں آخرت میں پہلے جا کر تمہارے لیے بہترین ذخیرہ ہوں گا۔ [متفق علیہ]

حجۃ الوداع کے موقعے پر فرمایا: (**لعلي لا ألقاكم بعد عامي هذا**) [رواہ البیہقی] شاید اس سال کے بعد میں تم سے نہ ملوں۔

اور ایک دوسری روایت میں فرمایا: (**اعدد ستا بين يدى الساعة: موتي**) ترجمہ: قیامت سے پہلے چھ (٦) علامتیں گن لو: ا۔ میری موت) [رواہ البخاری]

اور حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف قاضی بناتے ہوئے فرمایا: (**يا معاذ انک عسى أن لا تلقاني بعد عامي هذا ولعلک أن تمر بمسجدي وقبري**) [رواہ احمد] ترجمہ: اے معاذ! شاید اس سال کے بعد میری اور تمہاری ملاقات نہ ہو اور شاید میری مسجد اور قبر پر تمہارا گزر ہو۔ ایسے ہی اپنے آزاد کردہ غلام ابو مویہبہؓ کو فرمایا: (**أبو مويهبة! انى قد أوتيت مفاتيح خزائن الدنيا والخلد فيها ثم الجنة وخيرت بين ذلک وبين لقاء ربي عز وجل والجنة**)، **قال: قلت: بأبي وأمي! فخذ مفاتيح الدنيا والخلد فيها ثم الجنة، قال: (لا والله يا أبا مويهبة لقد اخترت لقاء ربي عز وجل والجنة**، [رواہ احمد]

ترجمہ: اے ابو مویہبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے کا مجھے اختیار دیا گیا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں جنت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا اختیار دیا گیا، تو میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے والا "اختیار" کو پسند

فرمایئے اور اس کے بعد جنت کو بھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اے اَبو مویہبہ! میں نے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور جنت کو پسند کر لیا ہے۔

ایک مرتبہ لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: (**ان عبدا خيره الله بين أن يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى أبوبكر وقال فديناك بآبائنا وأمهاتنا**) ترجمہ: یقیناً ایک بندے کو دنیا کی نعمتوں اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جو چاہے لے لو! تو اُس بندے نے اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمتوں کو پسند کیا۔ حضرت ابو بکرؓ یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا ہم آپ پر اپنے ماؤں اور آباء سمیت قربان ہوں۔ [رواہ البخاری]

واضح رہے اس سے پہلے قرآن مجید میں یہی مضمون آیا۔ فرمایا: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ) اور فرمایا: (وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ) اور فرمایا: (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) ان آیات کے سوا عام زندوں کے مرنے سے متعلق آیات ان کے علاوہ ہیں، جن میں فرمایا: (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (٢٦) وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

ان سب تمہیدات کے باوجود آپ ﷺ کی وفات کی خبر (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان) صحابہ کرامؓ پر آسمانی بجلی بن کر گری، جسے سن کر سب پریشان ہوئے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کی موت کا ہی انکار کر دیا۔

حقیقی صبر کسی صدمے کے شروع میں ہی ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث میں فرمایا: (إنما الصبر عند الصدمة الأولى) [رواہ البخاری] اس لیے مذکورہ بالا تمہیدات، مقدمات، اشارات اور کئی تصریحات کے بعد بھی مشکل کی اس گھڑی میں استقامت کا حقیقی مظاہرہ صرف سیدنا ابو بکرؓ نے کیا۔ یہ امر ملاحظہ رہے کہ اگر آپ ﷺ کی رحلت کا یہ واقعہ اگران تمہیدات کے بغیر ہوتا، تو کس قدر مشکل اور مصیبت کا باعث ہوتا اور اس کا اثر ان کے دل پر کس قدر گراں گزرتا۔

اسلام، ایمان اور احسان کی طرح علاماتِ قیامت بھی مراتبِ دین کا حصہ ہیں، جس سے ان کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، جیسا کہ حدیثِ جبرئیل میں آپ ﷺ سے دین کے مراتب پوچھے گئے، تو ان میں اسلام، پھر ایمان اور پھر احسان کے بارے میں سوال کیا گیا، پھر آخر میں قیامت اور علاماتِ قیامت کے بارے میں بھی پوچھا گیا، جو اس کی اہمیت اور دیگر مراتبِ دین کے ساتھ اس کی مستقل برابری پر واضح دلالت کرتی ہے۔ اس کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**أن تلد**

الأمة ربتها، وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطالون في البنيان) موجودہ زمانے میں ہم ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے مکمل ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔
چونکہ جبرئیل امین علیہ السلام ان سوالات کے جوابات سے ناواقف نہیں تھے، اس لیے ہر جواب پر ارشاد فرماتے، آپ نے سچ فرمایا۔
آخر میں نبی کریم ﷺ نے خود بھی فرمایا: (**فإنه جبريل أتاكم يعلمكم دينكم**) علاماتِ قیامت کے تعلیماتِ دین میں سے ہونے پر یہ صریح دلیل ہے۔ دین کے مراتب میں گویا یہ چوتھا بڑا رتبہ رکھنے والا جزء ہے۔ یاد رہے کہ بعض اہلِ علم حضرات نے علاماتِ قیامت کی رکنیت کو یومِ آخرت پر ایمان لانے کے تحت داخل کیا ہے اور بعض حضرات نے اس کو مستقل درجہ دیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے مقاصدِ بعثت کو متعین کرتے ہوئے فرمایا: (كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُون)
اس آیت میں قرآن کی آیاتِ مبارکہ کی تلاوت، تزکیۂ نفوس، تعلیمِ کتاب وحکمت کے بعد چوتھا مقصدِ بعثت ان مغیبات کی تعلیم بتایا گیا ہے، جن کی انسانیت کو ضرورت ہو۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيم) اپنی امت کی خیر خواہی پر سب زیادہ حریص، اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق اور رحیم پیغمبر علیہ السلام سے یہی امید ہے کہ آپ ﷺ نے فتنوں کے زمانے میں امت کو جن غیب کی باتوں کی ضرورت ہوگی، ان کے بارے میں ضرور بتایا ہوگا۔
اور جب قرآن مجید میں سب سے لمبی آیت دَین یعنی قرض کی توثیق کے بارے میں نازل کی گئی، تاکہ دیا ہوا قرضہ اور مال ضائع نہ ہو جائے، تو ''دَین'' سے زیادہ اہمیت کا حامل ''دِین'' کا معاملہ ہے، اس لیے اس بارے میں ضرور ارشاداتِ نبویہ ﷺ میں تفصیلی بیان ہوا ہوگا۔
صحابہ کرامؓ کی بزرگی، تقویٰ، للہیت، فہمِ دین اور صحبتِ نبویؐ کے باوجود نبی کریم ﷺ نے ان کی زندگی میں آنے والے فتنوں سے انہیں اس لیے مطلع کر دیا، تاکہ فتنوں کے وقت حضراتِ صحابہ کرامؓ کو پریشانی کا اور جادۂ حق سے ہٹ جانے کا شائبہ نہ گزرے بلکہ راہِ حق پر ثابت قدم رہیں، حالانکہ ان کی ہدایت کی صورتِ حال اور دین پر ثابت قدمی کا معاملہ ہمارے دور کے حالات سے کئی اعتبار سے بہتر اور بدرجہا افضل تھا۔ تو جب ان پاکباز ہستیوں کو فتن کی تعلیم و تعلم کی ضرورت تھی، تو کیا ہمیں فتنوں کے اس دور میں واضح نبوی اشارات، رہنما احادیث کی روشن علامات

اور راہِ حق پر چلنے کے لیے قدم بقدم فتنوں کے نشانات کی کوئی ضرورت نہیں!!؟
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹیں مارتے ہوئے فتنے داخل ہوں گے، مگر ابھی ان کے سامنے ایک دروازے کی رکاوٹ موجود ہے۔
اس کے ٹوٹ جانے کے بعد فتنے داخل ہوں گے یہ دروازہ حضرت عمرؓ تھے اور انہیں اپنے بارے میں ہونے والی اس پیشن گوئی کا ایسا یقین تھا جیسا کہ دن کے بعد رات کے آنے کا یقین ہوتا ہے۔[رواہ مسلم]
ایسے ہی نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ آپ کو ایک عمدہ قمیص پہنادے، اگر لوگ اسے تم سے اتارنا چاہیں، تو ان کو اس کی اجازت نہ دینا۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔[اخرجہ أحمد الترمذی وابن ماجہ]
ایک دوسری روایت میں جب حضرت عثمانؓ کے لیے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی گئی، تو فرمایا: ان کو اندر آنے کی اجازت ہے اور جو مصیبت انہیں پہنچے گی، اس کی وجہ سے ان کو جنت کی خوشخبری دے دو۔[متفق علیہ]
اسی طرح حضرت علیؓ کی فضیلتِ شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: (میری امت میں ایک ایسی قوم نکلے گی، جو قرآن مجید پڑھیں گے، ان کی تلاوت کے مقابلے میں تمہاری تلاوت اور ان کی نمازوں کے مقابلے میں تمہاری نمازیں اور ان کے روزوں کے مقابلے میں تمہارے روزے تمہیں کم نظر آئیں گے۔ وہ قرآن اس امید سے پڑھیں گے کہ یہ پڑھنا انہیں فائدہ دے گا، لیکن وہ ان کے لیے وبال ثابت ہوگا، کیونکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے ایسے نکلیں گے، جیسے کہ تیر ترکش سے نکلتا ہے۔
اپنے نبی ﷺ کی زبانی جس لشکر کے ہاتھوں مصیبت پہنچے گی، اگر وہ جان لیتے، کہ ان کے نبی کی زبانی ان کے لیے کیا فیصلہ ہوا ہے، تو دوسرے اعمال سے سستی برتتے۔ اور اس قوم کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک آدمی کے ہاتھ میں بازو کے بجائے چھاتی کے سر جیسا گوشت کا لوتھڑا ہوگا، جس پر سفید بال ہوں گے۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا: حرکت کرنے والے گوشت کا ٹکڑا ہوگا۔ ایک اور روایت میں فرمایا: بکری کے تھن کے سرے کی طرح ہوگا۔
ان روایات میں مذکور اوصاف اتنی دقت کے ساتھ اس لیے بیان کیے گئے تھے کہ دورانِ جنگ صحیح اور غیر صحیح جماعت میں شک وشبہ باقی نہ رہے۔ ایسے ہی نبی کریم ﷺ نے حضرت حسنؓ کے بارے میں فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا، شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ میری امت کے دو عظیم

گروہوں کے درمیان صلح کرادیں۔
درحقیقت یہ حدیث حضرت حسنؓ کو آئندہ پیش آنے والے ایک بابرکت مرحلے کے لیے بچپن سے ہی نفسیاتی طور پر تیار رہنے کے لیےایک گرین سگنل تھا، تاکہ بڑی عمر میں اس فیصلے کے لیے پہلے سے ذہن سازی ہو اور بروقت قدم اٹھانا آسان ہو۔
حضرت ابوہریرہؓ کے پاس اپنے مخصوص برتن میں آنے والے فتنوں سے متعلق کئی احادیث تھیں، چنانچہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم کے دو برتن حاصل کئے ہیں۔ان میں سے ایک کو بتا کر پھیلادیا۔اگر دوسرے برتن والے علم کو بھی بتاناشروع کردوں، تو میرا یہ گلہ کاٹ دیاجائے گا۔
کیونکہ فتنوں کی بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فتنوں کے حالات کے بارے میں مقررہ تاریخ اور متعین وقت کے بارے میں بھی آپؓ کو پہلے سے علم تھا۔ایک روایت میں فرمایا: اے اللہ! میری زندگی میں ساٹھ (۶۰) (ہجری) کو مت لا، یعنی سن ۶۰ سے پہلے مجھے موت عطا فرما۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا: اے اللہ! مجھے بچوں کی حکومت آنے سے پہلے موت دے دے، تا کہ میں اس زمانے کو نہ پاؤں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپؓ اس سے پہلے فوت ہوئے۔

امام مہدی کا تذکرہ قرآن مجید میں:

اللہ تعالیٰ کے ارشاد (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيم) میں علامہ ابن جریر طبریؒ نے فرمایا کہ اس ارشاد (لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة عذاب عظيم) سے مراد امام مہدی کا زمانہ ہے کہ جب آپ کی حکومت قائم ہو گی اور قسطنطنیہ فتح ہو گا اور یہود کو قید وبند میں ڈالا جائے گا، تو یہی کفر کی ذلت کی انتہا ہو گی۔
اس آیت میں (لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ) سے علامہ قرطبیؒ نے امام قتادۃؒ اور سدیؒ سے نقل کیا ہے کہ دنیا میں یہود کی ذلت یہ ہو گی کہ امام مہدی کی حکومت قائم ہو گی اور آپ عموریہ، رومیہ اور قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ علامہ شوکانیؒ نے لکھا ہے کہ دنیا میں یہود کی ذلت سے مراد قسطنطنیہ کی فتح اور امام مہدی کی حکومت کا قیام ہے۔
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (ليظهره على الدين كله) میں علامہ قرطبیؒ نے امام سدیؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ زمانہ خروجِ مہدی سے شروع ہو گا کہ روئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا، جو یا تو اسلام قبول کرے گا اور یا جزیہ ادا کرے گا۔

مقاتل بن سلیمان نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (**وإنه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون هذا صراط مستقيم**) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد آخری زمانے میں نکلنے والے امام مہدی ہوں گے، جن کے نکلنے کے بعد قیامت کی بڑی علامات شروع ہوں گی۔
علامہ ابن کثیرؒ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (**فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ**) سے (**لهم خزي في الدنيا**) مراد لیا ہے۔ مذکورہ بالا مفسرین حضرات کے کلام سے معلوم ہوا کہ دنیا میں عالمِ کفر کی مکمل رسوائی اس وقت ہو گی، جب امام مہدی کا ظہور ہو گا، جیسا کہ امام سدیؒ، امام عکرمہؒ اور وائل بن داؤدؒ سے منقول ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں امام مہدی کا تذکرہ:

کتبِ حدیث میں امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کے بارے میں بعض صریح احادیث مروی ہیں، جب کہ بعض احادیث مبارکہ میں ان کے ظہور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا زمانہ بھی احادیثِ مبارکہ میں مذکور ہے۔ آئندہ سطور میں امام مہدی علیہ الرضوان کی صفاتِ شخصیہ، صفاتِ مکانیہ اور ان کے ظہور سے پہلے کی جانے والی کوششوں اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات ذکر کیے جائیں گے۔
سب سے پہلے ظہورِ مہدی سے متعلق احادیثِ صحیحہ کا تذکرہ کریں گے:

۱۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے، جن کی پیشانی کشادہ اور ناک میانی بلند ہو گی اور جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جب کہ اس سے پہلے دنیا ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی، ان کی حکومت سات سال رہے گی۔ [سنن ابی داؤد]

۲۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے آخر میں مہدی کا ظہور ہو گا، ان کی حکومت کے دوران اللہ تعالیٰ بروقت بارش برسائے گا اور زمین اپنا اناج بھرپور طریقے سے اگائے گی اور وہ لوگوں کو مال پورا پورا دیں گے، ان کے دور میں چوپائے زیادہ ہوں گے اور امت کو اپنی عظمتِ رفتہ واپس ملے گی، وہ سات یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔ [امام حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے۔ المستدرک للحاکم]

۳۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں، جو اختلافات اور زلزلوں کے وقت بھیجے جائیں گے۔ روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کے آنے سے پہلے زمین ظلم وناانصافی سے

بھر چکی ہو گی۔ ان سے روئے زمین کے رہنے والے تمام انسان اور آسمان کے فرشتے خوش ہوں گے۔ لوگوں میں مال کو صحاحا تقسیم فرمائیں گے۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ "صحاحا" کا معنیٰ کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ برابری کے ساتھ مال کو تقسیم کریں گے۔
فرماتے ہیں کہ امتِ محمدیہ ﷺ کے دل اللہ تعالیٰ عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ لوگوں میں ایک اعلان کرنے والا پکارے گا: "کسی کو مال کی ضرورت ہے؟" اس کے جواب میں ایک ہی آدمی اٹھے گا، اسے خزانچی کے پاس بھیجا جائے گا اور مہدی کا پیغام آئے گا، کہ اسے مال دیا جائے تو اسے مال دے دیا جائے گا، اسے پوری جھولی بھرنے کو کہا جائے گا، جب وہ یہ حالت دیکھے گا، تو شرم کے مارے کہے گا کہ شاید میں امتِ محمدیہ میں سب سے حریص ہوں یا میں اپنی ضرورت سے زیادہ مال اٹھالایا ہوں، تو وہ مال واپس کرنے کے لیے رجوع کرے گا، مگر اسے کہا جائے گا، کہ ہم دیا ہوا مال واپس نہیں لیتے۔ کشادگی کی یہ صورت حال سات، آٹھ یا نو سال تک جاری رہے گی۔ پھر اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں رہے گی۔ [مسند احمد کے محققین نے اس روایت کے رجال کو ثقات کہا ہے۔ دیکھئے: مسند احمد۔ مجمع الزوائد]
۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ الرضوان ہم اہل بیت میں سے ہی ہونگے، جس کو اللہ تعالیٰ امورِ سلطنت اور دیگر مختلف صلاحیتیں ایک رات میں عطا فرمائیں گے۔ [مسند احمد]
۵۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری نسل میں سیدہ فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ [سنن ابی داؤد]
۶۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول ہوگا، تو اس وقت مسلمانوں کا امیر امام مہدی کہے گا، آیئے آپ (علیہ السلام) ہمیں نماز پڑھادیں، تو حضرت عیسی علیہ السلام جواب دیں گے نہیں! تم ایک دوسرے کے امیر ہو، اس امت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ شرف عطا کیا گیا ہے۔ [مسند الحارث بن ابی اسامہ۔ علامہ ابن القیمؒ نے المنار المنیف میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند جید ہے، جب کہ اس حدیث کے دیگر شواہد صحیح اسناد سے مروی ہیں۔]
۷۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری امت میں سے ایک شخص نماز پڑھائیں گے اور عیسی بن مریم علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ [ابو نعیم اصفہانی نے مناقب المہدی میں اور علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور فرمایا کہ اس میں ضعف

ہے، لیکن ابو غدۃ نے التصریح میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ضعیف رجال کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے، لیکن اگر حدیث کے متن کو دیکھا جائے، دیگر شواہد ور روایات کی روشنی میں اس حدیث کے ضعف کا ازالہ ہو جاتا ہے]

۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کی عمر میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اللہ تعالیٰ مجھ میں سے یا یہ فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ظاہر فرمائیں گے، جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا، جو زمین سے ظلم وجبر کو ختم کر کے اسکو اسلام کے انصاف وعدل کا گہوارہ بنا دیں گے۔[سنن ترمذی، سنن ابی داود، سنن النسائی، سنن البیہقی، الفتن للدانی]

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب پر میرے اہل بیت میں ایک آدمی بادشاہ بنے گا، جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا''۔[سنن ابی داود]

۹۔ حضرت زر بن عبداللہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ایسا نہ آئے کہ جس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔[مسند احمد]

۱۰۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اگر دنیا کی عمر میں ایک دن بھی باقی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اٹھائیں گے، جو روئے زمین میں پھیلے ہوئے ظلم کو مٹا کر اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔[مسند احمد]

امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں صحیحین کی محتمل احادیث:

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اہل عراق کے پاس قفیز اور درہم نہیں آئے گا۔ ہم نے پوچھا یہ پابندی کون لگائے گا؟ آپؓ نے فرمایا: یہ پابندی عجم کی طرف سے ہوگی۔ پھر فرمایا: قریب ہے کہ اہل شام کے پاس دینار اور مد نہیں آئے گا میں نے پوچھا؟ یہ کس کی طرف سے ہوگا؟ جواب دیا: یہ روم کی طرف سے ہوگا، پھر تھوڑی دیر خاموش ہوئے، پھر فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ دور میں میری امت میں ایک خلیفہ ایسا ہوگا، جو لوگوں میں مال کو زیادہ مقدار میں بغیر حساب کے تقسیم کرے گا[صحیح مسلم]

فائدہ: اس حدیث کے بارے میں امام جریریؒ نے اس حدیث کے راوی حضرت ابونضرۃ اور حضرت ابو العلاء سے پوچھا کہ آپؒ کی کیا رائے ہے: کیا اس حدیث سے عمر بن عبدالعزیزؒ مراد ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ اس سے عمر بن عبدالعزیزؒ مراد نہیں ہیں۔

۲۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں حرکت کی، تو ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے خواب میں ایسا فعل کیا، جو اس سے پہلے نہیں کیا تھے، تو فرمایا: تعجب کی بات ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ شریف کے خلاف اس نیت سے جانے کا عزم کریں گے کہ وہاں قریش کے ایک آدمی نے پناہ لی ہو گی، یہاں تک جب وہ بیداء میں ہوں گے، (بیداء سے مراد کشادہ خالی صحرائی زمین ہے) تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! راستے میں تو مختلف لوگ جمع ہوا کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، راستے میں حالات کا چھان بین لگانے والے مستبصر بھی ہوتے ہیں، اور ایسے لوگ بھی ہوں گے، جو مجبور ہوں گے انہیں زبردستی لایا گیا ہو گا، ایسے ہی مسافر لوگ بھی ہوں گے، ان سب کو اکھٹے ایک ہی جگہ میں ہلاک کر دیا جائے گا اور مختلف جگہوں سے اٹھیں گے۔ یعنی اس لشکر کا زمین میں دھنسنا اکھٹے ہو گا، مگر قیامت کے دن یہ مختلف جگہوں سے اٹھیں گے، ایک فریق جنت میں ہو گا اور دوسرا اپنے اعمال اور نیتوں کے اعتبار سے آگ میں ہو گا، اس لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائیں گے۔ [صحیح بخاری]

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی، جب تم میں ابن مریم علیہ السلام اتریں گے (اور دورانِ نماز) تمہارے امام تم ہی میں سے ہوں گے، یعنی امام مہدی کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے [بخاری مسلم]

۴۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں قیامت تک ایک گروہ ایسا رہے گا جو حق یعنی اقامت دین کے لیے باقاعدہ قتال کرے گا اور غالب ہو گا، پھر ان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، تو اس وقت مسلمانوں کے امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی دعوت دیں گے، مگر اس امت کی عزت افزائی کے لیے آپ علیہ السلام نماز کی امامت سے انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ نہیں! تم آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہوں۔ [مسند احمد۔ صحیح مسلم]

ایک دوسری روایت میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ اس دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آئیں گے اور نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی، تو آپ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی دعوت دی جائے گی کہ اے روح اللہ! آیئے نماز پڑھایئے، مگر وہ فرمائیں گے کہ نہیں، تم ہی میں سے کوئی ایک امامت کے لیے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

فائدہ: صدیق حسن خانؒ نے "الاذاعۃ" میں اس حدیث کو "احادیث المہدی" میں سے شمار کیا ہے۔

۵۔ حضرت ام سلمہؓ کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا۔ اس دوران مدینہ سے ایک قریشی آدمی مکہ آئے گا۔

تو اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ جمع ہو جائیں گے، لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گا اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا۔ خسف کی یہ خبر جب عام لوگوں تک پہنچ جائے گی تو لوگ جوق در جوق ان سے بیعت کے لیے آئیں گے۔

شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء بھی بیعت کے لیے تشریف لائیں گے جبکہ مسند احمد کی روایت میں اس کے بعد یہ بھی اضافہ ہے کہ قریش ہی کا ایک آدمی جس کے ماموں زاد بنو کلب سے ہوں گے اس کے خلاف مہدی ایک لشکر بھیجے گا اور وہ لشکر ان پر فتح یاب ہو گا۔

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: اس آدمی کے لیے ناکامی اور افسوس کی بات ہے جس کو بنو کلب کی غنیمت میں سے حصہ نہ ملے۔ [صحیح ابن حبان، باب اخبارہ ﷺ عما یکون فی امتہ من الفتن والخسف، ج۱۵ ص۱۵۹]

۶۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ کعبہ میں کچھ لوگ بغیر پیشگی تیاری غیر مسلح آئیں گے تو ان کے مخالفین کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۷۔ ایک روایت میں فرمایا کہ تم جزیرۃ العرب کو لڑ کر فتح کرو گے، پھر فارس اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح فرمائیں گے پھر تم روم سے جہاد لڑو گے، اللہ تعالیٰ انہیں بھی تمہارے ہاتھوں شکست دیں گے، اس کے بعد تمہاری جنگ دجال سے ہو گی، اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں غلبہ دیں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت نافع نے سیدنا جابرؓ سے کہا: میری رائے میں روم کی مکمل فتح کے بعد ہی دجال کا خروج ہو گا۔ [صحیح مسلم]

احادیثِ مبارکہ میں خلیفۃ الراشد امام محمد بن عبداللہ المہدی علیہ الرضوان کا تعارف:

احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قربِ قیامت میں اہل بیت میں ایک خلیفۂ راشد کا ظہور ہو گا، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید اور تقویت کا سامان مہیا کریں گے، جو سات، آٹھ یا نو ۹ سال تک حکومت کرے گا، اس دوران روئے زمین میں پھیلے ہوئے ہر

قسم کے ظلم وفساد اور جور و ناانصافی کا خاتمہ کر کے [1] اسلامی عدل وانصاف کا نظام نافذ کریں گے، [2] ان کے دور میں امت ایسی بیش بہا نعمتوں سے سرفراز ہو گی، جس کی نظیر سابقہ ادوار میں کہیں نہیں گزری ہو گی، اس زمانے میں زمین اپنی نباتات اور آسمان اپنے قطرات خوب خوب دیں گے [3] اور بے شمار بغیر گنے لوگوں میں مال تقسیم کیا جائے گا [4]۔ ان کا لقب مہدی ہو گا، ان کے دور میں میوے کثرت سے ہوں گے، کھیتی وافر مقدار میں ہو گی، بارشیں کثرت سے ہوں گی، خیر وعافیت ہمیشہ اور مال ومتاع کثرت سے ہو گا اور بادشاہ کا غلبہ ہو گا۔ [5]

---

[1] [صحیح مسلم، کتاب الفتن] جب کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں (المهدي منا أهل البيت) [صفۃ المہدی، الامام الحافظ ابو نعیم الاصبہانیؒ]

[2] صفۃ المہدی، ابو نعیم الاصبہانیؒ۔ مسند احمد

[3] صفۃ المہدی۔ الفتن لنعیم بن حماد۔ مجمع الزوائد۔

[4] صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ البعث والنشور، لابی بکر البیہقی۔

[5] روایت میں ہے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں فتنوں کی کثرت اور زمانے سے (خیر وبرکت) کے انقطاع کے دوران ایک آدمی آئے گا، جس کو مہدی کہا جائے گا، جس کی عطاء اور بخشش آسان، مسلسل اور مزیدار ہو گی۔ [عوالی لابی نعیم الاصبہانی، صفۃ المہدی لأبی نعیم الاصبہانیؒ] اور ان کے زمانے میں کثرت سے میوے، بڑی مقدار میں کھیتی، مسلسل حسب ضرورت بارشیں ہوں گی، ان کے دور میں خیر وبرکت، مال کی کثرت اور بادشاہتِ اسلام غالب ہو گی۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے آخر میں امام مہدی آئیں گے، ان کے دور میں بارش کثرت سے ہو گی، زمین اپنی نباتات اگائے گی اور مال لوگوں میں برابری سے تقسیم ہو گا اور چوپائے زیادہ ہوں گے، اس دور میں امت اپنی عظمت کی انتہاء کو پہنچ جائے گی، امام مہدی سات ۷ سال یا آٹھ ۸ سال دنیا میں رہیں گے۔ [مستدرک للحاکم، امام حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے]

امام مہدی کا نام ونسب، آبائی وطن، جائے پیدائش: امام مہدیؑ نسلِ حسنیؓ اور حسینیؓ سے:

اس دور میں دشمن سرنگوں اور دین سرخرو ہوگا،[1] امام مہدیؑ حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ[2] یا ان دونوں کی اولاد سے ہوں گے۔[3]

---

[1] علی بن علی الہلالی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی آخری زمانے اسی طرح دین قائم کریں گے جیسے ابتدائی زمانے میں، میں نے قائم کیا تھا۔ اور دنیا کے ظلم کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

[2] حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سید کہا ہے، اور عنقریب ان کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کی طرح ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ان سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی تھی۔ [سنن ابی داود سنن الترمذی، سنن النسائی]

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا جس میں آئندہ آنے والے حالات کے بارے میں تفصیل سے صورت حال بتائی گئی پھر فرمایا کہ اگر دنیا کی زندگی میں ایک دن بھی باقی ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے اس میں میری اولاد میں سے ایک آدمی جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا اسے پیدا کرے گا، تو سلمان فارسیؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے کس بیٹے کی نسل میں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اس بیٹے کی نسل سے، اور حضرت حسینؓ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ [صفۃ المہدی، لابی نعیم الأصفہانی۔ اس حدیث کی سند بہت زیادہ ضعیف ہے]

[3] ہم میں سے اس امت کا ایک سربراہ ہوگا، جو جنت کے نوجوانوں کے سردار اور تمہارے بیٹے حسنؓ و حسینؓ کی نسل سے ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن کے ماں باپ اس سے بہتر ہے۔ اے فاطمہؓ! اس ذات کی قسم ان دونوں میں سے امام مہدی ہوں گے۔ [المعجم الأوسط] المعجم الصغیر للطبرانی، المعجم الکبیر]

شیخ عبداللہ الغماریؒ نے اپنی کتاب "المہدی المنتظر" میں اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔ امام ابو نعیم الاصبہانیؒ نے اپنی کتاب صفۃ المہدی میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں: اس بارے میں احادیث مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ امام مہدی کی ولادت حضرت حسنؓ کی نسل سے ہوگی کیونکہ ان کی نسل سے امام مہدی ہونے کے بارے میں اکثر احادیث وارد ہوئی ہیں ایسے ہی حضرت حسینؓ کی نسل سے بھی ہوگی۔

امام مہدی کی کنیت: امام مہدی کی کنیت ابو عبداللہ[1] اور ابوالقاسم[2] ہوگی۔

اس بارے میں مختلف احادیث ہیں کہ کیا امام مہدی حضرت حسنؓ کی نسل سے ہوں گے یا حضرت حسینؓ کی نسل سے ہوں گے؟

ملا علی قاریؒ مرقات میں لکھتے ہیں: یہ بات ممکن ہے کہ امام مہدی میں دونوں نسبتیں (یعنی حسنی اور حسینی) ہوں، اور زیادہ واضح بات یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہو اور ماں کی جانب سے حسینی ہو، اور اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسحق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام پر اگر قیاس کر دیا جائے کہ بنی اسرائیل کے انبیائے کرامؑ سارے کے سارے حضرت اسحق علیہ السلام کی نسل سے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے صرف حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے، لیکن آپ ﷺ کی شان اور مرتبہ دیگر تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل تھا۔

اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہوئے، تو اسی طرح حضرت حسینؓ کی نسل میں بڑے بڑے اکابرینِ امت پیدا ہوئے۔

اور اکثر ائمۂ اہل بیت بھی ان میں آئے، تو ایسے ہی حضرت حسنؓ کے مرتبے میں مناسب یہ تھا کہ ان کو ایک ایسا بچہ عنایت کیا جائے جس کا مرتبہ دیگر سارے اولیائے کرام سے افضل ہو، جب کہ آپ کی برکت سے امت کے دو عظیم گروہوں میں صلح ہوئی اور مسلمانوں کا خون مزید بہنے سے بچ گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ان کی اولاد میں امام مہدی علیہ الرضوان اس امت کے عظیم خلیفہ کے طور پر ظاہر کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی زندگی میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اللہ اس میں ایک آدمی پیدا کرے گا، جس کے اخلاق میرے اخلاق کی طرح ہوں گے اور اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی۔ [صفۃ المہدی، لابی نعیم الاصفہانی]

[2] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آخری زمانے میں میرے اولاد سے ایک آدمی آئے گا، جس کا نام میرے نام کے اور کنیت میری کنیت کی طرح ہوگی، وہ ظلم سے بھری زمین کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ [عقد الدرر لیوسف السلمی الشافعی، وکذلک ذکرہ البرزنجی فی الاشاعۃ] قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں نام اور کنیت دونوں کو جمع کیا گیا کہ یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے نام اور کنیت کی طرح ہوگی، تو چونکہ نبی کریم ﷺ کا کنیت ابوالقاسم تھی، اسی لیے امام مہدی کا کنیت بھی ابوالقاسم ہوگا۔

امام مہدی کا نام، ولدیت اور والدہ کا نام : امام مہدی کا نام محمد ہو گا، آپ کے باپ کا نام عبداللہ [1] اور ماں کا نام آمنہ ہو گا۔ [2] امام مہدی کو فاطمی بھی کہا جائے گا کیونکہ آپ سیدہ فاطمہؓ کی

---

[1] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اگر دنیا میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے میرے اہل بیت سے ایک آدمی لائے گا، جس کا نام میرے نام کی طرح اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہو گا۔ [أخرجہ البیھقی]
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی زندگی اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی بادشاہ ہو گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! موافق ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو جواب دیا کہ مشابہت۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو حکومت نہ ملے، جس کا نام میرے نام کی طرح ہو گا۔ [أخرجہ البیھقی]
اس حدیث کی روشنی میں امام حاکمؒ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث امام مہدی کے نام کی تصریح اور تعیین ہے۔
حضرت زرین بن حبیش، حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ صادق الامین ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کے دن رات اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو حکومت نہ ملے، جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہو گا۔
اس حدیث کی روشنی میں بعض جلیل القدر علمائے کرام لکھتے ہیں کہ (یواطی) کا معنی مشابہت اور مماثلت ہے، علامہ مبارک پوریؒ صاحب تحفۃ الأحوذی اس بارے میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی روشنی میں امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا اور اس میں شیعہ عقیدہ پر رد ہے کہ وہ مہدیٔ موعود قائم منتظر کو مانتے ہیں جس کا نام ان کے مذہب میں محمد بن حسن العسکری ہو گا۔
ابو الفرج الأصبہانیؒ نے اپنی کتاب مقاتل الطالبین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا اور ان کی زبان میں لکنت ہو گی۔

[2] امام مہدی کی والدہ کے نام کے بارے میں کوئی صحیح نص ثابت موجود نہیں، محمد عیسیٰ داؤد نے اپنی کتاب (المہدی علی الأبواب) میں لکھا ہے کہ امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ ہو گا اور وہ آمنہ یعنی وہ ہر برائی

نسل اور ذریت سے ہوں گے۔[1]

جائے پیدائش: آپ کی پیدائش مکہ یا مدینہ[2] میں ہو گی۔ آپ خاندانی اعتبار سے قریشی ہاشمی ہوں

سے مامون و محفوظ ہو گی، اس کے ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے غیب کے خزانوں سے اس کی تربیت و کفالت کا سامان مہیا کر کے اس کو عمر دے گا۔

محمد عیسیٰ داؤد کے مطابق یہ بات انہوں نے ترکی اور اٹلی کے مخطوطات سے نقل کی ہے۔ جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک حدیث میں علمائے سبعہ کا امام مہدی کو تلاش کر کے ان کو ماں اور باپ کے نام سے پہچاننے کا تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے: کتاب الفتن لنعیم بن حماد۔[عقد الدرر]

[1] حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ امام مہدی میری عترت حضرت فاطمہؓ کی نسل سے ہوں گے۔

حضرت قتادہؒ سے روایت ہے میں نے سعید بن المسیبؒ سے کہا کہ کیا امام مہدی کا آنا حق ہے، تو اس نے کہا: ہاں، حق ہے۔ پھر سوال کیا کہ کون سے قبیلے سے ہو گا تو جواب یہ دیا کہ قریش سے ہو گا، پھر قریش میں سے بنو ہاشم سے ہو گا، اور بنو ہاشم میں بنو عبد المطلب سے ہو گا، بنو عبد المطلب میں سے بنو فاطمہ میں سے ہو گا۔[عقد الدرر]

[2] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہو گا، امام مہدی اہل بیت میں سے ہوں گے اور ان کا نام نبی کریم ﷺ کے نام کی طرح ہو گا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب اہل مکہ میں قائم (یعنی امام مہدی) کھڑا ہو گا، تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے مشرق اور مغرب والے جمع کریں گے اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حرم میں میرے اہل بیت سے ایک شخص نکلے گا۔ امام مہدی کی جائے پیدائش کے بارے میں کوئی صحیح یا صریح روایات نہیں، جن میں امام مہدی کی ولادت کی تصریح ہو۔ تاہم اہل علم ضعیف روایات اور دیگر بعض احادیث مبارکہ کے مفہوم سے بطور استیناس استدلال کرتے ہیں، وہ اگرچہ منطوق یا مفہوم کے اعتبار سے قطعی الدلالۃ نہ ہو، تاہم امام مہدی کی جائے پیدائش کی تعین کے بارے میں اختلاف ہے، اسبابِ اختلاف کی وجہ چند امور ہیں:

ا۔ صحیحین اور دیگر کتبِ حدیث میں کوئی واضح صریح دلیل نہیں، جس کے بارے میں بطورِ ترجیح اعتماد کیا جائے۔ ۲۔ احادیثِ مبارکہ میں امام مہدی کی جائے پیدائش، جہاد، تیاری اور غلبے سے متعلق امور میں خروج کا لفظ استعمال ہوا ہے، جو مذکورہ بالا معانی میں سے ہر ایک پر دلالت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لیے ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں تحقیق سے یقینی طور پر کسی ایک جگہ کو جائے پیدائش

گے، تاہم آپ کی اصل اور نسب یمن [1] سے ہو گا۔

امام مہدی کا یمن سے تعلق:

یمن کے گاؤں کرعہ یا قرعہ سے نکلنا: سر زمینِ عرب میں تہامہ [2] کے علاقے ملکِ یمن میں ایک گاوں کرعہ یا قرعہ سے امام مہدی نکلیں گے، موجودہ دور میں یہ گاوں تہامہ کے مشرق میں

متعین کرنا مشکل ہے۔

۳۔ایسے ہی مذکورہ بالا امور کے لیے کئی روایات میں لفظ ظہور بھی استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے بھی کوئی ایک مقام قطعی طور پر جائے پیدائش مختص کرنے کو علماء نے نہیں لکھا ہے۔

امام مہدی کی سیرت پر لکھی گئی کئی کتب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ روایات میں جائے پیدائش، جائے پرورش اور جائے ظہور و خروج کا قطعی طور پر یقینی معلوم نہ ہونے میں شاید حکمتِ ربانی ہو، تاکہ ان کی شخصیت کے درپے شریر لوگوں کے مکر وفریب اور تکلیف سے حفاظت ہو۔اور امام مہدی کے بعض مخلصین متبعین کو ان کی جائے ولادت، "جائے پرورش اور جائے ظہور و خروج" ظاہر ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[1] حضرت کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی صرف قریشی ہی ہوں گے، خلافت انہیں میں سے ہو گی، ہاں البتہ امام مہدی کا اصل اور نسب یمن میں ہو گا۔

اور حضرت اَرطاۃ سے روایت ہے کہ اسی یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہو گی، اسی مہدی کے زمانے میں دجال نکلے گا اور اسی مہدی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا، اور اسی دور میں امام مہدی کے ہاتھ پر غزوۃ الہند ہو گا، امام مہدی بنو ہاشم میں سے ہوں گے۔

امام ولید، حضرت کعب احبارؒ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی قرشی، یمانی ہوں گے، جو امیر العصب ہوں گے۔اور عصب سے مراد اہل یمن اور ان کے متبعین جو یمن سے نکل کر عرب ممالک میں پھیلے ہیں۔ محققین کے نزدیک اس حدیث کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو خلیجی ممالک میں بالخصوص اہل یمن کو کفالات کے سخت نظام کی وجہ سے جلاوطنی پر مجبور کیا جارہا ہے۔

[2] **کیاامام مہدی تہامہ سے ہوں گے؟:** حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بیٹے حضرت حسنؓ کی پشت سے ایک ایسا نطفہ پیدا ہو گا، جو ہدایت یافتہ، راہ مستقیم پر گامزن، اللہ سے راضی اور مخلوق ان سے راضی ہوں گے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی مدد و نصرت کریں، اللہ تعالیٰ ان کی باتیں سچ کر دکھائیں گے اور یہ صاحب تہامہ سے نکلیں گے۔

صوبہ: ریمہ، ضلع: عزلۃ الحوادل،[1] شہر: بیت الفقیہ علاقہ میں واقع ہے۔[2]

حجاز میں امام مہدی کی پرورش اور یمن کی طرف جلاء وطنی:

امام مہدی کی پرورش حجاز میں ہوگی، آپ کو اپنی قوم سمیت یمن جلاء وطن کیا جائے گا اور پھر اٹھارہ سال کی عمر میں منبر پر خطبہ دیا کریں گے، (ممکن ہے اس سے خلیج کی پہلی کشید گی مراد ہو، جو ۱۹۸۸ء میں ہوئی تھی۔ واللہ أعلم)[3]

---

[1] **قرعہ سے تعلق**: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی یمن کے کرعہ نامی گاوں سے نکلیں گے، اور اس کے سر پر پگڑی ہوگی، اس میں ایک منادی آواز لگائے گا کہ خبردار! یہ مہدی ہے اس کی اتباع کرو۔ طبرانی کی روایت اس بارے میں مختصر ہے جس میں ہے کہ امام مہدی نکلیں گے اور اس کے سر پر ایک فرشتہ ہوگا جو یہ آواز لگائے گا کہ یہ مہدی ہے اس کی اتباع کرو۔ [مسند الشامیین]

امام ابو بکر المقریٔ نے معجم الشیوخ میں اور ابن عدی نے الکامل میں، جب کہ کنجی نے البیان میں ابو نعیم کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے مگر اس روایت کی سند بہت ضعیف ہے۔ اسی طرح ابن القیسرانی نے ذخیرۃ الحفاظ میں اور امام ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابو نعیم اور ابو بکر المقریٔ نے اپنی معجم میں حضرت ابن عمرو سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ امام مہدی جس گاوں سے نکلیں گے، اس کا نام قرعہ ہوگا۔ سیدنا اشعیاء علیہ السلام کی الہامات میں ہے کہ رب نے فرمایا: جھنڈا جبلِ اقرع پر گاڑ دو۔ [سفر اشعیاء، الاصحاح ۱۳]

[2] **یمن کا گاوں کرعہ موجودہ زمانے میں کہاں واقع ہے؟** **کرعہ**: تہامہ کے حدود میں بیت الفقیہ کے شرقی اطراف میں اور مشرق میں تہامہ کے حدود کے آخر میں اور ریمہ کے حدود کے شروع میں ایک گاؤں کا نام ہے یہ گاؤں جبل بنی القحوی اور جبل جحزان کے دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ گاؤں پانچ چھوٹے قصبوں پر مشتمل ہے: جن میں الظہرۃ، مکراع، الجروہ، ھاجر اور مرحلہ شامل ہیں۔

یہ گاؤں عزلہ الحوادل ریمہ اور تہامہ کے تابع شمار ہوتا ہے، یعنی ثقافتی اور جغرافیائی اعتبار سے تو تہامہ میں ہے، لیکن انتظامی اور اداراتی اعتبار سے ریمہ کے تابع ہے، یہاں عربی زبان میں تہامی لہجے میں بولی جاتی ہے۔

[3] ابن رستم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی کے دونوں آبرو لمبے، گول، ایک دوسرے سے جدا اور بڑی آنکھیں ہوں گی، حجاز سے آئیں گے اور دمشق کے منبر پر اٹھارہ سال کی عمر میں بیٹھیں

پھر اس کے بعد واپس لوٹ جائے گا۔[1] اور تیس ۳۰ سے لے کر چالیس ۴۰ سال تک کی عمر میں امام مہدی ظاہر طور پر دین کی محنت کریں گے۔[2] امام مہدی ایک دوسرے نام سے شہرت پا کر

گے۔[الفتن، نعیم بن حماد] میں کہتا ہوں: چونکہ کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کی عمر بیعت کے وقت چالیس سال سے اوپر ہوگی اور دمشق کو جانا ملحمۃ الکبریٰ کے وقت ہوگا، اور یہ بات کئی صحیح روایات سے معلوم ہوتی ہے، لہذا اس روایت میں اٹھارہ سال کی عمر میں دمشق کے منبر پر بیٹھنے والی روایت درست نہیں۔

ہاں البتہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اور ان کی قوم یمن کی طرف جلاء وطن کیا جائے گی، اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال ہوگی۔ لہذا روایت میں دمشق کا لفظ راوی کا وہم یا ادراج معلوم ہوتا ہے۔

[1] ولید کہتے ہیں کہ مہدی کو حکومت ملے گی اور اس کا عدل ظاہر ہوگا، پھر وہ مر جائیں گے، پھر اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا، جو عدل وانصاف کرے گا، پھر اس کے بعد بعض بادشاہ ایسے آئیں گے، جو برائی اور ظلم کریں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاء وطن کرے گا، پھر وہاں جا کر ان سے قتال کرے گا اور ان پر ایک آدمی امیر ہوگا، جو قریش میں سے ہوگا، جس کو محمد کہا جائے گا، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہی یمن کا آدمی ہی وہ شخصیت ہے، جس کے ہاتھ ملاحم یعنی عالمی جنگیں ہوں گی۔[الفتن، نعیم بن حماد]

[2] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں بھیجے جائیں گے۔[الفتن، نعیم بن حماد] ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ امام مہدی اپنے غائب ہونے کے بعد تینتس (۳۳) سالہ یا تیس (۳۰) سالہ نوجوان کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ فرمایا: میری اولاد میں امام مہدی ایک عمر پائے گا، پھر کئی زمانہ غائب ہوگا، اس دوران بتیس (۳۲) یا تینتس (۳۳) سال کی عمر میں ظاہر ہوگا اور لوگ ان رجوع کریں گے، ظلم وستم سے بھری ہوئی زمین کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ ایک روایت میں تیس (۳۰) سال کا تذکرہ آیا ہے۔[النعمانی]

میں کہتا ہوں: کہ بعث کا مطلب یہاں بیعت نہیں، کیونکہ دیگر کئی آثار میں امام مہدی کی بیعت کے وقت عمر چالیس سال کا تذکرہ آیا ہے۔ لہذا ان دونوں روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہوگی کہ امام مہدی کی عمر جب تیس سے چالیس سال تک ہوگی، تو اس وقت امام مہدی کی بعثت یعنی اصلاحی اور دعوتی و تجدیدی کام کی طرف ہوگی، جس میں امت کو جمع کرنے اور اس کے لیے دعوتی منہج شروع کریں گے۔

ظاہر ہوں گے اور اس طرح امام مہدی کا چرچا زبان زدِ عام ہو جائے گا۔[1]

بیعت مہدی سے پہلے آسمان سے مختلف قسم کی آوازوں کی تحقیق اور معاصر تطبیق:

اس دوران آسمان سے ایک منادی امام مہدی کے تعارف اور آلِ محمدؐ کے حقوق کی آواز لگائے گا اس کے بعد لوگوں کے دلوں میں امام مہدی اور اہلِ بیت کی محبت اور ان کا تذکرہ سرایت کر جائے گا اور امت مسلمہ کے بچاؤ کی امیدیں صرف امام مہدی سے وابستہ ہوں گی اور ان کے علاوہ اس باب میں کسی کا تذکرہ نہ ہو گا۔

احادیث مبارکہ میں ان آوازوں سے مراد؟: ہر علاقے کی مقامی زبان میں سنائی دینے والی آواز سے مراد ہمارے زمانے میں سٹیلائٹ سسٹم ہو سکتا ہے، معاصر میڈیا میں لوگ اپنے مافی الضمیر کا اظہار سوشل میڈیا کے ذریعے سے بھی کرتے ہیں، لشکرِ امام مہدی کے متوسلین ہر میدان میں امام مہدی کا تعارف نام، ولدیت، وطن، جائے ہجرت اور دوسری معلومات خواہشمند حضرات کے سامنے پیش کریں گے۔ ایسے ہی ان آوازوں سے کائنات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکوینی علامات کے طور پر نشانیاں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ ظہورِ مہدی سے پہلے روئے زمین میں ہر شخص کی زبان پر امام مہدی کے تذکروں سے متعلق ہر عام وخاص میں یہ آوازیں سنائی دیں گی، ان آوازوں میں ایک آواز جبرئیل علیہ السلام کی بھی ہو گی۔[2] اس زمانے میں بادلوں کی سخت کڑک

---

[1] حضرت علیؓ سے ایک روایت میں مروی ہے کہ بیعت سے پہلے امام مہدی باقاعدہ ایک دوسری شبیہ میں ظاہر ہوں گے تاکہ ان کا نام خوب روشن ہو جائے اور مہدویت کا خوب چرچا ہو جائے۔[البحار]

[2] محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ رمضان کے مہینے میں جمعہ کی شب آواز ہو گی، لہذا سنو اور اطاعت کرو۔ اور دن کے آخر میں ابلیس ملعون کی یہ آواز ہو گی کہ فلاں آدمی مظلوم قتل ہوا، ان دونوں آوازوں کی وجہ سے لوگ شک میں پڑ جائیں گے اور فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ کئی لوگ اس دن حیران وپریشان اور شکوک وشبہات میں پڑ جائیں گے۔ جب تم رمضان میں پہلی آواز سنو، تو اس کے بارے میں جبرئیل امین کی آواز ہونے میں شک مت کرو، اور اس کی علامت یہ ہو گی کہ وہ امام مہدی کے نام اور اس کے والد کے نام کی آواز لگائے گا۔[عقد الدرر]

میں کہتا ہوں: کہ جبرئیل کی آواز انسانوں کی آواز کی طرح نہیں ہو گی، بلکہ اس سے مراد لوگوں کے دلوں میں خیر کے الہام ڈالنے کی طرح قلبی آواز ہو گی، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر صبح ایک فرشتہ آواز لگاتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور خرچ نہ کرنے والے اور روکنے والے

کے مال کو ہلاک کر دے، اس آواز کو کوئی نہیں سنتا لیکن اس نداء کے اثرات سب انسان اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی عین ممکن ہے کہ اس آواز کو کوئی صاحب دل کانوں سے بھی سن لے۔ تاہم روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آوازیں مختلف نوعیت کی ہوں گی، شاید دونوں ہوں۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا، کہ حق آل محمد میں ہے، تو اس وقت امام مہدی کا تذکرہ لوگوں کی زبانوں پر عام ہو جائے گا اور اس طرح امام مہدی کی محبت اور ان کا تذکرہ لوگوں کے دلوں اور ذہنوں میں رچ بس جائے گا، اور ان کے علاوہ کسی اور کا تذکرہ باقی نہیں رہے گا۔ [کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ حقِ خلافت آل محمد کے پاس ہے، اور زمین سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ حق آلِ عیسیٰ یا یہ کہے گا کہ حق آل عباس کے پاس ہے، راوی کو ان دونوں ناموں کے بارے میں شک ہے۔ نیچے والی آواز شیطان کی ہو گی تاکہ لوگوں کو حق بات کے بارے میں شک میں مبتلا کر دے۔ [کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ شیطان انہیں ایسے نہیں چھوڑے گا، بلکہ ضرور آواز لگائے گا جس طرح ہجرت سے پہلے یوم العقبہ کو رسول اللہ ﷺ کی آواز لگائی تھی۔ امام جعفر صادقؑ سے ایک اور روایت ہے کہ یہ دو قسم کی آوازیں ہوں گی ایک آواز رات کے شروع میں اور دوسری آواز رات کے دوسرے پہر میں۔

ہشام بن سالمؒ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یہ آواز کیسی ہو گی؟ تو جواب دیا کہ ایک آواز آسمان سے آئے گی اور دوسری آواز ابلیس لگائے گا۔ تو میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان پہچان کیسے کی جائے گی، تو فرمایا: جس نے جو آواز پہلے سے سنا ہو گا، تو اس کو پہچان کرنا آسان ہو گا۔ [البحار]

محمد بن مسلمؒ سے روایت ہے کہ آسمان سے ایک آواز لگانے والا امام مہدی کی آواز لگائے گا، جس کو مشرق و مغرب کے درمیان تمام لوگ سنیں گے، کوئی سویا ہوا نہیں سو سکے گا، اور نہ کھڑا آدمی ٹھہر سکے گا اور نہ ہی بیٹھا شخص اپنی جگہ برقرار رہے گا، بلکہ ہر شخص کو ضرور ترتیب بدلنی پڑے گی اور یہ آواز جبرئیل امین کی ہو گی۔ [البحار]

دوسری روایت میں حضرت عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ جب نفسِ ذکیہ قتل ہو جائے اور اس کا بھائی مکہ میں اچانک قتل ہو جائے، تو آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا، خبردار! تمہارا امیر فلاں شخصیت ہے، اور یہی مہدئ برحق ہو گا، جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ [کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت اَرطاۃ سے روایت ہے کہ جب لوگ منیٰ اور عرفات میں ہوں گے، تو ایک منادی قبائل کی جتھا بندیوں اور اختلافات کے بعد آواز لگائے گا، کہ خبر دار! تمہارا امیر فلاں شخصیت ہے۔
اور اس کے بعد دوسری آواز آئے گی، کہ یہ جھوٹا ہے اور اس دوسری آواز کے بعد ایک اور آواز سنائی دے گی کہ نہیں، وہ سچا ہے۔ اس دوران سخت خون ریزی ہو جائے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان قتال شروع ہو جائے گا، اس زمانے میں لوگوں کا زیادہ تر اسلحہ پیچھے بیگ میں ہو گا، اس وجہ سے ان جنگوں کو جیش البراذع یعنی بیگوں والی جنگ کہا جائے گی (جس میں ہر مجاہد کے ساتھ توشہ، ساز و سامان اور دیگر ضروریات بیگ میں ہو گی، موجودہ زمانے میں اس کو گوریلا جنگ کہتے ہیں) اس دوران آسمان میں ایک ہتھیلی نما نشان ظاہر ہو گا اور شدید ترین جنگ شروع ہو جائے گی، یہاں تک کہ حق کے مددگار وانصار صرف ۳۱۳ آدمی باقی بچ جائیں گے اور وہ وہیں جائیں گے، جہاں ان کا امام یعنی مہدی جائے گا۔ [الفتن، نعیم بن حماد] حضرت امام زہریؒ سے روایت ہے کہ جب منادی آواز لگائے گا، جو نہ تو انسانوں کی ہو گی اور نہ ہی جنات کی، تو اس میں یہ ہو گا کہ فلاں کی بیعت کرو۔ [الفتن، نعیم بن حماد] حضرت شہر بن حوشبؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ محرم میں ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا، کہ خبر دار! مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا بہترین شخص فلاں ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ یہ آواز جنگ وجدال اور آوازوں والے سال میں ہو گی۔ [الفتن، نعیم بن حماد]
حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں تفریق اور اختلاف ہو گا، اس دوران آسمان سے ایک ہتھیلی نما نشان ظاہر ہو گا، اور ایک منادی آواز لگائے گا، کہ خبر دار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔ [الفتن، نعیم بن حماد]
حضرت باقرؒ سے روایت ہے کہ اہل مشرق اور اہل مغرب کے درمیان اختلاف ہو گا اور اہل قبلہ کے درمیان بھی اختلاف ہو گا، ان سالوں مسلمانوں کو بہت زیادہ سختی، شدت اور خوف گھیر لے گا، ان حالات میں ایک منادی آواز لگائے گا، جب تم لوگ یہ آواز سنو، تو پھر نکل کر جانے کے لیے تیاری کرو۔ اور نکل کر امام مہدی کے ساتھ ہو جاؤ۔ [البحار]
حضرت ابن شہابؒ سے روایت ہے کہ آل اَبی سفیان الثانی موسم حج کا امیر ہو گا، اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجا جائے گا، اس دوران آسمان سے ایک منادی کی آواز سنائی دے گی کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے، اور زمین سے ایک منادی آواز لگائے گا: کہ یہ جھوٹا ہے۔ پھر دوبارہ آسمان سے منادی آواز لگائے گا کہ نہیں یہ سچ ہے۔ یہ معاملہ طول پکڑے گا اور لوگ نہیں سمجھیں گے کہ کس آواز کی پیروی کریں، جب کہ

پہلی آسمانی آواز سچی ہو گی۔ جب تم یہ سنو، تو یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ وہ بلند ہے اور شیطان کی بات پست ہے۔[کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں امام زہریؒ سے نقل کیا ہے کہ اس سال دو قسم کی آوازیں ہوں گی پہلی آواز میں یہ ہو گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے اور دوسری آواز والا یہ کہے گا کہ نہیں، اس نے جھوٹ بولا۔ اس کے بعد نچلی آواز والے اوپر کی آواز والوں کے خلاف باقاعدہ جنگ لڑیں گے، حتیٰ کہ درختوں کی جڑیں خون سے رنگین ہو جائیں گی، اس دن کو عبداللہ بن عمروؓ نے "جیش البراذع" کہا ہے، کیونکہ اس جنگ میں شریک افراد اپنے براذع یعنی جنگی بیگوں کو بطور ڈھال استعمال کریں گے، اس دن آسمانی آواز کے پیروکاروں کی تعداد صرف ۳۱۳ رہ جائے گی، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کریں گے، یہ افراد اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس جائیں گے، ان کو کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے پائیں گے، امارت کے خوف کے مارے آپؒ کے شانوں کا گوشت ہل رہا ہو گا اور آپ امارت سے اللہ کی پناہ مانگ رہے ہوں گے، مگر لوگ ان کو بیعت پر مجبور کریں گے۔ زمین سے نکلنے والی آواز کے پیروکار شام جائیں گے اور وہاں جا کر کہیں گے کہ ہم نے ایک ایسی قوم سے قتال کیا، جو اس سے پہلے ہم نے نہیں دیکھی تھی۔ وہ ایک مختصر سی جماعت ہو گی۔

حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ ایک فتنہ ہو گا، جس کی ابتداء بچوں کے کھیل کود سے ہو گی، جب بھی یہ فتنہ ایک طرف سے بند ہو گا، تو دوسری جانب سے کھل جائے گا، یہ فتنہ ختم ہونے کا نام نہیں لے گا، برابر مزید بڑھتا رہے گا یہاں تک کہ آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا، خبر دار! تمہارا امیر فلاں شخصیت ہے۔

سعید بن المسیبؒ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سمیٹ کر واپس کھولتے ہوئے تین مرتبہ کہا کہ یہی امیر برحق ہے۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ یہ آواز پوری روئے زمین پر سنائی دے گی، اور ہر زبان والے اپنی زبان میں اس آواز کو سن پائیں گے۔[أخرجه الامام أبو الحسين أحمد بن جعفر، ابن المنادي في كتاب الملاحم، وأخرجه الحافظ أبو عبدالله نعيم بن حماد، في كتاب الفتن]

میں کہتا ہوں: سعید بن المسیبؒ کی روایت میں شام میں بچوں کے ہاتھوں اٹھنے والے فتنے سے مراد شاید ۲۰۱۱ مارچ میں شام کے درعا شہر میں رونما فتنہ ہے، جس کی ہر طرف سے روک تھام کی کوششوں کے باوجود یہ فتنہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا، ایک طرف سے خاموش ہو جاتا ہے، تو دوسری جانب سے فتنہ سر اٹھاتا ہے۔

والی آوازیں بھی سنائی دیں گی، جن سے لوگ سخت گھبرا جائیں گے اور کئی لوگ اس قسم کی آوازوں سے بے ہوش بھی ہو جائیں گے۔

باہمی قتل وقتال اور دھماکوں کی آوازیں: ایسے ہی ظہورِ مہدی سے پہلے سخت آوازیں، کڑک اور جنگی حملوں کی خطرناک چیخیں بھی سنائی دیں گی، موجودہ دور میں اگر اس تناظر میں ہم گیارہ ستمبر کے واقعات دیکھ لیں تو ان آوازوں سے بھی پوری دنیا کے لوگ ڈر گئے تھے اور کئی سو لوگ مر گئے۔ ایسے ہی احادیث میں ذکر کی گئی ان آوازوں سے ایٹمی جنگوں میں ہونے والے حملے بھی مراد ہو سکتے ہیں اور کوئی تکوینی حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔[1]

ظالم حاکم سے امام مہدی کا بھاگنا اور ان کے اہل بیت کی جیل میں قید وبند: ظہورِ مہدی سے پہلے بلاد الحرمین اور حجاز کا فاجر اور ظالم حکمران امام مہدی کے ظہور سے ڈر جائے گا اور ان کے پیچھے پڑ کر ان کو تلاش کرے گا، اس خطرے کو بھانپتے ہوئے امام مہدی بلاد الحرمین سے نکل جائیں گے اور اس دوران امام مہدی کا ایک ساتھی مارا جائے گا۔[2]

---

[1] حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رمضان میں آواز بلند ہو گی، تو شوال میں یہ آوازیں زیادہ ہو جائیں گی اور ذی القعدہ کے مہینے میں قبائل ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے، ذی الحجہ اور محرم میں خون بہنے لگے گا اور تمہیں کیا معلوم محرم کیا ہے؟ یہ جملہ تین بار دہرایا، ہائے افسوس، ہائے افسوس، لوگ اس مہینے میں بہت زیادہ کثرت سے دھڑا دھڑ مارے جائیں گے، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ رمضان میں اٹھنے والی آواز سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پندرہ رمضان جمعہ کی شب سخت آواز سنائی دے گی، جس کی وجہ سے سونے والا اٹھ جائے گا اور کھڑا آدمی بیٹھ جائے گا اور باپردہ خواتین اپنے گھروں سے نکل جائیں گی، اس سال بہت زلزلے ہوں گے، جمعہ کے دن جب تم نماز پڑھو، تو اپنے گھروں میں داخل ہو کر دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان بند کر کے اپنے کانوں میں انگلیوں کے پورے داخل کرو، جب آوازیں سننے لگو، تو سجدہ ریز ہو کر یہ دعا پڑھو "سبحان القدوس، سبحان القدوس ربنا القدوس" جو شخص یہ کام کرے گا، تو وہ نجات پائے گا اور جو یہ نہیں کرے گا وہ ہلاک ہو گا۔

[2] **ظہور مہدی سے پہلے امام مہدی اور نفسِ ذکیہ کا بھاگنا:** حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا جہاں سے جو بھی آلِ محمد انہیں ملیں گے، تو مرد و عورتوں کو بلا تفریق پکڑ کر مارا جائے گا، اس دوران امام مہدی اور ان کا ساتھی مبیض بھاگ جائیں گے۔ [الفتن لنعیم]

حضرت یوسف بن ذی قربات سے روایت ہے کہ شام کا ایک خلیفہ مدینہ کے خلاف لشکر کشی کرے گا، جب یہ بات اہلِ مدینہ کو پہنچ جائے گی، تو سات (۷) افراد مکہ سے نکل کر چھپ جائیں گے، مدینہ کا گورنر مکہ کے گورنر کو ایک خط لکھے گا کہ جب تمہارے پاس فلاں فلاں نام کے بندے آجائیں، تو انہیں قتل کر دو۔ مکہ کے گورنر کو یہ کام مشکل لگے گا، پھر رات کے وقت امام مہدی اور ان کے اہل بیت کو یہ اطلاع ملے گی تو اس کی پناہ میں آئیں گے اور گورنر ان کو کہے گا کہ عافیت کے ساتھ نکل جائیں، تو اہل بیت نکل جائیں گے، پھر ان دونوں کے پیچھے آدمی بھیجیں گے اور ان میں سے ایک کو قتل کریں گے اور دوسرا اس کو دیکھ رہا ہو گا۔

پھر یہ لوگ اپنے صاحب کے پاس آکر وہاں سے نکل بھاگیں گے اور طائف کی ایک پہاڑی میں پناہ لیں گے اور مدد کے لیے لوگوں کو بلاوا بھیجیں گے اور جب قوت حاصل ہو گی، تو مکہ پر حملہ آور ہو کر اس کو فتح کر کے امیرِ مکہ کو قتل کریں گے اور مدینہ میں مہدی مخالف لشکر کے دھنسنے تک مکہ میں مزید جہاد کی تیاری کریں گے اور پھر اس کے لیے نکلیں گے۔ [العرف الوردی للسیوطی]

وضاحت: موجودہ طائف مکہ کے مشرقی جانب میں ستر (۷۰) کلومیٹر فاصلہ پر ایک شہر ہے۔

نفسِ ذکیہ کا قتل اور اہل بیت کی گرفتاری: حضرت اُبو رومان سے الفتن لنعیم میں روایت ہے کہ ایک لشکر مدینہ کی جانب بھیجا جائے گا، جہاں وہ آلِ محمدؐ میں سے جس کو پائیں گے، انہیں گرفتار کریں گے۔ اور بنو ہاشم کے مرد و عورت کو قتل کریں گے، اس دوران امام مہدی اور ان کا ساتھی منصور موقع پا کر مدینہ سے مکہ بھاگ جائیں گے، تو ان کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو گا، مگر وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے حرمِ امین میں پناہ لیے ہوئے ہوں گے۔ [الفتن لنعیم]

حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے کہ جب سفیانی کو نفس ذکیہ کے قتل کی اطلاع پہنچ جائے گی، جس کی گرفتاری کے بارے میں سفیانی نے خط لکھا ہو گا، تو اس وقت عام مسلمان موقع پا کر بھاگ جائیں گے۔ [نعیم بن حماد]

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جب نفسِ ذکیہ اور اس کا بھائی مکہ میں ناحق قتل ہو گا، تو آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں ہے اور یہی مہدئ برحق ہو گا، جو زمین کو اپنے عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ [نعیم بن حماد]

اس موضوع سے متعلق روایات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کو بعض روایات میں منصور اور مبیض کہا گیا ہے اور روایت کے درست الفاظ یہ معلوم ہوتے ہیں: ''جب امام مہدی کا بھائی

اہل بیت کے بچوں اور عورتوں کی گرفتاری: امام مہدی کے اہل بیت چھوٹے بڑے سب کے سب جیل میں قید کر دیئے جائیں گے اوران میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔[1]

امام مہدی پر ظلم کے دوران بلاد الحرمین کی صورت حال:

بلاد الحرمین میں ایک بادشاہ جس کا نام عبداللہ ہوگا اس کی موت کے بعد تختِ بادشاہت پر اختلافات سے انتشار کا منظر نامہ سامنے آئے گا، اس کے بعد ایک ہی شاہی خاندان کے افراد میں بیت اللہ یا خزانے پر لڑائی شروع ہو جائے گی اوران اختلافات کے بعد ان میں سے کسی ایک کو بھی بادشاہت نہیں ملے گی۔[2]

نفسِ ذکیہ کو دھوکے سے مارا جائے گا''، بعض میں ضیعۃ یعنی غیلۃ کا تذکرہ آیا ہے، جب کہ کئی روایات میں اس کو نفسِ ذکیہ اور امام مہدی کا دینی بھائی بھی کہا گیا ہے۔[الفتن]

[1] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا، جو آل محمد میں سے جس کو پائیں گے، اسے گرفتار کریں گے۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ اس دوران امام مہدی اور منصور موقع پا کر بھاگ جائیں گے اور آلِ محمد کے چھوٹے بڑے سب کو گرفتار کیا جائے گا، ان میں سے کسی ایک کو بھی قید و بند سے استثنیٰ نہیں دیا جائے گا۔ اس دوران ایک لشکر دو آدمیوں کے پیچھے بھیجا جائے گا، مگر مہدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر چلتے ہوئے بھاگ کر مکہ تشریف لے جائیں گے۔[بحار الأنوار]

[2] حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا۔ اس دوران مدینہ سے ایک قریشی آدمی مکہ آئے گا۔ اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ جمع ہو جائیں گے، لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گا اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا۔ خسف کی یہ خبر جب عام لوگوں تک پہنچ جائے گی تو لوگ جوق در جوق ان سے بیعت کے لیے آئیں گے۔ شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء بھی بیعت کے لیے تشریف لائیں گے۔ پھر قریش ہی کا ایک آدمی جس کے ماموں زاد بنو کلب سے ہوں گے، وہ اٹھے گا، اس کے خلاف مہدی ایک لشکر بھیجے گا اور وہ لشکر ان پر فتح یاب ہوگا۔

فرمایا اس آدمی کے لیے ناکامی اور افسوس کی بات ہے جس کو بنو کلب کی غنیمت میں سے حصہ نہ ملے۔ وہ مال کو تقسیم کرے گا اور لوگوں میں اپنی نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرے گا، اس دور میں پوری زمین پر اسلام مکمل طور نافذ ہو جائے گا، وہ سات (۷) سال حکومت کرے گا پھر وفات ہو جائے گا اور

مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے [أخرجہ الجماعۃ من أئمۃ الحدیث فی کتبہم أبوداؤد، والترمذی وابن ماجۃ، والنسائی، وأحمد بن حنبل والبیہقی فی البعث والنشور]

امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ جو مجھے عبداللہ کی موت کی ضمانت دے، تو میں اس کو ضمانت دیتا ہوں کہ مہدی کا زمانہ قریب ہے، پھر فرمایا: جب عبداللہ مر جائے گا تو پھر لوگ کسی ایک بادشاہ پر متفق نہیں ہوں گے اور تمہارے دوست یعنی امام مہدی کے علاوہ دوسرے لوگوں اتفاق نہیں ہوگا، ان کی بادشاہت پر باہمی جنگ وجدال کا یہ معاملہ نہیں رکے گا، بلکہ آگے بڑھے گا اور ایسے بادشاہ جو سالوں ہوا کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے اور انکی جگہ مہینوں اور دنوں کے بادشاہ آئیں گے، راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ بادشاہت کا یہ معاملہ اس دوران طویل ہوگا؟ تو انہوں نے کہا نہیں، زیادہ طویل نہیں ہوگا۔ [البحار]

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بیت اللہ کے پاس خلیفہ کی اولاد میں سے تین لوگ بادشاہت یا خزانہ کے لیے آپس میں لڑیں گے پھر یہ خزانہ یا بادشاہت کسی ایک کو بھی نہیں ملے گی۔ اس دوران مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈوں والے لوگ نکلیں گے اور وہ تمہارے ساتھ اتنی خطرناک جنگ لڑیں گے جو اس سے پہلے تم نے اور تم سے پہلے کسی قوم نے نہیں لڑی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک جملہ ارشاد فرمایا (جو حضرت ثوبانؓ کو یاد نہ رہا) جب تم اسے دیکھو، تو اس کی بیعت کروا گرچہ برف پر رینگتے ہوئے گھسیٹتے چل کر کیوں نہ ہو۔ [حافظ ابونعیم نے صفۃ المہدی میں اس روایت کو نقل کیا ہے، جب کہ امام ابن ماجہ اور ابوعمرو الدانی نے اپنی سنن میں بھی اس کو روایت کیا ہے۔ امام بزارؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ مسند البزار] حضرت علی رضی اللہ کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے چند آیات اور علامات ظاہر ہوں گی، ایک حجاز میں مسجد الأکبر یعنی مسجد حرام کی حکمرانی کے لیے اس کے گرد و پیش میں کئی جھنڈے باہمی قتل وقتال کریں گے، [مختصر البصائر، البحار] جس میں بعض جھنڈے غالب ہو کر بلند اور بعض مغلوب ہو کر نیچے ہوں گے، ان میں کوئی ایک جھنڈا بھی ہدایت یافتہ حق کا نمائندہ نہیں ہوگا۔

علامہ ابن کثیرؒ نے النہایۃ میں لکھا ہے کہ حدیث کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت میں کنز سے مراد خانہ کعبہ کا خزانہ ہے، جس کے حصول کے لیے ایک ہی خاندان میں خلفاء کی اولاد لڑائی جھگڑا کرتے رہیں گے، حتی کہ آخری زمانے میں امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

میں کہتا ہوں: حدیث میں مذکورہ خزانے سے مراد اگر خانہ کعبہ میں موجود خزانہ مقصود ہو اور ساتھ ساتھ اس سے مراد پٹرول بھی ہو، تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت کعبؒ سے روایت ہے جب رمضان میں دو تیز زلزلہ نما جھٹکے شروع ہوں گے، تو اس کے بعد ایک ہی گھر کے تین (۳) افراد نکلیں گے، ان میں سے ایک بادشاہت کو ظلم وجبر سے طلب کرے گا، دوسرا سکون و وقار کے ساتھ طلب کرے گا، اور تیسرا قتل وقتال سے طلب کرے گا، اور اس کا نام عبداللہ ہو گا۔ اس دوران فرات کے کنارے ایک بڑا لشکر مال پر لڑائی کرے گا، جس میں ہر نو (۹) میں سے سات (۷) لوگ قتل ہو جائیں گے۔ [الفتن لنعیم] میں کہتا ہوں: روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں ایک ہی خاندان سے تعلق رکھیں گے۔

میں کہتا ہوں: صحیح مسلم کی ایک روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں "کنز" سے مراد پٹرول کا خزانہ ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین بڑے ستونوں کی مانند اپنے سونے و چاندی جگر گوشوں کو نکال کر باہر پھینکے گی، اس کو دیکھ کر قاتل کہے گا: اس وجہ سے میں نے قتل کیا تھا، اور جس نے مال کی وجہ سے قطع رحمی کی ہو گی، وہ کہے گا: کیا اس وجہ سے میں نے رشتہ توڑا؟ اور چوری میں جس کا ہاتھ کٹ گیا ہو، وہ کہے گا: اس وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، پھر اس مال کو چھوڑیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ [امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کر کے اس کو حسن کہا ہے]

مسند حمیدی کی روایت میں ہے کہ زمین سونے اور چاندی کے اپنے جگر گوشے نکال کر باہر پھینکے گا، علامہ ابن الاثیرؒ نے النہایہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ زمین لمبے لمبے ستونوں کی طرح اپنے جگر پاروں کو نکال دے گی۔

اس روایت میں "مثل الاواس" کا لفظ آیا ہے، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ بنے گا کہ زمین میں موجود سونا چاندی ستون نما شکل میں نکلے گا۔ میں کہتا ہوں: ستون ان لمبے پائپوں کو کہا جاتا ہے جو سیاہ سونے یعنی پٹرول کو زمین کے اندر سے نکالنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ پٹرول جب زمین سے نکالا جاتا ہے، تو پھر اسے پائپ کی طرح لمبے لمبے ڈرموں میں رکھا جاتا ہے، ان دونوں کا رنگ اور ایسے ہی گیس کے پائپوں کا رنگ بھی چاندی کی طرح سفید ہوتا ہے، شاید اس وجہ سے اسے سونے چاندی کہہ کر یاد کیا ہو۔

جب کہ حدیث میں "قیئ" کا لفظ استعمال ہوا ہے، جو انسان کے کھائے ہوئے طعام کو واپس پھینکنے کو کہا جاتا ہے، چونکہ عام طور پر "قیئ" بھی گاڑی اور بہنے والی ہوتی ہے اور تیل بھی گاڑا اور بہنے والا سیال مادہ ہوتا ہے، شاید اس لیے حدیث میں اس کے لیے "قیئ" کا لفظ استعمال ہوا ہو۔

حدیث میں اس خزانے کے لیے ''فلذ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ''فلذ'' اونٹ کے جگر کو کہا جاتا ہے یعنی خام تیل بھی ریفائنری میں صفائی سے پہلے اس کی طرح ہوتا ہے۔

مصنف ابن أبي شيبہ میں ہے یہی صورتِ حال ہو گی کہ اس دوران زمین اپنے سونے وچاندی کے جگر گوشے پھینک دے گی، اس کے بعد کسی کو اس کے علاوہ سونا وچاندی نفع نہیں دے گی۔[یہی معنی مستدرک حاکم میں نقل کرکے اس کو صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے۔الدر المنثور اور جمع الجوامع میں بھی یہ روایت مذکور ہے]

میں کہتا ہوں: تمام روایات کو جمع کر کے یہ مطلب ہو گا کہ اس زمانے میں عام سونے چاندی کی قیمت سیاہ سونے چاندی کے برابر نہیں ہو گی، کیونکہ لوگوں کو سونے چاندی کے مقابلے میں پٹرول کی زیادہ حاجت وضرورت ہو گی۔

حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا''کہ جب امام مہدی کا ظہور ہو گا، ظلم وستم سے بھری سرزمین میں عدل وانصاف میں پھیلائیں گے،درندے چوپایوں کو امن دیں گے اور وہ بے خوفی کی زندگی گزاریں گے، زمین اپنے جگر گوشے پھینکے گی، میں نے پوچھا کہ زمین کے جگر گوشے کیسے ہوں گے؟ تو آپؓ نے فرمایا سونے چاندی کی ستون کی طرح ہوں گے''[المستدرک،امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے]

حضرت عبداللہ بن زریر الغافقیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے کہ فتنے چار ہیں: خوشحالی والا فتنہ، سختی والا فتنہ، فتنہ کذا یعنی ایسا ایسا سخت فتنہ، پھر سونے کے خزانے والا فتنہ ہو گا،اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک شخص آئے گا، جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کریں گے۔[الفتن لنعیم اور امام سیوطی نے الحاوی میں نقل کر کے اس روایت کو صحیح علی شرط مسلم کہا ہے]

ایسے ہی روایت جمع الجوامع اور کتاب الفتن لنعیم بن حماد میں بھی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے: ''یہ فتنہ سونے اور چاندی کا ہو گا، جس کے حصول کے لیے ہر نو(۹)افراد میں سے سات(۷)افراد مر جائیں گے، جب تم اس سونے اور چاندی کو پاؤ، تو اس کے قریب مت جاؤ'' اور دوسری روایت میں ہے: ''یہ چوتھا فتنہ بارہ(۱۲)سال تک جاری رہے گا اور جب اس کے جانے کا وقت آئے گا، تو وہ فتنہ ختم ہو جائے گا،اس زمانے میں دریائے فرات خشک ہو کر اس سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو گا، جس کے حصول کے لیے لوگوں قتل کریں گے اور ہر نو(۹)میں سات(۷)لوگ مر جائیں گے''۔

امام مہدی سے متعلق مردو عورتوں کی بیعت کا تذکرہ

(۱) رکن ومقام کے درمیان بیعت کی تیاری کے لیے علمائے کرام کی بیعت: بیعتِ مہدی سے پہلے سات علمائے کرام تلاشِ مہدی کے لیے بیعت شروع کریں گے، جس کے لیے ان میں سے ہر عالم کے ساتھ تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد نے بیعت کی ہو گی۔[1]

ایک اور روایت میں ہے: '' یہ چوتھا فتنہ اٹھارہ (۱۸) سال تک جاری رہے گا پھر جب اس کے جانے کا وقت آئے گا تو وہ فتنہ ختم ہو گا اور اس زمانے میں فرات سے خزانہ نکل چکا ہو گا، جس پر جھپٹ پڑیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کریں گے حتی کہ ہر نو(۹) میں سات (۷) لوگ مر جائیں گے [مسند أحمد اور مصنف عبد الرزاق میں بھی یہی روایت مروی ہے]

میں کہتا ہوں: خزانے سے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے سے مراد پیٹرول ہے، جس کو سیاہ سونا کہا جاتا ہے، ظہورِ مہدی سے پہلے یہی لوگوں کے لیے سب سے بڑا فتنہ ہو گا۔ {وأخرجت الأرض أثقالها إلى قوله: بأن ربك أوحى لها}[الزلزلة: ۲-۵]

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: زمین میں جتنے مردے ہوں گے وہ سارے نکالے گی، یہ تفسیر کئی سلف صالحین نے بیان کی ہے۔

گذشتہ صفحات میں اس کی ایک تشریح یہ بھی گزر چکی ہے کہ ستونوں کی طرح لمبے لمبے جگر گوشے زمین باہر پھینکے گی۔

امام بغویؒ نے لکھا ہے کہ أثقالها سے مراد مردے اور زمین میں موجود خزانے ہیں، یہ سب کچھ نکال کر زمین اپنی پشت پر پھینک دے گی۔

میں کہتا ہوں: عجیب بات یہ ہے کہ پیٹرول کا مادہ زمین میں باقی ماندہ درختوں، انسانی اور حیوانی اجسام، معدنیات اور دیگر کئی اشیاء گذشتہ سینکڑوں سال تک تحلیل ہوتے ہوتے تیل کی شکل اختیار کر چکے اور اب آہستہ آہستہ باہر آرہے ہیں۔

[1] حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب راستے اور کاروبار بند ہوں گے اور ہر سو مختلف قسم کے فتنے وقوع پذیر ہو چکے ہوں گے، اس دوران دنیا بھر کے مختلف اطراف سے سات علمائے کرام پہلے سے کسی متعین تاریخ کے بغیر امام مہدی کی بیعت کے لیے نکلیں گے، جب کہ ان میں سے ہر عالمِ دین کے ہاتھ پر تقریباً ۳۱۳ لوگوں نے بیعت کی ہو گی۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

(۲) رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم میں امام مہدی کی بیعت:

قبائل ایک دوسرے کے ساتھ مشت و گریبان ہوں گے، اس طرح جتھہ بندیاں شروع ہو کر لوگ مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے اور مکہ میں قتل و قتال شروع ہو گا، تو لوگ اس زمانے میں بہتر کے پاس جائیں گے۔ علمائے کرام ان کو تلاش کریں گے اور مکہ مکرمہ میں ان کو پا لیں گے اور وہاں پر موجود ایک گھر سے نکال کر رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم میں لا کر ان کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے، اس وقت کی عمر چالیس سال سے اوپر ہو گی، [1] سب سے پہلے علمائے کرام کو ان کی جگہ بتانے والا امام مہدی کا ایک دینی بھائی اور دوست ہو گا۔ [2] بیعت کے وقت امام مہدی کے انصار کی تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ ہو گی، جن میں عورتیں بھی شامل ہوں گی۔ جن کے مرتبے

---

[1] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین خزاعی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ان کو کن علامات سے پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری نسل سے ہوں گے، قد و قامت میں گویا کہ وہ بنی اسرائیل کے مردوں کی طرح ہوں گے، اس نے دو قطوانی چادریں پہنی ہوں گی، اس کے چہرے کا رنگ گویا کہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا، اس کے دائیں گال پر ایک سیاہ خال ہو گا اور اس کی عمر چالیس سال سے اوپر ہو گی۔ [امام ابو عمرو عثمان بن سعید المقری نے اس روایت کو اپنی سنن میں نقل کیا ہے]

[2] حضرت ابو جعفر محمد بن علیؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی ایک زمانے کے لیے ان گھاٹیوں میں روپوش ہوں گے اور اشارہ کرتے ہوئے مکہ کی گھاٹی "ذی طوی" کی طرف ہاتھ سے نشاندہی فرمائی۔

بیعت سے دو دن پہلے امام مہدی کے ایک دینی بھائی امام مہدی کو تلاش کرنے والے بعض اصحاب کو کہیں گے کہ تم کتنے لوگ ہو، جو تلاش کے لیے یہاں آئے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم چالیس (۴۰) بندے ہیں۔ وہ صاحب پوچھیں گے کہ اگر میں تمہیں تمہارا مطلوبہ شخص دکھا دوں، تو تم اس کی کیسی اطاعت کرو گے، وہ جواب دیں گے کہ اگر پہاڑوں میں پناہ لیں گے، ہم بھی ان کے ساتھ رہائش پذیر ہوں گے۔ پھر وہ آنے والی رات میں ان سے ملیں گے اور ان کے دس (۱۰) اہل حل و عقد کو باہمی مشاورت سے منتخب کر کے آنے والی رات ملاقات کے لیے حاضر کریں گے۔

[عقد الدرر فی أخبار المهدی المنتظر، ذو طوی: مکہ مکرمہ میں ایک وادی کا نام ہے، جہاں موجودہ دور میں جرول، الزاہرا اور عتیبیہ کے نام سے بعض علاقے ہیں]

تک نہ تو گذشتہ زمانوں کے لوگ پہنچ چکے ہوں گے اور نہ ہی بعد میں آنے والی نسلیں پہنچیں گی، یہ لوگ اہلِ مکہ، اہل شام اور اہلِ یمن میں سے ہوں گے۔ [1]

---

[1] عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذی قعدہ میں جتھابندی ہو گی اور اس کی نشانی یہ ہو گی کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بہت زیادہ لوگ مارے جائیں گے اور اتنا خون بہہ جائے گا کہ ان کا خون جمرۂ عقبہ تک پہنچ جائے گا، لوگ اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس آ جائیں گے اور رکن و مقام کے درمیان اس کو لائیں گے۔ اور اس کے نہ چاہتے ہوئے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ اگر آپ بیعت لینے سے انکار کریں گے، تو ہم آپ کی گردن کاٹ دیں گے۔ وہ لوگ امام مہدی کی بیعت کریں گے اور ان کی تعداد اہل بدر کی طرح ہو گی۔ زمین اور آسمان کے لوگ ان سے خوش ہوں گے۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ امام کے بغیر حج اور عرفہ کریں گے، اس دوران کہ حاجی منیٰ میں ہوں گے کہ آپس میں ایک دوسرے پر باؤلے کتوں کی طرح حملہ کریں گے اور قبائل بھی آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کر کے قتل و قتال شروع کریں گے، جس کی وجہ سے خون جمرۂ عقبہ تک پہنچ جائے گا، تو لوگ سب سے بہتر (یعنی امام مہدی) کے پاس جائیں گے اور وہ کعبہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹائے ہوئے زار و قطار رو رہے ہوں گے، فرمایا: "گویا میں ان کی آنسو سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں، لوگ انہیں بیعت کے لیے ایک بار پھر درخواست کریں گے، تو وہ کہیں گے کتنی بار تم اپنے کیے گئے وعدوں کو توڑ چکے ہو، مسلمانوں کا کتنا خونِ ناحق تم بہا چکے ہو، اسکے بعد امام مہدی نہ چاہتے ہوئے لوگوں کے اصرار پر بیعت کریں گے"۔ اے مخاطب! اگر تم اسے پاؤ، تو اس کی بیعت کرو، کیونکہ یہ زمین اور آسمان میں مہدی کا لقب پایا ہوا ہے۔

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں اختلافات کی آوازیں ہوں گی، شوال میں جنگ کی آوازیں اٹھ جائیں گی اور ذی قعدہ میں قبائل کی آپس میں جتھہ بندیاں شروع ہو جائیں گی، اور اس کی نشانی یہ ہو گی کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں ایک بہت بڑی جنگ ہو گی، اور اس میں بہت لوگ قتل ہو جائیں گے اور خون جمرہ عقبہ تک بہہ جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس جائیں گے اور اس کو رکن اور مقام کے درمیان لا کر اس کے نہ چاہنے کے باوجود بیعت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ اگر آپ بیعت سے اعراض کریں گے تو ہم آپ کی گردن کاٹ دیں گے۔ اس سے زمین اور آسمان والے خوش ہوں گے۔

امام نعیم بن حمادؒ نے حضرت ابن عباسؓ کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کو امت میں پھیلی ہوئی مایوسی کے بعد ظاہر کریں گے، یہاں تک ظہور سے پہلے لوگ کہیں گے کہ کوئی مہدی نہیں۔

اور امام مہدی کے انصار و مددگار شام سے آئیں گے، ان کی تعداد بدریین کی طرح ۳۱۳ ہوگی۔ یہ حضرات شام سے چل کر امام مہدی کو مکہ میں صفا کے قریب تلاش کر کے نکالیں گے۔ امام مہدی کی بیعت ان کے نہ چاہتے ہوئے ہوگی۔ آپ لوگوں کو دو رکعت نمازِ قصر پڑھائیں گے اور پھر منبر پر خطبے کے لیے چڑھ جائیں گے۔

حضرت ابو الطفیلؓ محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علیؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بربنائے لطف فرمایا: دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کا نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت والفت پیدا کر دے گا، یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے

(مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھے ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرامؓ) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص وجزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔

حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں، تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا اس پر ابو الطفیل نے فرمایا: بخدا میں ان سے تا حیات جدا نہ ہوں گا (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ [امام حاکم نے اس روایت کو مستدرک میں نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح علی شرط الشیخین ہے]۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کا بادشاہ مشرق کے بادشاہ کی طرف چل کر اس کو قتل کرے گا اور ایک لشکر جمع کر کے مدینہ پر لشکر کشی کرے گا تو اللہ ان کو زمین میں

دھنسا دیں گے پھر ایک لشکر بھیجے گا، تو وہ حرم میں پناہ لیں گے اور ان کے ارد گرد ۳۱۳ انصار پرندوں کی طرح جوق در جوق آکر بیعت کریں گے، ان میں عورتیں بھی ہوں گی۔ امام مہدی کا ظہور اس دور میں ہوگا جب ظالم حکمران کے ظالم بیٹے برسرِ اقتدار ہوں۔

امام مہدی کے دور میں عدل وانصاف نافذ ہوگا، جس کو دیکھ کر زندہ لوگ مردوں کے بارے میں تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے، تو آج اس انصاف سے فائدہ اٹھاتے۔ [طبرانی نے الأوسط میں یہ روایت نقل کیا ہے، علامہ ہیثمیؒ نے فرمایا: لیث بن ابی سلیم مدلس کے علاوہ اس روایت کے رجال ثقات ہیں]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب راستے اور کاروبار بند ہوں گے اور ہر سو مختلف النوع قسم کے فتنے وقوع پذیر ہو چکے ہوں گے، اس دوران دنیا بھر کے مختلف اطراف سے سات علمائے کرام پہلے سے کسی متعین تاریخ کے بغیر امام مہدی کی بیعت کے لیے نکلیں گے، جب کہ ان میں سے ہر عالمِ دین کے ہاتھ پر تقریبا ۳۱۳ لوگوں نے بیعت کی ہوگی، یہ تمام علمائے کرام مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر ایک دوسرے سے مل کر آنے کی غرض جانیں گے، تو معلوم ہوگا کہ ان سب کی غرض اس زمانے میں وقوع پذیر فتنوں کے اختتام کے لیے اس شخصیت کی تلاش ہے، جس کے ہاتھ پر بیعت کے بعد فتنوں کی یہ کثرت رک جائے گی اور قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

ان سب حضراتِ علمائے کرام کا یہی کہنا ہوگا کہ کتبِ حدیث سے اس شخص کا نام اس کی ماں کا نام اور اس کی صورت وسیرت جان چکے ہیں، یہ سب علمائے کرام احادیثِ مبارکہ میں ذکر کردہ علامات کی تلاش کرنے پر متفق ہوں گے، تو اس کی تلاش کر کے مکہ میں انہی صفات سے متصف شخصیت کو پائیں گے، تو اس کا نام، باپ کا نام، سادات خاندان میں ہونا وغیرہ دیگر علامات کے بارے میں پوچھیں گے، تو وہ گلو خلاصی کے لیے کہے گا، نہیں، بلکہ میں انصار میں سے ہوں، یہ کہہ کر وہ شخصیت ان کے ہاتھ سے بھاگنے کا موقع پالیں گے، یہ علمائے کرام اس شخصیت کے بارے میں معرفت اور زیادہ خبر رکھنے والے لوگوں سے جب اس شخصیت کا انصار میں سے ہونا بیان کریں گے، تو کہیں گے، یہ تو وہی شخصیت ہے، جنہیں تم تلاش کر رہے تھے اور وہ تم سے جان چھڑا کر مدینہ منورہ پہنچ چکا ہے۔

لہذا یہ علمائے کرام ان کی تلاش میں مدینہ منورہ جائیں گے، اسے ان علمائے کرام کے مدینہ منورہ آنے کی خبر معلوم ہوگی، تو وہ واپس مکہ مکرمہ آجائیں گے، تو یہ علمائے کرام ان کے پاس مکہ مکرمہ پہنچ جائیں گے اور امام مہدی سے متعلق صفات کے بارے میں ان سے معلومات لیں گے، لیکن اس بار پھر وہ وہی جواب دیں گے کہ میں وہ شخصیت نہیں ہوں، جس کی تمہیں تلاش ہے، بلکہ میرا نام اور میرے باپ کا

(۳) مدینہ سے کنارہ کشی کر کے امام مہدی کی قتال پر بیعت:
مدینہ منورہ پر لشکر کشی کے بعد امام مہدی دو برید فاصلے کی دوری پر تشریف لے جائیں گے، جہاں دوبارہ بیعت لی جائے گی۔[1]

نام تو یہ ہے، ہاں البتہ اگر تم کہو، تو تمہیں تمہاری مطلوبہ صفات کی شخصیت دکھا سکتا ہوں، اس بار پھر وہ شخصیت ان کے ہاتھوں سے نکلنے میں کامیاب ہو گی۔
پھر اس کی تلاش میں مدینہ منورہ جائیں گے، تو وہ مکہ مکرمہ لوٹ چکے ہوں گے، لہذا یہ علمائے کرام مکہ مکرمہ لوٹ کر انہیں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان پائیں گے، تو کہیں گے کہ جب آپ اپنا ہاتھ بیعت کے لیے نہیں بڑھاتے، تو ہمارے اور امتِ مسلمہ کے خون کے ذمہ دار آپ ہوں گے! کیونکہ ہماری تلاش میں سفیانی (یعنی مہدی مخالف لشکر) پہنچنے والا ہے، جس کا سربراہ قبیلہ "جرم" کا ایک آدمی ہے، وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں گے، تو ان کے ہاتھوں بیعت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں میں ان کی محبت ڈال دیں گے۔ ان کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے، جو دن میں شیروں کی طرح لڑائی کرنے والے اور رات کو تارک الدنیا بزرگوں کی طرح عبادت گزار ہوں گے۔ [الفتن لنعیم بن حماد، رقم: ۱۰۰۰، ۱۰۰۱]
حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا۔ اس دوران مدینہ سے ایک آدمی مکہ بھاگ جائے گا۔ تو اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ آئیں گے اور لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گا۔ [سنن ابی داؤد، سنن الترمذی، اور سنن ابن ماجہ نے یہ روایت کیا ہے]
سلیلی کی روایت میں ہے کہ اس کے پاس یمن اور شام کے لوگ آ کر اس کا بیعت کریں گے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے پاس شام کے ابدال اور ان جیسے لوگ آئیں گے، گویا کہ ان کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، جو راتوں کے راہب اور دنوں کے شیر ہوں گے۔ اور ان کے پاس اہلِ یمن بھی آ کر رکن اور مقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے۔
[1] حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک ایسا واقعہ نمودار ہو گا، جس کی وجہ سے زیت کے پتھر بھی تباہ ہو جائیں گے، حرۃ کا واقعہ اس کے سامنے محض کوڑے کی رسی کی طرح ہو گا، اس کے بعد مدینہ سے دو برید کے فاصلے پر کنارہ کشی اختیار کریں گے، پھر امام مہدی کی بیعت ہو گی۔ [کتاب الفتن]

(۴) بیت المقدس میں امام مہدی کی بیعت:

بیت المقدس میں بھی امام مہدی کی بیعت ہو گی اور یہ بیعتِ ہدایت ہو گی۔ [1]

بیداء میں دشمن کے لشکر کا زمین میں دھنس جانا

شام کی جانب سے امام مہدی اور ان کے انصار کی سر کوبی کے لیے بھیجا جائے گا، جن کو مدینہ کے بیداء نامی علاقے (ذوالحلیفہ کے بعد صحراء جو آج کل "اُبیار علی" کے نام سے جانا جاتا ہے اس میں یہ لشکر) دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو یقین ہو جائے گا کہ یہی وہ امام مہدی ہے، جس کا امت کو انتظار تھا، آپ کے پاس شام کے ابدال، عراق کے عصائب اور مصر کے نجباء آئیں گے اس طرح امام مہدی کے ہاتھ خلافتِ راشدہ قائم ہو جائے گی۔ [2] آپؑ کی حکومت عرب و عجم

---

[1] حضرت یونس بن میسرۃ حضرت عبدالرحمٰن بن اَبی عمیرۃ مزنیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہو گی۔ [الطبقات الکبریٰ لابن سعد]

[2] صحیح مسلم میں ہے کہ الحارث بن اَبی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت اُم سلمہؓ کے پاس آئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، ان دونوں حضرات نے زمین میں دھنس جانے والے لشکر کے بارے میں پوچھا، یہ سوال ابن زبیرؓ کے خلاف جاری لڑائی کے دوران کیا گیا، تو حضرت اُم سلمہؓ نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا (دنیا کو چھوڑ کر وہاں ٹھکانہ پکڑے گا)، تو اس کے خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ زمین کے بیدا حصے میں ہوں گے، تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، تو میں نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ! ان لوگوں کا کیا حکم ہو گا، جو نہ چاہتے ہوئے وہاں پہنچے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لیکن قیامت کے دن ان کو نیت کے مطابق اٹھالیا جائے گا۔

امام ابو جعفرؒ نے فرمایا: اس سے مراد مدینہ منورہ کا بیدا ہے، تو میں نے کہا: ام المومنین ام سلمہؓ فرمائی ہیں کہ اس سے مراد عام زمین کا بیدا یعنی صحرا مراد ہے، تو امام جعفرؒ نے زور دے کر کہا: ہر گز نہیں، بلکہ اس سے مدینہ ہی کا بیدا مراد ہے۔ امام مسلم نے ایک روایت میں فرمایا: اس گھر یعنی بیت اللہ پر ایک لشکر حملہ آور ہو گا، جب وہ زمین کے بیدا تک پہنچ جائے گا، تو لشکر کے درمیان کا حصہ زمین میں دھنس جائے گا اور پہلا حصہ آخری حصے کو آواز دے گا، پھر ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لشکر کے پیچھے آنے والا شخص بچ جائے گا، جو لوگوں کو ان کے بارے میں خبر دے گا۔

اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر یلغار کرے گا، جب وہ زمین کے بیدا تک پہنچ جائیں گے، تو یہ لشکر اول تا آخر دھنس جائے گا، وہ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: پورا

لشکر کیوں اول تا آخر زمین میں دھنس جائے گا، جب کہ ان میں غیر متعلقہ افراد اور ان کے بازار وغیرہ بھی ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں پر تو سب کے سب اول تا آخر زمین میں دھنس جائیں گے، میدانِ محشر میں پھر اپنے اپنے نیتوں کے مطابق اٹھیں گے۔ [مسند اُحمد، متفق علیہ]

اور صحیح مسلم کے الفاظ میں یہ واقعہ کچھ اس طرح مروی ہیں: نبی کریم ﷺ نے خواب میں کچھ ایسے افعال سرانجام دیئے، جو اس سے پہلے کبھی ہم نے آپ ﷺ کو کرتے نہیں دیکھا۔ پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے چند لوگ بیت اللہ میں آئے ہوئے ایک قریشی آدمی کے خلاف لشکر جمع کر کے کعبہ پر چڑھائی کی نیت سے جائیں گے جب مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ پر پہنچ جائیں گے تو اول تا آخر زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور جو لوگ ان میں شامل نہیں ہوں گے قیامت کے دن اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

اور مسند اُحمد کی روایت میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ نبی کریم ﷺ خواب میں مسکرائے اور پھر اٹھ کھڑے ہوئے، تو میں نے پوچھا آپ ﷺ کس بات سے مسکرائے؟ فرمایا: کچھ لوگ قریش کے ایک آدمی کے خلاف لشکر کشی کے لیے بیت اللہ کا ارادہ کر کے آرہے ہوں گے اور وہ شخص حرم میں پناہ لے چکا ہوگا، جب یہ لشکر بیداء تک پہنچ جائے گا، تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ان کے اٹھنے کی جگہیں مختلف ہوں گی، ان سب کو اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھالیا جائے گا۔

تو میں نے پوچھا کہ کیسے ان سب کو اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھالیا جائے گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سب راستے میں اتفاقی طور پر جمع ہو چکے ہوں گے، ان میں راہ گیر، مسافر اور مجبور وغیرہ لوگ ہوں گے، یہ سب لوگ اکھٹے ہلاک ہوں گے، لیکن متعدد جگہوں سے اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھا لیے جائیں گے۔

حضرت اُم سلمہؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن ومقام کے درمیان میری امت کے ایک آدمی کی بیعت کی جائے گی، جن کی تعداد اہل بدر کی تعداد کی طرح ہوگی، شام سے ایک لشکر ان کے خلاف کاروائی کے لیے آئے گا جب وہ بیداء میں ہوں گے، تو ان سب کو دھنسا دیا جائے گا، ان کے پاس عراق کے عصائب اور شام کے ابدال آئیں گے، پھر قریش کا ایک آدمی ان کے خلاف آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے گا، راوی کہتا ہے یہ بھی کہا جاتا تھا کہ ناکام ونامراد ہے، وہ شخص جس کو بنی کلب کی غنیمت سے کچھ حصہ نہ ملے۔ [مستدرک حاکم]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کا گورنر بنوہاشم کے لوگوں کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا، تو اس لشکر کو شکست ملے گی۔ اس شکست کے بارے میں شام کے بادشاہ کو پتہ چلے گا، تو وہ ان کے

سب پر قائم ہو گی۔[1] پہلا وہ لشکر جس کے لیے امام مہدی جھنڈا مقرر کریں گے، وہ ترک

خلاف اتنا بڑا لشکر بھیجے گا جن میں چھ سو (٦٠٠) ماہرین ہوں گے، وہ لشکر بیداء میں چاندنی رات میں اتریں گے، ایک چرواہا انہیں دیکھ کر تعجب کرے گا، کہ اہل مکہ کے لیے یہ لشکر سخت وبالِ جان ہو گا، یہ چرواہا اپنی بکریوں کے پاس جائے گا لیکن جب واپس لوٹے گا، تو کسی کو بھی نہیں دیکھے گا، کیونکہ یہ سارا لشکر زمین میں دھنس چکا ہو گا، وہ کہے گا اتنی تھوڑی دیر میں یہ بڑا لشکر چلا گیا، مگر جب اپنے گھر آئے گا تو وہاں ایک قطیفہ پائے گا، تو آکر مکہ کے امیر کو بشارت دے گا وہ اللہ کا شکر ادا کرے گا اور لوگوں کو بتائے گا کہ جس علامت کے بارے میں تمہیں خبر دیا گیا تھا وہ علامت پوری ہو چکی، اس کے بعد یہ شام کی طرف کوچ کریں گے۔ [کتاب الفتن لنعیم بن حماد]
امام محمد بن محمد کسائیؒ نے قصص الأنبیاء میں حضرت کعب سے روایت نقل کی ہے کہ جب امام مہدی مکہ میں ظاہر ہو گا، تو اس کے بارے میں سفیانی کو پتہ چلے گا، وہ اس کے خلاف تیس ہزار (٣٠٠٠٠) کا لشکر بھیجے گا جو بیداء میں اترے گا، جب یہ لشکر وہاں ٹھہرے گا تو اللہ تعالیٰ ان سب کو زمین میں دھنسا دے گا اور زمین ان کو گردنوں تک کھینچ لے گی، دو آدمیوں کے علاوہ کوئی ایک بھی ان سے نہیں بچے گا، وہ دونوں رہ گزر ہوں گے، مگر یہ سفیانی کو خبر دیں گے، جب وہ اس کے فوج لشکر میں پہنچ جائیں گے تو ایک ان میں سے زمین میں دھنس جائے گا اور دوسرے کا چہرہ گردن کی طرف ہو گا، امام مہدی ان کے بکریوں کو بطور غنیمت لے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں فرمایا: وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) خسف کے بعد ان کے پاس لوگ آئیں گے، جن میں مصر کے نجباء، شام کے ابدال اور عراق کے أخیار ہوں گے۔ [بحار الأنوار] حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ضرور بالضرور خسف ہو گا، یا یہ فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک مخصوص لباس والی فوج کا زمین کے بیداء میں خسف نہ ہو جائے۔ (زی: سے مراد فوج کا وہ خاص قسم کا لباس ہوتا ہے، جو سارے فوجی پہنتے ہیں) [ابن الأعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو عمر والدانی نے السنن الواردۃ فی الفتن میں یہ روایت نقل کی ہے]

[1] حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات و دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے اور زمانہ باقی رہے گا، جب تک سر زمینِ عرب پر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کی حکومت نہ آ جائے، جس کا نام ولدیت میرے نام ولدیت کے مطابق ہو گا۔ [مسند أحمد، سنن أبی داؤد اور سنن ترمذی میں صحیح سند سے یہ روایت نقل ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح حسن کہا ہے]

ہو گا۔[1] اور امام مہدی کے زمانے میں مسلمانوں کو جزیرۃ العرب، فارس، روم اور دجال کے خلاف بڑی فتوحات نصیب ہوں گی۔[2]

حضرت ابوہریرۃؓ سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے، جس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور وادیٔ دیلم فتح ہو جائیں گے۔ اگر دنیا کی زندگی میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے ان ممالک ان کے ہاتھ پر فتح نہ کر لیں۔ [حافظ ابو نعیم اصفہانی نے صفۃ المہدی اور ابو بکر البیہقیؒ نے البعث والنشور میں اس روایت کو نقل کیا ہے]

جبل الدیلم: سے مراد وادیٔ دیلم میں واقع شہر ہیں، جہاں موجودہ زمانے میں ایران واقع ہے۔

قسطنطنیہ: سے مراد ترکی کا شہر استنبول ہے، حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی فتوحات کر کے آگے بڑھیں گے یہاں تک بیت المقدس پہنچ جائیں گے وہاں سارے خزانے منتقل کر دیئے جائیں گے۔ دنیا بھر کے عرب و عجم، اہلِ حرب اور روم کی سلطنتیں ان کے زیرِ نگیں آجائیں گی۔ [نعیم بن حماد]

[1] حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ پہلا وہ لشکر جن کے لیے امام مہدی جھنڈا مقرر کر کے بھیجیں گے وہ ترک ہو گا۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

ترک: سے مراد خوزو کرمان ہیں، جن سے موجودہ دور میں روس مراد ہے، جہاں سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے ہجرت کر کے بیزنطہ یعنی قسطنطنیہ (استنبول) اور اس کے ارد گرد دیگر علاقوں میں نقلِ مکانی کی، عصرِ حاضر میں ان علاقوں کو ترکی کہا جاتا ہے، یہاں سے کئی خاندانوں نے فارس (ایران) کی طرف ہجرت کر کے اور وہاں غلبہ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا علاقوں یعنی روس، ترکی اور ایران میں سے کس ملک کی طرف لشکر کشی کے لیے اپنی فوج بھیجیں گے۔

[2] حضرت جابر بن عبداللہؓ حضرت نافع بن عتبہ بن اَبی وقاصؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے، تو اللہ تعالیٰ وہاں تمہیں فتح دیں گے، پھر تم فارس میں جہاد کرو گے، تو وہاں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے، پھر تم روم میں جہاد کرو گے، تو اللہ تعالیٰ وہاں تمہیں فتح دیں گے، پھر تم دجال سے جنگ لڑو گے، تو وہاں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت نافعؓ نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا، جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔ [مسند اَحمد، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، تاریخ الکبیر للبخاری]

عالمی جنگ یعنی ملحمۃ العظمیٰ

روم کی عیسائی طاقتوں یعنی امریکا اور یورپ پر مسلمانوں کو ملنے والی کامیابی جس جنگ میں نصیب ہو گی، اسے "الملحمہ الکبریٰ" کہا جاتا ہے۔ انسانی تاریخ میں یہ سب سے بڑی جنگ ہو گی، سرزمینِ شام میں اعماق و دابق کے میدانوں میں لڑی جائے گی۔ رومی طاقتیں اسی (۸۰) ممالک مل کر ایک بڑی فوج تیار کر کے لائیں گے، جن میں ہر ملک کی فوج بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) افراد پر مشتمل ہو گی۔[1]

امام طبرانیؒ نے اپنی سند سے محمد بن عطیہ عن أبیہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ جنگ آواز سے ہو گی۔

محمد حبیب نے ارشاد الحیران میں لکھا ہے کہ آواز سے جہاد کرنے کا مطلب دورِ حاضر میں مظاہرے ہیں، جس میں پوری دنیا انگریزوں کی تقلید میں یہ ترتیب چلا رہے ہیں، میڈیا میں ان مظاہروں کے اثرات، فرد اور اجتماعی معاشرے پر اس کے اثرات کسی پر مخفی نہیں۔

میں کہتا ہوں: عصرِ حاضر میں کئی حکومتوں کا گرنا انہی مظاہروں کی وجہ سے ہوا، جس سے ان کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، شاید آئندہ دور میں قسطنطنیہ کی فتح میں بھی مظاہروں کے دوران آوازوں کی وجہ سے اس کا سقوط ہو جائے۔

علامہ ابن جریرؒ، امام حاکمؒ اور ابن عبد البرؒ نے اپنی سند سے حضرت جابر بن سمرۃؓ اور ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاصؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مسلمان جزیرۃ العرب پر غالب ہوں گے، پھر مسلمان فارس پر غالب ہوں گے، پھر مسلمان روم پر غالب ہوں گے اور آخر میں مسلمان أعورِ دجال پر بھی غالب ہوں گے۔

[1] **الملحمۃ العظمیٰ:** نسلِ انسانی میں ایک بے نظیر جنگ ہو گی، جس کی مثال پوری تاریخ میں نہیں ملے گی۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب تک اہل روم "اعماق اور دابق" میں نہیں اتریں گے، جب اہل روم آئیں گے، تو روئے زمین میں سب سے بہتر لوگ اس دن شہر سے نکل کر روم کے خلاف صف بندی کریں گے، اس وقت اہلِ روم مسلمان مجاہدین سے کہیں گے ہم سے جدا ہونے والے لوگوں کو ہمارے حوالہ کر دو، تاکہ ہم ان سے لڑیں، مگر مسلمان اہل روم کو جواب دیں گے: نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم: ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے، تو اس کے بعد اہل روم مسلمانوں سے قتال کریں گے۔

اس دوران ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ جن کی کبھی بھی توبہ قبول نہیں کریں گے اور ایک تہائی قتل ہو جائیں گے، جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء میں سے ہوں گے اور ایک تہائی فتح پالیں گے، جو آئندہ کبھی کسی فتنہ کا شکار نہیں ہوں گے اور پھر ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔[صحیح مسلم]

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ روم میں ایک ایسے بادشاہ کو حکومت ملے گی کہ لوگ اس کی مخالفت نہیں کر سکیں گے یا پھر یہ فرمایا کہ لوگ اس کی مخالفت کی قدرت نہیں رکھ سکیں گے، بادشاہ اپنی فوج کو لے کر ایسی ایسی جگہ چلے جائیں گے، مجھے وہ نام یاد نہیں رہا۔

مزید فرمایا: وہاں ایک دروازے پر لکھا ہو گا کہ مسلمانوں کی مدد کے لیے عدن اَبین سے ضرور بالضرور لوگ اپنے اونٹوں پر آئیں گے۔ مسلمانوں کا لشکر چل کر دس (۱۰) روز تک اتنی طویل لڑائی لڑیں گے کہ کھانا صرف اپنے برتنوں میں کھائیں گے، صرف رات کی تاریکی جنگ میں حائل ہو گی۔

ان کی تلواریں، نیزے، تیر اور کمان جنگ کرنے میں سستی اور تھکاوٹ کا مظاہرہ نہیں کریں گے اس زمانے میں تم بھی ایسے ہی اسلحہ سے لیس ہو گے، فرمایا: ایک شدید اور طویل بے نظیر و بے مثال قتل وقتال اور خونریزی کے بعد شکست ان کے حصے میں آئے گی، ان لڑائیوں میں اموات کی کثرت کی وجہ سے اڑتا ہوا پرندہ مرے ہوئے لوگوں کی بدبو کی وجہ سے مر کر گر جائے گا۔

اس جنگ کے شہداء کے مراتب اور ان کا ثواب گذشتہ شہداء کے مراتب اور ثواب کے مقابلے دوگنا ہو گا۔ یا یہ فرمایا: کہ اس زمانے کے مومنوں کا اجر گذشتہ مؤمنو کے مقابلے میں دوگنا ہو گا۔ ان کا اٹھنا ہمیشہ کے لیے متزلزل ہونے کا باعث نہ ہو گا اور بقیہ مسلمان دجال سے لڑیں گے۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روم میں تین خونریز لڑائیاں مقرر کی ہیں: پہلی لڑائی یرموک کی ہوئی، دوسری لڑائی نقس (تمرہ) یعنی حمص میں ہوئی اور تیسری لڑائی اَعماق کی ہو گی۔ [الفتن، نعیم بن حماد] خطیب نے المتفق والمفترق میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روم دوسرے کام چھوڑ کر صرف مسلمانوں پر چڑھ دوڑے گی یا یہ فرمایا کہ روم ایک عظیم لشکر بنائے گا یا یہ فرمایا کہ روم میرے اہل بیت کے حاکم پر حملہ آور ہو گی، جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا اور عماق نامی جگہ میں ان کے درمیان جنگ ہو گی اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا ایک تہائی یا اس سے زیادہ لشکر شہید ہو جائے گا، پھر دوسرے دن قتل وقتال کریں گے، اس میں بھی اسی طرح مسلمان قتل ہوں گے، پھر تیسرے دن شدید جنگ ہو گی، جس میں مسلمانوں کو روم کے خلاف فتح نصیب ہو گی،

جنگ وشہادت کے ذریعے فتوحات کا یہ سلسلہ شروع ہو گا اس دوران قسطنطنیہ بھی فتح ہو گا، مسلمان مالِ غنیمت ڈھالوں میں تقسیم کریں گے کہ ایک آواز آئے گی کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد میں دجال نکل آیا ہے۔ علامہ نوویؒ لکھتے ہیں: "الأعماق" اور "دابق" حلب کے قریب دو مختلف مقامات کے نام ہیں۔

حضرت ابو امامۃ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ جنگ بندی ہو گی، چوتھی مرتبہ کی صلح آلِ ہرقل کے ایک آدمی کے ہاتھ ہو گی، جو سات (۷) سال تک قائم رہے گی۔ عبد القیس میں سے مستورد بن جیلان نامی ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! اس زمانے میں مسلمانوں کا امام کون ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری اولاد میں سے مہدی ہو گا، جس کی عمر چالیس سے اوپر ہو گی، گویا کہ اس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہو گا، دائیں گال پر سیاہ خال ہو گا، دو قطوانی جبے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے، گویا کہ (قد و قامت میں) بنی اسرائیل کا ایک آدمی ہے۔ خزانے نکالے گا اور شرک کے شہر فتح کرے گا۔ [صفۃ المہدی، حافظ ابو نعیم]

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور بنو الأصفر (یعنی انگریزوں) کے درمیان جنگ بندی ہو گی، وہ عورت کے حمل کی مدت (یعنی نو ۹ ماہ) تک غداری کریں گے اور خشکی وتری کے راستوں سے اسی (۸۰) جھنڈوں کو لا کر یافا اور عکا کے درمیان اتریں گے، ہر جھنڈے کے ماتحت بارہ (۱۲) ہزار افراد ہوں گے، ان کا امیر کشتیوں کو جلائے گا اور کہے گا کہ اپنے ممالک کے دفاع کے لیے لڑو، اس دوران سخت قتال ہو گا اور ایک دوسرے کے تعاون کے لیے اتحادی مدد بھیجیں گے، مسلمانوں کی مدد یمن کے حضر موت شہر سے آئے گی، اس دن رحمانی تیر اور نیزے ان پر برسیں گے اور خدائی تلوار سے ان کی پٹائی ہو گی، اس دن رومیوں کا خوب قتلِ عام ہو گا اور ان کے بہت لوگ ذبح ہوں گے۔ [الفتن]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ہدف یافا اور عکا یا صور اور عکا کے درمیان اپنے سمندری افواج کو اتارنا فلسطین کے یہودیوں کی حمایت میں ہو گا تاکہ القدس پر ان کے مرتب کردہ حملوں میں ان کے لیے آسانی ہو۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کے لیے قتلِ عام اور ذبح کے دو وقت مقرر کیے ہیں ایک گزر چکا ہے اور دوسرا وقت آنے والا ہے۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

ایک روایت میں حضرت کعب احبارؒ سے مروی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ رومیوں پر ایسی ہوائیں اور پرندے مسلط کر دیں گے، جو ان کے چہروں کو اپنے پروں سے مار مار کر ان کی آنکھیں پھوڑ دیں گے اور ان کے لیے زمین کو پھاڑ دیں گے، ان پرندوں کی تیز آوازوں سے زمین میں سخت حرکتیں رونما ہوں گی اور یہ رومی

زمین کے ایک گہرے گڑھے میں دھنس جائیں گے۔ صبر کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ تائید کریں گے اور انہیں اجر دیں گے، جس طرح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے دلوں کو اجر وثواب سے نوازا تھا اور ان کے دل شجاعت وبہادری سے بھر دیں گے [الفتن لنعیم بن حماد]

صحیح بخاری میں حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے خوب اطمینان سے مکمل وضو کیا پھر فرمایا: اے عوف! قیامت آنے سے پہلے چھ (٦) علامات گن لو، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ علامات کیا ہیں؟ تو جواب دیا: میری موت، تو میں اس خبر سے رنجیدہ ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: بولو، یہ ایک علامت ہوئی، میں نے کہا: یہ ایک علامت ہوئی، دوسری بیت المقدس کی فتح، تیسری جس طرح بکریوں میں بیماری آنے سے کثرت سے اموات واقع ہوتی ہے، چوتھی علامت: مال کا زیادہ ہو جانا، یہاں تک کہ کسی آدمی کو سو دینارا گر ملے، تو اس پر بھی وہ ناراض ہو جائے۔

اور ایک ایسا فتنہ جس کے داخل ہونے سے عرب کا کوئی ایک گھر بھی باقی نہ رہے گا۔ تمہارے اور بنی الاصفر یعنی انگریزوں کے درمیان صلح اور جنگ بندی ہو گی، پھر وہ عہد شکنی کر کے غدر کریں گے اور اسی (٨٠) جھنڈوں تلے آئیں گے اور ہر ایک جھنڈے تلے بارہ (١٢) ہزار فوج ہو گی۔اس روایت میں رایۃ سے مراد ملک بھی ہو سکتا ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملحمۃ الکبریٰ یعنی عالمی جنگ میں مسلمانوں کا خیمہ شام کے بہترین شہر دمشق کے ایک جانب واقع "شہرِ غوطہ" میں ہو گا۔

حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا کہ دمشق میں کتنے لوگوں کی گنجائش ہو گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جس طرح بچہ دانی بچے کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ کشادہ ہوتی ہے، ایسے ہی اس شہر میں آنے والے مسلمانوں کی بھی گنجائش ہو گی۔ [کتاب الفتن، نعیم بن حماد، مسند أحمد، سنن ابی داؤد، ورجالہ رجال الصحیح، سوی أرطاۃ، وھو ثقۃ]

ایک روایت میں امام حاکم نے مستدرک میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ ملحمۃ الکبریٰ یعنی عالمی جنگ میں مسلمانوں کا خیمہ ایک ایسی زمین میں ہو گا، جس کو غوطہ کہا جائے گا، وہاں ایک شہر ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو قتادہؒ حضرت اسیر بن جابرؒ سے روایت کی کہا: ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا اس کا تکیہ کلام ہی یہ تھا [ھجیری] عبد اللہ بن مسعود! قیامت آگئی ہے۔ وہ (عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ٹیک لگائے ہوئے تھے (یہ بات سنتے ہی) اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر کہنے لگے۔ قیامت نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہوگی نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی، پھر انھوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن (غیر مسلم) اہل اسلام کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے (مقابلے کے) لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں پھر کہا: تمہاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔

مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستے آگے بھیجیں کے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں ہوں گے (وہیں اپنی جانیں دے دیں گے) پھر وہ سب جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی۔ یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہو گا۔ اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے۔

پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی ۔ یہ بھی واپس ہو جائیں اور وہ بھی کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہو گا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے۔

پھر مسلمان موت کے طلبگاروں کا دستہ آگے کریں گے۔ اور شام تک جنگ کریں گے، پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہو گا اور موت کے طلبگار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہو گا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف انہیں کی طرف جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کو ان (کافروں) کے خلاف کر دے گا۔ وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔

انہوں نے یا تو یہ الفاظ کہے۔ اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا وہ ان سے جو نہی گزرے گا مرکز جائے گا۔ (ہوا بھی اتنی زہریلی ہو جائے گی۔) ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی، جو سو تھے، تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ بچا ہو گا۔ (اب) وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے۔ اور کیسا ورثہ (کن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔

وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک (نئی) مصیبت کے بارے میں سنیں گے۔ جو اس سے بھی بڑی ہو گی۔ ان تک یہ زوردار پکار پہنچے گی۔ کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو ہو گا۔ سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے

ان کے مقابلے کے لیے مدینہ سے ایک لشکر اہل الحجاز کے منتخب، عمدہ، قوی اور خوب صورت نوجوانوں کے ساتھ نکلے گا، جو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی سے نہیں ڈرے گا۔[1]

بھیجیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں (سواریوں) کے رنگ تک پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے۔یا یہ فرمایا: روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔"(تفرد مسلم بإخراجه)

فرمایا: اسلام کی چکی پنتیس (۳۵) تک، یا چھتیس (۳۶) تک، یا سینتیس (۳۷) تک، چلتی رہے گی، اس دوران اگر (یہ امت) ہلاک ہو گئی، تو دیگر ہلاک شدہ امتوں کی طرح ہو گی اور اگر ان کی حکومت باقی رہ گئی، تو ستر (۷۰) سال تک زندگی رہے گی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: گذرے ہوئے سالوں کو شمار کر کے یا اس کے علاوہ مزید ستر (۷۰) سال، تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں گذشتہ سالوں کو شمار کر کے ستر سال عمر ہو گی۔[مسند أحمد، سنن ابی داؤد، دلائل النبوۃ للبیہقی، امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے]

[1] حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب مسلمانوں کے اسلحے کا قریبی ڈپو اور حفاظتی پہرے کی چوکیداری کا مقام "بولاء" میں نہ ہو گا۔

پھر فرمایا: اے علی! تو آپؓ نے جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، فرمایا: تم انگریزوں سے عنقریب لڑو گے اور تمہارے بعد آنے والے لوگ بھی انگریزوں سے لڑیں گے، یہاں تک اہل اسلام کے منتخب، عمدہ، قوی اور خوب صورت نوجوانوں کی ایک جماعت حجاز سے نکلے گی، جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی سے نہیں ڈرے گی، اور قسطنطنیہ تسبیح و تکبیر سے فتح کرے گی[سنن ابن ماجہ]

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار وہ اہل ایمان ہوں گے، جو ملحمۃ الکبریٰ کے دن لڑائی جیتیں گے، ان میں کوئی ملاوٹ اور دوغلے لوگ نہیں ہوں گے۔

أبو عمرو المقری نے حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب روم أعماق یا دابق میں اترے گی اور ان کے مقابلے کے لیے مدینہ سے اس زمانے میں روئے زمین کے منتخب لوگوں کی ایک جماعت مقابلے کے لیے جائے گی۔[صحیح مسلم]

عدن اُبین کا لشکر:

امام مہدی کی نصرت کے لیے (عدن اُبین) سے بارہ (۱۲) ہزار کا لشکر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کے لیے آئے گا۔ دوسرے مسلمان بھی امام مہدی کی نصرت کریں گے اور روم پر غلبہ پائیں گے۔[1]

امام مہدی کے ہاتھوں مسجد اُقصیٰ اور فلسطین کی آزادی:

امام مہدی یہودیوں سے قتال کریں گے اور مسجدِ اُقصیٰ کو آزاد کر کے وہاں ہجرت کریں گے اور بیت المقدس کو اسلامی مملکت کا دار الخلافۃ بنائیں گے۔[2]

"روقۃ اهل الحجاز "الروق: ہر چیز کے پہلے حصے کو کہا جاتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: **روق الشباب، الروق من السحاب** سے مراد پہلی بارش ہے۔اور لوگوں میں روق سے مراد عزم والے، قوی نوجوان ہیں۔ جب کہ الروقۃ سے مراد خوبصورتی اور جمال ہے، یعنی عزم مصمم، قوت اور حسن والے اہل حجاز کے منتخب نوجوان مراد ہوں گے۔

[1] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عدن اُبین سے بارہ (۱۲) ہزار لوگ نکلیں گے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی مدد کریں گے، وہ لوگ میرے اور ان کے درمیان آنے والے لوگوں میں سب سے بہتر لوگ ہوں گے۔ [المعجم الکبیر، للطبرانی] اُبو یعلی الموصلی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: معتمر کہتے ہیں کہ راوی نے اُعماق کہا۔ [یہ حدیث صحیح ہے]

عدن: سے مراد جائے سکونت ہے۔ امام طبرانیؒ نے کہا ہے کہ عدنان کی نسل میں دو افراد عدن اور اُبین دو الگ شخصیات ہیں، ان کی طرف بحیرۂ ہند کے کنارے یمن کا ایک شہر منسوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ ایسے لوگ ہوں گے، جو یا بالکل بادشاہ کی مخالفت نہیں کر سکیں گے یا اکثر بیشتر امور میں اس کی مخالفت پر قادر نہ ہوں گے، یہاں تک کہ ان کو ایسے ایسے زمین میں لا کر ایک زمین میں ایک بڑی مدت تک رہائش اختیار کریں گے۔ مجھ سے رہائش کا مقررہ زمانہ بھول گیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ دروازے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنین کی نصرت کے لیے عدن اُبین کے دوازوں سے مدد لائیں گے۔ [الفتن، لنعیم بن حماد]

[2] امام نعیم بن حمادؒ نے کتاب الفتن میں ایک باب قائم کیا ہے، جس کا عنوان یہ ہے: امام مہدی بیعت کے بعد مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف جائیں گے اور اس میں محمد بن علیؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ جب مکہ میں پناہ لینے والا اپنے مخالفین کے زمین میں دھنس جانے کی خبر سنیں گے، تو اپنے

ساتھیوں میں بارہ (۱۲) ہزار جان نثار لے کر ایلیاء یعنی بیت المقدس جائیں گے، ان میں ابدال بھی ہوں گے۔ اور فرمایا: مجھے اس آدمی نے یہ روایت بیان کی ہے، جس نے حضرت علیؓ سے روایت سنی ہے کہ امام مہدی چلیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس جا کر پڑاؤ ڈالیں گے وہاں ان کے پاس کئی خزانے منتقل ہوں گے۔ ان کی اطاعت میں عرب و عجم، اہل حرب اور رومی وغیرہ سب داخل ہوں گے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی جائے پیدائش مدینہ میں اہل بیت کے ہاں ہو گی اور اس کا نام نبی کریم ﷺ کے نام کی طرح ہو گا اور اس کی جائے ہجرت بیت المقدس ہو گی [الفتن]

حضرت کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ دنیا کے روز و شب اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے، جب تک قریش کا ایک خلیفہ بیت المقدس میں اپنی ساری قوم کو اکٹھا نہ کر دے۔ [أخرجه نعيم بن حماد باسناد ضعيف] حضرت کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ بنی ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس میں بارہ (۱۲) ہزار افراد کے ساتھ آئیں گے۔ [الفتن، لنعیم بن حماد]

حضرت محمد بن الحنفیہؒ سے روایت ہے کہ بنی ہاشم کا ایک خلیفہ بیت المقدس بارہ (۱۲) ہزار افراد کے ساتھ جا کر روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا اور بیت المقدس کی ایسی تعمیر کرے گا، جو اس سے پہلے نہیں ہوئی ہو گی۔ [نعیم بن حماد]

حضرت علیؓ کی طرف ایک روایت منسوب ہے کہ فلسطین میں ایک ایسا فتنہ اٹھ کھڑا ہو گا، جو شہروں اور گاؤں میں عام ہو کر پھیل جائے گا اور مصر کا دل ان مظلوموں کے ساتھ ہو گا، لیکن ان کے ہاتھ باندھے ہوئے ہوں گے، یہاں تک مصر کا صاحب یعنی مصر کا امیر نکل کر امام مہدی کے لیے "القدس" میں بطور تمہید لشکر تیار کرے گا۔ [الفتن، لنعیم بن حماد]

محمد زہیر حبیب نے ارشاد الحیران میں لکھا ہے کہ عام طور پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ بیت المقدس میں امام مہدی کے آنے پر کوئی صحیح دلیل ہے؟

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام مہدی کا بیت المقدس کی طرف ہجرت کرنے سے متعلق صریح اور غیر صریح روایات کثرت سے موجود ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

حضرت عبداللہ بن حوالہ أزدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت اَرضِ مقدس پر آ چکی ہے، تو سمجھ لو کہ زلزلے، مصائب اور بڑے بڑے حادثات رونما ہوں گے۔ اس زمانے میں قیامت میرے اس ہاتھ سے جو

تمہارے سر پر ہے، زیادہ نزدیک ہو گی۔[رواہ الإمام أحمد، وأبو داود، والبخاري في "تاریخه"، والحاکم في "مستدرکه"، وقال: "صحیح الإسناد ولم یخرجاه"، ووافقه الذهبي]
صحیح مسلم اور دیگر کتبِ حدیث میں روایت ہے کہ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دمشق اور قدس میں استقبال کریں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام مہدی بیت المقدس میں ہوں گے، اس وجہ سے ان کا استقبال کریں گے۔
شام میں (عمود الکتاب) کے اترنے کے بارے میں ایک قرینہ ہے جس کی وضاحت عز بن عبد السلام نے "عمود الاسلام" سے کی ہے، کیونکہ اسلام کا حقیقی قیام اور اس کی مضبوطی مسلمانوں ہی سے ممکن ہے، جو درحقیقت امام مہدی اور روئے زمین پر ان کے منتخب جماعت ہو گی۔

حضرت ابو امامہؓ کی حدیث میں اس دعوے کی مزید تائید ہوتی ہے، جس میں اُم شریکؓ کے سوال "فاین العرب" (کہ عرب اس زمانے میں کہاں ہوں گے؟) کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ عرب اس زمانے میں کم ہوں گے اور زیادہ تر عرب بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام رجل صالح ہو گا۔[والحدیث عزاه السیوطي في (عرفه) لابن ماجة، والرویاني في (مسنده) وابن خزیمة، وأبي عوانة، وأخرجه نعیم بن حماد ، والطبراني في (معجمه) الکبیر من طریق أبي نعیم قال الألباني : ضعیف (ضعیف ابن ماجة]
حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے کہ ان کے امیر امام مہدی ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ اہل روم مسلمانوں کے خلاف پچاس (۵۰) ہزار کشتیوں میں جا کر "عکا" اور "صور" اور یافا میں پڑاؤ ڈالیں گے۔

جب کہ نعیم بن حماد کی روایت میں ہے کہ جب اہلِ روم "صور" اور "عکا" میں اپنے سمندری جہاز لنگر انداز کریں گے، تو یہی ملاحم یعنی عالمی جنگوں کی ابتداء ہوں گی۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رومی عیسائی طاقتیں (یعنی موجودہ امریکا اور یورپ) شام میں اعماق کے مقام پر عالمی جنگ کے موقع پر اپنے بحری جنگی جہاز یافا اور عکا میں لنگر انداز کریں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ عصر حاضر کے تناظر میں اسرائیل کی حمایت کے لیے آئیں گے تاکہ امام مہدی کی سرکردگی میں اسرائیل کے خلاف عظیم معرکے کو روک سکیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی فوجیں یافا اور عکا (یعنی موجودہ اسرائیل) میں ہوں گی۔ (جب روم کی فوجی سمندری جہاز صور سے عکا تک لنگر انداز ہو جائے، تو یہ ملحمۃ

الکبریٰ یعنی عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہوگا)[أخرجه ابن عساكر وعبد الرزاق في مصنفه. (صحيح). ورواية نعيم بن حماد]
مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس سے یہود کی صفائی سے پہلے امام مہدی کا بیت المقدس کی طرف ہجرت کر کے وہاں اپنا دار الخلافہ بنانا مشکل ہے۔
پہلا جواب: حضراتِ اہل السنۃ کی کتب میں چند دلائل ہیں:
حضرت نہیک بن صریم سکونیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ضرور بالضرور مشرکین سے قتال کروگے، حتیٰ کہ بقیہ مشرکین تمہارے ساتھ نہر اردن کے کنارے قتال کریں گے، تم مشرقی جانب ہوں گے اور وہ مغربی جانب ہوں گے۔
راوی کہتے ہیں کہ مجھے پتہ نہیں کہ نہر اُردن کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (**لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة عذاب عظيم**) میں علامہ ابن جریر طبریؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد امام مہدی کا زمانہ ہے کہ جب آپ یہود کو قید وبند میں ڈالیں گے، تو یہی یہود کی ذلت کی انتہا ہوگی۔
دوسرا جواب: کتبِ شیعہ میں حضرت علیؓ کی روایات میں ہے: میں ضرور بالضرور مصر کو اپنا منبر بناؤں گا اور دمشق کے پتھر پتھر کو توڑ دوں گا اور عرب کے ہر ہر علاقے سے یہود کو نکالوں گا اور عرب کو اپنی لاٹھی سے ہنکاؤں گا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علیؓ سے کہا کہ آپ تو ایسی باتیں کر رہے ہیں کہ آپ موت کے بعد زندہ ہوں گے، تو علیؓ نے فرمایا: نہیں ایسی بات نہیں، بلکہ یہ کام میری نسل سے ایک آدمی کرے گا، یعنی امام مہدی۔ (معاني الأخبار، والإيقاظ، والبحار)
مذکورہ بالا ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی سفیانی کے ساتھ جب دمشق میں ایک بہت بڑا معرکہ لڑیں گے اور اس زمانے میں عرب کے پانچ علاقوں میں بڑے یہودی قبائل کا قبضہ ہوگا، چنانچہ امام مہدی سفیانی اور یہود کے تمام آلہ کاروں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ اور مصر کو اپنی دعوت کے لیے منبر اور دنیا میں اپنا منشور عام کرنے کے لیے بنیادی مرکز بنائیں گے۔
روایات میں کور العرب سے مراد دمشق، حمص، حلب، فلسطین اور اُردن ہے۔[عقد الدرر فی أخبار المہدی، النعمانی]
تیسرا جواب: اہلِ کتاب کے روایات کی روشنی میں: علامہ سلمی شافعیؒ کی عقد الدرر فی أخبار المہدی میں ایک روایت نقل کی ہے: مجھے امام مہدی کا تذکرہ أنبیائے کرام کے کتب میں بھی ملا ہے، ان کی دورِ حکومت میں نہ تو ظلم ہوگا اور نہ ہی فساد اور سرکشی ہوگی۔

حضرت دانیال علیہ السلام کی تفسیر (دانیال/حنا: ۲۶۱) میں ہے: ایک شخصیت کے لیے تکوینی طور پر نہایت اہمیت اور اہتمام کے ساتھ حکومت کا ایک حصہ ملے گا، یہی بادشاہ جنوب سے تعلق رکھے گا۔
نوسٹر اداموس نے بھی امام مہدی کے بارے میں اپنی پیشن گوئیوں میں لکھا ہے: محمد ﷺ کے قوانین میں ایک شخص جزیرۃ العرب میں پیدا ہوگا، جو ایک بڑی امت کو ذلت اور رسوائی سے نکالے گا۔ مشرقی آدمی اس کی کوکھ سے نکلے گا، جو سارے لوگوں (عرب بادشاہوں) کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا اور عنقریب کنیسہ کی حکومت سمندری جانب تابع فرمان ہو جائے گی اور بلاد فارس کی جانب لاکھوں لوگ جنگ کے لیے جائیں گے۔
وضاحت اور تشریح: اس پیشن گوئی میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ایک عربی سلطنت قائم ہوگی، جو بلادِ فارس، مصر، قسطنطنیہ (بیزنطہ عیسائی ریاستیں) پر حملہ کرے گا۔
امیرِ عربی سے مراد امام مہدی ہے، جن کی حکومت میں وہ ساری پیشن گوئیاں پوری ہوں گی، جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے احادیث میں خبر دی ہے۔ احادیث میں آپؒ کے لشکر کی تعداد کا تذکرہ لاکھوں کی تعداد میں آیا ہے۔
ایک روایت میں ہے کہ ملحمۃ الکبری یعنی عالمی جنگ میں رومی عیسائی لشکر کی تعداد اسی (۸۰) جھنڈوں تلے ہوگی، جن میں ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (۱۲) ہزار فوجی ہوں گے، ایسے ہی مسلمانوں کا لشکر بھی ہوگا۔
امام مہدی کا تذکرہ اور شان محمد کے قوانین میں ہوگا، اس سے مراد احادیث ہیں، یعنی نبی کریم ﷺ کے احادیث میں امام مہدی کا تذکرہ ہوگا۔ جنوب کا بادشاہ اور سعید و نیک بخت شہر سے مراد یمن ہے، چنانچہ یمن سے امام مہدی کا تعلق اور وہاں سے نکلنے کا تذکرہ گذشتہ کلام میں ہو چکا ہے۔
خالد الراشد نے اپنے ایک لیکچر میں کہا ہے: سفر تثنیہ، اصحاح چہارم میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو خطاب کر کے کہا ہے: جب تمہاری نسلیں زیادہ ہوں گی اور تم خوب زمین کو آباد کر لوگے، تو آخری بار تمہیں مضبوط حکومت ملے گی، جس کی وجہ سے تمہاری غلطیاں زیادہ ہوں گی اور تم اپنے رب کو اپنے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے رب تعالیٰ کو غصہ دلاؤ گے، یہ آسمان و زمین گواہ بنا کر میں تمہیں کہتا ہوں، جس نہرِ اردن کو تم عبور کرتے ہو، شاید تم اس کے مالک بن جاؤ، مگر اس کے بعد تم زیادہ دیر اس دنیا میں نہیں جی سکو گے، بلکہ ایک شخصِ منتظر نوجوان کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔

قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح:

تکبیر و تہلیل اور (مظاہروں) کے ذریعے قسطنطنیہ امام مہدی کے ہاتھوں فتح ہوگا اور روم یعنی اٹلی

شخصِ منتظر نوجوان کے لفظ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی شخصیت کو ہم مہدئ منتظر کہتے ہیں۔ تفسیر (اَشعیاء/حنا١١/١٢٣) میں فرمایا: یہی مہدی وہ شخصیت ہے، جو اپنے رب کے دین کی خدمت کر کے یہودی نسل کو ختم کرے گا۔

تفسیر (زکریا/فکری: ١٣٤١)، (دانیال/حنا١٩١) ان کو ختم کرنے کے لیے ان کو ختم کرنے والا ایک لکڑی سے ان کو چہرے پر مارے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (فاذا جاء وعد الآخرة ليسوؤوا وجوهكم وليدخلوا المسجد كما دخلوه أول مرة) میں مسجد سے مراد بیت المقدس ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت (لهم في الدنيا خزي) کی تفسیر میں مفسرین نے دنیا کی رسوائی امام مہدی کے خروج کے ساتھ کی ہے۔ یہی تفسیر امام سدیؒ، عکرمہؒ اور وائل بن داؤد نے کی ہے۔

علامہ ابن جریر طبریؒ نے اس آیت (لهم في الدنيا خزي) میں لکھا ہے کہ اس سے مراد امام مہدی کا زمانہ ہے کہ جب آپ کی حکومت قائم ہوگی اور قسطنطنیہ فتح ہوگا، تو ان کو قید و بند میں ڈالیں گے اور یہی ان کی ذلت کی انتہا ہوگی۔

تفسیر (دانیال/حنا ١٩٢)، (تفسیر زکریا ص ٢٥٥) میں ہے عنقریب لاٹھی اسرائیل پر مسلط ہوگی۔ اسی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کو پڑھے، جس میں فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک قحطان سے ایک آدمی نکلے گا، جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا۔ اور حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ قحطانی ہی امام مہدی ہوں گے۔ [کتاب البدء والتاریخ، المطہر بن طاہر المقدسی]

علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ قحطان سارے کا سارا یمن ہے۔ میں کہتا ہوں: قحطانی ہی مہدی ہوں گے، اس سے مراد قریش سے تعلق رکھنے والا یمنی آدمی ہوگا۔

تفسیر (دانیال/حنا ١٩٢) میں ہے کہ مغرب کے بادشاہ اور ان کے لشکر اپنے قائد کی نگرانی میں آکر امام مہدی کے ساتھ قتال کریں گے، لیکن وہ ہلاک ہو جائیں گے، یہاں تک کہ یروشلم میں جبلِ صہیون تک اللہ تعالیٰ کی حکومت نافذ کریں گے۔

یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ مغربی طاقتیں روم اور عیسائی ملحمۃ الکبریٰ اور عالمی جنگوں میں اسی (٨٠) ملکوں کے ساتھ امام مہدی کے خلاف لڑائی کے لیے اکھٹے ہوں گے۔ پھر امام مہدی بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوں گے، جہاں فلسطین میں یہودیوں کے خلاف فتح یاب ہوں گے۔

عیسائیت کے دار الخلافہ کو بھی فتح کریں گے۔[1]

---

[1]**قسطنطنیہ**: موجودہ دور میں ترکی کا شہر استنبول ہے، ۸۵۷ھ /۱۴۵۳ء کو محمد الفاتح نے اس شہر کو فتح کیا اور اس کا نام اسلام بول یا آستانہ رکھ لیا، سلطنت عثمانیہ کے دور میں یہ شہر دار الخلافۃ رہا۔
پھر امت کے منحوس، خائن اور مجرم انسان (مصطفی کمال اتاترک) نے خلافت کو ختم کیا اور اسلامی مملکت کو ایک سیکولر ملک میں تبدیل کر دیا اور ۱۹۳۰ء میں دیگر قومی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ استنبول کا نام بھی بدل دیا۔
روایات وآثار سے معلوم ہوتا ہے کہ قسطنطنیہ پر تین پر حملے ہوں گے:
حضرت اُبو فراس کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ تم قسطنطنیہ پر تین بار حملہ آور ہوں گے:
پہلی بار: بلاء اور مصیبت ہوگی، دوسری بار: صلح کے ذریعے ہوگی یہاں تک کہ وہاں مسلمان مساجد بنائیں گے اور قسطنطنیہ کے اس پار جہاد میں حصہ لیں گے اور پھر واپس قسطنطنیہ آئیں گے اور تیسری بار تم تکبیر کے نعروں سے اس کو فتح کروگے، تو اس کا ایک تہائی حصہ خراب ہوگا اور ایک تہائی حصہ اللہ تعالیٰ جلا کر راکھ کر ڈالیں گے اور باقی ایک ثلث تم ناپ کر تقسیم کروگے۔ [الفتن، لنعیم بن حماد]
حمود تویجری کہتے ہیں وہ خارقِ عادت امور جو آخری زمانے میں وقوع پذیر ہوں گے، ان میں سے ایک قسطنطنیہ تکبیر وتہلیل سے فتح کرنا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں یہ روایت موجود ہے۔
میں کہتا ہوں کہ تین بار قسطنطنیہ پر جہاد کے لیے چڑھائی ہوگی اور دو مرتبہ ان میں فتح ہوا: پہلی بار: مسلمہ بن عبدالملک کے دور میں مسلمان حملہ آور ہوئے مگر فتح کرنے میں کامیابی نہ ملی، دوسری بار: عثمانی خلیفہ محمد الفاتح نے جہاد کیا اور وہاں کا سب سے بڑا کنیسہ ایک بڑی مسجد میں تبدیل کر دیا، یہ دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ اس دور میں یہ شہر دار الخلافۃ رہا اور یہاں سے دیگر علاقوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ تیسری بار: مسلمانوں کا حملہ آور ہو کر تسبیح وتہلیل (یعنی مظاہروں میں تکبیر وتہلیل کے آوازوں سے فتح کرنا) ابھی باقی ہے۔ یہ شہر امام مہدی کے دور میں فتح ہو کر سیکولر ملک سے نکل کر اسلامی خلافت میں شامل ہوگا۔
عبداللہ بن خثعمی اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ ضرور بالضرور تم قسطنطنیہ فتح کروگے، اس جہاد کا امیر اور وہ لشکرِ جہاد کیا ہی اچھا اور بہتر ہے۔
عبیداللہ کہتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے مجھے بلایا اور اس لشکر کے بارے میں پوچھا، تو میں نے آپ کو

یہ حدیث بیان کی، تو مسلمہ نے قسطنطنیہ کا جہاد کیا۔(رواه: الإمام أحمد، وابنه عبد الله، والبزار، وابن خزيمة، والطبراني. قال الهيثمي: "ورجاله ثقات". ورواه الحاكم في "مستدركه"، وقال: "صحيح الإسناد ولم يخرجاه"، ووافقه الذهبي في "تلخيصه وصححه السيوطي في الجامع الصغير)
(اس حدیث سے اس لشکر میں شریک ہونے والے فوجیوں اور اس کے امیر کے اچھا ہونے کا تزکیہ ثابت ہوتا ہے)
امام ابن ماجہ اور اُبو نعیم نے حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: اگر دنیا کی زندگی میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اس دن کو اللہ تعالیٰ طویل اور لمبا کر کے میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو حکومت دیں گے، جو قسطنطنیہ اور دیلم کے پہاڑ بھی فتح کریں گے۔ اور دوسری روایت میں ہے اگر دنیا کی زندگی میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اس دن کو اللہ تعالیٰ طویل اور لمبا کریں گے یہاں تک کہ ان کو فتح کریں گے۔
حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب مسلمانوں کے اسلحے کا قریبی ڈپو اور حفاظت پہروں کی چوکیدار کا مقام "بولاء" میں نہ ہو گا۔
پھر فرمایا: اے علی! اے علی! تو آپؓ نے جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، فرمایا: تم انگریزوں سے عنقریب لڑو گے اور تمہارے بعد آنے والے لوگ بھی انگریزوں سے لڑیں گے، یہاں تک اہل اسلام کے منتخب، عمدہ، قوی اور خوب صورت نوجوانوں کی ایک جماعت حجاز سے نکلے گی، جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی سے نہیں ڈرے گی، اور قسطنطنیہ تسبیح و تکبیر سے فتح کرے گی، اس جنگ میں تمہیں اتنی غنیمت ملیں گی، جتنی اس سے پہلے نہیں ملی ہو گی، یہاں تک کہ غنیمت ڈھالوں میں بھر کر تقسیم کرو گے، اس دوران ایک شخص آئے گا کہ دجال تمہارے اولاد میں نکل چکا ہے، لیکن یاد رکھو، یہ بات جھوٹی ہو گی، اس کو پکڑنے والا بھی پشیمان ہو گا اور چھوڑنے والا بھی پشیمان ہو گا [سنن ابن ماجہ]
البانیؒ نے لکھا ہے کہ پہلی بار فتح عثمانی خلیفہ سلطان محمد الفاتح کے ہاتھوں ہو چکا ہے، جیسا کہ یہ بات معروف ہے اور یہ پیشن گوئی آٹھ (۸) سو سال بعد پوری ہوئی اور عنقریب دوسری پیشن گوئی بھی پوری ہو گی۔ ولتعلمن نبأه بعد حين ترجمہ: کچھ مدت بعد اس خبر کا علم تمہیں ہو جائے گا۔
محمد زہیر حبیب نے لکھا ہے کہ قسطنطنیہ سے متعلق روایات دو بار فتح ہونے پر دلالت کرتی ہے: پہلی بار

قتال کے ذریعے اور دوسری بار: تکبیر کے ذریعے۔
رشید رضا نے لکھا ہے کہ ہمارے ایک شیخ محمود نشابۃ نے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ بدبخت ترکوں سے عرب اس شہر کو فتح کریں گے۔
علامہ اُحمد شاکر نے لکھا ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کا خدائی وعدہ کی بشارت اس وقت پائے تکمیل کو پہنچے گی، جب مسلمان واپس اپنے دین کی طرف رجوع کریں گے۔
جہاں تک ترکوں کا قسطنطنیہ کو فتح کرنے کا جو واقعہ ہے، وہ درحقیقت آنے والے سب سے عظیم فتح کے لیے بطورِ تمہید ہے، کیونکہ سقوطِ خلافت کے بعد گویا یہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے مطابق عنقریب ان شاءاللہ یہ دوبارہ فتح ہوگا۔
میں کہتا ہوں کہ دوسری بار فتح امام مہدی کی قیادت میں اہل حجاز اور بنو اسحق کے عمدہ اومنتخب نوجوانوں کی نصرت سے ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا: کیا تم نے ایک ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کا ایک حصہ سمندر اور دوسرا حصہ خشکی میں ہے۔
تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: جی ہاں، ہم نے اس شہر کا نام سنا ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ستر ہزار بنو اسحق کے لوگ اس شہر کے خلاف لشکر کشی نہیں کریں گے، جب یہ مجاہدین یہاں آکر پڑاؤ ڈالیں گے، تو اسلحہ سے جنگ نہیں ہوگی اور نہ ہی کوئی تیر پھینکیں گے، صرف "لاالہ الااللہ" کا نعرہ لگائیں گے، تو شہر کا ایک جانب فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں ہوگا۔
راوی کہتا ہے: مجھے یہ معلوم نہیں کہ سمندر والے حصے کے بارے میں فرمایا یا خشکی والے حصے کے بارے میں کہا۔ پھر دوسری بار "لا الہ الا اللہ" کا نعرہ لگائیں گے، تو دوسری جانب مسلمانوں کے ہاتھوں میں آ جائے گی، پھر تیسری بار نعرۂ تکبیر لاالہ الااللہ پکاریں گے تو ان کے لیے پورا شہر کھل جائے گا اور مسلمان شہروں میں داخل ہو کر مالِ غنیمت حاصل کریں گے، دوران تقسیم ایک چیخنے والا آواز لگائے گا کہ دجال نکل چکا ہے، لوگ سب کچھ چھوڑ کر واپس جائیں گے۔ [صحیح مسلم، کتاب الفتن]
اس روایت میں "بنی اسحق" کا لفظ ہے، علامہ نوویؒ نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ صحیح مسلم کے سارے نسخوں میں یہی بنو اسحق ہے، تاہم بعض محققین نے بنو اسماعیل کا لفظ ذکر کیا ہے۔
اسی پر حدیث کا سیاق دلالت کرتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مراد عرب ہیں، جو اس قسطنطنیہ شہر کو فتح کریں گے۔

میں کہتا ہوں: ذی مخمرؓ کی روایت میں روم ان کو کہیں گے کہ ہم نے تمہارے خلاف عربوں کی جنگ سے کافی ہو گئے، پھر اہل روم غدر کر کے دھوکہ کریں گے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ عظیم کے لیے جمع ہوں گے۔ یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ عرب اور روم میں ملحمہ ہو گا۔

اس باب کی احادیث اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ جو ملحمۃ الکبریٰ میں لڑائی کریں گے، وہی قسطنطنیہ کی فتح میں ہوں گے۔

حضرت عمرو بن عوفؓ کی حدیث میں یہ جملہ (ثم يخرج اليهم روقة المسلمين أهل الحجاز) بھی اس پر دلالت کرتا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان سارے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں لفظ "بنو اسماعیل" ہے نہ کہ "بنو اسحق" واللہ اعلم۔

یہ بھی ممکن ہے کہ جب اہل یورپ مسلمان ہوں گے، تو وہی قسطنطنیہ کو تکبیر و تہلیل کے نعروں سے فتح کریں گے، کیونکہ وہی بلاشبہ بنو اسحق ہیں۔

حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب مسلمانوں کے اسلحے کا قریبی ڈپو اور حفاظتی پہرے کی چوکیداری کا مقام "بولاء" میں نہ ہو گا۔

پھر فرمایا: اے علی! اے علی! تو آپؓ نے جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، فرمایا: تم انگریزوں سے عنقریب لڑو گے اور تمہارے بعد آنے والے لوگ بھی انگریزوں سے لڑیں گے، یہاں تک اہل اسلام کے منتخب، عمدہ، قوی اور خوب صورت نوجوانوں کی ایک جماعت حجاز سے نکلے گی، جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی سے نہیں ڈرے گی، اور قسطنطنیہ تسبیح و تکبیر سے فتح کرے گی، اس جنگ میں تمہیں اتنی غنیمتیں ملیں گی۔

جتنی اس سے پہلے نہیں ملی ہو گی، یہاں تک کہ غنیمت ڈھالوں میں بھر کر تقسیم کرو گے، اس دوران ایک شخص آئے گا کہ دجال تمہارے اولاد میں نکل چکا ہے، لیکن یاد رکھو، یہ بات جھوٹی ہو گی، اس کو پکڑنے والا بھی پشیمان ہو گا اور چھوڑنے والا بھی پشیمان ہو گا، لوگ کہیں گے کہ یہ آواز لگانے والا کون تھا، مگر اس کا علم کسی کو نہیں ہو گا۔

تو کہا جائے گا کہ ایک ابتدائی لشکر مقام لد کی طرف بھیج دو اگر مسیح دجال نکلا ہو، تو یہ لشکر آکر تمہیں خبر دے گا، یہ لشکر جب آئے گا تو یہ کوئی آثار نہیں دیکھیں گے اور لوگ پر امن ہوں گے، تو کہیں گے کہ چیخ صرف ایک خبر تھی، جاؤ اپنے اپنے کام میں لگ جاؤ اور اس جانب بھی نظر رکھو۔
مگر لوگ سب کے سب وہاں جانے کا قصد کریں گے، اگر وہ نکلا ہو، تو ہم اس سے قتال کر لیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اس کے درمیان فیصلہ کر لیں کیونکہ وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اور اگر کوئی دوسرا مسئلہ ہو، تو ویسے وہاں تمہارے شہر اور قبائل ہیں، تو وہاں جاؤ گے۔[المستدرک علی الصحیحین]
امام ابوالحسن محمد بن عبداللہ الکسائی نے قصص الأنبیاء میں ایک روایت حضرت کعب احبارؒ سے نقل کی ہے کہ مہدی بلادِ روم کی طرف جائے گا۔اس کے بعد روم اور قسطنطنیہ کا قصہ ذکر فرمایا: پھر کہا کہ اس کے بعد اعورِ دجال نکلے گا۔اور دجال ایک لمبا چوڑا آدمی ہوگا۔ جس کی دائیں آنکھ مسخ ہوگی اور بائیں آنکھ ستارے کی مانند ہوگی۔اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرنے والا "یعنی "کافر" لکھا گیا ہوگا۔
دجال ربوبیت کا دعویٰ کرے گا۔جو بھی اسے سنے گا، تو دجال کی پیروی کرے گا، سوائے اس کے جس کو اللہ بچائے۔اس کے پاس جنت اور جہنم ہوگی، دجال کہے گا کہ جو مجھے سجدہ کرے گا، یہ اس کی جنت ہے اور جو انکار کرے گا، تو اس کو آگ میں داخل کرے گا۔
حضرت وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ دجال کے خروج کے وقت قومِ عاد پر بطورِ عذاب جاری رہنے والی ہوا کی طرح سخت اور تیز ہوا چلے گی۔اور قومِ صالح پر آئی ہوئی چیخ کی طرح چیخ لگے گی۔اور اصحاب الرس کی مسخ شدہ شکلوں کی طرح ان کی شکلیں مسخ ہوں گی۔وہ لوگ خروجِ دجال سے پہلے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ دیں گے۔ناحق خون بہائیں گے اور سود کو حلال سمجھیں گے، ان کی طرف سے گناہوں کے مصائب زیادہ ہوں گے۔شراب پئیں گے، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ شہوت پوری کریں گی۔
اس دوران مشرق کی جانب ایک گاؤں "درداس" سے دجال ایک کانے، لنگڑے لولے گدھے پر سوار ہوگا۔وہاں سے سانپ نکلیں گے اور دجال کوزے پشت ہوگا۔ہر قسم کا اسلحہ، نیزے اور تیر وغیرہ دجال کے پاس ہوں گے۔

سمندروں میں غوطے لگا کر کعبہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا، زنا کی اولاد اس کے فوجی ہوں گے، ساحر اس کے پاس آئیں گے اور جہاں بھی جائے گا، خدائی کا دعویٰ کرے گا۔
دجال پوری زمین کا طواف کرے گا، حتی کہ سرزمینِ بابل میں داخل ہو کر حضرت خضر علیہ السلام سے ملے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو حضرت خضر علیہ السلام کہیں گے، اے دجال! تو نے جھوٹ بولا، کائنات کا پروردگار تو وہ ہے، جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔
تو دجال اس کو قتل کرے گا کہ رب العالمین تمہیں زندہ کر دے! پھر دجال حضرت خضر علیہ السلام کو دوبارہ زندہ کرے گا، تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے، تو حضرت خضر علیہ السلام کہیں گے یہ لو، اے دجال! میں زندہ ہوا۔
پھر وہ دجال کے پیروکاروں سے کہیں گے: اے لوگو! تم اس کافر ملعون کی عبادت مت کرو، تو دجال ان کو تین بار قتل کر کے زندہ کرے گا۔ پھر دجال مکہ کی طرف جائے گا، لیکن وہاں فرشتے بیت اللہ کے ارد گرد حلقہ بنا کر وہاں کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ کی طرف کوچ کرے گا، تو وہاں بھی ایسے ہی فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ دجال چار شہروں کے علاوہ دنیا بھر کے تمام شہروں میں گھومے پھرے گا: مکہ، مدینہ، بیت المقدس اور طرسوس۔
جہاں تک اس زمانے کے مسلمانوں کا تعلق ہے، تو وہ نماز وروزے تو ادا کریں گے، لیکن انہوں نے مساجد کو چھوڑ کر گھروں میں ادائے صلاۃ کو معمول بنایا ہوگا۔ اس دوران ایک مرتبہ تو سفید طلوع ہوگا، مگر دوبارہ سیاہ برآمد ہوگا، پھر زمین لرزے گی، لیکن مسلمان صبر کریں گے، حتی کہ دجال کے خلاف امام مہدی کے اعلانِ جنگ کی باتیں سن کر خوش ہوں گے، امام مہدی کے سر پر رسول اللہ ﷺ کی طرح سفید پگڑی ہوگی۔
ان کے درمیان خونریز جنگ ہوگی، ان میں سے دجال کے تیس (۳۰) ہزار لوگ قتل ہوں گے اور دجال شکست کھا کر بیت المقدس کی طرف چلا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں کو پکڑنے کا حکم دیں گے۔ پھر ان پر سرخ اندھی بھیج کر ان کے چالیس (۴۰) ہزار لوگوں کو ہلاک کر دیں گے۔
دجال کے پاس پچاس (۵۰) ہزار لشکر ہوگا، انہیں اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور اسکی بناء لوگوں کو ایمان کی دعوت دیں گے، مگر وہ ایمان نہیں لائیں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں بندر اور خنزیر بنا دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ زمین پر اتارنے کے لیے بھیجیں گے، آپؑ

دوسرے آسمان پر ہوں گے، تو جبرئیل امین آکر کہیں گے اے روح اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو زمین پر اترنے کا حکم دے رہے ہیں۔
آپؑ کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار فرشتے سبز پگڑیوں، گھوڑوں پر تلواروں سمیت اتریں گے اور ان کے ہاتھ میں برچے ہوں گے۔ جب اتریں گے، تو ایک منادی کہے گا کہ اے مسلمانوں! اب حق آگیا اور باطل کے مٹنے کا وقت قریب آپہنچا۔
سب سے پہلے امام مہدی اس آواز کو سنیں گے، تو اس کے پاس جانے کی فکر کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کی طرف آئیں گے اور جب دجال انہیں دیکھیں گا، تو تیز آندھی میں کمزور چڑیا کی طرح کانپنا شروع ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھیں گے، جب دجال انہیں دیکھے گا، تو آگ میں پیتل کے پگھلنے کی طرح پگھلے گا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال سے پوچھیں گے کہ تمہارا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ تم معبود ہو، تو اب مجھ سے اپنے آپ کو کیوں نہیں بچا سکتے؟ پھر اس کو ایک برچھے سے مار کر قتل کر دیں گے۔
پھر انصارِ مہدی کی دجال کے پیروکاروں سے لڑائی شروع ہو جائے گی۔ دجال کے ظالم آلہ کاروں کو ختم کر کے روئے زمین کو ان کے ظلم سے پاک کر کے عدل سے بھر دیں گے۔ حتیٰ کہ وحشی جانور اور درندے نکل کر عام چراگاہوں میں پھریں گے۔ اور بچے ان کے ساتھ کھیلا کریں گے۔ اور عورتیں لق دق صحراء و بیابانوں میں اپنی عزت و عصمت کی حفاظت پر نہیں ڈریں گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے مؤمنوں کے لیے خزانے نکالیں گے، جن سے ہر فقیر مالدار ہو جائے گا۔
حضرت عمیر بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے ساتھ اسکندریہ میں ایک روز تھے، اس دوران رومیہ اور قسطنطنیہ کے فتح کے بارے میں باتیں شروع ہوئیں، تو بعض لوگوں نے کہا کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا، اس کے بعد رومیہ فتح ہوگا، دوسرے بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ پہلے رومیہ فتح ہوگا، اس کے بعد قسطنطنیہ کی فتح ہوگی۔
تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے ایک صندوق کے لانے کا حکم دیا، جس میں ایک کتاب تھی، تو اس کتاب سے بتایا کہ رومیہ سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگی، پھر رومیہ کا جہاد ہوگا، تو اس کو بھی مسلمان فتح کر لیں گے، اور اگر یہ بات اس طرح ثابت نہ ہوئی، تو میں عبداللہ بن عمرو ایک جھوٹا شخص ہوں گا، یہ جملہ تین ۳ بار ارشاد فرمایا۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت ابو ثعلبہ الخشنیؓ سے روایت ہے کہ معرکہ پختہ مکینوں اور کچے گھروں کے درمیان ہوگا، اور دستر خوان ایک ہی گھر کا ہوگا، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح قریب ہے۔[الفتن لنعیم]
حضرت خالد بن معدانؒ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن بسرؓ سے کہا کہ قسطنطنیہ کی فتح کب ہوگی؟ تو اس نے کہا کہ قسطنطنیہ اس وقت تک فتح نہیں ہوگا، جب مسلمانوں اور رومیوں میں صلح نہ ہوگی۔
پھر وہ جنگ کر کے واپس جائیں گے اور بلند ٹیلے پر آکر غنیمت تقسیم کریں گے، تو ان میں ایک آدمی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آیا، تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا اور صلیب کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دے گا، اس بات سے مسلمانوں اور رومیوں میں ایک انقلاب اٹھ کھڑا ہوگا اور آپس میں ایک دوسرے لڑیں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں فتح سے نوازیں گے اور اسی وقت قسطنطنیہ کی فتح ہوگی۔[الفتن لنعیم]
حضرت بشیر بن عبداللہ بن یسارؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن بسرؓ المزنی نے میرا کان پکڑا اور کہا: شاید تم قسطنطنیہ کی فتح کو پالو، مگر یاد رکھو کہ اس فتح کے حاصل ہونے کے بعد اس کی غنیمت سے کچھ مت چھوڑنا، کیونکہ قسطنطنیہ اور دجال کے نکلنے میں سات (۷) سال کا وقفہ ہوگا۔[الفتن لنعیم بن حماد]
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کے فتح کے بعد دجال بیت المقدس میں نکلے گا اور یہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔[الفتن لنعیم بن حماد]
حضرت کعب احبارؒ نے قسطنطنیہ کی فتح والی حدیث میں فرمایا کہ وہ امام مہدی کا جھنڈا گاڑ دیں گے اور وضو کا پانی لے کر آئیں گے، تاکہ فجر کی نماز پڑھے، کہا: تب تک ان سے دور ہو جاؤ، جب اس نے یہ دیکھا کہ پانی آیا، تو جھنڈا اٹھایا اور دوسری جانب گاڑ دیا، پھر آواز دی کہ اے لوگو! اس کو عبور کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمندر کو اسی طرح راستہ دیا ہے، جس طرح بنی اسرائیل کے لیے دیا، تو لوگ اس کو پار کریں گے، تو اس جانب قسطنطنیہ ہوگا اور تکبیر کے نعرے لگائیں گے، تو وہاں کی دیواریں ہل کر گر جائیں گے، ان کے درمیان بارہ (۱۲) برج ہوں گے [السنن الواردة في الفتن لأبي عمرو الداني]
حضرت ابو قبیلؒ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے ساتھ اسکندریہ میں ایک روز تھے، اس دوران رومیہ اور قسطنطنیہ کے فتح کے بارے میں باتیں شروع ہوئیں، تو بعض لوگوں نے کہا کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا، اس کے بعد رومیہ فتح ہوگا، دوسرے بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ پہلے رومیہ فتح ہوگا، اس کے بعد قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے ایک صندوق کے لانے کا حکم دیا، جس میں ایک کتاب تھی، تو اس نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی احادیث لکھا کرتے تھے، تو پھر پوچھا گیا کہ کون سا شہر

غزوۃ الہند:

پہلے فتح ہوگا؟ تو کہا گیا: اللہ أعلم، پھر کہا: ہر قل کا شہر، یعنی قسطنطنیہ۔[المستدرک علی الصحیحین، وقال ھذا صحیح علی شرط الشیخین، ولم یخرجاہ، وأخرجہ الامام أبو عمر والدانی فی سننہ بمعناہ]

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی کا باعث بنے گی اور یثرب کی خرابی ملحمہ کا سبب بنے گی اور ملحمہ کی وجہ سے قسطنطنیہ فتح ہوگی، اور قسطنطنیہ کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔

پھر اپنا ہاتھ اپنی ران یا مونڈھے پر مار کر کہا: یہ بات اسی طرح یقینی ہے، جس طرح تمہارا یہاں بیٹھنا اور یہاں موجود ہونا یقینی ہے۔[سنن ابی داؤد، کتاب الفتن] اور اختتام حدیث میں فرمایا کہ قسطنطنیہ کے فتح سے دجال کا خروج ہوگا۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ قرب قیامت میں فتح ہوگا۔[السنن الواردۃ فی الفتن لأبی عمر والدانی]

حضرت ابو ثعلبہ الخشنیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات سے عاجز نہیں کہ اس امت کی عمر میں آدھا دن اضافہ کریں، اور جب تم دیکھو کہ شام ایک آدمی اور ایک خاندان کا دستر خوان بن چکا ہے، تو اسی وقت قسطنطنیہ کی فتح ہوگی۔[رواہ الامام أحمد والحاکم واسناد کل منھما صحیح علی شرط مسلم]

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ملحمۃ الکبریٰ، فتح قسطنطنیہ اور خروجِ دجال سات ماہ میں ہوگی۔[رواہ الامام احمد وابو داود، والترمذی، وابن ماجۃ، والحاکم فی مستدرکہ، وقال الترمذی ھذا حدیث حسن]

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ملحمۃ الکبریٰ اور فتحِ مدینہ میں چھ (٦) سال کا فاصلہ ہوگا اور ساتویں (٧) سال دجال کا خروج ہوگا۔[سنن ابی داؤد] حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ عموریہ نیقیہ سے پہلے فتح ہوگا، اور نیقیہ قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا اور قسطنطنیہ رومیہ سے پہلے فتح ہوگا۔[الفتن لنعیم]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، تو آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رومیہ اور قسطنطنیہ میں سے کون سا شہر پہلے فتح ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہر قل کا شہر قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔[الفتن لنعیم]

حضرت ابو قبیل سے روایت ہے کہ جو شخص قسطنطنیہ کو فتح کرے گا تو اس کا نام نبی کریم ﷺ کے نام کی طرح ہوگا۔ ابن لہیعہ نے کہا کہ اہل کتاب کے کتب میں ہے کہ اس کا نام صالح ہوگا۔[الفتن لنعیم]

امام مہدی غزوۂ ہند کریں گے اور مشرق و مغرب کی فتوحات ان کو حاصل ہوں گی۔[1]

---

[1] حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ اسی یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہوگی اور اسی کے دور میں دجال آئے گا اور اسی زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، اسی بنوہاشم کے خلیفہ کے ہاتھ پر غزوۃ الہند ہوگا۔[الفتن، لنعیم]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے غزوۃ الہند کا وعدہ کیا، اگر میں وہ دور پالوں، تو اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کردوں گا اور اگر اسی غزوہ میں شہید ہوگیا، تو افضل شہداء میں شمار ہوں گا اور اگر غازی ہوکر واپس لوٹا، تو میں آزاد ابوہریرۃ ہوں گا۔[رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن باسناد حسن] ایک اور روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں آگ سے آزاد ہونے والا ابوہریرۃ ہوں گا۔[رواہ أحمد]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۃ الہند کا تذکرہ کیا اور فرمایا: تمہارا ایک لشکر ضرور غزوۃ الہند میں شریک ہوگا اور اللہ تعالیٰ انہیں فتح عنایت کریں گے، تو یہ وہاں کے بادشاہوں کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے اور جب واپس ہوں گے، تو شام میں سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملیں گے۔[رواہ نعیم فی الفتن، واسنادہ ضعیف]

حضرت ابوہریرۃؓ نے فرمایا کہ اگر میں اس جہاد کو پاؤں، تو میں اپنا ذاتی اور موروثی مال اس جنگ کے لیے بیچوں گا اور اس جنگ میں شرکت کروں گا اور اگر فتح ملیں، تو میں ابوہریرۃؓ آزاد ہوں گا اور واپس آکر شام میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے قریب ہونے کا زیادہ خواہشمند ہوں گا اور مل کر ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول! میں آپ کی صحبت سے بھی مستفید ہوچکا ہوں۔ یہ بات سن کر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: یہ بہت دور کی بات ہے، یہ بہت دور کی بات ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ کررکھا ہے ایک وہ گروہ جو غزوۃ الہند میں شرکت کرے اور ایک وہ گروہ جو سیدنا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔[رواہ الامام أحمد والنسائی، والطبرانی، والحافظ الضیاء المقدسی، وأخرج نعیم بن حماد فی کتاب الفتن]

حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ بیت المقدس کا ایک بادشاہ ایک لشکر ہندوستان بھیجے گا اور اس کو فتح کرے گا، یہ لشکر سرزمینِ ہند کو فتح کرکے اپنے پاؤں تلے روند کر وہاں کے خزانے لیں گے اور بیت المقدس کی زینت کے لیے یہ بادشاہ اس کو استعمال کریں گے۔ اور ہند کے بادشاہوں کو ہتھکڑیوں میں بند کرکے لائیں

فتنۃ الدھیماء (سخت تاریک فتنہ)

امام مہدی کے زمانہ میں ایک بہت بُرا فتنہ ہوگا، جس کا نام الدھیماء (یعنی سخت تاریک فتنہ ہے، جس سے مراد جمہوریت) ہے یہ فتنہ مغرب سے اٹھے گا اور لوگوں کو دجال کے سپرد کرے گا۔[1]

گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مشرق و مغرب کی فتوحات سے نوازیں گے اور ان کا ہندوستان میں دجال کے خروج تک قیام ہوگا۔ میں کہتا ہوں: یہ بادشاہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ہوں گے۔

علامہ ابن کثیرؒ البدایۃ والنہایۃ میں لکھتے ہیں:

حضرت معاویہؓ کے دور (۴۴ھ) میں مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کرکے جہاد میں حصہ لیا، جہاں مختلف باتیں تھیں، اس کے بعد عالم اسلام کے ایک جلیل القدر بادشاہ محمود بن سبکتگین غزنی نے سن ۴۰۰ ہجری میں دوبارہ جہاد کرکے وہاں داخل ہوا اور لوگوں کو قیدی بنایا اور مدِ مقابل آنے والوں کو قتل کیا اور سومنات کے ان بتوں کو بھی توڑ دیا، جن کی ہندو عبادت کرکے اس پر چڑھائے کرتے اور اس کے گلے کے ہار کو لے لیا اور واپس بخیر وعافیت منصور ہو کر فتحیاب لوٹا۔

حمود تویجری نے اتحاف الجماعۃ میں لکھا ہے کہ علامہ ابن الأثیر الجزری نے اپنی تاریخ "الکامل فی التاریخ" محمود غزنوی کے واقعات نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ نقل کیے ہیں۔

وہاں مراجعت کرلی جائے۔ تاہم حضرت ابوہریرہؓ کی وہ حدیث جس کی پیشن گوئی آپ ﷺ نے فرمائی تھی وہ ابھی تک پوری نہیں ہوئی، اس کا پورا ہونا ابھی باقی ہے اور امام مہدی کے ظہور اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان احادیث کی تفصیلات اگر صحیح ہوئیں، تو اس وقت وقوع پذیر ہوں گی۔

[1] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے قربِ قیامت کے فتنوں کا تذکرہ کیا اور یہ تذکرہ کافی دیر تک فرماتے رہے، یہاں تک "**فتنة الأحلاس**" کا ذکر فرمایا تو ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! یہ "**فتنة الأحلاس**" کیا چیز ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا، یہ "**ہرب اور حرب**" کا فتنہ ہے (بھاگنے اور لوٹنے کا فتنہ) پھر فرمایا اس کے بعد "**السراء**" کا فتنہ داخل ہو جائے گا یہ فتنہ میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بھڑک اٹھے گا۔

وہ تو یہ گمان کرے گا کہ وہ ہم میں سے ہے لیکن وہ ہم میں سے نہیں ہوگا کیونکہ میرے دوست صرف متقی لوگ ہیں، پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر متفق ہو جائیں گے جس کی مثال پسلی پر کولہے کی طرح ہے، پھر "الدھیماء" کا فتنہ ہوگا، جس میں اس امت کے ہر فرد کو تھپیڑ ضرور پڑے گا، جب کبھی آپس میں یہ

باتیں ہوں گی کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ ازِ سرِ نو شروع ہو جائے گا اور اس دوران آدمی کی کیفیت ایسی ہو گی کہ صبح کو مومن تو شام کو کافر ہو گا [سنن ابی داؤد۔ ورواہ احمد برجال الصحیح، ورواہ الحاکم، ووافقہ الذہبی مع تصحیحہ، ورواہ أبو نعیم فی الحلیۃ]

اس روایت میں "احلاس" یہ حلس کی جمع ہے، "حا" کے زیر اور لام کے سکون کے ساتھ ہے، علامہ ابن الأثیر نے لکھا ہے: اونٹ کے بدن پر پالان کے نیچے بچانے والے چادر کو "حلس" کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ کئی زمانے تک بچھا ہوا ہوتا ہے، تو ایسے ہی یہ فتنہ بہت زمانے تک دائم اور اس امت پر لازم ہو گا، اس مناسبت سے اس فتنہ کو احلاس کہا گیا ہے۔

علامہ خطابیؒ نے لکھا ہے فتنہ کی اضافت احلاس کی طرف طویل عرصے تک باقی رہنے اور دائم و قائم ہونے کی وجہ سے کی گئی، اسی طرح جب کوئی آدمی گھر سے نہیں نکلتا، بلکہ گھر میں ہی رہتا ہے، تو اس کو "حلس بیتہ" کہا جاتا ہے، یعنی گھر کا چادر، کیونکہ "حلس" سے کسی جگہ میں بچھانے والا وہ کپڑا ہوتا ہے، جو زمانوں تک بچھا ہوا ہوتا ہے اور وہ کپڑا نہیں اٹھایا جاتا۔ ایسے ہی یہ فتنہ بھی ہو گا۔

یہ احتمال بھی ہے کہ اس کو حلس سے تشبیہ اس وجہ سے دی، کیونکہ اس کپڑے کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے، ایسے ہی یہ فتنے بھی اندھیری رات کی طرح سیاہ ہوں گے۔

"ھرب وحرب" علامہ ابن الأثیر نے حرب حرکت (زبر) کے ساتھ کسی انسان کے مال کو اچک لینے اس کو بغیر مال کے چھوڑنے کو کہا جاتا ہے۔

علامہ خطابیؒ نے لکھا ہے کہ حَرب: مال اور اہل وعیال کے چلے جانے کو کہتے ہیں، چنانچہ جب کسی آدمی سے مال و اہل سلب کر لیا جائے، تو اس کو "حَرب الرجل فھو حریب" کہا جاتا ہے۔

"ثم فتنۃ السراء": ملا علی القاریؒ لکھتے ہیں کہ "سراء" سے مراد بلاء و مصیبت کے بعد ملنے والی عافیت اور صحت و فراخی میں ملنے والی خوشی ہے۔ فتنے کو سراء کی طرف اس لیے منسوب کیا گیا کہ نعمتوں کی کثرت ہی گناہوں کے ارتکاب میں واقع ہونے کا سبب ہوتی ہے یا پھر یہ کہ اس سے دشمن خوش ہو جاتا ہے۔ <u>دخنها من تحت قدمي رجل من أهل بيتي</u>: علامہ ابن الأثیرؒ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد فتنوں کا اٹھنا اور ظاہر ہونا ہے، اس کی تشبیہ اٹھنے والے دھوئیں سے دی گئی، دخَن حرکت (یعنی لفظِ خاَ کے زبر) کے ساتھ "دخنت النار تدخن" سے مصدر ہے، یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے، جب آگ پر لکڑیاں ڈال دی جائیں اور اس کا دھواں اٹھنے لگے۔

علامہ خطابیؒ نے لکھا ہے: "الدخَن" سے مراد دھواں ہے، یعنی وہ فتنہ دھوئیں کے اٹھنے کی طرح اہلِ بیت

میں سے ایک شخص کے پاؤں سے اٹھے گا۔

"ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع "اس کی تشریح میں علامہ الأثیرؒ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد لوگوں کا ایک ایسے معاملے پر اکھٹا ہونا ہے، جس میں نہ تو کوئی نظام باقاعدہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگا اور نہ ہی کوئی ترتیب استوار ہوگی، کیونکہ جس طرح پسلی کمزور ہونے کی وجہ سے سیرین پر درست کھڑی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی الٹا ہو کر سیرین پسلی قائم رہ سکتا ہے، کیونکہ پسلی سیرین کو برداشت نہیں کر سکتی۔ یعنی ایسا آدمی امیر ہوگا کہ نہ تو حکومت کا لائق و مستحق ہوگا اور نہ ہی حکومت ملنے کے بعد اس کو چلا سکے گا۔

قوله: ثم فتنة الدهيماء: علامہ خطابیؒ لکھتے ہیں کہ "الدھیماء" یہ "الدھماء" کی تصغیر ہے اور اس کی تصغیر مذمت کے لیے ہے، یہی بات ابن منظورؒ نے لسان العرب میں بھی لکھی ہے۔

ابو عبیدۃؒ سے روایت ہے کہ "الدھیماء" کو "الدھماء" کی تصغیر کہتے ہیں، شمر کہتے ہیں کہ "الدھماء" سے مراد سیاہ اور اندھیرا فتنہ ہے اور یہاں تصغیر تعظیم کے لیے ہے۔ یہی بات الأثیر نے النہایۃ میں لکھی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ "الدھیماء" سے مراد بہت بڑی مصیبت ہے، اس کا ایک نام الدھیم ہے، جو دراصل ایک اونٹنی کا نام ہے جس پر سات بھائیوں نے جنگ لڑی، سارے بھائی مر کر اس اونٹنی پر لاد ھ کر لائے گئے، اس وجہ سے اب بڑی آزمائش اور مصیبت کو "الدھیم" کہا جاتا ہے۔

علامہ ابن منظورؒ نے لسان العرب میں شمر سے نقل کیا ہے کہ ابن الأعرابی ابن المفضل سے نقل کرتے ہیں کہ بنو الزبان بن مجالد کے لوگ اپنے ایک اونٹ کی تلاش میں نکلے اور راستے میں ان کی کثیف بن زہیر سے جنگ ہوئی، جس کے نتیجے میں اس نے ان سب کے سر کاٹ کر ایک تھیلی میں رکھ دیئے اور وہ تھیلی عمرو بن الزبان کی "الدھیم" نامی اونٹ کے گلے میں لٹکادی، پھر اس اونٹ کو عام اونٹنیوں میں چھوڑ دیا، جب اس نے اونٹ کے گلے میں بھرا ہوا تھیلا دیکھا، تو یہ گمان کیا کہ اس کے بیٹوں نے شتر مرغ کے انڈے شکار کر کے لائے ہوں گے، جب تھیلے میں ہاتھ ڈالا، تو اس سے سر نکلا، یہ معاملہ دیکھ کر عمرو بن الزبان نے کہا: "آخر البز علی القلوص" یعنی اونٹنی پر رکھے ہوئے کپڑوں اور سامان وغیرہ کی آخری زیارت ہے۔ پھر یہ ضرب المثل مشہور ہوگیا۔

ایک قول یہ ہے: أثقل من الدھیم یعنی الدھیم اونٹنی سے بھی زیادہ بھاری ہے ایک مقولہ یہ ہے: أشأم من الدھیم یعنی دھیم سے زیادہ منحوس ہے۔

علامہ ابن منظور لکھتے ہیں: اب یہ عربوں میں شر، فتنے اور بڑی آزمائش و مصیبت کے لیے ایک ضرب

المثل بن گیا۔قولہ: حتی یصیر الناس الی فسطاطین الی آخرہ: "الفسطاط" ف کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ اس شہر کو کہتے ہیں، جس میں لوگ جمع ہوں۔ہر شہر کو بھی "فسطاط" کہتے ہیں۔
علامہ زمخشریؒ لکھتے ہیں: دورانِ سفر گھروں کو چھوڑ کر خیموں "فسطاط" کہتے ہیں، ایسے ہی مصر اور بصرہ کو بھی فسطاط کہتے ہیں۔
علامہ ابن الأثیر لکھتے ہیں: "الفسطاط" بڑے خیمے کو کہتے ہیں، اسی وجہ سے مصر کو فسطاط کہتے ہیں۔اس حدیث میں دوسرے جماعتوں سے جدا ہونے والے الگ جماعت کو فسطاط ایک جداگانہ شہر یا علیحدہ جگہ میں ایک نظریہ رکھنے والے لوگوں کو کہتے ہیں۔
حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ "أحلاس" کا ہوگا، اس فتنے میں بھگانا اور جنگوں میں مارنا ہوگا، پھر اس کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک اور فتنہ ہوگا، جب بھی اس فتنے کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ فتنہ رک گیا، وہ فتنہ مزید لمبا ہوگا، یہاں تک کہ کوئی ایک گھر باقی نہ رہے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان اس کے تھپڑ سے بچے گا، یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی نکلے گا۔[الفتن لنعیم]
میں کہتا ہوں: فتنة الأحلاس: سے مراد عصرِ حاضر میں غیر ملکی کفری طاقتوں اور دیگر ظالم وجابر حکمرانوں کی طرف سے ظلم وجبر، پکڑ دھکڑ اور متعدد ظالمانہ ہتھکنڈوں کے ذریعے قومی مال ودولت، سونا چاندی، پیٹرول اور مختلف قیمتی دھاتوں کو اسلامی ممالک سے بزور وجبر لینا اور اس کے حصول میں جلاء وطنی اور قتل وقتال وغیرہ سے دریغ نہ کرنے والا فتنہ ہے۔
فتنة السراء: سے وہ فتنہ ہے، جس کی وجہ صدام حسین (جو اپنے آپ کو اہل بیت میں سے شمار کرتا تھا) کا سرزمینِ کویت پر چڑھائی بنی، حالانکہ اس سے پہلے خلیج عرب کے عوام نہایت پرامن اور عیش وعشرت کی زندگی بسر رہے تھے اور اس خطے میں کوئی غیر ملکی قبضہ نہیں تھا۔
مگر صدام کے حملے کے ردِ عمل میں کویت کا بادشاہ جابر الصباح چپکے سے مغربی ممالک کے دورے پر گیا، چنانچہ ایک روایت میں ہے: حضرت ابوذرؓ کے بیٹے نے اپنے باپ حضرت ابوذرؓ سے سنا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک ملک کا بادشاہ اپنے قریبی ملک کی بادشاہت پر غلبہ کرے گا یا اس سے بادشاہت چھین لے گا، تو وہ روم کے پاس بھاگ جائے گا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف لائے گا، یہی عالمی جنگوں کی ابتداء ہوگی۔[الفتن لنعیم بن حماد]

میں کہتا ہوں: ایک روایت میں "بمصر" کا لفظ آیا ہے یعنی زمین کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑے میں یہ واقعہ ہو گا۔[الفتن لنعیم بن حماد]

اس کے بعد مغربی قوتیں یکجا ہو کر خلیج عرب آئے، تاہم ان کے درمیان ایک ایسے آدمی نے صلح کی، جس کی حیثیت سیرین کو پسلی ان پر رکھنے کے مترادف تھی، جو روسی صدر گورباچوف تھا، جس کی جسمانی اور ملکی اقتصادی صورت حال نہایت خراب تھی۔

اس وجہ سے اس نے صدام حسین اور خلیجی ریاستوں اور مغربی ممالک کے درمیان صلح کرائی اور صدام حسین حکومت کو بیچ کر رشوت لی، اس کے بعد مغربی طاقتیں خفیہ فوجی اڈیں پر مامور ہوئیں، یہ جزیرۃ العرب میں بلند ڈھلوان پر واقع ہیں۔

امریکی صدر بش نے فوج سے ایک خطاب کیا، جس میں صلیب اور عیسائیت کی فتح کی نوید سنادی، گویا کہ معنوی طور پر صلیب کو بلند کر کے اس کے غلبے کا اعلان کر دیا، اس کے بعد خطے پر مغربی کفری جمہوریت کو بزور وجبر نافذ کر دیا، اس طرح فتنہ الدہیماء یعنی جمہوریت کا فتنہ عام ہونا شروع ہو گیا۔

اس کے بعد خطے میں نہایت مشکل حالات، پریشان کن امور اور مسلسل پے در پے واقعات رونما ہوئے، جن کی وجہ سے سٹریٹیجک حالات میں روبرو خرابی سامنے آتی گئی اور بعد میں ۱۱ ستمبر کے حالات نے صلیب کو توڑنے کا واقعہ بھی ظاہر کر دیا۔

چنانچہ اس کے بعد اسامہ بن لادن نے باقاعدہ تصریح کر کے یہ بتادیا کہ اس واقعے نے امت کو دو(۲) گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے، ایک گروہ خالص ایمان والا ہے، جس میں کوئی نفاق نہیں اور دوسرا نفاق والا ہے، جس میں کوئی ایمان نہیں۔

موجودہ دور میں لوگ کفری جمہوری نظام اور ان کے ماتحت اداروں کے غیر شرعی قوانین کو اس ناپائیدار دنیا کے حصول کی خاطر قبول کرتے ہیں اور اس نظام کی خدمت کر کے اس نظام کا حصہ بنتے جارہے ہیں۔ اور اس کے لیے جنگوں میں حصہ لینے، خون بہانے اور دیگر غیر شرعی کاموں میں حصہ لینے سے دریغ نہیں کرتے۔

اس طرح اب یہ فتنہ ہر مسلم گھرانے میں داخل ہو گیا ہے، اور ہر طرف لوگ انتہائی خوف ودہشت کی زندگی گزار رہے ہیں، جب بھی ایک جانب سے اس فتنے کے ختم ہونے کی آواز لگتی ہے، تو دوسری جانب سے اس فتنے کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس لیے اب یا تو صبح کو ظہور مہدی کے آنے کا انتظار ہے اور یا شام کو خروج دجال کے آنے کا ڈر۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ضرور میری امت پر چار (۴) قسم کے فتنے آئیں گے: پہلے فتنے میں ان کے خون کو حلال سمجھ کر بہایا جائے گا۔ دوسرے فتنے میں ان کے خون اور مال دونوں کو حلال سمجھ کر لیا جائے گا۔

تیسرے فتنے میں خون، مال اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا جائے گا۔ جب کہ چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، تہہ بہ تہہ چھا جانے والا، سمندر کی موجوں میں چلنے والی کشتی کی طرح ہوگا، کوئی بھی اس فتنے سے نجات نہیں پائے گا۔ یہ فتنہ شام کے فضاؤں میں اڑے گا، عراق کے گرد و پیش کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھ پاؤں تلے روندے گا۔ ان آزمائشوں کی وجہ سے لوگوں سے چمڑہ نکلے گا۔

کوئی کسی کو ناجائز کام سے نہیں روک سکے گا۔ جب بھی ایک جانب سے فتنے کی روک تھام کے لیے کوششیں ہوں گی، تو وہ فتنہ دوسری جانب سے سر اٹھائے گا۔

حضرت ابوہریرہ سے ایک دوسری روایت میں نقل ہے کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے اور چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، گونگا تہہ بہ تہہ چھا جانے والا ہوگا، اس میں امت پر جو بلاء و مصیبت مسلط ہوگی اس کی وجہ سے ان کے جسموں سے چمڑہ نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ ناجائز کام اچھا اور درست معلوم ہوگا اور اچھا کام ناجائز اور منکر نظر آئے گا، لوگوں کے دل اس طرح مر جائیں گے جیسے کہ ان کے جسم و بدن مرتے ہیں۔

حضرت حکم بن نافع اپنی سند سے نبی کریم ﷺ تک روایت پہنچا کر بیان کرتے ہیں کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے، مگر سب سے آخری فتنے میں ایک جیسے مترادف فتنے آئیں گے، پہلے فتنے میں جو مصیبت انہیں پہنچے گی، تو مومن یہ کہے گا کہ یہی میری ہلاکت کا سامان ہوگا، مگر پھر وہ فتنہ ختم ہوگا پھر دوسرا فتنہ آئے گا تو اس کو دیکھ کر کہے گا کہ یہی میری ہلاکت کا فتنہ ہوگا مگر وہ بھی ختم ہوگا ز

پھر تیسرا فتنہ آئے گا لیکن جب بھی وہ ختم ہونے کے قریب ہوگا تو وہ مزید لمبا ہو جائے گا، اور چوتھے فتنے میں لوگ کفر کے ساتھ مل جائیں گے ان میں امت ایک بار ایک کفری جماعت کے ساتھ دوسری بار دوسری کفری جماعت کے ساتھ ہوگا اس دوران امت بغیر امام اور امیر کے ہوگا اور نہ ہی مسلمانوں کی متفقہ ایک جماعت ہوگی۔ اس کے بعد مسیح آئے گا۔ پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور قیامت سے پہلے بہتر دجال آئیں گے ان میں ایک آدمی کی اتباع صرف ایک ہی شخص کرے گا۔ [رواہ نعیم بن حماد فی الفتن، ولہ شواھد کثیرۃ]

حضرت عاصم بن ضمرةؒ حضرت علیؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں پانچ فتنے ہیں: ایک فتنہ عام ہوگا، اس کے بعد ایک فتنہ خاصہ ہوگا، اس کے بعد پھر ایک فتنہ عام ہوگا، پھر اس کے بعد ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک ایسا اندھا بہرہ، گونگا فتنہ آئے گا، جو تہہ بہ تہہ ہوگا، جس میں لوگ کا انجام جانوروں کی طرح ہوگا۔ [رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ، والحاکم فی مستدرکہ من طریقہ، وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاہ، ووافقہ الذھبی فی تلخیصہ]

امام حاکمؒ نے محمد بن حنفیہؒ حضرت علیؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے ایک فتنہ عام ہوگا، ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر فتنہ عام ہوگا اس کے بعد فتنہ خاص ہوگا، پھر اس کے بعد تاریک سیاہ فتنہ آئے گا جس میں لوگ جانوروں کی طرح ہوں گے۔ [رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ]

شام کے ایک آدمی جس کا نام عمار تھا اس نے کہا کہ ہم نے ایک سال سخت مشکل میں گزارا پھر ہم واپس ہوئے، ہمارے ہاں خثعم کا ایک شیخ تھا، اس دوران حجاج کا تذکرہ شروع ہوا، تو اس کو گالی دینے شروع کی، میں نے کہا: امیر المومنین کی قیادت میں اہل عراق سے لڑ رہا ہے، تو اس کو گالی مت دو، تو اس نے جواب دیا: اسی نے اس کو کفر پر داخل کیا ہے۔

پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے، چار فتنے گزر چکے اور ایک باقی ہے، یہ آخری ایک فتنہ جڑ سے اکھڑنے والا ہوگا اور وہ فتنہ تم اہل شام میں آئے گا، اگر تم اس زمانے کو پالو، تو اگر پتھر بن سکتے ہو، تو پتھر بن جاو، اور دونوں فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ شریک مت ہو، اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو زمین میں سرنگ بنا کر اس میں رہو، میں نے پوچھا کیا تم نے خود نبی کریم ﷺ سے یہ بات سنی ہے، تو اس نے کہا: ہاں۔ [رواہ الامام أحمد، قال الہیثمی: وعمار ھذا لم أعرفہ، وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح]

علامہ ابن الأثیر اور ابن منظور نے لکھا ہے کہ " الصیلم "کا معنی بڑی مصیبت ہے اور یہاں یا زائدہ ہے۔ علامہ ابن منظور نے لکھا ہے کہ الصیلم کا معنی بنیادی معاملہ ہے، عربی میں وقعة صيلمة یعنی بنیادی واقعہ بھی اسی سے ماخوذ ہے، اصطلام کا جڑ سے اکھیڑنا ہے اور "اصطلام القوم" کا معنی ہے: سارے کا سارا قوم ہلاک ہو گیا۔

علامہ ابن منظور اور علامہ ابن الأثیر نے "صرم" کے مادے میں یہی تشریح بیان کی ہے کہ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے چار تو گزر چکے اور ایک فتنہ باقی ہے، جو جڑ سے اکھیڑنے والا ہوگا۔

اس حدیث میں صیرم کا لفظ آیا ہے، جو دراصل صیلم کے معنی میں ہے، یہ اس بڑی آزمائش اور مصیبت کو کہتے ہیں، جو ہر چیز کو جڑ سے اکھیڑ کر ختم کر ڈالے گی، گویا کہ یہ فتنہ مکمل طور پر کاٹنے والا ہو گا، صیرم کا لفظ صرم سے ماخوذ ہے، جس کا معنی قطع یعنی کاٹنے کے ہیں اور لفظ یاء زائد ہے۔

حضرت ابو مویہبہؓ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہے اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تاریک رات کی طرح فتنے آئیں گے، جو ایک دوسرے پر سوار ہوں گے، ہر آخری فتنہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گا۔ [رواہ الامام أحمد]

ایک روایت میں ہے کہ سیاہ تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح کئی فتنے یکے بادیگرے آئیں گے، ان میں آخری فتنہ پہلے والے فتنے سے زیادہ سخت ہو گا۔ [اسنادہ جید]

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن دوپہر کے وقت کپڑے میں لپٹے ہوئے نکلے اور آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ تھیں، اور بلند آواز سے فرما یار ہے تھے کہ اے لوگو! سیاہ تاریک فتنے تمہارے اوپر آچکے ہیں، اے لوگو! جو باتیں میں جانتا ہوں اگر تمہیں ان باتوں کا پتہ چلا، تو بہت کم ہنسو گے اور زیادہ روگے۔ [رواہ الامام أحمد، ورجالہ رجال الصحیح]

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم شر یعنی کفر و شرک میں تھے، اللہ تعالی نے اس شر کو ختم کر کے آپ ﷺ کے ہاتھ پر ہمیں اسلام کے خیر کی طرف ہدایت دی، تو کیا اسلام کے اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے پوچھا: وہ شر کیسا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تاریک اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے ہوں گے، جو یکے بادیگرے آئیں گے، یہ فتنے گائے کی چہروں کی طرح ایک دوسرے سے ملتے جلتے تمہارے پاس آئیں گے، تمہیں یہ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ فتنے کہاں سے آئیں ہیں۔ [رواہ الامام أحمد]

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ یہ فتنے تم پر گائے کے چہروں کی طرح مسلط ہوں گے، اکثر لوگ ان فتنوں میں ہلاک ہوں گے، مگر جو ان فتنوں کو پہلے سے جانتا ہو۔ [رواہ ابن أبي شیبہ، ونعیم فی کتاب الفتن]

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فتنے آئیں گے اور ان کی دفاع کے لیے اپنے افراد ہوں گے، جو اپنی ناک کے ذریعے (یعنی ان فتنوں کا مقابلہ کر کے) ختم کریں گے۔ پھر دوسرے فتنے آئیں گے، پھر ان کے مقابلے کے لیے چند افراد کھڑے ہو کر اپنی ناک کے ذریعے (مقابلہ کر کے ان کو) ختم کریں گے، پھر دوسرے فتنے اٹھیں گے، تو ان کے مقابلے کے لیے لوگ کھڑے ہوں گے اور انہیں اپنی ناک کے ذریعے (مقابلہ کر کے ان کو) ختم کریں گے ز

پھر اور فتنے آئیں گے، تو ان کے مقابلے کے لیے لوگ کھڑے ہوں گے اور ان فتنوں کو اپنی ناک (یعنی قوت وطاقت کے ذریعے) ختم کریں گے، پھر اس کے بعد پانچواں فتنہ آئے گا جو دھماء (یعنی سخت سیاہ اور تاریک) لمبا چوڑا طویل وعریض فتنہ ہوگا، روئے زمین پر یہ فتنہ ایسے پھیلے گا، جیسا کہ پانی پھیلتا ہے۔ [رواہ ابن أبی شیبہ]

میں کہتا ہوں: موجودہ دور میں آنے والے فتنوں میں جب بھی کوئی فتنہ آتا ہے، تو ہم اس سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے بعد جب دوسرا فتنہ آتا ہے، تو وہ دوسرا فتنہ ہمیں پہلے سے زیادہ مصروف کر دیتا ہے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عوف! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی، جب کہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک جنت میں ہوگا اور باقی سارے فرقے جہنم میں ہوں گے، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کب ہوگا؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پولیس زیادہ ہوں گے، باندیاں مالکن بن جائے گی، میمنے اور بھیڑ بکریوں (جیسے لوگ خطیب بن کر) منبروں پر بیٹھ جائیں گے۔

قرآن مجید کو آلاتِ موسیقی کی طرح بن سنور کر پڑھا جائے گا، مساجد کی زیب وزینت (میں حد سے تجاوز) کی جائے گی، بلند وبالا منبر بنائے جائیں گے اور مالِ غنیمت کو اپنا ذاتی ملکیت تصور کر کے استعمال کریں گے، زکاۃ دینے کو تاوان تصور کیا جائے گا، امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا۔

دین کا حصول غیر اللہ (دنیا) کے لیے کیا جائے گا، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے باپ کو دور کرے گا، اس امت کے بعد والے لوگ پہلے والے لوگوں پر لعن طعن کریں گے، ہر قبیلے کا سب سے بڑا فاسق ان کا سردار ہوگا، علاقے کا بڑا سب سے ذلیل آدمی ہوگا، آدمی کے شر سے بچنے کے لیے اس کا اکرام کیا جائے گا۔

انہی دنوں یہ صورت حال ہوگی کہ لوگ شام کے ایک بہترین شہر دمشق کی طرف بھاگ جائیں گے اور وہاں ان کو دشمن سے نجات ملے گی۔ میں نے کہا: کیا شام فتح ہوگا؟

آپ ﷺ ہاں، عنقریب شام فتح ہوگا، اس کے بعد فتنے شروع ہو جائیں گے، پھر تاریک، اندھیرے یکے بادیگرے فتنے آئیں گے، یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی مہدی آئیں گے، اگر تم اس زمانے کو پالو، تو ان راہ یاب لوگوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ [رواہ الطبرانی، قال الھیثمی: وفیہ عبد الحمید بن ابراہیم، وثقہ ابن حبان، وھو ضعیف، وفیہ جماعۃ لم أعرفھم]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے آئیں گے، جو سارے عربوں کو اپنی لپیٹ میں لیں گے، اس فتنے کے مقتولین آگ میں ہوں گے، اس دور میں زبان کا وار سے (یعنی زبان کے استعمال کا وبال) تلوار کے وار سے زیادہ سخت ہو گی۔

[رواه الامام أحمد، وأبو داؤد، والترمذي، وابن ماجه، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، قلت: ورواته كلهم ثقات، سوى ليث بن أبي سليم، فقد تكلم فيه، وقد روى له البخاري في صحيحه تعليقا، ومسلم مقرونا بآخر، وروى عنه غير واحد من اكابر الأئمة منهم معمر، وشعبة، والثوري، وقال الدارقطني: انما أنكروا عليه الجمع بين عطاء وطاؤوس ومجاهد، على هذا فحديثه هذا حسن ان شاء الله تعالى]

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں یہی روایت نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے، جو جڑ سے لوگوں کو کاٹ ڈالیں گے، عربوں میں ہوں گے، اس زمانے میں زبان کا وار تلوار کے وار سے زیادہ سخت ہو گی، ان سب کے مقتولین آگ میں ہوں گے۔

قولہ: **تستنظف العرب**: علامہ ابن الأثیر اور علامہ ابن منظورؒ نے لکھا ہے کہ ہلاکت کے اعتبار سے یہ فتنہ سارے لوگوں کو ڈھانپ لے گا، جیسا کہ "**استنظفت الشی**" اس وقت کہا جاتا ہے، جب ایک چیز مکمل وصول کر لیں، اسی وجہ سے: استنظفت الخراج کہا جاتا ہے یعنی پورا لگان لیا، اس وقت "**نظفته**" نہیں کہا جاتا۔

ملا علی القاریؒ نے مرقاۃ شرح مشکاۃ میں لکھا ہے کہ تستنظف کا معنی ہے: اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے والوں کو اللہ تعالیٰ رذائل، قبائح اور دیگر کئی ان خرابیوں سے محفوظ، پاک اور صاف رکھیں گے، جن میں دوسرے لوگ مبتلا ہوں گے۔

حمود تویجری نے لکھا ہے کہ یہ قول دلیل کے اعتبار سے مضبوط ہے، اور پہلے والا قول کتبِ لغت کے دلائل کے اعتبار سے قوی ہے، تاہم ملا علی القاریؒ کے قول کی تائید اسی حدیث میں فتنۃ الدھیماء کے بارے میں فرمایا کہ اس امت میں کوئی ایک بھی اس کے تھپڑ سے نہیں بچے گا، مزید فرمایا: یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ ایمان والوں کا، جن میں منافق نہیں ہوں گے اور دوسرا گروہ منافقین کا، جن میں ایمان والے نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث خود اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خالص مومنین کو منافقین، شک و تردد اور فتنوں میں مبتلا گروہ سے جدا کر کے صاف کیا جائے گا، ایسا نہیں ہو گا کہ ان کو بالکل جڑ سے اکھیڑا جائے گا۔ کیونکہ فتنۃ الدھیماء یہ فتنۂ دجال سے پہلے سب سے بڑا فتنہ ہو گا۔

دجال:

دجال[1] وہ بدترین غائب ہے، جس کا انتظار کیا جاتا ہے، جو سب سے بڑا جھوٹا، دھوکہ باز اور قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ دجال سے پہلے کئی فتنے وقوع پذیر ہوں گے۔ امام مہدی کے دورِ خلافت کے آخری دور میں ایک مخصوص واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد دجال غصہ ہو گا

اس پر دلیل وہ احادیث ہیں، جو صحیح مسلم اور جامع الترمذی میں مروی ہیں کہ اس سے پہلے عربوں کو کوئی فتنہ مکمل طور پر اپنی لپیٹ میں نہیں لے سکے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مجھے ام شریکؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دجال سے پناہ لینے کے پہاڑوں میں پناہ لیں گے، تو ام شریک نے پوچھا کہ عرب اس وقت کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ عرب اس زمانے میں بہت کم ہوں گے۔[قال الترمذی:هذا حديث حسن صحيح غريب]

اس پر سنن ابن ماجہ کی وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے، جو حضرت ابوامامہ الباہلیؓ سے دجال سے متعلق ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ عرب اس وقت کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عرب کم ہوں گے اور ان میں زیادہ تر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک نیک صالح آدمی ہو گا، ان کا امام نماز پڑھانے آگے ہو چکا ہو گا۔

حارث بن أبي أسامہ نے اپنی مسند میں حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا، تو مسلمانوں کا امیر امام مہدی انہیں نماز پڑھانے کے لیے دعوت دیں گے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: نہیں، اس امت کی فضیلت کے لیے تم آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہو۔[علامہ ابن القیم نے المنار المنیف میں اس حدیث کی سند کو جید کہا ہے]

[1] **دجل**: اصل میں خلط کرنے کو کہا جاتا ہے، چنانچہ عرب "دجل" اس وقت کہتے ہیں، جب کسی غیر اصل چیز کو اصل کے ساتھ مخلوط کر کے یہ ظاہر کیا جائے کہ اصل ہے۔ اسی معنیٰ کی وجہ سے حدیث میں آخری زمانے میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کو "دجالون" کہا گیا۔

احادیثِ مبارکہ میں دجال کا تذکرہ کثرت سے آیا ہے، دجال آخری زمانے میں ظاہر ہو کر الوہیت اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال اصل میں مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور حق کو ناحق کے ساتھ خلط کرنے والا۔ علامہ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ دال کے زبر اور جیم کی تشدید کے ساتھ دجال "دجل" سے ماخوذ ہے، جو ڈھانپنے کو کہا جاتا ہے، چونکہ دجال بھی باطل باتوں کو حق کے

ساتھ ڈھانپنے کی کوشش کرے گا، اسی وجہ سے اس کو دجال کہا جاتا ہے۔
اسی فرق کو ملحوظ رکھنے کی وجہ سے مسیح دجال کو الکذاب اور مسیح عیسیٰؑ کو ابن مریم کہا جاتا ہے۔ چونکہ دجال ایک خطرناک اور جھوٹا شخص ہو گا، جو بہت سے خطرناک اور لمبے چوڑے دعویٰ کرے گا، جس کی وجہ سے بظاہر حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر کے حقیقت کو نظروں سے اوجھل کرنے میں ماہر ہو گا، کائنات کا یہ بدترین جھوٹا شخص دجال کے نام سے جانا جاتا ہے۔
علامہ ابن کثیرؒ نے النہایہ میں لکھا ہے: دجال بنی آدم ہی کا ایک شخص ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے آخری زمانے میں لوگوں کی امتحان کے لیے پیدا کیا ہے، بہت سے لوگوں کو گمراہ کرے گا اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دے گا، اس کے ذریعے سے صرف فاسق لوگ ہی گمراہ ہوں گے۔
حافظ أحمد بن علی الآبار نے اپنی تاریخ میں مجالد عن الشعبی سے نقل کیا ہے کہ دجال کا کنیت ابو یوسف ہو گا۔
امام نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں نقل کیا ہے کہ دجال کی پیدائش "قوص" میں ہو گی۔ (قوص صعید مصر کے ایک گاؤں کا نام ہے)[الفتن لنعیم بن حماد]
الولید عن حنظلہ عن سالم عن أبیہ کی سند سے روایت ہے کہ دجال وہی ابن صائد ہے، جو مدینہ میں پیدا ہوا تھا۔ [رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن]
میں کہتا ہوں کہ اس بات میں اختلاف ہے کہ دجال کہاں پیدا ہوا ہے؟ ایسے ہی اس کے وجود کے بارے میں بھی؟ اور کیا وہ معمر ترین انسانوں میں ہے یا نہیں؟
احادیث وآثار میں دجال کے حلیہ کا حاصل یہ ہے کہ اس کے دائیں اور بائیں آنکھ میں عیب ہو گا۔ گندم گوں، سفید کھلا ہوا رنگت والا، گھونگھریلے، زیادہ بالوں والا، بعض احادیث میں طویل قد والا، بعض احادیث میں چھوٹے قد والا، قوی ہیکل بڑے جسم والا، دونوں پاؤں کے درمیان طویل فاصلہ، اور چلتے وقت پاؤں میں لنگڑاپن، بڑا سر اور چھوٹا جسم، سر میں ٹیڑا پن ہو گا، پیشانی پر دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یعنی ک، ف، ر ہجے کر کے لکھا ہوا ہو گا۔
حضرت تمیم داریؓ کی حدیث میں ہے کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں باندھا ہوا ہے، ایک روایت میں ہے کہ وہ یمن کے بعض جزیروں میں ہے۔ حضرت شریح بن عبید اور عمرو بن الأسود اور کثیر بن مرۃ تمام حضرات فرماتے ہیں: دجال ایک عام انسان نہیں، بلکہ حقیقتاً وہ شیطان ہے، جو یمن کے بعض جزائر

میں ستر (۷۰) زنجیروں میں بند ہیں۔ یہ بات معلوم نہیں، کہ اس کو کس نے بند کیا ہے؟ آیا سیدنا سلیمان علیہ السلام نے یا پھر کسی دوسرے نے؟ [الفتن، نعیم بن حماد]

جہاں تک زنجیروں سے نکلنے کا تذکرہ ہے، تو یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کے حیات ہی میں رونما ہوا ہے، چنانچہ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں گھومتا ہے۔(رواه: الإمام أحمد، والطبراني، والآجري في كتاب "الشريعة". قال الهيثمي: "وفي إسناد أحمد علي بن زيد، وحديثه حسن، وبقية رجاله رجال الصحيح، وفي إسناد الطبراني محمد بن منصور النحوي الأهوازي، ولم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور آج کے دن اس نے کھانا کھایا ہے۔(رواه الحاكم في "مستدركه"، وفيه عطية العوفي، وهو ضعيف)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے ایک طویل روایت میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیم داریؓ کی حدیث نے بہت تعجب میں ڈال دیا، کیونکہ یہ بات میری اس بات کے بالکل موافق ہے، جو میں کہہ رہا ہوں اور مکہ و مدینہ میں نہ آنے کے بارے میں وہی میری باتیں یہ بھی کہہ رہا ہے۔

غور سے سنو! کہ وہ بحرِ شام یا بحرِ یمن، نہیں، بلکہ مشرق کی جانب ہے اور پوچھا کہ مشرقی جانب تمہیں معلوم ہے کہ کہاں ہے؟ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ مشرق اس طرف ہے۔

فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔(أخرجه الإمام مسلم، في صحيحه) حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ دجال سر زمینِ مشرق میں خراسان نامی جگہ سے نکلے گا۔[الفتن، لنعیم بن حماد]

بادشاہت کے حصول کے بعد مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا:

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کی تفصیلی روایت یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک بار لوگوں کو جمع کرنے کے لیے ایک ایسے دن میں آواز دی، جس میں عام طور پر آواز نہیں ہوتی تھی، تو لوگ نکل کر مسجد کی طرف گئے، تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور منبر پر چڑھے، پھر فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ یہ فتنہ پچھلے دور میں نہیں تھا، آئندہ دور میں یہ فتنہ اس امت میں آئے گا۔

اور تمیم داریؓ نے مجھے بتلایا کہ وہ لخم اور جذام کے چند افراد کے ساتھ شام کے ایک سمندری سفر پر روانہ ہوا، لیکن ہوا کے جھونکوں نے ایک سمندری جزیرے کی طرف ہمیں دھکیل دیا۔

وہاں ہماری ملاقات ایک سیاہ حیوان سے ہوئی، جو لمبے لمبے بالوں کو ان کی کثرت کی وجہ سے کھینچ رہا تھا، تو میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں، تو اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں۔ ہم نے اس سے سوالات کیے، تو اس نے کہا کہ میں تمہیں خبر نہیں دوں گا، بلکہ تم سے اہم باتوں کے بارے میں پوچھوں گا۔ لیکن تم ایسا کرو، کہ اس ساتھ والی جگہ جاو، وہاں ایک شخص تمہاری باتوں کا نہایت شوقین ہے۔
وہ ہمیں لوہے کی زنجیر کے ساتھ باندھے ایک "کانے" شخص کے پاس لے آئے، اس نے پوچھا، تم کون ہو؟ ہم نے جواب دیا: عرب ہیں۔
پھر پوچھا آج کل عرب کیا کر رہے ہیں، ہم نے کہا ان میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے، جو ان کو اللہ کی طرف بلا رہا ہے۔ اس نے پوچھا: لوگوں نے کیا رویہ اپنایا؟ کہا کہ بعض لوگوں نے اس کی اتباع کی اور بعض نے چھوڑ دیا۔
اس نے کہا کہ اگر اس کی اتباع کرتے اور اس کی بات مانتے، تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔ پھر پوچھا کہ عرب کا لباس کیا چیز ہے؟ تو ہم نے جواب دیا کہ ان کی عورتیں اون اور روئی سے دھاگہ کات کر کپڑا بناتی ہیں۔ تو اس نے ہاتھ پر ران مارتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ پھر پوچھا کہ بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ خوب اچھی کھجوریں ہیں ہر سال ہم اس کا پھل کھاتے ہیں۔
تو ہاتھ ران پر مارتے ہوئے کہا ہائے افسوس! پھر کہا کہ عین زغر کس حالت میں ہے، تو ہم نے کہا وہاں کا پانی خوب کثرت سے بہتا ہے، جو کوئی بھی وہاں آتا ہے، تو سیراب ہو کر جاتا ہے۔
پھر ہاتھ کو ران پر مارتے ہوئے کہا ہائے افسوس! کاش اگر اللہ تعالی مجھے اس قید سے نجات دے، تو میں ہر گھاٹ پر داخل ہوں گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ وہاں میں داخل نہیں ہو سکوں گا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مکہ اور یہ مدینہ ہے، اللہ تعالی نے اس مدینہ کو اس طرح محترم رکھا ہے، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے مکہ کو محترم رکھا تھا۔
دجال کے خروج کے بعد مکہ اور مدینہ کا کوئی بھی کونہ اور گلی ایسی نہیں ہو گی، جہاں دجال کے روکنے کے لیے ایک فرشتہ مقرر نہیں ہو گا، جس کے پاس سونتی ہوئی تلوار ہو گی، جو قیامت تک دجال کو وہاں آنے سے روکے گا۔(رواه مسلم والطبراني واللفظ له عن عمران بن سليمان القيسي: ذكره البخاري وابن أبي حاتم، ولم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وبقية رجاله كلهم ثقات)
لیکن بادشاہت کے ملنے سے پہلے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا امکان ہے: جیسا کہ اس سے متعلق

روایت صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اللہ تعالی کانا اعور نہیں ہے، خبردار! دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے، گویا کہ اس کی آنکھ انگور کا نکلا ہوا دانہ ہے۔

اور آج کی رات مجھے خواب میں کعبہ کی زیارت ہوئی، وہاں میں نے ایک گندم گوں رنگت والے مردوں میں ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا، جس کے بال دونوں مونڈوں کے درمیان لٹک رہے تھے اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، اپنے ہاتھ کو دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے، ان کے درمیان طواف کر رہا تھا، تو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ مسیح بن مریم ہے۔

اور اس کے پیچھے ایک گھونگھریالے بالوں والا، دائیں آنکھ سے کانا، تمہارے ساتھیوں میں ابن قطن کی آنکھ کی طرح ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنا ہاتھ دو آمیوں کے کاندھوں پر رکھا ہوا بیت اللہ کا طواف کیا، تو میں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ مسیح دجال ہے۔ (صحیح مسلم)

میں کہتا ہوں: ابن صیاد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے صحابہ کرامؓ نے یہ گواہی دی تھی کہ یہ دجال ہے اور وہ مدینہ میں تھا اور مکہ بھی گیا تھا، چونکہ دجال تیس (۳۰) دجالوں میں سے ایک ہو گا، جو سب سے بڑا فتنہ ہو گا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے جھوٹے آئیں گے، ان میں سے ایک صاحب الیمامہ ہے، ایک صنعاء کا اسود عنسی ہے اور حمیر کا ایک آدمی ہو گا، اور ان میں سے ایک دجال ہو گا، جو سب سے بڑا فتنہ ہو گا۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہؓ نے بتایا کہ وہ تیس کے قریب ہوں گے۔ (رواه: الإمام أحمد، والبزار، وابن حبان في صحيحه. قال الهيثمي: وفي إسناد البزار عبد الرحمن بن مغراء، وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح، وفي إسناد أحمد ابن لهيعة، وهو لين)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب تک تیس (۳۰) بڑے جھوٹے نہ آئیں گے۔ ان میں سے آخری شخص کا نام کانا دجال ہو گا۔ (رواه الإمام أحمد، والطبراني، وابن حبان في صحيحه، والحاكم في مستدركه وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في تلخيصه) طبرانی کی روایت میں ہے کہ قیامت سے پہلے دجال آئے گا اور دجال سے پہلے تیس (۳۰) یا اس سے زیادہ دجال آئیں گے۔ ہم نے پوچھا اس کی علامت کیا ہو گی، تو جواب دیا کہ وہ ایک ایسا قحط لے کر آئے گا، جو اس سے پہلے کہیں

نہ دیکھا گیا ہو گا، جو تمہارے دین اور سنت کو تبدیل کر دے گا، جب تم اس کو دیکھو تو بچ کر رہو اور اس سے دور رہو۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ کسوف کے بعد خطبے میں فرمایا اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی، یہاں تک تیس (۳۰) بڑے جھوٹے نہ نکلیں اور ان میں سے آخری کا نام دجال ہو گا۔ پھر فرمایا کہ دجال اس وقت تک نہیں آئے گا، جب تک کہ تم بڑے بڑے واقعات نہ دیکھ لو، جن کی عظمت وہیبت تمہارے دلوں پر بہت زیادہ ہو گی اور تم ایک دوسرے سے پوچھو گے کہ کیا اس بارے میں نبی کریم ﷺ نے کچھ پیشن گوئی فرمائی تھی، یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے کھسک جائیں۔(رواه الإمام أحمد، والطبراني، وابن حبان في صحيحه، والحاكم في مستدركه، وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في تلخيصه)

میں کہتا ہوں: موجودہ دور میں مکہ کے یہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹا دیئے گئے اور زمین کے ساتھ برابر کر دیئے گئے اور حرمِ شریف میں توسیع کے نام پر وہاں بلند و بالا عمارتیں تعمیر کی گئیں۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی دجال کا آنا ہے: حضرت حذیفہ بن اُسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دس بڑی بڑی نشانیاں تسبیح کے دانوں کی طرح یکے بادیگرے مسلسل وقوع پذیر ہوتی رہیں گی، ان میں سے ایک نشانی جب پوری ہو کر تسبیح کا ایک دانہ گر جائے گا، تو دیگر علامات بھی رفتہ رفتہ جلدی جلدی پوری ہوتی رہیں گی، ان میں سے ایک دجال کا خروج، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج وماجوج کی فتح، دابۃ الارض اور سورج کا مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہو جانا ہو گا۔ اور اس کے بعد کسی کا ایمان لانا کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ [رواہ ابن عساکر فی تاریخہ]

علامہ ابن کثیرؒ نے نقل کیا ہے کہ امام بیہقیؒ نے امام حاکمؒ سے نقل کیا ہے کہ پہلی نشانی خروجِ دجال ہو گی، پھر نزولِ عیسیٰ علیہ السلام، پھر یاجوج ماجوج، پھر دابۃ الارض کا خروج پھر سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

جن بد ترین لوگوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان میں سے ایک دجال ہے: حضرت عبدالرحمن الاعرج حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات (۷) امور سے پہلے اعمالِ صالحہ کی ادائیگی میں جلدی کرو، کیا بھلا دینے والے فقر کا انتظار کر رہے ہو؟ یا سرکشی میں مبتلا کرنے والی مالداری کا؟ یا خراب مرض کا؟ یا عقل میں کمی لانے والے بڑھاپے کا؟ یا آنے والی موت کا؟ یا پھر

دجال کا؟ اور جن کا انتظار کیا جاتا ہے، ان میں سب سے بُرا دجال ہے، یا پھر قیامت کا انتظار ہے، یاد رہے قیامت بہت کڑوی اور بہت بڑا حادثہ ہے۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب حسن، قال الحاكم: الحديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي فى تلخيصه)

قیامت سے پہلے رونما ہونے والے چند حالات کا احادیث میں تذکرہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے علامات میں سے یہ ہے کہ بخل اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی۔ خائن کو امین اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور ایسے لباس عام ہو جائیں گے، جن کو پہن کر عورتیں ننگی ظاہر ہوں گی۔ رذیل وذلیل قسم کے لوگ شریف اور اصیل لوگوں پر چڑھ کر غلبہ حاصل کریں گے۔

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ ربِ کعبہ کی قسم! میں نے بھی اپنے محبوب ﷺ سے اسی طرح سنا تھا۔ پوچھا گیا کہ تحوت سے کیا مراد ہے، فرمایا کہ کمزور گھرانے کے رذیل وذلیل لوگ اچھے لوگوں پر اونچے ہوں گے۔ اور "وعول" سے مراد شریف اور اچھے گھرانے کے لوگ ہیں۔(قال الهيثمي: "رجاله رجال الصحيح؛ غير محمد بن الحارث بن سفيان، وهو ثقة. وقد رواه البخاري في "الكنى" بنحوه، ورواته ثقات)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال سے پہلے بہت سے سال دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور خائن کو امین تصور کیا جائے گا اور اس زمانے میں رویبضہ باتیں کریں گے، پوچھا گیا ہے کہ رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: بڑا فاسق آدمی ہے، جو لوگوں کے امور اور ملی وقومی معاملات میں بات کرنے کی جسارت کرے گا(رواه الإمام أحمد، وفي إسناده محمد بن إسحاق، وهو مدلس، وبقية رجاله ثقات)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے، جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا، اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا، بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت۔ اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔

عرض کیا گیا: رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو عام لوگوں کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے۔ بے وقوف لوگ بھی اس زمانے میں قوموں کی تقدیر کے فیصلے کریں گے۔

(رواه: الإمام أحمد، وابن ماجه، والحاكم في "مستدركه" وقال: "صحيح الإسناد ولم يخرجاه" ووافقه الذهبي في "تلخيصه")
مسند احمد اور مستدرک حاکم کی روایت میں فرمایا: کمینے اور بے وقوف لوگ بھی عوامی مسائل (یعنی عظیم صوبائی اور قومی معاملات) کی انجام دہی میں (سربراہی کا کردار ادا کرتے) ہوں گے۔اور امام حاکم کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اس زمانے میں بے حیائی عام ہو جائے گی۔
امام نعیم بن حماد کے الفاظ یہ ہیں: دجال کے خروج سے پہلے کئی سال دھوکے کے ہوں گے، ان میں صادق کو جھوٹا اور جھوٹے کو صادق قرار دیا جائے گا اور امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا اور رویبضہ لوگ باتیں کریں گے، پوچھا گیا کہ رویبضہ سے کیا مراد ہے تو فرمایا: گرے پڑے غیر سنجیدہ لوگ۔
حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال سے پہلے کئی سال دھوکے باز ہوں گے، ان میں بارش زیادہ مگر فصل کم اُگے گی۔اور سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا قرار دیا جائے گا۔خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا۔اور رویبضہ اس زمانے میں بولیں گے، پوچھا گیا کہ رویبضہ سے کیا مراد ہے، فرمایا: غیر معتبر لوگوں کو بھی عظیم امور میں فیصلہ دہی کا حق دیا جائے گا۔(رواه الطبراني بأسانيد. قال الهيثمي: "وفي أحسنها ابن إسحاق، وهو مدلس، وبقية رجاله ثقات) علامہ جوہری نے لکھا ہے کہ رویبضہ سے مراد کمزور اور کمینہ آدمی ہے۔علامہ ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ کم ذات، گرا پڑا کمزور انسان مراد ہے۔
مذکورہ بالا احادیث اور اہل لغت حضرات کے کلام سے معلوم ہوا کہ بے وقوف، فاسق، کم ذات، کم عمل، ذلیل، حقیر اور کمینہ سب اقسام کے لوگ عظیم الشان، ملی، قومی، صوبائی اور بڑے بڑے امور کی انجام دہی کریں گے۔
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا اور خیانت پیشہ لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیشہ بتلایا جائے گا، بغیر طلب کیے لوگ گواہیاں دیں گے اور بغیر حلف اٹھوائے حلف اٹھائیں گے اور کمینے باپ دادا کی اولاد، دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائے گی، جن کا نہ اللہ پر ایمان ہوگا اور نہ رسول پر۔(رواه البخاري في "تاريخه"، والطبراني) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب اللہ

تعالیٰ جھوٹے امیر اور ان کے فاجر و گنہگار وزیر نہیں بھیجیں گے، جن کے اعوان و مددگار خائن اور نامور شخصیات ظالم ہوں گی۔ اس زمانے کے قاری راہبوں کی طرح فاسق وفاجر ہوں گے، ان کے دل مردار سے زیادہ گندے ہوں گے، ان سب کی خواہشات ایک دوسرے سے جدا ہوں گی۔
اللہ تعالیٰ ان پر سخت سیاہ تاریک غبار آلود فتنے مسلط کریں گے، وہ احمقوں کی طرح ان فتنوں میں گر پڑیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ختم ہوتی رہیں گی، یہاں تک کہ کلمہ "لاالہ الااللہ" کہنے والا بھی باقی نہیں رہے گا۔(**رواه ابن أبي الدنيا**) حضرت مکحولؒ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی، جب تک کہ جھوٹے امراء، فاجر وزراء، ظالم مددگار، فاسق قراء نہیں آئیں گے۔ ان سب کی خواہشات ایک دوسرے سے جدا ہوں گی، گناہوں سے نہیں رکیں گے، ان کا لباس تو راہبوں کی طرح ہو گا، لیکن ان کے دل مردار سے زیادہ گندے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اندھیری رات کی طرح فتنے مسلط کریں گے، جن میں وہ یہود کی طرح گریں گے۔

ذكره أبو بكر أحمد بن محمد بن عبد الخالق في كتاب "الورع". رواه عبدالله ابن الإمام أحمد في "زوائد الزهد"من حديث علي المرادي عن معاذ رضي الله عنه مختصرًا؛ قال: "يكون في آخر الزمان: قرَّاء فسقة، ووزراء فجَرة، وأمناء خوَنة، وعُرفاء ظَلَمة، وأمراء كذبة". وهكذا رواه البخاري في "التاريخ الكبير"؛ إلا أنه قال: عن عيسى المرادي)
مسند بزار میں حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت میں ہے دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی، جب تک کہ جھوٹے امراء، فاجر وزراء، ظالم مددگار، فاسق قراء نہیں آئیں گے۔ ان سب کی خواہشات ایک دوسرے سے جدا ہوں گی، گناہوں سے نہیں رکیں گے، ان کا لباس تو راہبوں کی طرح ہو گا لیکن ان کو دین کی طرف کوئی رغبت نہیں ہو گا۔

قوله: "وليس لهم رغبة"؛ أي: في الخير. "أو قال: رِعَة"؛ بكسر الراء؛ أي: ورع عن المحرمات. "أو قال: زعة"؛ بكسر الزاي؛ أي: وازع يمنعهم من مخالفة الأوامر وارتكاب النواهي. یعنی خیر کی طرف ان کو کوئی رغبت نہیں ہو گی۔ "رعہ" راء کے زیر کے ساتھ اس کا مطلب محرمات سے روک تھام نہیں ہو گی۔ "زعۃ" زاء کے زیر کے ساتھ اس کا مطلب یہ ہے کہ احکامات کی ادائیگی اور نواہی سے روکنے والا کوئی نہیں ہو گا۔(قال الهيثمي: "فيه حبيب بن عمران الكلاعي، ولم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح")

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ فاجر گناہگار تکبر کرے گا اور حیلہ باز، چال باز اور مکار آدمی لوگوں کے نزدیک ہوگا۔ اور انصاف کرنے والا اس زمانے میں عاجز ہوگا۔ ان کے ہاں امانت غنیمت شمار ہوگی، زکوٰۃ تاوان سمجھی جائے گی، نماز کو بتکلف لمبا کرکے پڑھیں گے اور صدقہ وخیرات احسان جتلا کر خرچ کیا جائے گا۔ اس زمانے میں لونڈیوں سے مشاورت ہوگی، عورتوں کی بادشاہت ہوگی اور بے وقوفوں کی حکمرانی ہوگی۔ **(رواه ابن المنادي)**

(الماحل): سے مراد مکار اور فریب دینے کے لیے تدبیر بنانے والا شخص ہے، علامہ جوہری نے لکھا ہے کہ محل سے مراد مکر اور فریب ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے محل بہ، جب کوئی شخص بادشاہ، گورنر اور امیر کے پاس حیلہ لے کر لوگوں کی شکایت کرتا ہے۔ اور مماحل سے مراد مکار، فریب اور دھوکہ باز شخص ہے۔ علامہ ابن الأثیر نے لکھا ہے کہ رجل محل سے مراد دھوکہ باز اور تدبیریں بنانے والا شخص ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسی اقوام آئیں گی کہ ان کے چہرے آدمیوں کی طرح ہوں گے، لیکن ان کے دل شیطانوں جیسے ہوں گے۔ بھیڑیوں کی طرح لوگوں کو چھیر پاڑ کا نشانہ بنائیں گے، ان کے دلوں ذرہ برابر رحمت نہیں ہوگی۔ نہایت خون بہانے والے ہوں گے۔ قبیح اور ناکارہ کاموں سے منع نہیں ہوں گے۔ اگر تم ان کے پیچھے چلو، تو تمہیں دھوکہ دیں گے اور ان سے چھپ جاو، تو تمہاری غیبت کریں گے۔

اگر وہ تم سے بات کریں، تو جھوٹ بولیں اور اگر ان سے امانت رکھی جائے، تو خیانت کریں۔ ان کے بچے چرب زبان اور ان کے بڑی عمر والے مکار اور حیلہ باز ہوں گے۔ (رواه الطبراني في الصغير والأوسط والخطيب في تاريخه وهو حديث ضعيف)

علامہ حمود تویجری لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں اسلام کے اکثر نام لیوا لوگوں کا یہی حال ہے جو حدیث کے بالکل عین مطابق ہے۔

وقوله: "لا يَرِعُون عن قبيح": راء کے کسرہ کے ساتھ اس کا معنٰی ہے، جو برائی سے نہیں رکتے اور نہ ہی اس میں حرج محسوس کرتے ہیں۔

قوله: "واربوك": علامہ ابن الأثیرؒ لکھتے ہیں کہ یہ ورب سے ہے، جس کا معنٰی فساد ہے یعنی تمہارے ساتھ دھوکہ کریں گے۔

علامہ ابن منظورؒ امام لیثؒ سے نقل کرتے ہیں کہ موار بہ سے ماخوذ ہے، جو دھوکہ اور چال بازی کو کہتے ہیں۔ **قوله: "صبيبهم عارم"**: چال باز کو کہتے ہیں۔

ابن الاثیر اور ابن منظور کہتے ہیں کہ عرام کا معنی شدت، قوت اور زیادہ چال بازی ہے۔ رجل عارم کا معنی خبیث و شریر ہے۔

قوله: "وشابهم شاطر": علامہ جوہریؒ لکھتے ہیں کہ اپنے اہل کو خباثت کے ساتھ دھوکہ دینا شاطر کہلاتا ہے۔ اور ابن منظور سے نقل کیا ہے کہ فلان شاطر: جو شخص درستگی سے ہٹ کر کام کرے، صواب اور درستگی سے دور آدمی شاطر کہلاتا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ہوگا جو بھیڑیے ہوں گے، اس زمانہ یا تو بھیڑیا بن کر رہو اور اگر بھیڑیا نہ ہو، تو اس کو بھیڑیے کھا جائیں گے۔(رواه الطبراني في الأوسط.قال الهيثمي: وفيه من لم أعرفهم) (رواه: الطبراني في الصغير والأوسط، والخطيب في تاريخه، وهو حديث ضعيف)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا، جس میں لوگوں کی حالت اس طرح ہوگی، جس طرح سونے کے خزانے میں آزمائش ہوتی ہے۔ اہل شام کو گالیاں مت دو، ان کے ظالموں کو گالی دو۔ کیونکہ وہاں ابدال موجود ہیں۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی جانب آسمان سے ایک عذاب بھیجیں گے، جو انہیں غرق کر دے گا، یہاں تک کہ اگر ان کے ساتھ لومڑیاں بھی جنگ کریں گے، تو وہ لومڑیاں بھی ان پر غالب آجائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو بارہ ہزار یا پندرہ ہزار لشکر کے ذریعے ان کی مدد کریں گے، جن کی علامت "اُمت اُمت" ہوگی۔

یہ تین جھنڈوں میں منقسم ہوں گے، جن کے ساتھ ے جھنڈوں والا لشکر جنگ کرے گا، ان میں ہر ایک کی جنگ ملک کی خاطر ہوگی۔ یہ لوگ ان کے ساتھ لڑ کر انہیں شکست دیں گے۔ پھر ان میں ہاشمی ظاہر ہوگا، اللہ تعالیٰ ان میں الفت اور نعمت دوبارہ لے آئے گا، وہ سب اس انداز پر ہوں گے، یہاں تک کہ دجال آئے گا۔(رواه نعيم بن حماد في "الفتن"، والحاكم في "مستدركه" وقال: "صحيح الإسناد ولم يخرجاه"ووافقه الذهبي في"تلخيصه"وقد رواه الطبراني في "الأوسط" بنحوه مرفوعًا إلى النبي ﷺ. قال الهيثمي: "وفيه ابن لهيعة، وهو لين، وبقية رجاله ثقات")

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین حالات ایسے ہیں، جن سے جو بھی نجات پائے گا، وہ حقیقتاً نجات پا گیا۔ پہلا وہ شخص جو میری موت کے بعد فتنوں سے نجات پا گیا۔ دوسرا وہ شخص جو ایک مظلوم، صابر اور حقوق دہندہ خلیفہ کی شہادت کے وقت نجات پا گیا۔ اور تیسرا وہ شخص جو دجال کے فتنے سے نجات پا گیا۔(رواه الطبراني. قال الهيثمي : "وفيه إبراهيم بن يزيد

المصري، ولم أعرفه، وبقية رجاله ثقات") میں کہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی موت کے بعد مرتدین کے فتنے کا آغاز ہوا، صابر اور خلیفہ برحق سے مراد سیدنا عثمانؓ ہے، جن کی موت کے بعد سے آج تک امت میں فتنہ اور شر وفساد چلا آرہا ہے۔ تیسرا فتنہ دجال ہے۔

حمود تویجری کہتے ہیں کہ دجالِ اکبر: مسلمانوں کا روم کا ایک شہر قسطنطنیہ کے فتح کے بعد نکلے گا۔ سب سے پہلے اس فتنہ کا باقاعدہ آغاز ایران کے شہر اصبہان کے ایک محلہ یہودیہ سے ہوگا۔ ستر (۷۰) ہزار یہودی اپنے اسلحوں اور سبز جبوں کے ساتھ اس کی مدد کے لیے نکلیں گے۔ ایسے ہی ستر (۷۰) ہزار تاتاری نسل، خراسان کے لوگ بھی اس کی مدد کے لیے نکلیں گے۔ پہلے جابر بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا، پھر نبوت کا اس کے بعد خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جاہل عوام، چرواہے اور غیر سنجیدہ لوگ اس کی اتباع کریں گے، اللہ تعالیٰ کے نیک صالح بندے اور متقی گروہ ان پر رد کریں گے اور دجال کی مخالفت کریں گے۔

دجال ایک ایک شہر، ایک ایک قلعہ، ایک ایک علاقہ، ایک ایک ملک قبضہ کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے علاوہ روئے زمین کا کوئی بھی حصہ ایسا نہیں ہوگا، جہاں چل کر اپنے قبضہ میں داخل نہ کرے گا۔ چالیس دن تک زمین پر زندگی گزارے گا۔ ایک دن سال کا، ایک دن مہینے کا، ایک دن ہفتے کا اور باقی سارے دن عام معمول کے مطابق گزریں گے۔ یہ سارا دورانیہ ایک سال اور ڈیڑھ مہینے ہوگی۔ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ بہت سے خلافِ عادت امور ظاہر کریں گے، جس کو چاہے اللہ تعالیٰ گمراہ کریں گے، مگر کئی مؤمن ثابت قدم ہوں گے اور ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوگا اور جن کو اللہ تعالیٰ چاہے، ہدایت نصیب کریں گے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی بارہ ہزار یا پندرہ ہزار کے لشکر میں نکلے گا۔ ان کا رعب ان سے آگے چلتا رہے گا، ان کے مقابلے میں جو بھی دشمن آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کو شکست دے گا۔ ان کی علامت "اُمت، اُمت" ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ ان کے مقابلے میں شام سے سات (۷) مختلف جھنڈے نکلیں گے، اور امام مہدی ان سب کو شکست دے کر حکومت حاصل کریں گے۔ لوگوں کے پاس آکر انہیں محبت، نعمت، آزادی اور بے خوفی دیں گے۔ ان کے آنے کے بعد بڑی علامات میں سے صرف خروجِ دجال ہوگا۔ [الفتن]

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت سے امام مہدی نکلیں گے، جو بہترین

سیرت والے ہوں گے، جو قیصر کے شہر کو فتح کریں گے۔ جو اُمتِ محمدیہ ﷺ کے آخری امیر ہوں گے۔ جس کے زمانے میں خروج دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔[الفتن]
حضرت اُرطاۃؒ سے روایت ہے کہ حضرت اُحمد ﷺ کے اُہلِ بیت میں سے ایک آدمی آئے گا، جو اچھی سیرت والا ہوگا۔ جس کے زمانے میں قیصر کا شہر فتح ہوگا۔ یہ اُمتِ محمدیہ ﷺ کا آخری بادشاہ یا اُمیر ہوگا، جس کے زمانے میں دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔[الفتن]
حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، جو ہندوستان کو فتح کر کے سرزمینِ ہند کو پاؤں تلے روند ڈالے گا۔ وہاں کے خزانے لے کر بیت المقدس کے زیور اور زینت کے طور پر رکھے گا۔ اور بیت المقدس کے بادشاہ کے پاس ہندوستان کے بادشاہوں کو ہتھکڑیوں میں قید کر کے لایا جائے گا۔ اس کے دور میں مشرق و مغرب کے ممالک فتح ہوں گے۔ اس کا ایک ٹھکانہ خروج دجال تک ہندوستان میں ہوگا۔[الفتن]
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ شہید کو سابقہ شہداء کے مقابلے میں دوہرا اجر ملے گا۔ یا یہ فرمایا کہ اس زمانے میں گذشتہ مؤمنین کے مقابلے شہید کو دوہرا اجر ملے گا۔ امام مہدی کا لشکر کبھی بھی خوف کے ہاتھوں متزلزل نہیں ہوگا۔ اور اس لشکر کا باقی ماندہ حصہ دجال کے ساتھ قتال کرے گا۔[الفتن]
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ پھر دجال ضرور نکلے گا اور اللہ تعالیٰ ایسے اولیاء اللہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح کرے گا، جن سے موت، مرض اور بیماری اٹھالے گا یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو جائے گا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد دجال سے جنگ لڑیں گے۔[الفتن]
حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ نفاذِ حق کے لیے قتال کرے گا۔ اپنے مدِ مقابل پر غالب آتا رہے گا، یہاں تک اس لشکر کا آخری حصہ مسیح دجال کے خلاف جنگ لڑے گا۔(رواه: الإمام أحمد، وأبو داود، والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في تلخيصه) حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ مجھے اُم شریک نے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ لوگ ضرور بالضرور دجال سے پہاڑوں میں بھاگ کر پناہ لیں گے۔ تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! اس زمانے میں عرب کہاں ہوں گے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب اس زمانے میں بہت کم ہوں

گے۔(قال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح غريب")
اس روایت کے مضمون پر سننِ ابن ماجہ کی ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے جس کو ابو امامہ باہلیؓ سے دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ جب اُم شریکؓ نے پوچھا، تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ عرب اس زمانے میں بہت کم ہوں گے اور زیادہ تر عرب بیت المقدس میں ہوں گے۔ اور ان کا امام ایک نیک آدمی ہو گا۔
اس دوران وہ امامت کے لیے آگے ہو گا۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو امام مہدی ان کو امامت کے لیے آگے کریں گے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ نہیں! تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس امت کے ایک امیر کی اقتداء میں نماز پڑھنا اس اُمت کے اعزاز واکرام کے طور پر ہو گا۔(رواه ابن ماجه في "سننه" قال فيه ابن القيم في المنار المنيف: إسناده جيد)
حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ عنقریب قسطنطنیہ فتح ہو گا، تو ان کا امیر کہے گا کہ آج کے دور مالِ غنیمت میں کوئی خیانت نہیں ہو گی۔ اس دوران کہ وہ ڈھال بھر بھر کر سونا اور چاندی تقسیم کریں گے، آواز آئے گی کہ تمہارے شہر میں دجال نکل آیا ہے۔ لوگ اپنا مال واسباب چھوڑ کر دجال سے قتال کے لیے نکل جائیں گے۔(قال الهيثمي:وفيه علي بن زيد، وهو حسن الحديث، وبقية رجاله ثقات"رواه البزار موقوفا، وله حكم الرفع؛ لأنه لا دخل للرأي في مثل هذا، وإنما يقال عن توقيف)
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب تک کہ اہل روم "اعماق اور دابق" میں نہیں اتریں گے، جب اہل روم آئیں گے، تو روئے زمین میں سب سے بہتر لوگ اس دن شہر سے نکل کر روم کے خلاف صف بندی کریں گے، اس وقت اہلِ روم مسلمان مجاہدین سے کہیں گے ہم سے جدا ہونے والے لوگوں کو ہمارے حوالہ کر دو، تاکہ ہم ان سے لڑیں، مگر مسلمان اہل روم کو جواب دیں گے: نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم: ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالہ نہیں کریں گے، تو اس کے بعد اہل روم مسلمانوں سے قتال کریں گے۔ اس دوران ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے، جن کا اللہ تعالیٰ کبھی بھی توبہ قبول نہیں کریں گے اور ایک تہائی قتل ہو جائیں گا، جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء میں سے ہوں گے اور ایک تہائی فتح پالیں گے، جو آئندہ کبھی کسی فتنہ کا شکار نہیں ہوں گے اور پھر ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔

اس دوران کہ یہ غنیمت تقسیم کریں گے اور انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائی ہو گی۔ شیطان ان میں آواز لگائے گا کہ دجال تمہارے اولاد میں نکل چکا ہے، تو یہ نکل جائیں گے، مگر یہ خبر درست نہ ہو گا۔

جب شام کے علاقے میں آئیں گے، تو دجال نکل چکا ہو گا، اس دوران کے مسلمان لڑائی کے لیے اپنی صفوں کو ترتیب دے رہے ہوں گے اور نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی۔

حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا، وہ لوگوں کو نماز کی امامت دیں گے، جب اللہ تعالی کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا، تو نمک کی طرح پگھل جائے گا، اگر عیسیٰ علیہ السلام بالفرض اس کو قتل نہ کرتے اور چھوڑ دیتے، تو وہ ہلاک ہو جاتا۔ مگر آپ علیہ السلام اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور لوگوں کو اپنی چھڑی پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔[صحیح مسلم]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ روم میرے اہلِ بیت عترت اہل بیت میں سے ایک والی کے خلاف لشکر کشی کرے گی، جس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہو گا، اس کا مقابلہ عماق نامی ایک جگہ پر ہو گا اور وہاں لڑائی ہو گی، مسلمانوں میں سے ایک تہائی یا اس مقدار کی طرح لوگ مارے جائیں گے، پھر دوسرے دن لڑائی ہو گی، تو مسلمانوں سے اتنے لوگ مارے جائیں گے۔

پھر تیسرے دن لڑائی ہو گی اور یہ روم کے خلاف فتح ہو گی، پھر مسلسل مسلمانوں فتوحات کرتے چلے جائیں گے، مالِ غنیمت ڈھالوں میں تقسیم کے دوران ایک چیخنے والا آواز لگائے گا کہ دجال پیچھے تمہارے اولاد میں نکل آیا ہے۔[رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق]

حضرت یسیر بن جابرؓ سے روایت کی کہا: ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا اس کا تکیہ کلام ہی یہ تھا۔ عبد اللہ بن مسعود! قیامت آگئی ہے۔ وہ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ٹیک لگائے ہوئے تھے (یہ بات سنتے ہی) اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر کہنے لگے۔ قیامت نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہو گی نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی، پھر انھوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن (غیر مسلم) اہل اسلام کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے (مقابلے کے) لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔

میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں پھر کہا: تمہاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔ مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستے

آگے بھیجیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں ہوں گے (وہیں اپنی جانیں دے دیں گے۔) پھر وہ سب جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی۔
یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔ اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی واپس ہو جائیں اور وہ بھی کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے۔
پھر مسلمان موت کے طلبگاروں کا دستہ آگے کریں گے۔ اور شام تک جنگ کریں گے، پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کے طلبگار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف اٹھیں گے، اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کو ان (کافروں) کے خلاف کر دے گا۔ وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔ انھوں نے یا تو یہ الفاظ کہے۔ اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا وہ ان سے جونہی گزرے گا مر کز جائے گا ۔(ہوا بھی اتنی زہریلی ہو جائے گی۔) ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی، جو سو تھے، تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ بچا ہوگا۔ (اب) وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے۔ اور کیسا ورثہ (کن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک (نئی) مصیبت کے بارے میں سنیں گے۔
جو اس سے بھی بڑی ہوگی۔ ان تک یہ زوردار پکار پہنچے گی۔ کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو ہوگا۔ سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں (سواریوں) کے رنگ تک پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے۔ یا فرمایا: روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔" (رواه الإمام أحمد، وأبو داود الطيالسي، ومسلم. وقد رواه عبد الرزاق في مصنفه)
امام عبدالرزاق نے اس ارشاد کے بعد: "کون سی میراث کی تقسیم پر خوشی ہوگی؟ حضرت معمرؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت قتادۃ آگے بھی یہ حدیث بیان کرتے، کہ مسلمان چلیں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ داخل ہوں گے، تو وہاں سونا چاندی پائیں گے، جنہیں وہ مرد پہنتے ہوں گے۔ (ھم خیر الفوارس) کے بعد یہ ارشاد بھی نقل فرمایا کہ یہ حضرات دجال سے قتال کر کے شہادت کا مرتبہ پائیں گے۔

ھجیری: ھا کے کسرہ اور جیم کے تشدید کے ساتھ اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی حالت اور عادت یہ تھی۔
حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ گولان میں مسلمانوں کا رابطہ ہوگا، اے علی! میں نے کہا: لبیک یارسول اللہ! یہ بات جاننے کی ہے کہ تم بنی الاَصفر یعنی انگریزوں سے قتال کروگے اور ان کے بعد مومن بھی ان سے قتال کریں گے، پھر ان کے مقابلے کے اہل الحجاز کے عمدہ لوگ نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی ملامتی گر کی ملامتی کا پرواہ نہیں کریں گے، یہاں تک ان کے لیے اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور رومیہ تسبیح و تکبیر سے فتح کریں گے اور وہاں کے قلعوں کو منہدم کر کے اتنی کثرت سے مال حاصل کریں گے کہ اتنی زیادہ کسی نے نہیں لیا ہوگا، یہاں تک کہ مال ڈھالوں میں تقسیم کریں گے۔
پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ اے اہل اسلام! دجال تمہارے شہروں اور اولاد میں نکلا ہے، اس وجہ سے لوگ مال سے ہاتھ واپس لیں گے، بعض لوگ مال لے لیں گے اور بعض چھوڑ دیں گے، مال لینے والا اور چھوڑنے والا دونوں پشیمان ہوں گے، پھر پوچھا جائے گا کہ وہ چیخنے والا کون ہے، لوگوں کو اس بارے میں پتہ نہیں ہوگا، تو لوگ کہیں گے: ایک گروہ لد کی طرف بھیجو، اگر واقعی وہ نکلا ہو، تو تمہیں بتا دیں گے، جب وہ جا کر واپس آئیں گے۔
تو وہاں کچھ نظر نہیں آئے گا اور لوگ پر امن ہوں گے، تو پوچھیں گے کہ یہ چیخ صرف ہمارے ہاں سنائی گئی، قوی ارادہ کر کے ہم سب لد کی طرف جائیں گے اور واقعی نکلا ہو، تو جنگ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں اور اگر دوسرا معاملہ ہو، تو ویسے بھی وہ جگہیں تمہارے شہر، قبائل اور لشکر وغیرہ ہیں، تو وہاں لوٹ جاؤ گے۔
[رواہ ابن ماجہ مختصرا والطبرانی وھذا لفظہ، والحاکم فی مستدرکہ بنحوہ، قال الھیثمی: وفیہ کثیر بن عبداللہ، وقد ضعفہ الجمہور، وحسن الترمذی حدیثہ]
مصنف ابن اَبی شیبہ کی ایک مرسل روایت میں اُبوالزاہریہ سے مروی ہے کہ ملاحم یعنی عالمی جنگوں میں مسلمانوں کی فوجی چھاؤنی دمشق اور دجال کے خروج کے بعد بیت المقدس اور یاجوج ماجوج سے بچاؤ کے وقت طور ہوگی۔
حضرت ابوامامہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی بھی جگہ ایسا نہ ہوگا، جس پر وہ نہ چلا ہو، سوائے مکہ اور مدینہ کے، کیونکہ ان شہروں کے دروازوں پر فرشتوں کے ہاتھوں میں سونتے ہوئے تلوار ہوں گے، جب دجال بارش کے سیلابی ریلے کے اجتماعی جگہوں میں

کڑوی زمین کے اختتام پر ظریب اُحمر کے پاس آئیں گے، پھر اہلِ مدینہ پر تین مرتبہ زلزلہ ہوگا، جس سے وہاں کوئی بھی منافق نہیں بچے گا، بلکہ وہاں سے نکل جائے گا، اس زمانے میں مدینہ اس طرح پاک کریں گے جس طرح بٹی میں لوہار کھنے سے زنگ ختم ہو جاتا ہے۔

اسی دن کو یوم الخلاص کہا جائے گا، توام شریک نے پوچھا کہ اس دن مسلمان کہاں ہوں گے؟ تو جواب دیا: بیت المقدس میں ہوں گے، وہاں اس کا محاصرہ ہوگا، یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، تو وہاں سے دجال بھاگ جائے گا۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

امام ابوالحسن محمد بن عبداللہ الکسائی نے قصص الأنبیاء میں نقل کیا کہ حضرت کعب احبارؒ نے فرمایا کہ مہدی بلادِ روم کی طرف جائے گا۔ اس کے بعد روم اور قسطنطنیہ کا قصہ ذکر فرمایا: پھر کہا کہ اس کے بعد اَعورِ دجال نکلے گا۔ اور دجال ایک لمبا چوڑا آدمی ہوگا۔ جس کی دائیں آنکھ مسخ ہوگی اور بائیں آنکھ ستارے کے مانند ہوگی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرنے والا "یعنی "کافر" لکھا گیا ہوگا۔ دجال ربوبیت کا دعویٰ کرے گا۔ جو بھی اسے سنے گا، تو دجال کی پیروی کرے گا، سوائے اس کے جس کو اللہ بچائے۔ اس کے پاس جنت اور جہنم ہوگی، دجال کہے گا کہ جو مجھے سجدہ کرے گا، یہ اس کی جنت ہے اور جو انکار کرے گا، تو اس کو آگ میں داخل کرے گا۔

حضرت وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ دجال کے خروج کے وقت قومِ عاد پر بطورِ عذاب جاری رہنے والی ہوا کی طرح سخت اور تیز ہوا چلے گی۔ اور قومِ صالح پر آئی ہوئی چیخ کی طرح چیخ لگے گی۔ اور اصحاب الرس کی مسخ شدہ شکلوں کی طرح ان کی شکلیں مسخ ہوں گی۔ وہ لوگ خروجِ دجال سے پہلے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ دیں گے۔ ناحق خون بہائیں گے اور سود کو حلال سمجھیں گے، ان کی طرف سے گناہوں کے مصائب زیادہ ہوں گے۔ شراب پئیں گے، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ شہوت پوری کریں گی۔

اس دوران مشرق کی جانب ایک گاؤں "درداس" سے دجال ایک کانے، لنگڑے لولے گدھے پر سوار ہوگا۔ وہاں سے سانپ نکلیں گے اور دجال کو زے پشت ہوگا۔ ہر قسم کا اسلحہ، نیزے اور تیر وغیرہ دجال کے پاس ہوں گے۔ سمندروں میں غوطے لگا کر کعبہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا، زنا کی اولاد اس کے فوجی ہوں گے، ساحر اس کے پاس آئیں گے اور جہاں بھی جائے گا، خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال پوری زمین کا طواف کرے گا، حتیٰ کہ سرزمینِ بابل میں داخل ہو کر حضرت خضر علیہ السلام سے ملے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو حضرت خضر علیہ السلام کہیں گے، اے دجال! تو نے جھوٹ بولا، کائنات کا

پروردگار تو وہ ہے، جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔
تو دجال اس کو قتل کرے گا کہ رب العالمین تمہیں زندہ کر دے! پھر دجال حضرت خضر علیہ السلام کو دوبارہ زندہ کرے گا، تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے، تو حضرت خضر علیہ السلام کہیں گے یہ لو، اے دجال! میں زندہ ہوا۔ پھر وہ دجال کے پیروکاروں سے کہیں گے: اے لوگو! تم اس کافر ملعون کی عبادت مت کرو، تو دجال ان کو تین بار قتل کر کے زندہ کرے گا۔ پھر دجال مکہ کی طرف جائے گا، لیکن وہاں فرشتے بیت اللہ کے ارد گرد حلقہ بنا کر وہاں کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ کی طرف کوچ کرے گا، تو وہاں بھی ایسے ہی فرشتوں کا پہرہ ہو گا۔
دجال چار شہروں کے علاوہ دنیا بھر کے تمام شہروں میں گھومے پھرے گا: مکہ، مدینہ، بیت المقدس اور طرسوس۔
جہاں تک اس زمانے کے مسلمانوں کا تعلق ہے، تو وہ نماز و روزے تو ادا کریں گے، لیکن انہوں نے مساجد کو چھوڑ کر گھروں میں ادائے صلاۃ کو معمول بنایا ہو گا۔ اس دوران ایک مرتبہ تو سفید طلوع ہو گا، مگر دوبارہ سیاہ برآمد ہو گا، پھر زمین لرزے گی، لیکن مسلمان صبر کریں گے، حتیٰ کہ دجال کے خلاف امام مہدی کے اعلانِ جنگ کی باتیں سن کر خوش ہوں گے، امام مہدی کے سر پر رسول اللہ ﷺ کی طرح سفید پگڑی ہو گی۔
ان کے درمیان خونریز جنگ ہو گی، ان میں سے دجال کے تیس (۳۰) ہزار لوگ قتل ہوں گے اور دجال شکست کھا کر بیت المقدس کی طرف چلا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں کو پکڑنے کا حکم دیں گے۔ پھر ان پر سرخ اندھی بھیج کر ان کے چالیس (۴۰) ہزار لوگوں کو ہلاک کر دیں گے۔
پھر امام مہدی کو پائے گا اور دجال کے پاس پچاس (۵۰) ہزار لشکر ہو گا، انہیں اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور اسکی بناء پر لوگوں کو ایمان کی دعوت دیں گے، مگر وہ ایمان نہیں لائیں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں بندر اور خنزیر بنا دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ زمین پر اتارنے کے لیے بھیجیں گے، آپؑ دوسرے آسمان پر ہوں گے، تو جبرئیل امین آکر کہیں گے اے روح اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو زمین پر اترنے کا حکم دے رہے ہیں۔
آپؑ کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار فرشتے سبز پگڑیوں، گھوڑوں پر تلواروں سمیت اتریں گے اور ان کے ہاتھ میں برچھے ہوں گے۔ جب اتریں گے، تو ایک منادی کہے گا کہ اے مسلمانو! اب حق آگیا اور باطل کے مٹنے کا وقت قریب آپہنچا۔

اور اس کے بعد نکل کر منظرِ عام پر ظاہر ہو گا۔ (شاید یہ واقعہ بیت المقدس کو یہود کے قبضے سے چھڑائیں گے اور سلطنت عثمانیہ کے سابقہ دار الخلافۃ قسطنطنیہ کو سیکولر طاقتوں کے قبضے سے آزاد کر کے اپنی حکومت میں شامل کریں گے) منظرِ عام پر کھلم کھلا نکلنے کے بعد مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری دنیا میں دجال گھومے گا اور فساد پھیلائے گا، امام مہدی اور ان کے انصار کے ساتھ لڑائی کرے گا۔ یہود کی مدد سے دار الخلافۃ کے مرکز بیت المقدس میں امام مہدی اور ان کے انصار کا محاصرہ کرے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس اتریں گے، اس کے بعد دجال کا پیچھے کر کے فلسطین کے بابِ لد کے قریب اس کو قتل کریں گے اور مسلمان سارے یہودیوں کو قتل کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعض مؤمنوں کے چہروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں جنت کے بلند درجات کی بشارت دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور سارے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، اس کے بعد روئے زمین پر سارے انسان مسلمان ہو جائیں گے۔ پوری زمین پر امن وامان عام ہو جانے کے بعد امام مہدی

سب سے پہلے امام مہدی اس آواز کو سنیں گے، تو اس کے پاس جانے کی فکر کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کی طرف آئیں گے اور جب دجال انہیں دیکھیں گا، تو تیز آندھی میں کمزور چڑیا کی طرح کانپنا شروع ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھیں گے، جب دجال انہیں دیکھے گا، تو آگ میں پیتل کے پگھلنے کی طرح پگھلے گا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال سے پوچھیں گے کہ تمہارا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ تم معبود ہو، تو اب مجھ سے اپنے آپ کو کیوں نہیں بچا سکتے؟

پھر اس کو ایک برچے سے مار کر قتل کر دیں گے۔ پھر انصارِ مہدی کی دجال کے پیروکاروں سے لڑائی شروع ہو جائے گی۔ دجال کے ظالم آلہ کاروں کو ختم کر کے روئے زمین کو ان کے ظلم سے پاک کر کے عدل سے بھر دیں گے۔ حتیٰ کہ وحشی جانور اور درندے نکل کر عام چراگاہوں میں پھریں گے۔ اور بچے ان کے ساتھ کھیلا کریں گے۔ اور عورتیں لق دق صحراء وبیابانوں میں اپنی عزت وعصمت کی پر نہیں ڈریں گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے مؤمنوں کے لیے خزانے نکالیں گے، جن سے ہر فقیر مالدار ہو جائے گا۔

وفات پاجائیں گے۔ [1]

---

[1] حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیسی حالت ہوگی، جب ابن مریم تمہارے پاس آکر اتریں گے اور تمہاری امامت کریں گے یا یہ فرمایا کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کروگے، تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں وہ فتح کریں گے، پھر فارس، تو وہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کریں گے، پھر تم روم میں جہاد کروگے، تو اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے فتح کریں گے، پھر تم دجال سے لڑوگے تو اللہ تعالیٰ اس کے خلاف تمہیں فتح دیں گے، راوی کہتے ہیں کہ نافعؓ نے پوچھا: اے جابر! ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ دجال اس وقت نکلیں گے، جب روم فتح ہو جائے۔[أخرجه مسلم]

حضرت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو میری امت کے ایسے لوگ پائیں گے، تو تمہاری طرح ہوں گے جو تمہاری طرح، یا ان کے بہترین لوگ تمہاری طرح یا تم سے بہترین لوگ ہوں گے۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال دین کی کمزوری کے زمانے میں آئے گا، جب علم کم ہو کر پیچھے چلا جائے گا۔ دجال (۴۰) چالیس راتیں زمین میں چکر لگائے گا، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور پھر ایک دن ایک مہینے کے برابر، پھر ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد ایام عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ اور دجال کے پاس سواری کے لیے ایک گدھا ہوگا، جس کے دونوں کے کانوں کے درمیان چالیس ۴۰ گز کا فاصلہ ہوگا۔ اور وہ لوگوں کو کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یعنی ک۔ف۔ر۔ ہجے کے ساتھ لکھا ہوگا، جس کو ہر لکھا اور ان پڑھ مؤمن پڑھ سکے گا۔

ہر پانی اور پانی کے گھاٹ کے پاس آئیں گے سوائے مکہ اور مدینہ کے، کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں شہروں کی حفاظت کریں گے اور اس کی حفاظت کے لیے مکہ اور مدینہ کے دروازوں پر فرشتے بٹھائے ہوں گے۔ اس کے پاس اس وقت روٹی کے پہاڑ ہوں گے، جب لوگ سخت مشکلات میں ہوں گے، جو لوگ اس کی اتباع کریں گے، تو ان کو بھوک نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، مجھے اس سے زیادہ ان نہروں کے بارے میں پتہ ہے، ایک کو جنت اور ایک کو جہنم کہا جائے گا، جسے وہ جنت کہے گا، وہ آگ ہوگا اور جسے وہ آگ کہے گا، وہ جنت ہوگا۔

راوی کہتا ہے: میں نے سنا کہ اس کے پاس ایسے شیطان ہوں گے، جو لوگوں سے بات چیت کریں گے، اور اس کے پاس ایک بہت بڑا فتنہ ہو گا، وہ آسمان کو حکم دے گا، تو دیکھتی آنکھوں سے لوگوں کو بارش برستا ہوا نظر آئے گا۔ ایک نفس کو قتل کرے گا، پھر زندہ کرے گا، جس کو لوگ دیکھیں گے۔ لوگوں کو کہے گا: یہ سب کچھ تو رب ہی کر سکتا ہے؟

راوی کہتا ہے: لوگ جبلِ دخان کی طرف بھاگ جائیں گے، دجال ان کے پاس جا کر اس کا محاصرہ کریں گے، جب حصار سخت ہو گا اور لوگوں کو سخت مصیبت اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سحری کے وقت آسمان اتریں گے۔ اور کہیں گے کہ تم اس خبیث کذاب کے مقابلے میں کیوں نہیں نکلتے؟

یہ زندہ آدمی ہے، یہ لشکر اس کی طرف متوجہ ہو کر جائیں گے، تو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہو گی اور نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی، ان کو کہا جائے گا: اے روح اللہ! آپ آگے ہو کر نماز کی امامت کیجئے، تو وہ کہیں گے: نماز کے لیے تم میں سے کوئی امامت کرے، جب وہ فجر کی نماز پڑھیں گے، تو دجال کے مقابلے کے لیے نکلیں گے، فرمایا: جب کذاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا، تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام چل کر انہیں قتل کریں گے، یہاں تک کہ درخت اور پتھر آواز دیں گے کہ اے روح اللہ! یہ یہودی ہے، جس جس یہودی کا کوئی پیچھا کرے گا، تو قتل سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا۔[صرف امام احمدؒ نے اس روایت کو نقل کیا ہے]

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا، آپ نے اس کے ذکر کے دوران میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی، یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے، جب شام کو ہم آپ کے پاس دوبارہ آئے، تو آپ نے ہم میں اس شدید تاثر کو بھانپ لیا، آپ نے ہم سے پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ کے رسول اللہ! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا: تو آپ کی آواز میں ایسا اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں حاضرین پر دجال کے علاوہ دیگر جہنم کی طرف بلانے والوں کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں، تمہاری طرف سے اس کے خلاف اس کی تکذیب کے لیے دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا، تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا، اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ خود نگہبان ہو گا۔ وہ گھچے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔

میں ایک طرح سے اس کو عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک راستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہوگا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ! زمین میں اس کی سرعت کی رفتار کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے، تو وہ آسمان کے بادل کو حکم دے گا، وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا، تو وہ فصلیں اگائے گی۔

شام کے اوقات میں ان کے جانور چراگاہوں سے واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔

پھر ایک اور قوم کے پاس آئے گا اور انہیں بھی دعوت دے گا وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے، وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔

وہ دجال بنجر زمین پر گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس بنجر زمین کے خزانے اس طرح نکل کر اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔

جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں، پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر یکبارگی دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بن بنایا جانے والا ہدف یکدم ٹکڑے ہو گیا ہو، پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ زندہ ہو کر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ دجال اسی عالم میں ہوگا، جب اللہ تعالی مسیح کو مبعوث فرما دے گا وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی، کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اس کی سانس کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ ﷺ اسے ڈھونڈیں گے، تو اس سے لد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس دجال کے دام میں آنے سے محفوظ رکھا ہوگا، تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ [رواہ مسلم]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل فیصلہ کرنے والے، انصاف کرنے والے امام کی صورت میں نازل ہوں گے، جو صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کریں گے اور مال کو پانی کی طرح اتنا بہائیں گے کہ لینے والے نہیں ملے گا۔[الفتن، نعیم بن حماد] اس طرح روایت صحاح میں بھی مروی ہے]

حضرت ابن طاووسؒ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم امام عادل، ہادی، انصاف کرنے والے حاکم کی صورت میں اترے گا، جب وہ اتریں گے، تو صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے۔ اس زمانے میں پوری دنیا میں صرف ایک ہی دین ہوگی، روئے زمین میں امن وامان جاری کریں گے، یہاں تک کہ شیر اور گائے ایسے اکھٹے بیٹھیں گے، جیسا کہ گائے اپنے بیل کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے اور ہر زہر والی چیز اپنی زہر کو نکال باہر کرے گی، اور آدمی کے سر پر اژدھا رینگے گی، مگر اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور چھوٹی بچی شیر کے ساتھ اس طرح کھیل کود کرے گی، جس طرح چھوٹے کتے کے ساتھ کھیلتی ہے اور اس زمانے میں عربی گھوڑا بیس (۲۰) درھم کا ہوگا[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیائے کرام آپس میں ایک دوسرے علاتی بھائی ہیں، ان کا دین ایک اور مائیں مختلف ہیں، میرے ساتھ زیادہ مناسبت رکھنے والی نبی سیدنا عیسی ابن مریم علیہ السلام ہے، کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی رسول اور نبی نہیں اور وہ تمہارے درمیان نازل ہوں گے، اس کو پہچانو، وہ میانے قد والے، سرخی سفیدی رنگت والے آدمی ہوں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اس دور میں وہ صرف دین اسلام کو قبول کریں گے۔ اس کی دعوت اللہ رب العالمین کی توحید کی طرف ہوگا، اس زمانے دینِ حق اس طرح عام ہوگا کہ شیر گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ رہے گا اور بچے سانپ کے ساتھ کھیلیں گے، مگر وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک امام عادل اور انصاف پسند حکمران کی صورت میں نازل ہوں گے اور قریش امارت کو واپس چھین لیں گے اور وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ کو ختم کرین گے اور اس زمانے میں سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگا اور جنگ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا اور روئے زمین امن

دامان سے اس طرح بھر جائے گی، جس طرح برتن پانی سے بھرتا ہے اور زمین چاندی کے تھال کی طرح زرخیز ہو جائے گا، دشمنی، عداوت اور بغض مکمل طور پر ختم ہو جائے گی اور بھیڑیا بکری کے ساتھ اس طرح رہے گا جس طرح ان کے ساتھ کتا رہتا ہے اور شیر اونٹوں میں اس طرح رہے گا جس طرح وہاں گائے رہتی ہے۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ یہود سے تم قتال کرو گے اور پتھر کے پیچھے یہودی چھپے گا اور پتھر کہے گا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے کھڑا ہے آجا! اس کو قتل کر دے۔[رواہ الامام أحمد والشیخان اور یہ لفظ مسند أحمد کا ہے، اور بخاری کا لفظ بھی اس طرح مروی ہے]

اور مسلم شریف میں یہ لفظ ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے قتال کریں گے اور مسلمان انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ درخت اور پتھر کے پیچھے یہودی چھپیں گے اور درخت اور پتھر کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! آجا، میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر دو، سوائے غرقد درخت کے، کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے[رواہ الامام أحمد]

علامہ نوویؒ لکھتے ہیں کہ غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے، جو بیت المقدس کے شہر میں مشہور ہے اور یہاں دجال اور یہود کا قتلِ عام ہو گا۔ ابو حنیفہ الدینوریؒ لکھتے ہیں: جب عوسجۃ کی درخت بڑی ہو جائے، تو غرقد بن جاتی ہے۔

حافظ ابن حجرؒ "فتح الباری" میں لکھتے ہیں: اس حدیث میں قربِ قیامت سے پہلے کئی نشانیاں کا ظاہر ہونا معلوم ہوتا ہے، جن میں درخت اور پتھر کا بات کرنا بھی شامل ہے، حدیث کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ ان باتیں حقیقت پر محمول ہو گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ مجاز پر محمول ہو، مگر اس طرح چھپنا کہ وہ ان کے لیے مفید نہ ہو، یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ حقیقی معنٰی مراد ہے کہ درخت عام باتیں کریں اور لوگ سنیں۔

حضرت ابو اُمامہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اس خطبے کے اکثر حصہ دجال سے متعلق تھا، پھر ایک طویل حدیث بیان کی، اور اس میں یہ بھی تھا کہ ام شریک بنت ابی العکر نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس زمانے میں عرب کہاں ہوں گے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑی سی تعداد میں ہوں گے اور اکثریت بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک نیک صالح آدمی ہو گا، اس دوران کہ ان صبح کی امامت کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول

ہو گا، تو یہ امام پیچھے کی طرف واپس ہو گا، تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو جائے۔
مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ اقامت چونکہ آپ کے لیے ہو چکی ہے، لہذا آپ امامت کے لیے آگے ہو جائیں، تو وہ امام سب لوگوں کو امامت کرائیں گے، جب سلام پھیریں گے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھولو! تو دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس کے پیچھے دجال ستر (۷۰) ہزار یہودی لشکر کے ساتھ ہو گا، ہر فوجی کے ساتھ سونے کے پانی ملمع تلوار ہو گا، جب دجال اس کو دیکھے گا، تو اس طرح پگھلے گا، جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اور بھاگے گا، تو حضرت عیسی علیہ السلام اس کو کہے گا: تم بھاگ کر مجھ سے نہیں بچ سکتے، تمہارے لیے میری ایک وار کافی ہے، تو اس کو بابِ لد کے مشرقی جانب پائے گا اور وہاں اس کو قتل کرے گا، اس کے بعد اللہ تعالی یہود کو شکست دے گا، دنیا بھر کے تمام اشیاء جن کے پیچھے یہود چھپیں گے، تو وہ گویا ہوں گے، چاہے وہ پتھر ہو، یا درخت یا جانور، سوائے غرقد درخت کے، کیونکہ یہ درخت نہیں بولے گی۔ ہر درخت یہ کہے گی کہ اے مسلمان! آجا، میرے پیچھے یہ یہودی ہے آؤ، اور اس کو قتل کرو۔ [رواہ ابن ماجہ]
علامہ جوہری لکھتے ہیں: کہ ساج سے مراد سبز جبے ہیں اور اس کی جمع سیجان آتی ہے۔ علامہ ابن منظور نے لسان العرب میں لکھا ہے کہ ساج سے مراد موٹے اور مضبوط جبے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ "ساج" سے مراد سیاہ سبز بنایا ہوا جبہ ہے ایک قول یہ ہے کہ اس سے سبز جبہ ہے، علامہ ابن الأعرابی نے لکھا ہے کہ اس سے سیاہ جبے مراد ہے اور اس کی واحد ساج آتی ہے۔
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے قبائل کا تذکرہ ہوا، تو لوگوں نے بنی تمیم کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: میدان میں ثابت قدم رہنے والے، اچھے عقل والے، بڑے سر والے، آخری زمانے میں دجال کے مقابلے میں سخت لوگ ہوں گے۔ [رواہ الطبرانی وغیرہ]
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو تمیم کا تذکرہ کیا، تو فرمایا کہ بڑے سر والے، ثابت قدم رہنے والے، آخری زمانے میں حق کے مددگار دجال کے سامنے سب سے زیادہ سخت ڈٹ رہنے والی قوم ہوں گی۔ [رواہ البزار] فتنۂ دجال میں دو احادیث گزر چکی تھی، ان میں پہلی حدیث حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال دین کی کمزوری اور علم کے ختم ہو کر واپس جانے کے بعد نکلے گا۔ اسی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مسلمان شام میں جبلِ دخان کی طرف بھاگ جائیں گے، تو دجال وہاں بھی ان کے پاس جا کر ان کا محاصرہ کرے گا اور وہاں محاصرہ زیادہ شدت اختیار

کرے گا اور انہیں سخت تکلیف ومصیبت اٹھانی پڑے گی۔[رواہ الامام أحمد باسناد صحیح والحاکم صححہ، وقال الذہبی: علی شرط مسلم]

حضرت سمرہ بن جندبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا: وہ بیت المقدس میں مومنوں کو محصور کرے گا، تو وہاں مسلمانوں سخت طریقے سے جھنجھوڑ دیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں کو ہلاک کر دیں گے۔[رواہ الامام أحمد، وابو یعلی، وابن خزیمہ، والطبرانی فی الکبیر، وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم فی مستدرکہ، وقال صحیح علی شرط الشیخین، ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ]

حضرت نہیک بن صریمؓ السکونی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور مشرکین سے قتال کروگے، یہاں تک کہ تمہارا بقیہ ماندہ لشکر دجال کے ساتھ نہر اردن پر قتال کرے گا، وہ مشرقی جانب ہوں گے اور تم مغربی جانب ہوں گے۔ راوی کہتا ہے مجھے ان دنوں یہ معلوم نہیں تھا کہ اُردن اور نہر اُردن کہاں پر واقع ہے۔[رواہ الطبرانی، والبزار، قال الھیثمی: ورجال البزار ثقات]

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ہمیشہ دینِ حق کے غلبہ کے لیے ایک لشکر قتال کرے گا، جو مخالفین کے مقابلے میں غالب ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا آخری حصہ مسیحِ دجال سے قتال کرے گا[رواہ الامام أحمد، وأبوداؤد، والحاکم، وقال صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ، ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ]

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے، تو اس وقت سے جہاد کو جاری رہے گا، یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال سے قتال کرے گا، کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل اس کو جہاد سے نہیں روک سکے گا۔[رواہ أبوداؤد]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض افراد حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے اور دجال کے ساتھ قتال میں حاضر ہوں گے[رواہ الترمذی فی کتاب العلل، وابن خزیمۃ، والحاکم فی مستدرکہ، والطبرانی فی الأوسط، قال الھیثمی: وفیہ معاویۃ بن واھب، ولم أعرفہ]

حضرت ثعلبہ بن عباد العبدی جو اہل بصرہ میں سے ہے، اس سے روایت ہے کہ میں حضرت سمرۃ بن جندبؓ کے ایک خطبہ میں حاضر ہوا، آپؓ نے خطبے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کی، کہ میں اور انصار کے چند بچے اپنی کشادہ زمین میں تیر اندازی کر رہے تھے، پھر سورج گرہن کے دوران صلاۃ کسوف کا تذکرہ کیا اور نماز کے بعد خطبہ میں دجال کے خروج کا ذکر کیا اور اس حدیث میں مزید فرمایا: وہ پوری زمین پر چلے گا سوائے حرم اور بیت المقدس کے، اور بیت المقدس میں مومن محصور ہوں گے اور ان

کو سخت ظاہری اور باطنی انداز سے جھنجھوڑا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں کو ہلاک کریں گے، یہاں تک کہ کسی باغ کی دیوار یا درخت کے جڑ میں پناہ لینے والے کے بارے میں درخت آواز دے گا کہ اے مومن! آجاؤ، یہ یہودی یا یہ کافر ہے اس کو قتل کرو۔ [رواہ أحمد، و أبو یعلی، وابن خزیمۃ، والطبرانی فی الکبیر وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ، ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ]

حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، یہاں تک پتھر کے پیچھے چھپے ہوئے یہودی کے بارے میں پتھر آواز دے گا اور اس کے پیچھے مسلمان دوڑ رہا ہو گا، جب مسلمان اس کے قریب ہو گا، تو یہودی پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا اور پتھر کہے گا اے اللہ کے بندے! جس کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ یہاں ہے۔ [رواہ الطبرانی]

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ غلبہ حق کے دین مخالف قوتوں سے لڑے گا یہاں تک کہ ان کا آخری حصہ مسیح دجال سے قتال کرے گا، حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ [أخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیہما]

مجھے عمرو بن أبی سفیان الثقفیؒ نے بیان کیا کہ اس کو انصار کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے، فرمایا: دجال نے شام میں مسلمانوں کا ایک پہاڑ میں محاصرہ کیا ہو گا، وہ دجال کے قتل کا ارادہ کریں گے، جب اچانک ان کو ایسی تاریکی گھیر لے گی، جس میں کسی کو اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آئے گا، اس دوران حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے، تو ان کی آنکھوں اور ان کے سامنے سے اندھیرا چھٹ جائے گا اور ایک زرہ پہنا آدمی سامنے آئے گا، تو لوگ اسے کہیں گے اے اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟

تو وہ جواب دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول، اس کا روح اور اس کا کلمہ عیسیٰ ابن مریم ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا کہ یا تو اللہ دجال اور اس کی لشکر پر عذاب نازل فرمائیں یا زمین میں دھنسا دے یا تمہارے اسلحوں کو ان پر اور ان کے اسلحوں کو تم پر مسلط کریں، تو لوگوں نے اس تیسرے اختیار کو پسند کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں اور نفوس کو شفا دے۔

راوی کہتا ہے کہ اس دن لمبا دھڑنگا، طویل زیادہ کھانے والا اور زیادہ پینے والا زیادہ کپکپی طاری ہونے کی وجہ سے اس کے ہاتھ تلوار نہیں اٹھا سکے گا، مسلمان ان کے خلاف اتر کر میدان میں آئیں گے اور دجال جب ابن مریم علیہ السلام کو دیکھے گا، تو اسی طرح پگھلے گا، جس طرح پیتل آگ میں پگھلتا ہے، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس پاس آئے گا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالیں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

مسیح دجال کا قتل

مسیح دجال کو قتل کیا جائے گا۔[1]

امام مہدی علیہ الرضوان کی وفات اس کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات:

امام مہدی وفات پاجائیں گے، اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں گے۔[2]

امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے سالم نے اپنے والد کی سند سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ یہود تمہارے ساتھ قتال کریں گے یہاں تک کہ تم ان پر مسلط ہوں گے اور پتھر کہے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آجاؤ اور اس کو قتل کرو۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ غلبۂ حق کے لیے قتال کرے گا یہاں تک کہ حضرت عیسی ابن مریم طلوعِ فجر کے وقت بیت المقدس میں اتریں گے اور حضرت امام مہدی کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی، تو وہ کہیں گے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! آپ ہمیں نماز کی امامت کریں، تو وہ جواب دیں گے، یہ امت اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز و مکرم ہیں، اس وجہ سے یہ آپس میں ایک دوسرے کے امام ہیں۔ [أخرجه أبو عمرو الداني]

[1] **دجال کا قتل**: حضرت عثمان بن أبي العاصؓ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے اور جب نماز ادا کریں گے، تو حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، جب نماز سے فارغ ہوں گے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ لے کر دجال کی طرف روانہ ہوں گے، جب دجال اس کو دیکھیں گے، تو جس طرح پیتل آگ میں پگھلتا ہے اسی طرح وہ بھی پگھل جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے حلق میں نیزہ رکھیں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ [رواہ أحمد]

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے ہاتھ سے قتل کریں گے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے اور لوگوں کو دجال کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔

[2] **۲۔امام مہدی علیہ الرضوان کی وفات**: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امام مہدی کے تفصیلی قصہ میں فرمایا: وہ مال تقسیم کریں گے اور لوگوں میں اپنے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے اور دینِ اسلام کا عظیم ہیکل اونٹ اپنے سینہ کو روئے زمین پر رکھ کر اسلام دنیا میں

امام مہدی کی صفاتِ شخصیہ

امام مہدی کی ولادت کے وقت اہلِ دل اور صاحبِ کشف علمائے کرام اور مشائخ عظام وغیرہ حضرات کو امام مہدی کی پیدائش کے بارے میں علم ہو جائے گا۔
امام مہدی کے قریبی رشتہ داروں، متعلقین، متوسلین اور بعض اہلِ علاقہ کو ان کی صفات کی وجہ سے ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ اندازہ ہو جائے گا۔ رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت سے پہلے ظہورِ مہدی کے لیے دنیا بھر سے آئے ہوئے سات (۷) علمائے کرام میں سے بعض کو ان کے بارے میں علم ہو گا۔ جیسا کہ حضرت حسینؓ سے ایک روایت میں منقول ہے، کہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ نہیں، اگر میں ان کو اپنی زندگی میں پالوں، تو ان کی خدمت کروں گا۔ [عقد الدرر للسلمی الشافعی]
اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پیدا ہوتے، اور حضرت حسینؓ کو ان کے بارے میں علم ہوتا، تو ان کو پہچان لیتے اور ان کی خدمت کرتے۔ یہ روایت ان لوگوں کے نظریات پر رد کرتی ہے، جو کہتے ہیں کہ امام مہدی کو اپنے بارے میں اور لوگوں کو ان کے بارے میں مہدی ہونے کا علم نہیں

نافذ ہو جائیں گے اور سات (۷) سال تک دنیا میں رہیں گے، پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے [أخرجه الامام أبو داؤد و أخرجه الامام أبو عمر و الدانی]
۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات: حضرت عبدالرحمن بن آدمؒ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام علاتی بھائی ہیں، ان مائیں مختلف اور ان کا دین ایک ہے اور میں دیگر لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مناسبت رکھتا ہوں، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں، وہ آسمان سے اتریں گے، جب تم اس کو دیکھو تو اس کو پہچانو، وہ سرخی مائل سفید، میانہ قد، دو زرد کپڑے پہنے ہوئے، گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، اگرچہ اس کو پانی نہ لگا ہوا ہو۔
وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے، اس زمانے میں اللہ تعالیٰ دیگر تمام مذاہب کو ختم کریں گے اور اس زمانے میں دجال ہلاک ہو جائے گا، پھر امن و امان قائم ہو جائے گا یہاں تک شیر اونٹوں کے ساتھ چریں گے اور گائے، بکری چیتا اور بھیڑیے کے ساتھ چریں گے، بچے سانپ کے ساتھ کھیلیں گے اور انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے وہ چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے اور پھر وفات پا کر مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

ہو گا۔
چونکہ امام مہدی کی صفاتِ شخصیہ سے متعلق اتنی کثرت سے روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی کے بارے میں بیعت سے پہلے خوب علم حاصل کر کے ان کو پہچان لینے میں کوئی پریشانی، دقت اور مشکلات نہ ہوں۔ جب کہ ان کے گرد وپیش رہنے والے، جان پہچان رکھنے والے اور دیگر اعزا و اُقارب وغیرہ کو ان صفات کی وجہ سے اس بات کا اندازہ ہو گا کہ یہ شخصیت دیگر افراد کی طرح کوئی عام انسان نہیں، بلکہ ضرور یہ کوئی عظیم انسان ہو گا۔

امام مہدی کی صفاتِ خَلقیہ یعنی پیدائشی وجسمانی صفات:

امام مہدی شکل وصورت میں نبی کریم ﷺ کی شکل و جسم مبارک کی طرح نہیں ہوں گے اور اخلاق وعادات میں نبی کریم ﷺ اخلاقِ مبارکہ اور عاداتِ میمونہ کے مشابہ ہوں گے۔[1]
امام مہدی کی پیشانی کشادہ ہو گی اور اس کی کشادگی کی وجہ سر کے سامنے حصے کے بال سر کے درمیان تک نکل چکے ہوں گے لیکن اس سے گنجا ہونا ہر گز مراد نہیں ہو گا۔ سر کے دائیں بائیں بال نہ ہونے کی وجہ سے پیشانی کشادہ ہو گی۔ نکلی ہوئی، اور ابھری ہوئی پیشانی ہو گی۔ جو سامنے کی طرف نکلی ابھری اور کشادہ پیشانی ہو گی۔[2]

---

[1] حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سید کہا ہے، اور عنقریب ان کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کی طرح ہو گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ان سے پہلے دنیا ظلم وستم سے بھر چکی تھی۔ [سنن ابی داود، سنن الترمذی، سنن النسائی]
ملا علی قاریؒ شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں: خُلق یعنی اخلاق وعادات میں نبی کریم ﷺ کی طرح ہوں گے اور خَلق یعنی شکل وصورت اور جسمانی وضع قطع میں نبی کریم ﷺ کے مشابہ نہیں ہوں گے۔
[2] حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی میری نسل سے ہوں گے، ان کی پیشانی کشادہ، اور ناک میانی ہو گی، روئے زمین کو اپنے عدل وانصاف اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کی آمد سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔ اور وہ سات (۷) سال تک حکومت کریں گے۔ (رواه أبو داود، والنسائي، والبيهقي، في البعث والنشور)
حضرت ابی وائل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہو گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ عنقریب اس کی اولاد میں

ناک کا تذکرہ: امام مہدی کی ناک "اَقنی" اور "اَشم" ہو گی اور اقنی الانف سے مراد ایسی ناک ہے جس میں لمبائی، بانسہ باریک اور درمیان میں جھکی ہوئی ہو، مگر اس سے مراد یہ بھی نہیں کہ جس کی ناک کا سرا باریک ہو گا وہی اقنی الانف ہو گا اور نہ ہی چپٹی حبشی نما ناک والا شخص اقنی الانف ہو گا۔ اور اشم الانف سے مراد ایسی ناک ہے، جس میں بلندی اور برابر دونوں ہو۔[1]

سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے نام کی طرح نام والا نکلے گا، ان کا نکلنا اس وقت میں ہو گا، جب لوگوں میں غفلت ہو گی، حق کو ناپید ہو کر ختم ہو چکا ہو گا اور ظلم ظاہر ہو گا، ان کے نکلنے سے آسمان وزمین کے رہائشی لوگ خوش ہوں گے وہ کشادہ پیشانی والا، باریک میانی ناک والا، بڑی پیٹ والا، دونوں رانوں کے درمیان فاصلے والا، موٹی رانوں والا، ران پر علامت والا، سامنے کے دونوں دانتوں میں فاصلے والا آدمی ہو گا، ان کے آنے زمین ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر جائے گی، جیسا کہ ان کے آنے سے پہلے زمین ظلم وجبر سے بھر چکی ہو گی(أخرجه السلمى فى عقد الدرر، وذكره الامام محمد السفاريني الحنبلى فى كتابه لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية وهي من روايي أبى داود فى السنن)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور میری عترت میں سے ایک آدمی نکالے گا، جس کے سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ ہو گا، نکلی ہوئی پیشانی والا ہو گا، زمین کو عدل سے بھر دے گا اور مال کو سخاوت کے ساتھ پانی کی طرح بہائے گا(أخرجه أبو نعيم الأصبهاني، وخرجه السيوطي في العرف الوردي)

حضرت مسلمہ بن عبدالملک نے ایک آدمی مسلم رومی کے پاس بھیجا، پھر ایک طویل حدیث میں امام مہدی کے اوصاف کے بارے میں فرمایا کہ گندم گوں رنگت والا، گھنگریالے بالوں والا، ابھری ہوئی باہر کی طرف نکلی ہوئی پیشانی والا ہو گا۔(رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی پیشانی سامنے کی طرف نکلی ہوئی ابھری اور کشادہ ہو گی۔(المعجم الموضوعي لأحاديث المهدي)

[1] حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی میری نسل سے ہوں گے، ان کی پیشانی کشادہ، اور ناک میانی ہو گی، روئے زمین کو اپنے عدل وانصاف اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کی آمد سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔ اور وہ سات (۷) سال تک حکومت کریں گے۔ جیسا کہ ابو نعیم اصبہانیؒ نے صفۃ المہدی میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں فرمایا کہ

رنگت کا تذکرہ: امام مہدی کے چہرہ کا رنگ چمکتا ہوا، عربی اور گندم گوں ہوگا۔[1]

میری امت میں سے ایک شخص "أشم الأنف" آئے گا، جو زمین کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

میں کہتا ہوں: کہ اقنی الانف اور اشم الانف سے مراد وہ شخص ہے، جس کی ناک میں صفت باریک بہت ہی کم ہوگی، جو غور سے دیکھنے والے کو ہی ظاہر ہوگی، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اشم اور اقنی دونوں صفات آپس میں ایک دوسرے کے متعارض ہیں، جو ایک شخص میں بیک وقت ملنی نایاب ہیں۔ جیسا کہ ہند بن ابی ہالہؓ نے نبی کریم ﷺ کے ناک کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ناک میانی اور بلند ہوگی، اور غور سے نہ دیکھنے والا اس کو باریک ناک تصور کرتا ہوگا۔

[1] حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی میرے اولاد میں سے ایک آدمی ہوں گے، ان کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہوگا، اس کا رنگ عربی اور جسم قد و قامت بنو اسرائیل کے آدمی کی طرح ہوگا، روئے زمین عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح ظلم و ستم سے بھر چکا ہوگا، زمین وآسمان کے لوگ اور فضا میں پرندے اس کی خلافت میں خوش اور راضی ہوں گے۔(أخرجه أبو نعيم، في مناقب المهدي. وأخرجه الطبراني في معجمه)

حضرت طاؤسؒ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی قریش کا ایک آدمی ہوگا، جس کی رنگت گندم گوں اور قد میانہ ہوگا۔(رواه نعيم بن حماد)

علامہ ابن منظور نے لسان العرب میں لکھا ہے کہ عربی رنگت سے مراد خالص عربی رنگ ہے، کیونکہ عام طور پر عربوں میں غالب رنگت گندم گوں ہی ہے۔ عرب اپنی رنگت کو سیاہ سے تعبیر کرتے ہیں اور گورے سفید رنگ کو عجم سے تعبیر کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں فرمایا:

"**بُعثت إلى الأحمر والأسود**" یعنی میں عرب وعجم کی طرف مبعوث ہوا۔ اور کہا کہ "الادمة" سے مراد گندم گوں رنگ ہے۔ ابن الأثیر لکھتے ہیں کہ اُدم یہ آدم کی جمع ہے، لوگوں میں سخت گندم گوں کو آدم کہا جاتا ہے، ایک قول یہ ہے کہ یہ اُدمۃ الأرض سے ماخوذ ہے یعنی زمینی رنگت، اسی وجہ سے سیدنا آدم علیہ السلام کو "آدم" کہا جاتا ہے۔

امام لیثؒ لکھتے ہیں کہ اُدمۃ ان لوگوں کو کہا جاتا ہے، جن کی رنگت میں سیاہی مائل آمیزش ہو۔ امام مہدی کے بارے میں بعض آثار میں ہے کہ حضرت علیؓ نے منبر پر فرمایا: میرے اولاد میں سے ایک آدمی آخری زمانے میں نکلے گا جس کی رنگت سفید مائل بہ سرخی ہوگی(**البحار**)

دانتوں کا تذکرہ: امام مہدی کے سامنے کے اوپر نیچے دونوں دانتوں میں فاصلہ ہوگا، لیکن اوپر کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ کم ہوگا اور نیچے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوگا۔ امام مہدی کے سامنے کے دونوں دانت چمکدار ہوں گے۔ [1]

میں کہتا ہوں کہ حضرات اہل السنۃ کی تشریحات کے مطابق ان دونوں میں تطبیق ممکن نہیں، کیونکہ امام مہدی کی رنگت کے بارے میں "آدم" اور "اُسمر" کا تذکرہ آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کا چہرہ گندم گوں ہوگا اور گندم گوں رنگت مائل بسیاہی ہوتی ہے، نہ کہ مائل بسفیدی۔ جیسا کہ علامہ ابن منظورؒ لکھتے ہیں: گندم گوں رنگت تھوڑی سی مائل بسیاہی ہوتی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک میں اسمر اللون یعنی گندم رنگت کا تذکرہ روایات میں آیا ہے ایسا ہی "مشربا بحمرة" یعنی سفیدی مائل بہ سرخی کا ذکر بھی آیا ہے۔

علامہ ابن الأثیر نے لکھا ہے کہ ان دونوں میں تطبیق میں اس طرح ممکن ہے کہ جب ایسی رنگت والا سورج کی دھوپ میں نظر آئے، تو گندم گوں نظر آتا ہے اور جب کپڑے زیب تن ہو (یعنی سورج کی دھوپ میں نہ دیکھے تو اس وقت) سفید نظر آتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے ابو صالحؒ کی روایت میں علامہ ابن المنادیؒ نے نقل کیا ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، اس کا قد میانہ، رنگت مائل بہ سرخی ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس امت کی پریشانی کو ختم کریں گے اور ان کی عدل وانصاف والی حکومت سے ہر ظلم ختم ہوگا، پھر اس کے بعد بارہ خلفا ہوں گے چھ (٦) حضرت حسنؓ کی اولاد سے اور پانچ حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے اور آخری ان کے علاوہ نسل سے ہوں گے اور جب وہ مر جائے گا، تو پھر زمانہ فساد کی طرف جائے گا۔

حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ بارہ مہدی ہوں گے پھر ان کے بعد روح اللہ کا نزول ہوگا اور وہ دجال کو قتل کریں گے۔ (اس روایت کے بارے میں علامہ ابن حجرؒ نے کہا ہے: واہ جدا۔ دیکھئے: الموسوعۃ للبستوی)

[1] حضرت ابو سلمہ عبد الرحمن بن عوف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور میری عترت میں سے ایک آدمی بھیجے گا، جس کے سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ ہوگا۔

اسی روایت میں حافظ ابو نعیم اُصبہانیؒ نے اپنے عوالی میں "افرق" کے بجائے "اُغرق" کا تذکرہ ہے۔ "اُغرق" کا معنیٰ سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو۔ یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ دونوں

ان کی گردن موٹی ہو گی۔[1] دونوں ران ایک دوسرے سے الگ اور جدا ہوں گے اور ان کے

ثنایا دانتوں کے درمیان مسوڑھے آجائیں یا معنی یہ ہے کہ ثنایا دانت دوسرے دیگر دانتوں سے خلط ملط ہو جائیں۔(عقد الدرر بتحقيق مهيب البوريني (أغرق) أخرجه الحافظ أبو نعيم الأصبهاني في عواليه) حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سید کہا ہے، اور عنقریب اس کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کی طرح ہو گا، جس کے سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ ہو گا، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ان سے پہلے ظلم و ستم سے بھر چکی تھی۔ "اُفلج" سے مراد وہی "اَفرق" یعنی فاصلہ ہے۔(عقد الدرر للسلمي)

حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ امام مہدی کی داڑھی گھنی، آنکھیں کالی ہوں گی، گویا کہ ان میں سرمہ لگا ہوا ہے، حالانکہ وہ بغیر سرمہ لگائے سرمہ گیں نظر آئیں گی، جب کہ سامنے کے دونوں دانت چمکدار ہوں گے۔(أخرجه نعيم في الفتن رواه الطبراني في معجمه وأخرجه أبو نعيم عنه في مناقب المهدي)

[1]ابن طاوس حضرت ابو بصیر سے اور وہ حضرت حسین بن علیؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جلالتِ قدر، کرم اور عظمت سے یہ بات بعید تر ہے کہ زمین کو بغیر عادل امام کے ایسے ہی چھوڑ دے، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، اس بارے میں مجھے بتا دیجئے کہ میں کس چیز کی طرف انتظار کر کے اپنے دل کو راحت دوں؟

تو آپؑ نے جواب دیا کہ اے ابو محمد! جب تک بنی فلاں کی حکومت ہو گی، امتِ محمدیہ کبھی بھی خوشحالی نہیں حاصل کر سکے گی، جب ان کی حکومت ختم ہو گی، تو پھر اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی کو امتِ محمدیہ دیں گے، جو تقویٰ کی روش پر چلیں گے اور ہدایت پر عمل پیرا ہوں گے اور اپنی حکومت میں رشوت نہیں چھوڑیں گے، میں اس کو نام اور ولدیت سے جانتا ہوں، پھر ایک موٹی گردن والا، ایک خال اور دو (۲) شاموں یعنی داغ نما علامت والا ہو گا۔

حکومتی امانت کی حفاظت کرنے والا اور عدل وانصاف کو قائم رکھنے والا ہو گا، روئے زمین کو فاجروں نے جس ظلم و ستم سے بھر دیا ہو گا، تو وہ اس کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دیں گے، تب لوگوں کو راحت ملے گی۔(اقبال الاعمال لابن طاؤس الحسنی)

اس روایت میں "القصرة" گردن کے جڑ کو کہتے ہیں، جب گردن موٹی ہو، اس کی جمع قصر اور اَقصار آتی ہے، الاقتضاب فی شرح اَدب الکتاب لابن السید البطلیوسی میں ہے کہ "القصرة" گردن کی جڑ کو کہتے ہیں

درمیان (فربہ ہونے کی وجہ سے) فاصلہ ہوگا، دونوں ران کشادہ اور چوڑے ہوں گے۔[1] ان کا قد میانہ،[2] اور جسم نہ فربہ ہوگا، اور نہ دبلا پتلا[3]، اور ان کی گردن سینے کی طرف مائل ہوگی، لیکن کبڑے کی طرح نہ ہوگی۔[4] امام مہدی کی بھنویں لمبی، گول ایک دوسرے سے جدا اور دونوں

اور بطورِ استدلال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ شعر پیش کیا ہے: أضرب بالسيف رقاب الكفرة:: كليث غابات غليظ القصرة: ترجمہ: میں تلوار سے کافروں کی گردنوں کو مارتا ہوں، جنگلوں کے شیروں کی طرح، جو موٹی گردن والے ہوتے ہیں۔

لسان العرب میں ہے کہ أزہری نے کہا ہے: کہ **الأغلب**: سے مراد الغليظ القصرة ہوتا ہے۔ جب کہ اسد أغلب اور غلب سے مراد موٹی گردن والا شیر ہوتا ہے۔

[1] حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے حضرت حسنؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہوگا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور عنقریب اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کی طرح ہوگا اس کی دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ ہوگا اور دونوں ران ایک دوسرے سے الگ اور جدا ہوں گے۔ (عقد الدرر للسلمي) ایک روایت میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میرے اولاد میں آخری زمانے میں ایک آدمی نکلے گا۔۔۔ روایت میں مزید فرمایا: اس کی رانیں چوڑی ہوں گی۔ (البحار)

[2] حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقرؒ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے امام مہدی کی صفت اور حلیہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپؓ نے فرمایا کہ امام مہدی میانے قد والے، خوبصورت چہرے والے ہوں گے، اس کے بال دونوں مونڈوں پر آویزاں ہوں گے، اس کے چہرے، سر اور داڑھی کے سیاہ بالوں کا نور بلند اور ظاہر ہوگا۔ (عقد الدرر السلمي)

[3] حضرت طاؤوسؒ نے حضرت علیؓ سے نقل کیا کہ امام مہدی قریش کے ایک نوجوان ہوں گے، گندم گوں اور میانے جسم والے ہوں گے۔ یعنی امام مہدی کا جسم نہ تو فربہ ہوگا اور نہ ہی دبلا پتلا۔ [الفتن]

[4] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی خلیفہ ہوں گے، جس کی گردن نیچے سینے کی طرف مائل ہوگی اور اوپر کی طرف نہ ہوگی اور نیچے کی طرف مائل ہونے سے مراد یہ نہیں کہ گردن کبڑے کی طرح ہوگی۔ (أخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان "موسوعة البستوي")

بھنوؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا۔[1] امام مہدی کی آنکھیں بڑی، سیاہ سرمہ گیں اور اندر کی طرف دھنسی ہوئی ہوں گی،[2] ان کے سر میں بیماری ہوگی، جس کی وجہ سے بال جھڑتے ہوں گے۔[3] گھنی داڑھی ہوگی۔[4] امام مہدی کے سر کے بال لمبے اور مونڈھوں پر آویزاں ہوں گے۔[5]

امام مہدی کے بدن پر خال کا تذکرہ: دائیں ہاتھ پر، بعض میں بائیں ہاتھ پر، بعض میں چہرے پر اور بعض میں کندھے پر خال کا تذکرہ ہے۔ تاہم ان سب روایات کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کی کہنی پر خال ہوگا اور ایک خال کندھے پر ہوگا۔ اور یہ خال بدن کے چمڑے سے تھوڑا سا ممتاز

---

[1] سقر بن رستم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی أزج، ابلج اور بڑی آنکھوں والے ہوں گے۔ أزج: کے معنی گول اور لمبی بھنویں ہیں۔ أبلج: دونوں بھنوؤں کے درمیان فاصلہ، ایک دوسرے سے جدا اور دونوں کا واضح ہونا مراد ہے۔ (الفتن نعیم بن حماد)

[2] سقر بن رستم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی بڑی آنکھوں والے ہوں گے۔ (الفتن)

[3] امام مہدی کا چہرہ سرخ، آنکھیں دھنسی ہوئی، بھنویں اوپر، دونوں کاندھے چوڑے، سر میں بیماری کی وجہ سے بال جھڑنے کا مرض اور چہرے میں اثرات ہوں گے۔ (أخرجه النعماني)

بصائر میں حضرت ابو بصیر سے روایت ہے وہ حضرت ابو عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آپؑ کے سینے کو ہاتھ لگاؤں، تو انہوں نے اجازت دی، تو میں نے آپؑ کے سینے کو مس کیا، تو آپؑ نے پوچھا اے ابو محمد! تم نے اس طرح کیوں کیا، میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپؑ کے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قائم یعنی امام مہدی کا سینہ کشادہ، مونڈھے نیچے کی طرف اویزاں اور کشادہ ہوں گے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپؑ نے منبر پر فرمایا آخری زمانے میں میرے اولاد میں ایک آدمی آئے گا۔۔ مزید فرمایا: وہ چوڑے سینے والا، لمبے چوڑے مونڈھوں والا ہوگا۔ (البحار)

[4] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی داڑھی گھنی، آنکھیں سرمہ گیں اور سامنے کے دونوں دانت چمکدار ہوں گے۔ (أخرجه نعيم)

[5] امام مہدی کے بارے میں حضرت علیؓ نے فرمایا: کہ وہ میانہ قد جوان ہوگا، جس کا چہرہ خوب صورت، اس کے بال لمبے اور مونڈھوں پر آویزاں ہوں گے۔ ان کے چہرے کا نور بلند ہوگا۔ داڑھی اور سر کے بال سیاہ ہوں گے۔ (عقد الدرر للسلمي)

ہو گا۔[1] اور ان کے جسم میں پیٹ قدرے بڑا ہو گا۔[2] دائیں گال پر سیاہ

[1] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ نے آخری زمانے کے بارے میں پوچھا، تو آپؓ ان کو اس بارے میں بتلا رہے تھے کہ آخری زمانے میں ان میں سے ایک آدمی کی چالیس (۴۰) سال حکومت ہو گی، اس کی خلافت میں سات (۷) سال تک اس کی خلافت میں لڑائیاں ہوں گی، پھر وہ اُعماق کے مقام پر غم کے مارے مر جائیں گے، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی کی حکومت ہو گی، جس کے بدن پر دو خال ہوں گے، اسی کے ہاتھوں اس دن فتح ہو گی۔[الفتن لنعیم]
حضرت علیؓ سے روایت میں ہے کہ سفیانی کے خلاف سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جن میں بنو ہاشم کا ایک جوان ہو گا، جس کے بائیں ہاتھ پر ایک خال ہو گا۔[الفتن لنعیم]
حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے بائیں ہاتھ کے نیچے آس کے پتے کی طرح ایک خال ہو گا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی جائے پیدائش مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں ہو گی، اس کا نام ولدیت میرے نام اور میرے باپ کی ولدیت کی طرح ہو گی، بیت المقدس جائے ہجرت ہو گی، گھنی داڑھی والا، سیاہ سرمہ گیں آنکھوں والا، چمکدار دانتوں والا ہو گا، اس کے چہرے پر ایک خال ہو گا، میانی ناک والا، کشادہ پیشانی والا ہو گا، اس کے کندھے پر نبی کریم ﷺ کے علامت کی طرح علامت ہو گی۔[الفتن لنعیم]
حضرت علیؓ نے منبر پر فرمایا کہ امام مہدی کا رنگ سفید مائل بسرخی ہو گا، پیٹ بڑا، رانیں چوڑی، کاندھے بڑے، کاندھوں پر دو خال ہوں گے، ایک خال بدن کے چمڑے پر ہو گا اور ایک خال کندھے پر نبی کریم ﷺ کے خال کی طرح ہو گا۔[البحار]
لیکن اہل السنۃ کے نزدیک معروف یہی ہے کہ امام مہدی کا رنگ گندم گوں ہو گا۔ اس کی مزید وضاحت اپنی جگہ پر گزر چکی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ تاہم امام مہدی کے بدن پر دو خال ہوں گے ایک کندھے پر اور ایک ران پر۔
[2] حضرت ابی وائل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہو گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ عنقریب اس کی اولاد میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے نام کی طرح نام والا نکلے گا، ان کا نکلنا اس وقت میں ہو گا، جب لوگوں میں غفلت ہو گی، حق کو ناپید ہو کر ختم ہو چکا ہو گا اور ظلم ظاہر ہو گا، ان کے نکلنے سے آسمان وزمین کے رہائشی لوگ خوش ہوں گے وہ کشادہ پیشانی والا، باریک میانی ناک والا، بڑی پیٹ والا، دونوں رانوں کے

خال ہو گا۔[1]

امام مہدی کی صفاتِ خُلقیہ یعنی اخلاق وعادات، طرزِ معاشرت اور اندازِ حکمرانی:

امام مہدی صاحبِ علم وتوفیق، صبر و تحمل، خشوع اور باحیا:

ا۔امام مہدی کے اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی طرح ہوں گے۔ ۲۔آپ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے تذکرے والے، علم والے،[2] باکرہ عورت سے زیادہ باحیا، مستغنی، حلال وحرام کو پہچاننے والے،[3] صبر و تحمل، سکینہ اور وقار والے،[4] خشوع وخضوع اور عاجزی کے

درمیان فاصلے والا، موٹی رانوں والا، ران پر علامت والا، سامنے کے دونوں دانتوں میں فاصلے والا آدمی ہو گا، ان کے آنے زمین ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر جائے گی، جیسا کہ ان کے آنے سے پہلے زمین ظلم وجبر سے بھر چکی ہو گی(عقد الدرر، أبو داود)

حضرت علیؓ نے منبر پر فرمایا کہ میرے اولاد میں آخری زمانے میں ایک آدمی نکلے گا۔۔۔فرمایا: اسکا پیٹ جسم کے مقابلے میں بڑا ہو گا۔(اعلام الوریٰ-البحار)

[1]حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ حضرت عمران بن الحصین الخزاعی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم اس کو کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ میری اولاد میں سے ایک آدمی ہو گا، گویا کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی ہے، اس نے دو قطوانی جبے پہنے ہوں گے، گویا کہ رنگ میں اس کا چہرہ چمکتے موتی کی طرح ہے، اس کے دائیں گال پر سیاہ خال ہو گا، وہ چالیس سالہ ہو گا۔[أخرجہ أبو عمرو المقری فی سننہ، وأبو نعیم فی صفۃ المہدی]

[2]حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے کہ یہ حکومت ہمارے خاندان کے ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں آئے گی، جس کی عمر ہم میں سب سے کم ہو گی۔اور یہ ہم میں سب سے اچھے تذکرے والا ہو گا، جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ایک خاص علم دیں گے، لیکن وہ اس کو اپنی جانب منسوب نہیں کریں گے۔[عقد الدرر]

[3]حضرت علیؓ سے روایت ہے جب امام مہدی اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھیں گے، تو وہ ان میں باکرہ عورت سے زیادہ حیا والے ہوں گے۔[عقد الدرر]

[4]حضرت الحارث بن المغیرۃ النضریؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے پوچھا کہ امام مہدی کو کن اخلاق سے ہم جانیں گے؟ تو جواب دیا: کہ اطمینان اور وقار کے ساتھ، پھر سوال کیا: کہ کس چیز کے ذریعے پہچانیں گے؟ تو جواب دیا: حلال وحرام کی معرفت کے ساتھ۔اور یہ کہ لوگ اس کی

پیکر،[1] خدائی مدد سے ہر نیک کام میں صاحبِ توفیق ہوں گے۔[2] اور یہ سب صفات آپ میں ایک عالمی مجدد کی طرح بیک وقت کارفرما ہوں گی، جو فتنوں سے متاثر نہیں ہوں گے اور نہ ہی فتنے اس پر اثرانداز ہوں گے۔[3]

طرف محتاج ہوں گے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہیں ہوں گے، بلکہ وہ سب سے مستغنی ہوں گے۔[عقد الدرر السلمي]

[1] حضرت کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ مہدی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی عاجزی کریں گے جیسا کہ باز ہوا میں اپنے پر بچھا کر عاجزی دکھاتا ہے۔ [رواه الإمام أبو محمد الحسين بن مسعود، في كتاب المصابيح] وعن عبد الله بن بشير عن كعب قال:(المهدي خاشع لله كخشوع النسر [ينشر] جناحه) الفتن نعيم بن حماد. یہی روایت امام نعیم بن حمادؒ نے عبداللہ بن بشیر کی سند سے حضرت کعب سے نقل کیا ہے۔

[2] ابوعبداللہ الحسین بن علیؑ سے روایت ہے، فرمایا: مہدی کا ظہور ہو جائے، تو لوگ اس کو نہیں پہچانیں گے، کیونکہ ان کے پاس ایک جوان، صاحب توفیق کی صورت میں آئیں گے، لیکن ان کا گمان یہ ہوگا کہ وہ بوڑھا آدمی ہوگا، حالانکہ وہ بوڑھا نہیں، بلکہ جواں مرد ہوگا۔(عقدالدرر السلمي الشافعي)

ابوعبداللہ الحسین بن علیؑ نے فرمایا کہ امام مہدی ہماری نسل میں سے ایک جوان ہوگا، جس کی عمر تینتس ۳۳ سال ہوگی۔ روئے زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کے آنے سے پہلے ظلم وجبر سے دنیا بھر چکی ہوگی۔(دلائل الإمامة وإثبات الهداة، والبحار)

[3] حضرت عبداللہ بن عطاءؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی الباقرؒ سے پوچھا: جب امام مہدی نکلیں گے، تو وہ کس انداز پر چلیں گے؟ تو جواب دیا: ان سے پہلے جو خلافِ شریعت امور رائج ہوں، ان کو مٹا کر ختم کریں گے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے شریعت کو نافذ العمل کیا تھا۔ اور اسلام کی از سرِ نو تجدید کریں گے۔[أخرجه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدی]

حضرت علی بن علی الہلالی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ مرض الوفات میں نبی کریم ﷺ کے پاس سرہانے حضرت فاطمہؑ بیٹھی تھیں، تو ایک طویل حدیث ذکر فرمائی، جس کے آخر میں فرمایا: اے فاطمہ! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، کہ تمہارے ان دونوں بیٹوں میں سے اس امت کا مہدی نکلے گا، جب پوری دنیا میں قتل وقتال عام ہو جائے گا اور فتنے شدت سے شروع ہو جائیں گے اور راستے بند ہو جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملے کریں گے، جس زمانے میں نہ تو چھوٹوں پر رحم ہوگا

يصلحه الله في ليلة کا معنی

یہی مہدی ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ ایک مخفی معاملے کی طرف رہنمائی نصیب کریں گے اور ایک رات میں ان کی اصلاح کریں گے۔[1]

اور نہ ہی بڑوں کی عزت وتوقیر ہوگی۔ اس زمانے میں امام مہدی کا ظہور ہوگا، آپ گمراہی کے قلعوں کو ملیامیٹ اور بند قلوب کو منہدم کریں گے، اور آخری زمانے میں دین کو اسی طرح قائم کریں گے، جس طرح ابتدا میں، میں نے قائم کیا تھا۔ اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

حضرت ابوالحسن الربعی المالکی نے حضرت حذیفہؓ نے رسول اللہ ﷺ نے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: اگر دنیا کی زندگی میں ایک دن بھی باقی ہو، تب بھی اللہ تعالیٰ اس میں ایک آدمی بھیجیں گے، جس کا نام میرے نام کے مشابہہ ہوگا اور اس کے اخلاق بھی میرے اخلاق کے مشابہہ ہوں گے، اور اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی۔ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس کی بیعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دین کے حقیقی نفاذ کو لوٹائیں گے، اس کے ہاتھ پر مختلف فتوحات ہوں گی، اس کے بعد کے زمین پر صرف کلمہ توحید باقی رہے گا۔

حضرت ابو معبد نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ دنیا کے روز وشب کے اختتام سے پہلے اللہ تعالیٰ اہل بیت میں سے ایک جوان لڑکا بھیجے گا، جو فتنوں سے متاثر نہیں ہوگا اور نہ ہی فتنے اس پر اثر انداز ہوں گے، اس امت میں خلافت اور اقامتِ دین کا فریضہ سر انجام دے گا اور اقامت دین کو اسی نہج پر دوبارہ قائم کرے گا، جس طرح ابتدا میں، میں نے کیا تھا۔ (أخرجه الإمام أبو عمر الداني في سننه)

میں کہتا ہوں: موجودہ حالات کے تناظر میں اگر امام مہدی کا ظہور ہو جائے، تو اس دور میں امام مہدی ایک عالمی مجدد کی حیثیت سے ظاہر ہوں گے، جو معاصر فرق، رائج جماعتوں، مروجہ تنظیموں، شخصیات اور کمیٹیوں کے ساتھ تعصب سے ہر دم اجتناب برتیں گے۔ دورِ حاضر کے باطل نظریات، گمراہ کن افکار، اشتراکیت، قومیت، صوبائیت، لسانیت، جمہوریت اور دیگر دستوری، وضعی، قبائلی اور پارلیمنٹری یا پارلیمانی فتنوں سے پاک خالص اسلامی نظام کو نافذ کریں گے۔

[1] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کی ایک رات میں اصلاح کریں گے۔ [مسند أحمد بسند صحیح وأخرجہ أبو نعیم فی الحلۃ بزیادہ فی یومین] اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اپنی توفیقِ خاص، خلافت وامامت کی تفہیم اور رشد وہدایت کی اعلیٰ ترین منازل کی طرف ایک رات میں رہنمائی فرمائیں گے، جب کہ اس سے پہلے آپ اس مرتبے پر فائز نہیں ہوں

گے۔[النہایۃ فی الفتن والملاحم، ج ا ص ۵۵]
ملا علی القاریؒ نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں "يصلحه الله في ليلة" اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے بیعت کا معاملہ آسان فرمادیں گے اور اس کی بیعت کے لیے اہلِ حل وعقد کو متفق کردیں گے اور امام مہدی کی قدر وشان ایک رات میں یارات کے ایک حصے میں بلند فرمائیں گے۔
یہ معنی بھی ممکن ہے کہ (یصلحہ اللہ فی لیلۃ) کا معنٰی یہ ہے کہ ایک جیسی متفرق، بار بار آنے والی راتوں میں امام مہدی کی حالت کی اصلاح کریں گے، شیخ محمد صادق المغلس نے لکھا ہے: نبی کریم ﷺ سے پیر کے دن کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس دن پیدا ہوا، اس دن مجھے نبوت دے کر مبعوث کیا گیا، اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، اسی دن میں نے ہجرت کی اور اسی دن میری موت واقع ہوگی۔
جس طرح اس حدیث میں زندگی کے مختلف مواقع میں متعدد بار ایک ہی جنس میں آنے والی دنوں کو ایک ہی دن قرار دیا، تو ایسے ہی امام مہدی کی اصلاح بھی ایک ہی جنس کے متفرق راتوں میں ہوگی۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقرؒ کے پاس آئے، تو آپ نے فرمایا: امام مہدی کو ایک مخفی چیز کی طرف رہنمائی کی وجہ سے آپ کو مہدی کہا جائے گا۔ حضرت کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کو ایک مخفی چیز کی طرف رہنمائی کی وجہ سے مہدی کہا جائے گا اور آپ تورات وانجیل کے نسخے أنطاکیہ سے نکالیں گے۔(أخرجه الامام أبو عبدالله نعيم بن حماد في كتاب الفتن من وجوه)
حضرت کعبؒ سے بعض دیگر روایات میں مروی ہے کہ امام مہدی کو "مہدی" اس وجہ سے کہا جائے گا کیونکہ آپ تورات کے تختوں کو شام کے پہاڑوں میں تلاش کر کے نکالیں گے اور یہود کے سامنے پیش کریں گے، جنہیں دیکھ کر ایک بڑی جماعت اسلام قبول کرے گا، پھر تیس (۳۰) ہزار کا تذکرہ کیا۔
امام ابو عمرو الدانی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے کہ ابن شوذبؒ نے کہا کہ امام مہدی کی شام کے پہاڑوں میں تورات کے نسخوں کی تلاش کی طرح رہنمائی ہوگی، جن کے ذریعے یہود سے مباحثہ ہوگا اور آپ کے ہاتھ پر یہود کی ایک بڑی جماعت اسلام قبول کرے گی۔
حضرت جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ جب امام مہدی کی حکومت قائم ہوگی، تو آپ لوگوں کو ایک نئے انداز سے اسلام کی طرف بلائیں گے، کیونکہ آپ کو ایک ایسے طریقے کی رہنمائی ہوئی ہوگی، جو جمہور کی نظروں سے روپوش ہوگا، قائم کو "مہدی" اس وجہ سے کہا جائے گا کیونکہ آپ کی رہنمائی ایک گمشدہ چیز کی طرف ہوگی اور آپ کو قائم اس وجہ سے کہا جائے گا کہ آپ حق کو ایک نئے انداز سے قائم کریں

امام مہدی اس زمانے میں رائج فتنوں سے دور کسی بھی فتنے سے متاثر یا اس میں شریکِ کار نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالٰی انہیں اپنی طرف سے ایک خاص علم دیں گے، لیکن امام مہدی کسی بھی علم کو اپنی طرف منسوب نہیں کریں گے۔[1] لوگوں سے مستغنی ہوں گے اور لوگ آپ کے محتاج ہوں گے۔[2] بیعت کے بعد اپنے گورنروں اور عمال پر سختی کرنے اور غریبوں و مساکین کے ساتھ نرمی

گے۔ [الارشاد المفید]

میں کہتا ہوں کہ جمہورِ امت جس چیز کو کھو بیٹھی ہے وہ اللہ تعالٰی کے نظام کو چھوڑ کر جمہوریت کے رائج طریقے کو نظام حیات کا ایک عمدہ طریقہ قرار دینا ہے، جو اب ایک سنت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، اس کے مقابلے میں جو شخص اسلام کے قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے، تو مہذب دنیا میں اس طریقہ کو گویا سنت کے مخالف طریقہ شمار کیا جاتا ہے، اب اس نظام میں ایک شدید اختلاف اور سخت ردِ عمل کا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔

حضرت ابو وائلؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا: وہ حالت کیا ہو گی، جب تم میں ایسے فتنے داخل ہوں گے، جن کی وجہ سے بڑی عمر کے لوگ بڑھاپے کو اور بچے جوانی کو پہنچ جائیں گے، لوگ اپنی طرف سے رائج امور کو سنت شمار کریں گے اور اگر ان میں کوئی چیز چھوٹ جائے گی، تو ان کے نزدیک گویا سنت کو چھوڑا گیا، پوچھا گیا اے ابو عبدالرحمن! یہ حالات کب وقوع پذیر ہوں گے، فرمایا: جب جاہل لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور علمائے کرام کم ہوں گے، جب قراء اور مالدار زیادہ ہوں گے اور امانت دار کم ہوں گے اور لوگ آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا کو طلب کریں گے۔ [رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن، والترمذی، وابن ماجہ، والحاکم سکت عنہ و قال الذھبی: علی شرط البخاری ومسلم]

[1] حضرت الحارث بن المغیرۃ النضریؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے پوچھا کہ امام مہدی کو کن اخلاق سے ہم جانیں گے؟ تو جواب دیا: کہ اطمینان اور وقار کے ساتھ، پھر سوال کیا: کہ کس چیز کے ذریعے پہچانیں گے؟ تو جواب دیا: حلال و حرام کی معرفت کے ساتھ۔ اور یہ کہ لوگ اس کی طرف محتاج ہوں گے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہیں ہوں گے، بلکہ وہ سب سے مستغنی ہوں گے۔ [عقد الدرر السلمی]

[2] حضرت الحارث بن المغیرۃ النضریؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے پوچھا گیا کہ امام مہدی کو کن اخلاق سے ہم جانیں گے؟ تو جواب دیا: کہ اطمینان اور وقار کے ساتھ، پھر سوال کیا: کہ کس چیز کے ذریعے پہچانیں گے؟ تو جواب دیا: حلال و حرام کی معرفت کے ساتھ۔ اور یہ

برتنے والے ہوں گے۔[1] اس زمانے میں لوگوں میں مال کی اتنی فراخی اور فراوانی ہو گی، کہ مسکین وغریب لوگ مکھن کھانے کے عادی ہو جائیں گے۔[2] حق کو قبولِ عام دینے کے لیے لوگوں کو ہنکا کرلے جائیں گے۔[3] سنت کو قائم کرنے کے لیے معاندین کے خلاف قتال کریں گے[4] امام مہدی

کہ لوگ اس کی طرف محتاج ہوں گے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہیں ہوں گے، بلکہ وہ سب سے مستغنی ہوں گے۔[عقد الدرر السلمی]

[1] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ مہدی ہمارے اہلِ بیت سے ہو گا، جو مال دینے میں نہایت سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والا ہو گا۔

حضرت طاؤسؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی علامت یہ ہو گی کہ آپ اپنے عاملوں اور گورنروں پر نہایت سختی کرنے والے، مال دینے میں سخی، مساکین پر رحم کرنے والے ہوں گے، گویا کہ مساکین اس دور میں مکھن چاٹیں گے۔(نعیم فی الفتن)

حضرت ابراہیم بن میسرۃؒ سے روایت ہے کہ میں نے طاؤس کو کہا کہ عمر بن عبدالعزیز مہدی تھے؟ تو اس نے کہا: وہ مہدی تھے لیکن مکمل نہیں، کیونکہ مہدی جب آئیں گے، تو محسن کے احسان میں مزید اضافہ کریں گے اور برائی کرنے والے کی برائی کے توبہ کو قبول کریں گے، وہ مال کو خرچ کریں گے اور عمال و گورنروں پر سختی کریں گے اور مساکین پر رحم کریں گے۔(رواہ ابن أبي شیبہ، والدانی، والسیوطی فی الحاوی)ایک نسخہ میں "یشد علی العمال" کا تذکرہ ہے۔العمال: سے مراد الوزراء اور گورنر ہیں۔

[2] أبو رؤبۃؒ سے روایت ہے کہ مہدی کی حکومت گویا مساکین کو مکھن کھلائیں گے۔(نعیم فی الفتن)

[3] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نہ نکلے، جو لوگوں کو مار مار کر حق کی طرف ہنکا کر نہ لے جائے۔ میں نے پوچھا کہ اس کی حکومت کتنی مدت کے لیے ہو گی؟ جواب دیا کہ پانچ اور دو، میں نے پوچھا کہ پانچ اور دو سے کیا مراد؟ جواب دیا مجھے یہ معلوم نہیں۔(رواہ أبو یعلی الموصلی فی مسندہ) منصور عبد الحکیم نے اپنی کتاب نہایۃ العالم میں اہل کتاب کے مخطوطات سے نقل کیا ہے کہ امام مہدی ایک کسی کی کنٹرول میں نہ آنے والا نوجوان ہو گا، جو ساری امتوں کو مار مار حق کی طرف متوجہ کرے گا۔

[4] ابو نعیم نے حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلیں گے، جو میری سنت پر عمل کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسمان سے برکت نازل کریں گے اور زمین اپنی برکت نکالے گی، عدل وانصاف سے زمین کو بھر دے گا جس طرح زمین

پابندِ شریعت شخصیت ہوں گے اور بدعتوں کو ختم کریں گے حقوق الناس کسی کے پاس ناجائز طور پر نہیں چھوڑیں گے،[1] حتیٰ کہ اگر کسی کا حق ظالم نے اپنے ڈاڑھ میں چھپا کر رکھا ہوگا، تو اسے بھی کھینچ کر لوٹائیں گے۔[2] فتنہ میں واقع ہونے کے ڈر سے امام مہدی کے کندھوں کا گوشت کانپ رہا ہوگا اور آپؒ رو رہے ہوں گے، شر کی ولایت و حکومت سے خوف کھائیں گے اور نہ چاہتے ہوئے آپ کو بیعت پر مجبور کیا جائے گا۔[3]

ظلم سے بھر چکی ہوگی، اس طرح سات سال تک زمین پر حکومت چلائے گا، آپ بیت المقدس میں اتریں گے۔ طبرانی نے الأوسط میں حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: "میرے اہل بیت سے ایک آدمی نکلے گا، جو سنت کو قائم کرے گا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری عترت سے ایک آدمی ہوگا، جو میری سنت پر قتال کرے گا جیسا کہ میں نے وحی کے قائم کرنے کے لیے قتال کیا تھا۔ (اخرجہ الامام أبو عبداللہ نعیم بن حماد)

[1] حضرت علیؓ سے روایت امام مہدی کے قصے میں منقول ہے کہ آپ کسی بھی بدعت کو زائل کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے اور ہر سنت کو قائم کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ قسطنطنیہ، چین اور دیلم کے پہاڑ فتح کریں گے اور سات سال تک حکومت کریں گے اس زمانے میں ہر سال تمہارے عام سالوں کی طرح ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ جو چاہیں گے، وہی کریں گے۔

[2] حضرت جعفر بن سیار الشامی سے روایت ہے کہ امام مہدی کے انصاف میں سے مظلوموں کے حقوق کو مکمل طور پر واپس کرنے ہوں گے، حتیٰ کہ کسی ظالم نے مظلوم کا حق اپنے داڑھ کے نیچے دبا کر رکھا ہوگا، تو امام مہدی اس کو بھی لے کر واپس کر کے دیں گے۔

[3] حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے پیچھے جانے والے یہ افراد اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس جائیں گے، ان کو کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے پائیں گے، امارت کے خوف سے آپؒ کے شانوں کا گوشت ہل رہا ہوگا اور آپ امارت سے اللہ کی پناہ مانگ رہے ہوں گے، مگر لوگ ان کو بیعت پر مجبور کریں گے۔ (کتاب الفتن نعیم بن حماد)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا۔ اس دوران مدینہ سے ایک قریشی آدمی مکہ آئے گا۔ اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ جمع ہو جائیں گے، لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گا اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو

مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا۔ خسف کی یہ خبر جب عام لوگوں تک پہنچ جائے گی تو لوگ جوق در جوق ان سے بیعت کے لیے آئیں گے۔ شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء بھی بیعت کے لیے تشریف لائیں۔

فرمایا: کہ قریش ہی کا ایک آدمی جس کے ماموں زاد بنو کلب سے ہوں گے اس کے خلاف مہدی ایک لشکر بھیجے گا اور وہ لشکر ان پر فتح یاب ہوگا۔ فرمایا اس آدمی کے لیے ناکامی اور افسوس کی بات ہے جس کو بنو کلب کی غنیمت میں سے حصہ نہ ملے۔ مال کو تقسیم کریں گے اور اپنی نبی ﷺ کی سنت کے مطابق لوگوں میں سنت طریقوں کو نافذ کریں گے اور اسلام کا نظام روئے زمین کا مکمل طور اپنا سینہ لگائے گا (یعنی اسلامی نظام پورے کا پورا عملی طور پر نافذ ہوگا) سات سال تک امام مہدی زندگی گزاریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔[أخرجه جماعه من أئمة الحديث في كتبهم منهم ابو داود، والترمذی، وابن ماجة، والنسائی، واحمد بن حنبل، والبيهقی فی البعث والنشور]

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں اختلافات کی آوازیں ہوں گی، شوال میں جنگ کی آوازیں اٹھ جائیں گی اور ذی قعدہ میں قبائل کی آپس میں جتھہ بندیاں شروع ہو جائیں گی، اور اس کی نشانی یہ ہوگی کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں ایک بہت بڑی جنگ ہوگی، اور اس میں بہت لوگ قتل ہو جائیں گے اور خون جمرہ عقبہ تک بہہ جائے گا۔

یہاں تک کہ لوگ اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس جائیں گے اور اس کو رکن اور مقام کے درمیان لا کر اس کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ اگر آپ بیعت سے اعراض کریں گے تو ہم آپ کی گردن کاٹ دیں گے۔ اس سے زمین اور آسمان والے خوش ہوں گے۔[أخرجه الدانی فی سننه]

عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذی قعدہ میں جتھہ بندی ہوگی اور اس کی نشانی یہ ہوگی کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بہت زیادہ لوگ مارے جائیں گے اور اتنا خون بہہ جائے گا کہ ان کا خون جمرۂ عقبہ تک پہنچ جائے گا، لوگ اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس آ جائیں گے اور رکن و مقام کے درمیان اس کو لائیں گے۔

اور اس کے نہ چاہتے ہوئے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ اگر آپ بیعت لینے سے انکار کریں گے، تو ہم آپ کی گردن کاٹ دیں گے۔ وہ لوگ امام مہدی کی بیعت کریں گے اور ان کی تعداد

امام مہدی ناحق خون بہانے کو ناپسند کریں گا اور نقض عہد اور وعدہ خلافی بھی آپ کو پسند نہیں ہو گی۔[1] آپ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور لپ بھر بھر کر مال تقسیم کریں گے اور شمار شمار کر نہیں دیں گے۔ اس زمانے میں امتِ محمد یہ کے دل غنی اور مالداری سے بھر چکی ہو گی۔ امام مہدی کا عدل وانصاف پوری دنیا پر عام ہو گا۔ اس زمانے میں آدمی کی خواہش یہ ہو گی کہ کوئی اس کے صدقے کو قبول کرے۔[2] اس زمانے میں روئے زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی، جیسے کہ

اہل بدر کی طرح ہو گی۔ زمین اور آسمان کے لوگ ان سے خوش ہوں گے۔[أخرجه الحاكم في مستدركه وأخرجه نعيم بن حماد في كتاب الفتن]

[1] حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ امام کے بغیر حج اور عرفہ کریں گے، اس دوران کہ حاجی منیٰ میں ہوں گے کہ آپس ایک دوسرے پر باؤلے کتوں کی طرح حملہ کریں گے اور قبائل آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کر کے قتل وقتال شروع کریں گے، جس کی وجہ سے خون جمرۂ عقبہ تک پہنچ جائے گا، تو لوگ سب سے بہتر کے پاس جائیں گے اور وہ کعبہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹے ہوئے زار وقطار رو رہے ہوں گے، فرمایا: گویا کہ میں اس کی آنسو سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں، لوگ انہیں بیعت کے لیے ایک بار پھر درخواست کریں گے، تو وہ کہیں گے کتنی بار تم اپنے کیے گئے وعدوں کو توڑ چکے ہو، مسلمانوں کا کتنا خونِ ناحق تم بہا چکے ہو، اسکے بعد امام مہدی نہ چاہتے ہوئے لوگوں کے اصرار پر بیعت کریں گے۔ اے مخاطب! اگر تم اسے پاؤ، تو اس کی بیعت کرو، کیونکہ یہ زمین اور آسمان میں مہدی کا لقب پایا ہوا ہے۔

[2] حضرت ابو نصرۃ نے حضرت ابو سعید خدریؓ اور جابر بن عبد اللہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ آئے گا جو مال کو تقسیم کرے اور شمار نہیں کرے گا۔[أخرجہ مسلم فی صحیحہ] حضرت ابو نصرۃ نے حضرت ابو سعید خدریؓ اور جابر بن عبد اللہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ آئے گا، جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اور شمار کر نہیں دے گا۔[أخرجہ مسلم فی صحیحہ ولہ شاھد عند الامام احمد، والترمذی وحسنہ، وابن ماجۃ، والحاکم بنحوہ] حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں، جو اختلافات اور زلزلوں کے وقت بھیجے جائیں گے، روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کے آنے سے پہلے ظلم وناانصافی سے زمین بھر چکی تھی۔ ان سے روئے زمین کے تمام رہنے والے انسان اور آسمان کے فرشتے خوش ہوں گے۔

ان کے آنے سے پہلے پوری دنیا ظلم وجبر سے بھر چکی ہو گی، آپ کے آنے کے بعد ناانصافی اور ظلم ختم ہو جائیں گے۔[1] امام مہدی کی زبان میں ثقل اور بھاری پن ہو گا، جب وہ بات کریں گے،

لوگوں میں مال کو صحاحا تقسیم فرمائیں گے۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ "صحاحا" کا معنیٰ کیا ہے؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ برابری کے ساتھ مال کو تقسیم کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ امتِ محمدیہ ﷺ کے دل اللہ تعالیٰ ان کے عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ لوگوں میں ایک اعلان کرنے والا پکارے گا کسی کو مال کی ضرورت ہے؟

اس کے جواب میں ایک ہی آدمی اٹھے گا، اسے خزانچی کے پاس بھیجا جائے گا اور مہدی کا کہلا وا آئے گا، کہ اسے مال دیا جائے تو وہ مال دے گا، اسے پوری جھولی بھرنے کو کہا جائے گا، جب وہ اپنی مراد پوری ہونے کی حالت دیکھے گا، تو شرم کے مارے کہے گا کہ شاید میں امتِ محمدیہ میں سب سے حریص ہوں یا میں اپنی ضرورت سے زیادہ اٹھا کر مال لے آیا ہوں، تو وہ مال واپس کرنے کے لیے رجوع کرے گا، مگر اسے کہا جائے گا، کہ ہم دیا ہوا مال واپس نہیں لیتے۔ کشادگی کی یہ صورت حال سات، آٹھ یا نو سال تک جاری رہے گی۔ پھر اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں رہے گی۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں ہو گا۔[أخرجہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ، والحافظ ابو بکر البیہقی فی البعث والنشور، ورواہ الحافظ أبو نعیم الأصبہانی فی صفۃ المہدی وانتہی حدیثہ عند قولہ: بالسویۃ]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ تم میں مال زیادہ ہو جائے گا اور عام ہو گا، حتیٰ کہ مال والا اس ارادے سے نکلے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے اور جس پر بھی اپنا مال پیش کرے گا، تو وہ یہ کہہ کر انکار کرے گا کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں۔[أخرجه الامام أبو عمرو عثمان بن سعيد المقبرى فى سننه]

[1] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی اس وقت تک ختم نہیں ہو گی، یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو حکومت ملے گی، اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا، روئے زمین کے ظلم وستم کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے کہ ان سے پہلے ظلم وجبر سے بھر چکی ہو گی۔[أخرجہ الطبرانی فی معجمہ الصغیر ھکذا والترمذی وقال حدیث حسن صحیح، وأبو داود فی سننہ] حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ امام مہدی اپنے لشکر کو اطراف عالم میں بھیج دے گا اور ظلم اور ظالموں کو ختم کرے گا اور اس کے لیے شہر فتح یاب ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہو گا۔[أخرجہ نعیم بن حماد فی الفتن]

تو اس دوران دایاں ہاتھ بائیں ران پر ماریں گے [1] اور جب خطبہ دیں گے، تو ان کی آواز میں بلندی ہو گی۔

امام مہدی اور ان کے اصحاب کا سفید لباس اور سفید پگڑیاں

امام مہدی اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی پگڑی کی طرح سفید پگڑی اور سفید لباس پہنیں گے، [2] لوگ امام مہدی کو تلاش کریں گے۔

---

[1] حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا اور اس کی زبان میں "توتلا" پن ہو گا۔[أخرجه أبو الفرج الأصبهاني في مقاتل الطالبيين]

حضرت ابوالطفیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام مہدی کے بارے میں فرمایا کہ اس کی زبان میں بھاری پن ہو گا اور اس دوران بائیں ران دایاں ہاتھ سے مارے گا اور اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مشابہ ہو گا۔[الفتن]

[2] حضرت جابر نے حضرت ابو جعفر محمد بن علیؒ سے روایت نقل کیا ہے کہ امام مہدی مکہ میں عشا کے وقت ظاہر ہوں گے، آپ کے رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا، آپ ﷺ کی قمیص، دیگر علامات، نور اور بیان ہو گا، جب عشا کی نماز پڑھیں گے، تو بلند آواز سے خطبہ دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے ڈراتا ہوں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حجت پوری کر دی ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیجا اور ان پر کتابیں اتاری اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو پابندی سے لازم پکڑو، جو کچھ قرآن مجید میں ہے اس کو عملی طور پر زندہ کرو اور جن چیزوں سے قرآن نے منع کیا ہے، ان سے اجتناب کر کے اپنے آپ کو بچاو، ہدایت کے راستے پر چلنے کے لیے تم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بنو اور تقویٰ کو لازم پکڑو، کیونکہ عنقریب دنیا فنا ہونے والی ہے اور اس کو چھوڑنے اور الوداع کہنے کا وقت قریب ہے، میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی طرف بلاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کتاب پر عمل کرنے اور باطل نظام کو ختم کرنے اور سنت کو قائم رکھنے کی دعوت دیتا ہوں۔

امام مہدی اصحابِ بدر کی طرح تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد میں بغیر کسی سابقہ میعاد کے ظاہر ہوں گے، یہ افراد آسمان کے منتشر بادلوں کی طرح (دنیا بھر کے اطراف سے) اکھٹے ہوں گے، راتوں کے راہب اور دنوں کو شیر ہوں گے، اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے سرزمینِ حجاز کی فتح میں (آسانی) فرمائیں گے اور وہاں

مگر آپ بھاگ جائیں گے۔[1] امام مہدی روپوش ہوں گے پھر ظاہر ہو کر لوگوں کی نظروں کے

کے جیلوں میں بنو ہاشم کے قیدی نکالیں گے۔
سیاہ جھنڈیں کوفہ آئی ہوئی ہوں گی، وہ بھی اپنے بیعت امام مہدی کے پاس بھیجیں گے اور امام مہدی اطراف عالم میں اپنے لشکر بھیجیں گے اور ظلم وظالموں کو ختم کریں گے اللہ تعالیٰ کئی شہروں کی فتح میں ان کے لیے (آسانی) کا معاملہ فرمائیں گے اور ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہو گی۔[نعیم بن حماد فی الفتن]
امام ابو الحسن محمد بن عبداللہ الکسائی نے قصص الأنبیاء میں حضرت وہب بن منبہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ جب امام مہدی دجال کے خلاف قتال کے لیے جائیں گے تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی سفید پگڑی پہنی ہو گی۔ حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ خراسان سے سیاہ جھنڈیں نکلیں گے، پھر دوسرے سیاہ جھنڈیں نکلیں گے، ان کے کپڑے سفید ہوں گے، اس لشکر کے آگے آگے بنو تمیم کا ایک آدمی ہو گا، جو امام مہدی کے لشکر کے لیے تمہید اور مقدمہ بنائے گا۔[اخرجہ الامام ابو عمرو الدانی فی سننہ]
[1]حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں اختلافات کی آوازیں ہوں گی، شوال میں جنگ کی آوازیں اٹھ جائیں گی اور ذی قعدہ میں قبائل کی آپس میں جتھہ بندیاں شروع ہو جائیں گی، اور اس کی نشانی یہ ہو گی کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں ایک بہت بڑی جنگ ہو گی، اور اس میں بہت لوگ قتل ہو جائیں گے اور خون جمرہ عقبہ تک بہہ جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس جائیں گے اور اس کو رکن اور مقام کے درمیان لاکر اس کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ اگر آپ بیعت سے اعراض کریں گے تو ہم آپ کی گردن کاٹ دیں گے۔ اس سے زمین اور آسمان والے خوش ہوں گے۔[أخرجہ الامام أبو عمرو الدانی فی سننہ]
ابن أبی شیبہ، امام احمد، امام ابو داود، امام ابو یعلی اور طبرانی نے الأوسط میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا۔ اس دوران مدینہ سے ایک قریشی آدمی بھاگتا ہوا مکہ جائے گا۔ اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ جمع ہو جائیں گے، لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گا اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا۔ خسف کی یہ خبر جب عام لوگوں تک پہنچ جائے گی تو لوگ جوق در جوق ان سے بیعت کے لیے آئیں گے۔ شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء بھی بیعت کے لیے تشریف لاکر رکن و مقام میں بیعت کریں گے۔ (حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں لکھا ہے: یہ حدیث حسن ہے اور ان جیسی روایات کو صحیح کہنا بھی درست ہے)

سامنے آئیں گے۔[1] آپ کی شخصیت مخلوق میں محبوب ترین ہو گی،[2] مگر ذات کے اعتبار سے اور لوگوں کی نظروں میں زیادہ معروف نہ ہوں گے۔[3]

---

[1] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی ایک زمانے کے لیے ان گھاٹیوں میں روپوش ہوں گے اور اشارہ کرتے ہوئے مکہ کی گھاٹی "ذی طوی" (یعنی موجودہ زمانے میں مکہ مکرمہ داخل ہونے کی گھاٹیاں جو جرول اور عتیبیہ کے نام سے معروف و مشہور ہیں) کی طرف ہاتھ سے نشاندہی فرمائی۔ بیعت سے دو دن پہلے امام مہدی کے ایک دینی بھائی امام مہدی کو تلاش کرنے والے بعض اصحاب کو کہیں گے کہ تم کتنے لوگ ہو، جو تلاش کے لیے یہاں آئے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم چالیس (۴۰) بندے ہیں۔ وہ صاحب پوچھیں گے کہ اگر میں تمہیں تمہارا مطلوبہ شخص دکھادوں، تو تم اس کی کیسی اطاعت کرو گے، وہ جواب دیں گے کہ اگر پہاڑوں میں پناہ لیں گے، ہم بھی ان کے ساتھ میں رہائش پذیر ہوں گے۔ پھر وہ آنے والی رات میں ان سے ملیں گے اور ان کے دس (۱۰) اہل حل وعقد کو باہمی مشاورت سے منتخب کرکے آنے والی رات ملاقات کے لیے حاضر ہوں گے۔[عقد الدرر السلمی الشافعی والبحار واللفظ لہ]

حضرت امام زین العابدینؒ سے روایت ہے کہ جب سفیانی ظاہر ہو جائیں گے، تو امام مہدی روپوش ہو جائیں گے، پھر اس کے بعد ظاہر ہوں گے۔ اس اثر میں ان لوگوں پر رد ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ امام مہدی روپوش ہوں گے اور قتل کے خوف کی وجہ سے نظروں سے اوجھل ہوں گے۔ کیونکہ امام مہدی کی یہ غیبت اور روپوشی ایک طبعی معاملہ ہوگا، شیعہ حضرات کے عقیدے کے مطابق محمد بن حسن عسکری جو ایک غار میں ہے، وہ نظریہ ان شیعہ روایات کی روشنی میں بھی بے اصل اور خرافات معلوم ہوتا ہے۔

[2] حضرت کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہؒ نے فرمایا: کہ مہدی لوگوں میں سب سے بہترین انسان ہوں گے اور ان کے انصار و مددگار عراق و کوفہ، یمن اور شام کے ابدال ہوں گے۔ امام مہدی کے لشکر کے آگے آگے حضرت جبرئیلؑ اور پیچھے پیچھے حضرت میکائیلؑ ہوں گے۔ امام مہدی لوگوں کے ہاں محبوب ہوں گے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اندھے بہرے فتنے مٹادیں گے۔ اس زمانے میں زمین ہر قسم کے فتنوں سے مامون ہو گی یہاں تک کہ پانچ عورتیں بغیر کسی مرد کی حفاظت کے حج کریں گی اور ان کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ زمین اور آسمان اپنی برکات کو نازل کریں گے۔[الفتن]

[3] حضرت عبداللہ بن عطاءؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علیؒ سے پوچھا کہ مجھے امام مہدی کے بارے میں بتلایئے، آپؒ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! نہ تو میں امام مہدی ہوں اور نہ ہی جس

دورِ مہدی سے پہلے دنیا بھر کے حالات شدید اختلافات کے شکار ہوں گے، جس کی بنیادی وجہ مختلف جماعات، تنظیمیں، مذاہب وافکار اور جتھہ بندیاں ہوں گی۔ امام مہدی اس وقت تک نہیں نکلیں گے، جب تک لوگ ایک دوسرے پر لعن طعن نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل نہیں کریں گے۔[1] عربوں میں کاٹنے والی تلوار کارفرما ہوگی۔[2] پوری روئے زمین اختلافات کی آماجگاہ بن جائے گی۔[3] بادشاہ وقت کی جانب سے ایک سخت مصیبت کا سامنا کرنے پڑے گا کہ اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت سننے میں نہیں آئے ہوگی، زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے پر لعن طعن کریں گے اور ایک دوسرے سے براءت کا اعلان کریں گے۔ زمین مختلف ممالک کا میدانِ جنگ بن چکا ہوگا۔ پوری دنیا میں خونریزی عام ہو چکی ہوگی۔ اور امام مہدی کا ظہور اسی وقت ہوگا، جب ایک تہائی لوگ قتل ہو جائیں

کی طرف تمہاری نظریں لگی ہوئی ہیں، وہ امام مہدی ہیں، بلکہ وہ تو ایک غیر معروف اور گم نام شخصیت ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ دین کی نشر واشاعت میں کون سا طریقہ اپنائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہی طریقہ جو رسول اللہ ﷺ نے اپنایا تھا۔[عقد الدرر]

[1] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں مہدی کی خوش خبری دیتا ہوں، جو زلزلوں اور امت میں اختلافات کے وقت آئیں گے، اور زمین کے ظلم وفساد کو ختم کر کے اسے اسلام کے عدل وانصاف کا گہوارہ بنادیں گے۔[اخرجہ الحافظ أبو نعیم الأصبهانی فی صفۃ المہدی]

[2] امام محمد بن علیؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے، جب تک امت میں شدید خوف، فتنہ، مصیبت اور طاعون جیسے وبائی امراض نہ آجائیں۔ پھر عربوں کے درمیان کاٹنے والی تلوار آجائے گی۔ اور لوگوں کا دینی مسائل میں افتراق ہوگا، اس کے بعد حالات کی تیزی سے تبدیلی شروع ہو جائے گی۔ آپس کے جنگ وجدال اور بھاؤلے کتوں کی طرح ایک دوسرے پر حملے کی وجہ سے لوگ صبح شام موت کی تمنا کرنے لگیں گے۔(البحار، وورد مثلہ فی عقد الدرر السلمی الشافعی)

[3] جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ ابو جعفرؒ نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر! زمین پر جم کر بیٹھو اور ہاتھ پاؤں مت ہلاؤ یہاں تک کہ آنے والی علامات نہ دیکھو، جب انہیں پاؤ۔۔۔ تو یہی سال ظہورِ مہدی کا ہے۔ اسی سال زمین کے ہر کنارے میں مغرب کی جانب سے سخت اختلافات ہوں گے۔(عقد الدرر السلمی الشافعی)[بشارۃ الاسلام]

گے [1] اور ایک تہائی لوگ مر جائیں گے۔ [2]

---

[1] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو سخت مصیبت پہنچے گی، یہاں تک لوگوں کو چھپنے کے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی، اس دوران اللہ تعالیٰ میری عترت میں سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو زمین کے ظلم وستم کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ زمین وآسمان کے رہنے والے اس سے محبت کریں گے۔ آسمان اپنی بارش کے قطروں کو اور زمین اپنی نباتات کو نہیں روکے گی۔ وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔

ایک دوسری روایت میں فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر بادشاہ کی طرف سے ایسی سخت مصیبت نازل ہو گی، جو اس سے پہلے کسی نے نہیں سنی ہو گی، روئے زمین اپنی کشادگی کے باوجود لوگوں پر مکمل طور پر تنگ ہو جائے گی، یہاں تک کہ زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی۔ مؤمنوں کو پناہ لینے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ میری عترت سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو روئے زمین کے ظلم وستم کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ زمین وآسمان کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی بارش مسلسل لگاتار بھیجے گا اور زمین اپنی برکات نکالے گی۔ وہ سات سال، آٹھ سال یا نو سال تک حکومت کرے گا۔ لوگ اپنے مردوں کی زندگی کی آرزوئیں کریں گے۔

حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ ظہورِ مہدی جس کا تم انتظار کر رہے ہو، وہ اس وقت تک نہیں آئیں گے، یہاں تک لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ براءت کریں گے اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت کریں گے، تو میں نے پوچھا کہ کیا اس زمانے میں کوئی خیر ہو گی؟ جواب دیا کہ ہاں، خیر ساری کی ساری اسی زمانے میں ہو گا، مگر جب امام مہدی کا ظہور ہو گا، تو آپ اس ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ ایک روایت میں فرمایا کہ اس زمانے میں لوگ ایک دوسرے کے چہرے پر تھوکیں گے۔

[2] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی، یہاں تک کہ سرزمینِ عرب نہروں اور باغات میں تبدیل ہو جائے گی، یہاں تک کہ سوار کو عراق اور مکہ کے درمیان راستہ بھٹکنے کے خوف کے علاوہ کوئی خوف نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ "ہرج" شروع ہو جائے گا، ہم نے پوچھا کہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کہ اس سے مراد قتل ہے۔ [رواہ أحمد]

ایک روایت میں فرمایا کہ زمانے ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے اور مال کی کثرت ہو جائے گی فتنے بڑھ جائیں گے اور قتل عام زیادہ ہو جائے گا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مہدی اس وقت تک نہیں

اور فتنے غالب ہو کر خوب ظاہر ہو جائیں گے۔ [1] راستے بند ہو جائیں گے [2] اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے، نہ بڑی عمر والا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ ہی چھوٹی عمر والا بڑے عمر والے

آئے گا جب تک تہائی لوگ قتل نہ ہو جائیں۔ ایک تہائی لوگ مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عربوں کو آنے والے ایک بڑے قتلِ عام سے ڈرنا چاہیے۔ جس میں پرندوں کے پَروں میں ہتھیار استعمال ہوں گے، جن سے تیز ہوائیں نکلیں گی۔ خبردار! عربوں کو ایک جلد آنے والے موت، رسوا کن بھوک اور اچانک قتل سے ڈرنا چاہیے۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

میں کہتا ہوں: پرندوں کے پروں میں ہتھیاروں سے مراد جنگی جہازوں اور ان کی بمباری کے دوران کے تیز آوازوں اور اس دوران ہواؤں کی حرکت سے مراد جہازوں کی پروں میں لگے پنکھا نما پروں سے نکلنے والی تیز آوازوں اور انجن کے بخارات اور دیگر گیسوں کے نکلنے کی طرف اشارہ مقصود ہے، اور تراخی سے مراد ہوا میں جہازوں کا توازن ہے۔

[1] حضرت علی بن علی ہلالی اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ مرضِ الوفات میں تھے اور سیدہ فاطمہؓ آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھی تھی، یہ حدیث تفصیلاً ذکر کر دی، جس کے آخر میں فرمایا: اے فاطمہ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، تمہارے ان دونوں بیٹوں (یعنی حسنؓ اور حسینؓ) میں سے اللہ تعالیٰ اس امت کا مہدی بھیجے گا، جب دنیا میں قتلِ عام شروع ہو جائے گا اور پے در پے فتنے ظاہر ہوں گے اور راستے بند ہوں گے۔ اور ایک دوسرے پر حملے کریں گے، جس میں نہ تو چھوٹے پر رحم اور نہ بڑوں کی عزت و توقیر ہو گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں (حسنؓ اور حسینؓ) کی اولاد میں سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو فتح کریں گے اور آخری زمانے میں دینِ اسلام کو اسی طرح قائم کریں گے، جس طرح ابتدائی دورِ اسلام میں، میں نے اسلام قائم کیا تھا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ [اخرجہ الحافظ ابونعیم فی صفۃ المہدی]

[2] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب تجارتیں اور راستے بند ہو جائیں گے۔ تو سات (۷) علمائے کرام غیر متعینہ وقت پر دنیا بھر کے مختلف اطراف سے نکلیں گے، ان میں سے ہر عالم کے ساتھ ۳۱۳ لوگ نکلیں گے اور مکہ مکرمہ میں جمع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم یہاں

کی عزت وتوقیر کرے گا۔[1] دین کو بیچ کر دنیا کے خریدار سامنے آئیں گے(سابقہ ادوار میں اشتراکیت کی ترقی کے لیے آوازیں بلند کرنے والے اور موجودہ دور میں جمہوریت کے حق میں آواز بلند کرنے والوں کے حق میں یہ حدیث زیادہ منطبق معلوم ہوتی ہے)[2]

کیوں آئے ہو؟ تو سب کہیں گے کہ اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں، جس کے ہاتھ پر یہ فتنے ختم ہو جائیں اور قسطنطنیہ فتح ہو جائے، اس کو ہم اس کے نام، باپ اور ماں کے نام اور سیرت وصورت وغیرہ کو جانتے ہیں۔

[1] حضرت علی بن علی ہلالی اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ مرضِ الوفات میں تھے اور سیدہ فاطمہؓ آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھی تھی، یہ حدیث تفصیلاً ذکر کر دی، جس کے آخر میں فرمایا: اے فاطمہ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، تمہارے ان دونوں بیٹوں (یعنی حسنؓ اور حسینؓ) میں سے اللہ تعالیٰ اس امت کا مہدی بھیجے گا، جب دنیا میں قتلِ عام شروع ہو جائے گا اور پے در پے فتنے ظاہر ہوں گے اور راستے بند ہوں گے۔ اور ایک دوسرے پر حملے کریں گے، جس میں نہ تو چھوٹے پر رحم اور نہ بڑوں کی عزت وتوقیر ہو گی۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں (حسنؓ اور حسینؓ) کی اولاد میں سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو فتح کریں گے اور آخری زمانے میں دینِ اسلام کو اسی طرح قائم کریں گے، جس طرح ابتدائی دورِ اسلام میں، میں نے اسلام قائم کیا تھا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی۔

[2] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے قربِ قیامت کے فتنوں کا تذکرہ کیا اور یہ تذکرہ کافی دیر تک فرماتے رہے، یہاں تک "**فتنۃ الأحلاس**" کا ذکر فرمایا تو ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! یہ "**فتنۃ الأحلاس**" کیا چیز ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا، یہ "**ہرب اور حرب**" کا فتنہ ہے (بھاگنے اور لوٹنے کا فتنہ) پھر فرمایا اس کے بعد "**السراء**" کا فتنہ داخل ہو جائے گا یہ فتنہ میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بھڑک اٹھے گا، وہ تو یہ گمان کرے گا کہ وہ ہم میں سے ہے لیکن وہ ہم میں سے نہیں ہو گا کیونکہ میرے دوست صرف متقی لوگ ہیں، پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر متفق ہو جائیں گے جس کی مثال پسلی پر کولہے کی طرح ہے، پھر "الدھیماء" کا فتنہ ہو گا، جس میں اس امت کے ہر فرد کو تھپڑ ضرور پڑے گا، جب کبھی آپس میں یہ باتیں ہوں گی کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ ازِ سر نو شروع ہو جائے گا اور اس دوران آدمی کی کیفیت

اور نفسِ ذکیہ قتل ہو گا۔[1] نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی ایک جماعت کا سربراہ مقرر ہو گا، مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کوئی قدر و قیمت نہیں ہو گا، وہ یا تو اپنی موت مرے گا

ایسی ہو گی کہ صبح کو مومن تو شام کو کافر ہو گا [سنن ابی داؤد]

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ "أحلاس" کا ہو گا، اس فتنے میں بھگانا اور جنگوں میں مارنا ہو گا، پھر اس کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک اور فتنہ ہو گا، جب بھی اس فتنے کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ فتنہ رک گیا، وہ فتنہ مزید لمبا ہو گا، یہاں تک کہ کوئی ایک گھر باقی نہ رہے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان اس کے تھپڑ سے بچے گا، یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی نکلے گا۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

[1] حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی پانچ علامتیں ہیں: سفیانی، یمانی، فضائی سخت آوازیں، بیداء میں لشکر کا دھنس جانا اور نفسِ ذکیہ کا قتل ہو جانا [عقد الدرر السلمی الشافعی]

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حضرت مجاہدؒ قال حدثنی عن فلان رجل من أصحاب النبی ﷺ روایت نقل کی ہے کہ امام مہدی اس وقت تک نہیں نکلے گا، جب تک نفسِ ذکیہ قتل نہ ہو جائے، جب نفس ذکیہ قتل ہو جائے، تو آسمان و زمین کے رہائشی اس پر غصہ ہوں گے، تو لوگ امام مہدی کے پاس آکر ان کو بیعت کے لیے اس طرح لے جائیں گے، جس طرح دلہن کو سہاگ رات شوہر کے پاس لائی جاتی ہے، وہ روئے زمین کے ظلم و ستم کو اپنے عدل و انصاف سے بھر دیں گے، اس زمانے میں زمین اپنے نباتات اور آسمان اپنی بارشیں بروقت دیں گے، اس زمانے میں امت کو جو خوشحالی ملے گی، اتنی اس سے پہلے کسی حکومت میں نہیں ملے گی۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جب نفسِ ذکیہ قتل ہو جائے اور اس کا بھائی مکہ میں اچانک قتل ہو جائے، تو آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا، خبردار! تمہارا امیر فلاں شخصیت ہے، اور یہی مہدیٔ برحق ہو گا، جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ قریش کے تین گروہ سفیانی کے لشکر کو لے کر مکہ جانے کا ارادہ کریں گے۔ راستے میں یہ لشکر دھنس جائے گا، یہ خبر جب مکہ والوں کو پہنچ جائے گی، تو تین جماعتیں جمع ہو کر ایک آدمی کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے۔ حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ اس دوران مدینہ کی بے حرمتی ہو گی اور نفسِ ذکیہ کو قتل کیا جائے گا [الفتن لنعیم] حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک

یا اس کو قتل کیا جائے گا، اس کے بعد امام مہدی کی خلافت قائم ہو گی۔[1]

زور وزبردستی پر قائم حکومتوں کے اختتام کا تکوینی مرحلہ اور عصرِ حاضر میں عرب حکمرانوں کا زوال:

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور ارادے سے عرب حکمرانوں اور سربراہانِ مملکت کی حکومتوں کا گرنا کسی جھٹکے سے خالی نہ تھا اور ان سب سے مقصود اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت میں رائج فساد کے اختتام اور آنے والی اصلاح کے لیے مقدمہ تھا، تاکہ امام مہدی کے ساتھ ملنے اور ان کی بیعت کے لیے زمینی راستہ ہموار ہو جائے۔ در حقیقت عرب ممالک میں ہونے والے حکومت مخالف مظاہروں کا سال اگرچہ گرگوری اعتبار سے ۲۰۱۱ء تھا، مگر ایتھوپی کلیسا میں رائج تاریخ کے حساب سے ۲۰۰۴ء تھا۔ نہ تو ان ممالک میں انقلاب کے آنے کے بعد مسلمانوں کی متفقہ جماعت کی قیادت ہو گی اور نہ ہی کوئی متفقہ سربراہ سامنے آئے گا، کیونکہ یہی زور وزبردستی پر قائم ہونے والی

لشکر مدینہ بھیجا جائے گا جماوین کے درمیان اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

الجماوین: سے مراد مدینہ سے مکہ جاتے ہوئے مدینہ کے باہر دائیں جانب کی وادی ہے۔ حضرت جابر، حضرت ابو جعفر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب سفیانی کو نفسِ ذکیہ کے قتل کی خبر پہنچ جائے گی، تو عامۃ المسلمین حرمِ مدنی سے حرمِ مکی بھاگ جائیں گے، تو ان کے خلاف وہاں ایک لشکر بھیجا جائے گا، جس کا سربراہ بنو کلب کا ایک آدمی ہو گا، تو بیداء میں لشکر کے امیر کے علاوہ سب دھنس جائیں گے۔ ایک روایت میں قبیلہ کلب کے علاوہ مذحج کا بھی تذکرہ آیا ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بنو کلب ہے۔ [الفتن]

میں کہتا ہوں کہ نفس ذکیہ سے مراد وہ بری، طاہر و پاک لہو ہے، جس کو امام مہدی کے ساتھ تعلق ہو اور اس کو چھپکے یعنی خفیہ طور پر قتل کیا جائے، یا اس سے مراد وہ معصوم، پاک بچے ہیں، جنہیں ان دنوں قتل کیا جاتا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: أقتلت نفسا زكية بغير نفس [الکہف:۷۴] اسی کے ضمن میں مرد و عورتوں کا ناحق قتل بھی داخل ہے۔

[1] حضرت عمر بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ایک فتنہ برپا ہو گا، اس کے بعد میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کی سربراہی میں جماعت ہو گی، جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہو گی، وہ قتل ہو گا یا اپنی موت مرے گا، اس کے بعد امام مہدی کی خلافت قائم ہو گی۔

حکومتوں کا اختتامی مرحلہ ہے۔ چونکہ اب اندازِ حکمرانی کا مرحلہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور اب امت میں حکمرانی کی ترتیب ایک دوسرے انداز میں داخل ہونے کا نظام شروع ہونے والا ہے،[1]

---

[1] حضرت ابن لہیعہؒ حضرت اَبی قبیلؒ سے نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کا امام مہدی کے لیے جمع ہونا چار (۴) اور دو سو (۲۰۰) سال میں ہوگا۔ حضرت ابن لہیعہؒ نے فرمایا کہ اس حساب سے مراد عجمی تاریخ کا حساب ہے نہ کہ عرب کے حساب کے مطابق۔ (اخرجہ نعیم فی الفتن برقم: ۹۶۳)

شمسی عیسوی تاریخ کے بارے میں دو تقویمی ترتیب ہے: پہلی ترتیب ایتھوپی تاریخ ہے، جبکہ دوسری ترتیب گرگوری تقویم ہے۔ ان دونوں تقویمی ترتیبات میں سات (۷) سال اور نو (۹) مہینوں کا فرق ہوتا ہے۔ یعنی گریگورین تقویمی ترتیب میں تاریخ سات (۷) سال اور نو (۹) مہینے آگے ہوتی ہے، جب کہ ایتھوپی تقویمی ترتیب میں سات (۷) سال اور نو (۹) مہینے پیچھے ہیں، کیونکہ انہوں نے گرگوری ترتیب کے مطابق اپنی تقویم مرتب کرنے سے انکار کیا تھا۔ گذشتہ روایت اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے، تاہم قدیم زمانے میں اعداد اور ہندسوں کے لکھنے کا ترتیب دائیں جانب سے ہوتا تھا اور موجودہ ترتیب ہندسوں کے حساب کا بائیں جانب سے ہوتا ہے۔ لہذا احادیث میں بیان کیے گئے اعداد کو اُس زمانے کے مقررہ اصول کے مطابق دیکھنا ہوگا۔

اس تناظر میں اگر اس روایت کو دیکھ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کی نصرت کے لیے لوگوں کا جمع ہونا چار (۴) اور دو سو (۲۰۰) میں ہوگا، جو اس طرح بنتا ہے:

اربع	ومائتین
چار (۴)	دو سو (۲۰۰)
4	200
2004م	

اس حساب سے ظہورِ مہدی کے لیے لوگوں کا جمع ہونا اس روایت کے تناظر میں ۲۰۰۴ میں ہوگا، جو پرانی ایتھوپی تاریخ ہے، اور موجودہ گرگوری تاریخ چونکہ اس سے سات (۷) سال اور نو (۹) مہینے آگے ہیں، تو اس حساب سے ۲۰۱۱ ہوگا، جس میں امت کی وحدت کو امام مہدی کی خلافۃ علی منہاج النبوۃ کے مطابق برقرار رکھنے کے لیے ظالم و جابر حکمرانوں سے عرب ممالک کو صاف کرنا مقصود تھا، تاکہ امام مہدی کی بیعت کے لیے راستہ ہموار ہو اور اس کے لیے بطورِ تمہید و مقدمہ اس عرصہ میں رائج واقعات کو تکوینی طور پر لایا گیا۔

جس کے نتیجے میں طاغوتی نظام انتشار، افراتفری خون ریزی کے ماحول کی صورت بنائے گی، ان حالات کا اختتام صرف امام مہدی کے نکلنے اور منہجِ نبوت پر قائم ان کی خلافت سے ہو گا۔[1]

---

[1] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے لیے ظالم اور جابر بادشاہوں پر افسوس! جو نیک لوگوں کو کس طرح ظلم وستم کر کے ڈراتے ہیں اور انہیں قتل کرتے ہیں۔ صرف وہی لوگ ان سے بچتے ہیں جو ان کی بات مانیں۔ مگر متقی مؤمن ان کے ساتھ زبانی گفتگو کے ذریعے معاملہ رکھے گا مگر اس کا دل ان سے کوسوں دور بھاگے گا، لیکن جب اللہ دوبارہ اسلام کو زندہ کرے گا تو ہر ظالم وجبار کو ختم کر دے گا کیونکہ وہ فساد کے بعد امت کی اصلاح پر قادر ہے۔ پھر فرمایا: اے حذیفہ! اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے میرے اہلِ بیت کے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کر کے اس کے ہاتھ پر ملاحم (خونریز جنگیں) جاری کر دے گا اور اسلام کو دنیا پر غالب کر دے گا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ پہلے نبوت رحمت بن کر آئے گی، پھر خلافت رحمت بن کر ہو گی، پھر کاٹ کھانے والی بادشاہتیں ہوں گی، پھر زور وزبردستی کی حکومتیں ہوں گی پھر طاغوتی طاقتیں کھل کر باہر آئیں گی۔ [رواہ أبو عمر والدانی فی سننہ]

ایک دوسری روایت میں ابن أبی شیبہ سے نقل کیا گیا ہے کہ پھر بادشاہ ہوں گے ان کے بعد ظالم وجابر حکمران آئیں گے ان کے بعد طاغوتی اور شیطانی حکومتیں ہوں گی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے شروع میں نبوت رحمت ہو گی، پھر خلافت رحمت بن کر رہے گی، پھر کاٹ کھانے والی بادشاہتیں ہوں گی، پھر زور وزبردستی کے ذریعے حاصل ہونے والی حکومتیں ہوں گی، جو مسلمانوں کے امن وامان کو سبوتاژ کرے گی۔ [کتاب الفتن]

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے حکومت کا انداز نبوت اور رحمت کے طور پر شروع کیا، پھر خلافت ہو گی، جس میں بھی رحمت ہو گی، پھر بادشاہتیں ہوں گی اور ان میں بھی رحمت ہو گی، پھر سلطنتیں قائم ہوں گی، ان میں بھی رحمتیں ہوں گی، پھر زور وزبردستی کی حکومتیں ہوں گی، جن کے حصول کے لیے گدھوں کی طرح ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے گا۔

اے لوگو! جب تک سرسبز وشادابی ہے اور مٹھاس ہے، اس وقت تک جہاد میں حصہ لیتے رہو، ورنہ پھر کڑوا پن اور خس وخاشاک کی طرح لوگ بچ جائیں گے، جب وہ جہاد کریں گے اور غنیمت پائیں گے، تو بلا جھجک کھائیں گے اور حرام کو حلال سمجھیں گے۔ لہٰذا تم پر جہاد میں رباط اور چوکیداری لازم ہے، کیونکہ یہی بہترین جہاد ہے۔ (رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات)

شام: شامی لشکر کا سفیانی سر براہ دمشق سے نکلے گا وہ لمبی گردن والا، سبز آنکھوں والا، لمبے جسم والا، زردی مائل سفید رنگت والا، گھونگھریالے بالوں والا، چہرہ سرخی مائل سفید، چوڑے سر والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، جو بچوں اور عورتوں کو قتل کرے گا اور حریہ (شام کے انقلابی

حضرت ابو عبیدۃ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے لیے نبوت رحمت بن کر شروع ہوئی پھر خلافت اور رحمت آئی پھر کاٹ کھانے والی بادشاہتیں آئیں گی، پھر زور وزبردستی سے حکومت قائم ہوگی، جن میں سرکشی اور زمین میں فساد ہوگا، جس میں ریشم کو، زنا وغیرہ کو شراب کو حلال سمجھیں گے اور اسی پر ان کی روزی روٹی ہوگی یہاں تک اللہ تعالیٰ سے جاملیں گے۔(قال الهيثمي:وفيه ليث بن أبي سليم وهو ثقة ولكنه مدلس وبقية رجاله ثقات)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت ہوگی، جب اللہ تعالیٰ اس نظام کو برقرار رکھنا چاہیں گے تو نبوت ہوگی پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے تو دورِ نبوت کو ختم کریں گے، پھر خلافۃ علی منہاج النبوۃ کا دور شروع ہوگا، جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے، تو یہ دور ہوگا اور جب یہ اللہ تعالیٰ اس دور کو ختم کرنا چاہیں، تو اس دور کو ختم کریں گے، پھر کاٹ کھانے والی بادشاہتوں کا دور شروع ہو جائے گا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے، تو یہ دور ہوگا اور جب اللہ تعالیٰ اس دور کو اٹھانا چاہیں گے، تو یہ دور ختم ہوگا، پھر زور وزبردستی والی حکومتوں کا دور شروع ہوگا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے، تو یہ دور ہوگا۔

پھر جب تک اللہ تعالیٰ اس دور کو ختم کرنا چاہیں گے، تو اس دور کو ختم کریں گے، پھر اس کے بعد خلافۃ علی منہاج النبوہ کا دور ہوگا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ خاموش ہوئے۔(رواہ أحمد، وأبو داود، والطیالسی، والبزار، والطبرانی فی الأوسط بعضہ قال الہیثمی ورجالہ ثقات)

میں کہتا ہوں: ان سارے احادیث وروایات سے معلوم ہوتا ہے کہ زور وزبردستی کے دور کے بعد دوسرے دور تک منتقل ہونے کا دورانیہ ہوگا، ہم جس دور میں اب جی رہے ہیں یہ عہد انتشار، بدانتظامی اور طاغوتی نظام کا ہے، جس میں قتل وغارت، راستوں اور تجارتوں کی بندش اور حکومت کے حصول کے لیے گدھوں کی طرح ایک دوسرے پر چڑھنے کا ہے، جہاں جہاد صرف دنیا طلبی اور غنیمت کے لیے ہے۔

اس دور میں اہم جہاد اللہ تعالیٰ کے راستے میں بلادِ اسلامیہ کی حفاظت ہے۔

اس مرحلے کا دورانیہ زیادہ طویل نہیں ہوگا، بلکہ جلد امام مہدی کا ظہور ہوگا اور آپ عملی طور پر اس کے لیے کوشش کریں گے اور بہت جلد آپ کے ہاتھ پر خلافۃ علی منہاج النبوۃ کا قیام ہوگا۔

تحریک) کو قتل کرے گا۔ نو عمر، اس کا اور باپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہو گا، اس کو الأصهب کہا جائے گا (أصہب شیر کے ناموں میں سے ایک نام ہے یا پھر زرد چہرے والا ہو گا) یہ ساری صفات شامی صدر (بشار الأسد) پر منطبق ہو سکتی ہے۔[1]

---

[1] متعدد سفیانی: سفیانی کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ کیا وہ حقیقی شخصیت ہے یا نہیں؟ کیونکہ صحیحہ نصوص میں سفیانی کے نام کی کوئی تصریح نہیں، لیکن نام کا ذکر نہ ہونا کوئی ضروری چیز نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ احادیث و آثار کے مجموعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک ایسی شخصیت موجود ہو گی، جو اہلِ بیت کی بالعموم اور امام مہدی کی بالخصوص مخالف ہو گی، یہ شخصیت اہلِ بیت کی مخالفت میں ان کے تمام حرکات و سکنات کو تھاک لگائے ہوئے ہو گی، اپنی ہر ممکنہ کوشش یہ ہو گی کہ کسی طرح خلافت کے قیام کا راستہ روکا جائے اور اس کے لیے ہر منافق کی مدد لینے سے دریغ نہیں کریں گے۔
ارشاد الحیران میں محمد زہیر نے لکھا ہے: سفیانی کے بارے میں احادیث و آثار کی کثرت کی وجہ سے بعض اہلِ علم اس کو قابلِ استدلال شمار کرتے ہیں، کیونکہ ظہورِ مہدی سے متعلق روایات و آثار کئی (متقدمین و متاخرین) حضرات محدثین نے ذکر کی ہیں، جن میں امام نعیم بن حمادؒ، امام حاکمؒ، امام ذہبیؒ، امام قرطبیؒ، امام ابو عمر والدانیؒ، علامہ برزنجیؒ، علامہ سفارینی حنبلیؒ اور عقد الدرر کے مصنف علامہ سلمی شافعی مقدسیؒ کے نام سرفہرست ہیں۔
قابلِ قدر بھائی شیخ أحمد قاسم عقلان نے "مجلہ المنتدى اليمنية" کے مقالات میں سفیانی سے متعلق احادیث کی تحقیق اور سیر حاصل کلام کا وعدہ کیا تھا، جس کو تفصیلی طور پر پورا کر کے ایفائے عہد کا بہترین ثبوت دیا، ان کی تحقیق کا حاصل یہ تھا کہ سفیانی سے متعلق احادیث و آثار مجموعی طور پر حسن کے مرتبے تک پہنچ سکتی ہے اور ان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کو کرنا درست ہے۔ شیخ عقلان کی اس تحقیق کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ قابلِ استدلال اور مقبول ہیں۔ واللہ اعلم۔
پہلا سفیانی: زہیر حبیب نے ارشاد الحیران میں معجم ألفاظ العقیدۃ سے نقل کیا ہے کہ سفیانی وہ آدمی ہو گا، جو شامی فتنے کا سرغنہ ہو گا۔ شام کا فتنہ بشار الأسد کی طرف سے شروع کیا گیا اور اس میں شامی سفیانی کے اوصاف موجود ہیں۔ حضرت الحارث بن عبد اللہؒ سے روایت ہے کہ ابو سفیان کی نسل سے ایک آدمی وادی یابس میں سرخ جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا، ہلکی رانوں اور ہلکی پنڈلیوں والا، لمبی گردن والا ہو گا، جس کا رنگ سخت زرد ہو گا اور اس پر عبادت کا اثر ہو گا۔ [کتاب الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت ضمرہ سے روایت ہے کہ گھونگھریلے بالوں والا، سفید رنگت والا ہوگا، جو شخص بھی اس کیطرف سے ملنے والے مال کو قبول کرے گا، تو وہ قیامت کے دن گرم پتھر کی طرح ہوگا۔[کتاب الفتن لنعیم بن حماد] حضرت ذی قرنات سے روایت ہے کہ ماہِ صفر میں اختلاف ہوگا، تو لوگ چار مختلف فرقوں میں منقسم ہوں گے، ایک مکہ میں پناہ گزین ہوگا۔اور دو آدمی شام میں ہوں گے، جن میں ایک سفیانی اور دوسرا حکم کی اولاد میں سے ہوگا، جس کی آنکھے نیلی اور زرد شیر کی طرح رنگ والا ہوگا۔ حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ جب تم سفیانی کو دیکھو گے، تو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث، زرد رنگت والا، سرخ اور نیلی آنکھوں والا ہوگا۔[البحار]
حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ سفیانی نو عمر، گھونگھریلے بالوں والا، سفید اور لمبے جسم والا ہوگا۔[کتاب الفتن لنعیم بن حماد] حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ پھر ایک انقلاب اٹھے گا، جس میں آزادی مانگنے والوں کو قتل کیا جائے گا اور مرد وعورتوں اور بچوں کو قید کیا جائے گا اور وہ ظالم عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔[کتاب الفتن لنعیم بن حماد] حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ اس کے بعد ایک آدمی کو حکومت ملے گی، جس کا نام اور اس کے باپ کے نام جیسا ہوگا اور باپ بیٹے کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہوگا، کمزور کندھوں والا، ناقص کندھوں اور پنڈلیوں والا، چوڑے سر والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، اس کے بعد لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔[کتاب الفتن لنعیم بن حماد]
میں کہتا ہوں: اس کا نام اور اس کے باپ کا نام آٹھ (۸) حروف پر مشتمل ہوگا (بشار حافظ) حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دمشق کے درمیان سے سفیانی نامی ایک آدمی نکلے گا، جس کے اکثر پیروکار بنو کلب سے ہوں گے، وہ لوگوں کو قتل کرے گا، یہاں تک عورتوں کے پیٹ تک بھی چاق کر کے بچوں کو مارے گا، اس کے خلاف بنو قیس جمع ہو کر اس سے لڑیں گے، لیکن ایک چوٹی کا دمچہ بھی نہیں روک پائیں گے۔اس دوران حرم میں میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ [أخرجه الحاكم، في مستدركه، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، على شرط البخاري ومسلم، ولم يخرجاه]
حضرت اُرطاۃ سے روایت ہے کہ جب ترک (نسل) اور روم جمع ہوں گے اور دمشق کے ایک گاؤں میں زمین کے اندر دھنسا ہو جائے گا۔اور وہاں کی مسجد کی مغربی جانب میں ایک گروہ کا سقوط ہوگا، تو شام میں تین مختلف جھنڈے نمودار ہوں گے، ایک ان میں اَبقع ہوگا، دوسرا اصہب اور تیسرا سفیانی کا۔اور اس دوران دمشق میں لوگوں کا محاصرہ کر کے ان کو قتل کیا جائے گا۔اور سفیانی کی نسل سے دو آدمی

نکلیں گے، لیکن کامیابی دوسرے کو ملے گی۔ اور جب ابقع مصر سے آئے گا، تو سفیانی اس پر غالب آئے گا۔ اس دوران ترک (نسل) اور روم کی قرقیسیا میں سخت لڑائی ہو گی، حتیٰ کہ درندوں کے پیٹ ان کا گوشت کھا کھا کر بھر جائیں گے۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

دوسرا سفیانی: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: آپ فرما رہے تھے کہ رات و دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے، جب تک کہ لات و عزیٰ کی دوبارہ عبادت شروع نہ ہو جائے۔ [الفتن لنعیم بن حماد] حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی، جب کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں اور میری امت کے بعض قبائل بتوں کی عبادت نہ کریں۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت سعید ابن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی، جب تک کہ قبیلۂ دوس کی عورتوں کے سرین ہل کر یعنی سفر کر کے ذی الخلصہ بت کے پاس نہ آ جائیں۔ "سرین کا ہلانا" یہ جزیرۃ العرب میں بت پرستی کے دوبارہ شروع ہونے سے کنایہ ہے کہ عورتیں سفر کر کے وہاں پر بتوں کا طواف کریں گی۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ بت نصب کیے جائیں اور سب سے پہلے بتوں کا نصب کرنے والا تہامہ سے تعلق رکھنے والا اہلِ حضر میں سے ہو گا۔ [الفتن]

صحیحین اور دیگر کتبِ صحاح میں مذکور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرۃ العرب میں ایک ظالم بادشاہ موجود ہو گا، جو شام کی جانب سے حملہ کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے۔ بعض دیگر احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرۃ العرب کی یہ ظالم حکومت امام مہدی کے اہل و عیال اور مددگاروں کو سخت سزائیں اور قید و بند کی صعوبتیں دے گی۔ بالآخر امام مہدی کی بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو مغلوب کر کے لشکرِ حق کو فتح یاب کریں گے۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ طائف اور مکہ کے درمیان یا مکہ اور مدینہ کے درمیان شیب، طباق اور شجر کے علاقوں سے ایک آدمی نکلے گا، جو بدشکل، چوڑے سر والا، کمزور کندھوں والا اور دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہو گا، جس کے زمانے میں اختلافات، جنگ اور دوسری سخت آوازیں ہوں گی۔ [الفتن لنعیم بن حماد] جب تم دیکھو کہ یہاں یعنی مدینہ میں ایک قوم زمین میں دھنس گئی، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اب قیامت کے سائے تمہارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ [الفتن لنعیم بن حماد] حضرت جابر،

حضرت ابو جعفر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب سفیانی کو نفسِ ذکیہ کے قتل کی خبر پہنچ جائے گی، تو عامۃ المسلمین حرمِ مدنی سے حرمِ مکی بھاگ جائیں گے، تو ان کے خلاف وہاں ایک لشکر بھیجا جائے گا، جس کا سربراہ بنو کلب کا ایک آدمی ہوگا، تو بیداء میں لشکر کے امیر کے علاوہ سب دھنس جائیں گے۔ ایک روایت میں قبیلہ کلب کے علاوہ مذحج کا بھی تذکرہ آیا ہے۔[الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ قریش کے تین گروہ سفیانی کے لشکر کو لے کر مکہ جانے کا ارادہ کریں گے۔ راستے میں یہ لشکر دھنس جائے گا، یہ خبر جب مکہ والوں کو پہنچ جائے گی، تو تین جماعتیں جمع ہو کر ایک آدمی کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ مکہ کے مسلمان امام مہدی کو کہیں گے کہ ہمارا خون اور گناہ آپ کے ذمہ ہوگا اگر آپ بیعت کے لیے ہاتھ آگے نہیں کریں گے۔ کیونکہ سفیانی کا یہ لشکر ہماری تلاش میں پہنچنے والا ہے، جس کا سربراہ بنو جرم کا ایک آدمی ہے۔ یہ لوگ رکن اور مقام کے درمیان بیٹھ کر بیعت کے لیے ہاتھ آگے کریں گے۔ بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالیں گے۔ امام مہدی ایک ایسے لشکر کے ہمراہ ہوں گے، جو راتوں کے عابد اور دنوں کے شیر ہوں گے۔

عراقی سفیانی: زوراء یعنی بغداد کی خرابی کی ایک وجہ سفیانی ہوگی [رواہ ابو الفرج بن الجوزی] نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں ہے کہ سفیانی کا لشکر رات کی تاریکی اور تیز رو سیلاب کی طرح چلتا ہوا ہر چیز کو روندتا رہے گا اور ہر طرف وانہدام کرتا رہے گا، یہاں تک کوفہ داخل ہو کر آلِ محمد کے گروہ کو بھی قتل کرے گا، پھر ہر طرف اہلِ خراسان کو تلاش کرے گا، تو اہل خراسان امام مہدی کی تلاش میں نکل کر اس کی حکومت کے لیے دعوت دیں گے اور اس کی نصرت کریں گے۔

حضرت اَرطاۃ سے روایت ہے کہ اَزہر بن الکلبیہ کوفہ داخل ہوگا، تو وہاں اس کی گردن میں ایک پھوڑا نکلے گا، جس وہ مر جائے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ بھاگتے ہوئے وہ مر جائے گا۔

امام زہریؒ سے روایت ہے کہ سفیانی کے حلق میں ایک زخم نکلے گا۔ میں کہتا ہوں کہ صدام جب بھاگنے لگا، تو اس کو گرفتار کیا گیا اور اس کو جب پھانسی پر چڑھایا گیا، جب بعد میں اس کا جسم دیکھا گیا تو اس کے گردن میں پھوڑا تھا۔ لوامع الانوار البہیہ وسواطع الأسرار الأثریہ للسفارینی حنبلی میں ہے کہ سفیانی ترک کے خلاف لڑ کر ان پر غالب آئے گا، پھر زمین میں فساد مچائے گا اور زوراء میں داخل ہو کر وہاں کے لوگوں کو قتل کرے گا۔

مصر کا سفیانی: حضرت ذی قرنات سے روایت ہے کہ جب مصر کے سفیانی کو یہ (امام مہدی کے بارے

بچوں کے کھیل کود سے شروع ہونے والا فتنہ

دورانِ حکومت شام میں بچوں کے کھیل کود سے ایک نہ ختم ہونے والا فتنہ شروع ہوا، جب درعا شہر کے بچوں نے دیواروں پر (ارحل یا بشار) کے نعرے لکھے، قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ان بچوں کو قید وبند میں سخت ترین سزاؤں کا نشانہ بنایا، ان بچوں میں حمزۃ الخطیب نامی بچہ بھی تھا، اس ظلم کے خلاف جب عوامی احتجاجات شروع ہوئے، تو حکومتی اداروں نے ان سے آہنی ہاتھوں نمٹنا شروع کیا۔

اس طرح ملک میں کئی فتنے اٹھنا شروع ہوئے، جب بھی ایک شہر میں تصادم کا رن ٹھنڈا پڑھتا، تو دوسرے شہر میں ان جنگ کا ایندھن تیز ہو جاتا۔

اور یوں ملکِ شام میں قتل وغارت کی سخت ترین صورت حال اس نتیجے پر پہنچی کہ ملکی سیکورٹی ادارے (دو فوجیں: الحر نامی اور نظامی فوج) دو فوجوں میں بٹ گئیں۔

ہر جانب اس فتنے کے روک تھام کے لیے لوگوں (بین الاقوامی اجتماعات، کانفرنس، بین الٔاقوامی سیمینار اور اقوام متحدہ کے مندوبین وغیرہ) نے لاکھ کوششیں ہوئیں، مگر اس صورت حال سے نکلنے کا کوئی حل سامنے نہ آیا۔ مشرق ملکوں کے لوگ (روس اور چین) اور مغربی ممالک (امریکا اور یورپ) بھی اس فتنے میں کود پڑے۔

لیکن صورتِ حال اس وقت مزید دگرگوں ہوئی، جب سیاہ جھنڈوں (سلفی جہادی تنظیمیں مثلا القاعدہ اور الدولۃ الاسلامیہ وغیرہ جماعتوں) کے درمیان بھی یہاں شدید اختلافات شروع ہوئیں اور پیلے زرد جھنڈیں (شیعہ تنظیمیں حزب اللہ وغیرہ) اس میں کود پڑھیں۔

یہ فتنہ ابھی تک جاری ہے اور آئندہ بھی اس کے ختم ہونے کے کوئی دور دور تک اثرات ظاہر نہیں ہو رہے، یہاں تک کہ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ قتل ہوئے۔

(مزید) یہاں خوفناک زلزلہ نما آوازیں ہوں گی اور آسمان سے ایک منادی آواز امام مہدی کے نام ولدیت وغیرہ کی آواز لگائے گا اور امام مہدی نکلیں گے اور اس کی علامت یہ ہو گی کہ آسمان (فضا) میں ایک ہاتھ ظاہر ہو گا جو اشارہ کرے گا اور شام میں ایک خلیفہ ہو گا، جس سے اہلِ شام

میں) پتہ چل جائے گا، تو ایک لشکر مکہ بھیجے گا، جو مدینہ پہنچ کر اس کو خراب کرے گا، جتنی خرابی حرہ میں ہوئی ہے اس سے زیادہ خرابی ہو گی، یہاں تک کہ جب بیداء تک پہنچ جائیں گے، وہاں یہ لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ [الفتن لنعیم بن حماد]

خسف کے بعد امام مہدی کی بیعت کا مطالبہ کریں گے یا پھر وہ قتل ہو گا۔[1]

---

[1] حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ شام میں ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہو گا، جس کی ابتداء بچوں کے کھیل کود سے ہو گی، پھر لوگ کسی ایک معاملے پر جمع نہیں ہو سکیں گے اور نہ ان کی باقاعدہ جماعت بن سکے گی، یہاں تک کہ آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا، تم فلاں کے پاس جاو، پھر سعید بن المسیب نے فرمایا یہی تمہارا امیر ہے، یہی تمہارا امیر ہے، یہی تمہارا ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا، آپ نے امام مہدی کی کنیت ذکر کیا، نام نہیں لیا[أخرجه الامام الحسين أحمد بن جعفر، ابن المنادي، في كتاب الملاحم، واخرجه الحافظ أبو عبدالله نعيم بن حماد، في كتاب الفتن]
ایک روایت میں ہے: شام میں ایک فتنہ اٹھے گا، جس کی ابتدا بچوں کھیل سے ہو گی، ایک جانب سے جب یہ فتنہ خاموش ہو گا، تو دوسری جانب سے یہ فتنہ اٹھے گا، یہ فتنہ ختم نہیں ہو گا یہاں تک آسمان سے منادی آواز لگائے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے، مزید ارشاد فرمایا اس دوران ابن المسیب نے دونوں ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے اشارہ کیا، پھر کہا: یہی تمہارا بر حق امیر ہے۔ یہی تمہارا بر حق امیر ہے۔[رواہ عبدالرزاق]
حضرت ابو جعفر محمد بن علیؒ سے روایت ہے کہ مہدی اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے، جب تک شام کے سارے لوگوں کو ایک ایسا فتنہ آگھیرے گا، جس سے نکلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، لیکن اس فتنے سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملے گی، کوفہ اور حیرۃ میں بھی قتل و قتال ہو گا۔
حضرت مغیرہ بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ (یہ قدیم عورت تھی) سے نقل کرتے ہیں میں نے ابن الزبیر کے فتنے کے دوران کہا کہ اس فتنے میں لوگ ہلاک ہوں گے، تو اس نے کہا: نہیں، ہر گز نہیں، اس کے بعد ایک دوسرا فتنہ اٹھے گا جس میں لوگ ہلاک ہوں گے، حتیٰ لوگ کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ آسمان سے آواز ہو گا، تم فلاں آدمی کی (امارت کو) لازم پکڑو۔[الفتن، نعیم بن حماد]
حضرت ابن المسیب سے روایت ہے کہ شام میں ایک فتنہ کی ابتدا بچوں کے ہاتھوں شروع ہو گا، پھر لوگوں کا اتفاق کسی ایک چیز پر نہیں ہو گا اور نہ ہی ان میں کوئی متفقہ جماعت ہو گا، یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ فلاں آدمی کو لازم پکڑو، ایک ہاتھ نما ہتھیلی ظاہر ہو گی تو اشارہ کرے گا[الفتن، نعیم بن حماد] حضرت سعید بن المسیبؒ سے اسی طرح ایک روایت ہے مگر یہ اضافہ فرمایا: آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے۔
حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جب نفسِ ذکیہ قتل ہو جائے اور اس کا بھائی مکہ میں اچانک قتل ہو جائے، تو آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا، خبردار! تمہارا امیر فلاں شخصیت ہے، اور یہی مہدی

بر حق ہو گا، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔[کتاب الفتن، نعیم بن حماد]
حضرت شہر بن حوشبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ محرم میں ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا، کہ خبر دار! مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا بہترین شخص فلاں ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ یہ آواز جنگ وجدال اور آوازوں والے سال میں ہو گی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: کہ جب آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا، کہ حقِ حکمرانی آلِ محمد کو ہے، تو اس وقت لوگوں کی زبانوں پر امام مہدی کا تذکرہ کثرت سے ہو گا اور اس کی محبت دلوں میں پانی اور خون کی طرح رچ بس جائے گی اور اس کے علاوہ کوئی تذکرہ باقی نہیں رہے گا۔(أخرجه الإمام أحمد بن جعفر بن المنادي، في كتاب الملاحم، وأخرجه الطبراني، في معجمه، وأبو نعيم الأصبهاني، في مناقب المهدي ونعيم بن حماد)
حضرت باقرؒ سے روایت ہے کہ اہل مشرق اور اہل مغرب کے درمیان اختلاف ہو گا اور اہل قبلہ کے درمیان بھی اختلاف ہو گا، ان سالوں مسلمانوں کو بہت زیادہ سختی، شدت اور خوف گھیر لے گا، ان حالات میں ایک منادی آواز لگائے گا، جب تم لوگ یہ آواز سنو گے، تو پھر نکل کر جانے کے لیے تیاری کرو۔ اور نکل کر امام مہدی کے ساتھ ہو جاؤ۔[البحار]
حضرت ابو جعفر محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ مہدی اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے، جب تک شام کے سارے لوگوں کو ایک ایسا فتنہ آگھیرے گا، جس سے نکلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، لیکن اس فتنے سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملے گی، کوفہ اور حیرۃ میں بھی قتل وقتال ہو گا۔[النعمانی]
میں کہتا ہوں کہ شام میں ایک زلزلہ نما چیخ ہو گا، جو حکومت کے حصول کے لیے دو مختلف جماعتوں (نظامی فوج اور جیش الحر) کے درمیان شروع ہو گا۔
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب شام میں دو (۲) نیزے آپس میں لڑنے لگے، تو ان کے درمیان اختلاف اس وقت تک باقی رہے گا، جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایک نشانی ظاہر نہ ہو جائے، تو پوچھا گیا کہ وہ نشانی کیا ہے؟ تو فرمایا: شام میں ایک سخت زلزلے کی طرح جھڑک ہو گی، جس کی وجہ سے ایک لاکھ کے قریب لوگ مر جائیں گے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب کے طور پر ہو گا۔
جب یہ نشانی تم دیکھو کہ اپنے پشت پر بیگ نما(ہتھیلیوں والے تیزرو) سیاہ جھنڈوں(شہب کا معنی سیاہ جھنڈوں کے ساتھ کیا گیا) اور زرد جھنڈوں والے آرہے ہیں اور یہ مغرب سے شام میں آجائیں،(حزب اللہ کے زرد پیلے جھنڈے لبنان سے آئے، جو حقیقتا شام ہی کا علاقہ ہے اور شام کا علاقہ سارے کا سارا

مغرب ہے) تو اس وقت سخت بھوک، قحط اور سرخ موت (یعنی خون ریز جنگ ظاہر) ہو گی، ان سب کے بعد دمشق کا "حرستا" نامی گاؤں زمین میں دھنس جائے گا۔
اس دوران جگر کھانے والی عورت کا ایک بیٹا وادیٔ یابس سے نکلے گا اور دمشق کی جامع مسجد پر بیٹھ جائے گا، جب یہ صورتِ حال سامنے آجائے، تو یہی ظہورِ مہدی کی علامت ہو گی۔ [عقد الدرر السلمی الشافعی]
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے مشرق سے اور زرد جھنڈے مغرب سے نکل کر شام کے بنیادی شہر (یعنی دمشق) میں آجائے، تو یہی وقت ہے کہ بلاء اور مصیبت نازل ہو گی۔ [الفتن، نعیم بن حماد، کنز العمال للھندی]
حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب حجاج بن یوسف نے کعبہ پر حملہ کیا، اس کے بعد ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آئے، میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب مشرق سے سیاہ جھنڈے (تنظیم القاعدة) اور مغرب سے زرد جھنڈے (حزب اللہ کے جھنڈے) نکل کر شام کے درمیان دمشق شہر میں ایک دوسرے سے لڑائی شروع کریں، تو اسی وقت مصیبت واقع ہو گی۔ [الفتن]
حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ جب سیاہ اور زرد جھنڈے شام کے درمیان ایک دوسرے سے لڑنا شروع کریں، تو اس وقت مسلمانوں کے لیے زمین کا اندر زمین کے باہر سے بہتر ہے۔ [الفتن]
حضرت اُرطاۃؒ سے روایت ہے کہ جب شام کے درمیان میں سیاہ اور زرد جھنڈے ایک دوسرے کے ساتھ سخت لڑائی شروع کریں، تو اس وقت شکست خوردہ اور شکست دینے والے اور ملعون بد شکل لیڈر کے لیے ہلاکت ہے۔ [الفتن نعیم بن حماد]
حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ عراق کے عوام وخواص سے چمڑے نکلنے کی طرح چمڑہ نکلے گا اور شام کے عوام سے بال کی کھال نکلنے کی طرح نکلے گا جب کہ دو بڑے لشکر ایک دوسرے کے خلاف سخت جنگ لڑیں گے اور مصر کی حیثیت مینگنی کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائے گا، تو اس وقت اصل معاملہ (یعنی ظہورِ مہدی) شروع ہو جائے گا۔ [الفتن نعیم بن حماد]
میں کہتا ہوں کہ شق الشعرة سے مراد جیش الحر اور نظامی فوج کے درمیان ایک دوسرے سے جدا ہو کر متفرق ہو جائیں گے۔ حضرت اُرطاۃ سے روایت ہے کہ جو شخص بھی سفیانی کی مخالفت کرے گا، تو اس کو آروں سے چیر کر پھاڑ دے گا اور چھ ماہ تک اس کو ہنڈیوں میں پکائے گا، مزید کہا: مشرق ممالک اور مغربی یہاں جمع ہوں گے۔ [الفتن نعیم بن حماد] **میں کہتا ہوں** قدور یعنی ہنڈیوں سے مراد ٹینک یا پھٹنے والے بم ہیں۔ مشرقین سے مراد چین اور روس ہیں اور مغربین سے مراد یورپ اور امریکا ہیں۔

جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ ابو جعفرؑ نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر! زمین پر جم کر بیٹھو اور ہاتھ پاؤں مت ہلاؤ یہاں تک کہ آنے والی علامات نہ دیکھو، جب انہیں پاؤ۔۔۔تو یہی سال ظہورِ مہدی کا ہے۔ اسی سال زمین کے ہر کنارے میں سخت اختلافات ہوں گے۔[عقد الدرر السلمی الشافعی، بشارۃ الاسلام]

میں کہتا ہوں کہ غرب سے مراد شام ہے جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے لا یزال اھل الغرب ظاہرین یہاں اھل الغرب سے اہل شام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ منقول ہے اور حضرت معاذ بن جبلؓ نے اھل الغرب کی تفصیل یہ بیان کی کہ اس سے مراد اھل الشام ہے۔

ابو الحسن الربعی المالکی نے اپنے کتاب فضائل الشام ودمشق میں اپنی سند سے حضرت ابو ہریرۃؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنگیں شروع ہوں گی، تو اللہ تعالیٰ دمشق کے موالی لائیں گے جو عربوں میں بہترین شہسوار ہوں گے، اسلحہ کے چلانے میں شیروں کی طرح ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی تائید کریں گے۔[وھو حدیث حسن]

عقد الدرر میں یہ اضافہ بھی ہے پھر ہمارے اہل بیت میں سے امام مہدی نکلیں گے، جو زمین کے ظلم کو اپنے عدل سے بھر دیں گے۔[وقد أخرج نعیم بن حماد فی الفتن من حدیث سلیمان بن حبیب بمعناہ مختصرا]

میں کہتا ہوں کہ السلاح الأسود سے مراد جدید اسلحہ ہیں، أبیض یعنی سفید اسلحہ سے مراد پرانا اسلحہ ہے۔ یہ حدیث اس زمانے میں جدید اسلحہ پر دلالت کرتا ہے۔

الموالی: شام کا ایک مشہور بڑا قبیلہ ہے، جن کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ۱۔الموالی الشمالیین، ۲۔الموالی الجنوبیین (قبائلی لوگ) ان میں ہر فرقہ کے ذیلی متعدد فرقے ہیں۔ مختلف علاقوں کے موالی شام کے حلب اور حماۃ شمالی جانب کے معرۃ اور سلمیہ کے کئی ضلعوں میں منتشر رہائش پذیر ہیں۔ قبلیین موالی کے علاقے ادلب، معرۃ، جبلِ سمعان بڑے شہروں میں آباد ہیں۔

دورِ حاضر میں حلب، ناحیۃ الحمراء کے اضلاع موجودہ شامی حکومت کے زیرِ نگیں ہیں، یہاں متعدد دیہات ہیں، جن میں أبی القصور، قصر المحزم، أبی المضابع، طوال دباغین، أبی مرو، سروج، شیحۃ اور معیصران وغیرہ شامل ہیں۔ سرزمینِ الحمراء میں جبل البلعاس اور ان کے ملحق علاقے شامل ہیں۔ جب کہ بعض افریقی دیہاتی بھی موالی میں شامل ہیں۔ موالی بنو ابراہیم کا ایک بطن ہے، جو بنی مالک کا بطن ہے اور بنو مالک حجاز کے جھینہ قبائل کا ایک بطن ہے۔ موالی قبائل کا گہرا تاریخ ہے، جن کے زیر اثر قبائل نہایت رعب ناک اور تابندہ پس منظر رکھتی ہے، یہ قبائل سرزمینِ شام کے گرد و پیش میں وسیع کردار کی حامل ہے۔

مزید تفصیل کے لیے [دیکھئے: جامع أنساب قبائل العرب، سلطان طریخم السرحانی]امام نعیم بن حمادؒ نے کتاب الفتن میں سلیمان بن حبیب کی سند سے ایک روایت ان امور کا مختصر اتذکرہ موجود ہے۔ حضرت تبیعؒ سے روایت ہے کہ جب شام میں بیداء سے پہلے سخت ترین تیز آواز ہو گی، تو پھر نہ تو بیداء ہو گی اور نہ سفیانی۔

لیث کہتے ہیں کہ طبریہ میں سخت ترین آواز ہو گا، تو فسطاط (یعنی مصر) میں اس کے شور سے لوگ جاگ جائیں گے اور پرندوں کے پر اکھاڑنے والے کام کریں گے، تو یہ طبریہ والی رات ہو گی۔[الفتن]

میں کہتا ہوں: پرندوں کے کے پروں سے مراد جہاز ہیں اور اس میں جہاز کی بمباری کی طرف اشارہ ہے۔ روایت میں "تخلع" سے مراد تقلع ہے یعنی جڑ سے اکھاڑنے والے پرندوں کے پر ہوں گے۔ حضرت خالد بن معدانؒ سے روایت ہے کہ جب سفیانی نکلے گا، تو اس کے ہاتھ میں تین بانس ہوں گے، جب وہ اس بانس کو جس پر بھی چلائے گا، تو وہ اس سے مر جائے گا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

میں کہتا ہوں کہ قصبات یعنی بانس سے مراد وہ پائپ نما چیز ہے، جو کلاشن کوف، پستول، توپ اور ٹینک وغیرہ جدید اسلحوں میں لگا ہوتا ہے، جو بنیادی جزء ہوتا ہے۔ روایت میں اجنحہ سے اسی جدید اسلحے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی موجودہ دور میں ہو گا۔ واللہ أعلم۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عنقریب ایک فتنہ ہو گا، جس میں لوگوں کی حالت اس طرح ہو گی، جس طرح سونے کے خزانے میں آزمائش ہوتی ہے۔ اہل شام کو گالیاں مت دو، ان کے ظالموں کو گالی دو۔ کیونکہ وہاں ابدال موجود ہیں۔

اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی جانب آسمان سے ایک عذاب بھیجیں گے، جو انہیں غرق کر دے گا، یہاں تک کہ اگر ان کے ساتھ لومڑیاں بھی جنگ کریں گے، تو وہ لومڑیاں بھی ان پر غالب آجائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو بارہ ہزار یا پندرہ ہزار لشکر کے ذریعے ان کی مدد کریں گے، جن کی علامت "أمت أمت" ہو گی۔ یہ تین جھنڈوں میں منقسم ہوں گے، جن کے ساتھ ے جھنڈوں والا لشکر جنگ کرے گا، ان میں ہر ایک کی جنگ ملک کی خاطر ہو گی۔

یہ لوگ ان کے ساتھ لڑ کر انہیں شکست دیں گے۔ پھر ان میں ہاشمی ظاہر ہو گا، اللہ تعالیٰ ان میں الفت اور نعمت دوبارہ لے آئے گا، وہ سب اس انداز پر ہوں گے، یہاں تک کہ دجال آئے گا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل شام پر ایک ایسے لوگ مسلط کریں گے، جو ان کی جماعت کو متفرق کریں گے، یہاں تک کہ اگر ان کے ساتھ لومڑیاں بھی قتال کریں، تو وہ ان پر غالب آئیں گے، اس زمانے میں میرے اہل بیت میں ایک آدمی تین جھنڈوں میں آئیں گے، زیادہ گمان کرنے والا کہے گا کہ پندرہ (۱۵) ہزار ہوں گے، اور کم گمان کرنے والا کہے گا کہ بارہ (۱۲) ہزار افراد ہیں، ان کی علامت اُمت اُمت ہو گی، ایک جھنڈے والا حکومت طلب کرے گا یا حکومت کا ارادہ رکھے گا۔
اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کریں گے، امام مہدی کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی الفت، محبت، حکومت اور مکمل اطمینان و بے خوفی واپس آئے گی۔ ابن لہیعہ نے کہا کہ مجھے اسرائیل بن عبادۃ نے محمد بن علی اس طرح روایت نقل کیا ہے، مگر یہ اضافہ ہے کہ نو (۹) سیاہ جھنڈے ہوں گے۔ [الفتن]
ایک روایت میں خاصتہم اور ایک روایت میں فاصتہم کا ذکر آیا ہے۔ حضرت الحارث بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے زریر الغافقیؒ سے اور انہوں نے سیدنا علیؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ امام مہدی کم از کم بارہ (۱۲) ہزار یا زیادہ سے زیادہ پندرہ (۱۵) ہزار کی تعداد میں ظاہر ہوں گے ان کا رعب ان کے آگے آگے چلے گا، جس دشمن کا بھی ان سے مقابلہ ہو گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست خوردہ ہو گا، ان کی علامت اور شعار "اُمت"، "اُمت" ہو گی۔
اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی کا پرواہ نہ کرے گی، ان کے مقابلے میں شام سے سات (۷) جھنڈے نکلیں گے، جنہیں شکست دیں گے اور حکومت حاصل کریں گے، اس کے بعد لوگوں میں محبت، نعمت، الفت اور ان کا لوگوں پر رعب ہو گا، اس کے بعد صرف دجال کا آنا باقی ہو گا۔
میں نے پوچھا کہ الفاضہ اور البزازۃ سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ آزادی اور بے خوفی اتنی عام ہو گی کہ لوگ کوئی بھی بات کرنے سے نہیں ڈریں گے۔ [کتاب الفتن نعیم بن حماد]
ایک روایت میں ہے کہ "وفاصتهم وبزازتهم، فلا يكون بعدهم إلا الدجال، قلنا وما الفاصة والبزازة؟"
طبرانی نے معجم الاوسط میں حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک فتنہ ہو گا، جس میں لوگوں کی آزمائش کے بعد صورت حال ایسی ہو گی جیسے کہ سونے کے کان میں سونے کی ہوتی ہے، تم اہلِ شام کو گالی مت دو، ہاں ان کے برے لوگوں کو برائی بیان کرو، کیونکہ ان میں ابدال ہیں، عنقریب اہل شام پر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایک سبب اتاریں گے، جو ان کی جماعت کو متفرق کریں گے۔

شام کے فتنے سے بچنے والے لوگ: اہل الحجاز، اہل الساحل اور اہل یمن:

شام کا یہ فتنہ بہت بڑی مصیبت، سخت تاریک، غبار آلود کرنے والا، اندھیری رات کی طرح ہوگا، جس میں لوگوں کے دل اس طرح مر جائیں گے، جیسے کہ لوگوں کے بدن مرتے ہیں، ان فتنوں

یہاں تک کہ اگر ان کے ساتھ لومڑیاں بھی قتال کریں، تو وہ ان پر غالب آئیں گے، اس زمانے میں میرے اہل بیت میں ایک آدمی تین جھنڈوں میں آئیں گے، زیادہ گمان کرنے والا کہے گا کہ پندرہ (۱۵) ہزار ہوں گے، اور کم گمان کرنے والا کہے گا کہ بارہ (۱۲) ہزار افراد ہیں، ان کی علامت اُمت اُمت ہوگی، ایک جھنڈے والا حکومت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کریں گے، امام مہدی کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی الفت، محبت، حکومت اور مکمل اطمینان و بے خوفی واپس آئے گی۔

طبرانی نے کہا ہے کہ یہ روایت ابن لہیعہ سے صرف زید بن اُبی الزرقاء نے نقل کیا ہے۔ گذشتہ آثار سے مندرجہ امور معلوم ہوتے ہیں:

۱۔ اہل شام کے ظالموں پر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسا کر سیلاب بھیج کر انہیں غرق کر دیں گے اور یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ جہازوں کے غول ان پر میزائل کا بارش برسائیں گے۔

۲۔ ظہورِ مہدی کے بعد موجودہ ظالم و جابر حکمرانوں میں سے سات حکمران باقی رہیں گے، بیعت کے بعد امام مہدی ان سے قتال کر کے ان پر غلبہ حاصل کریں گے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے کئی ظالم و جابر حکمرانوں کی بادشاہت ختم ہوگی۔

۳۔ امام مہدی کے دور میں لوگ پر امن ہوں گے اور کسی قسم کا خوف وڈر ان میں نہیں ہوگا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے پوری دنیا کے حالات دگرگوں ہوں گے یہاں تک کہ لوگوں کو قانون نافذ کرنے والے اداروں، قومی، صوبائی، ملکی اور بین الاقوامی خفیہ اداروں اور ان کے جاسوسی نظام کی وجہ سے اپنے ساتھی سے بھی خوف محسوس ہوگا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب سفیانی امام مہدی کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا، تو یہ لشکر جب بیداء میں پہنچ جائے گا تو وہ زمین میں دھنس جائے گا یہ بات جب اہلِ شام کو پہنچے گی، تو وہ اپنے خلیفہ کو کہیں گے، اب چونکہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے، لہذا آپ امام مہدی کی بیعت اور اطاعت قبول کریں، وگرنہ ہم آپ کا گردان اڑائیں گے، تو وہ اپنا بیعت امام مہدی کے پاس بھیجیں گے۔ [الفتن]

سے سب سے زیادہ نجات پانے والا لوگ حجاز، ساحل اور یمن کے لوگ ہوں گے۔ [1]

---

[1] حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ضرور میری امت پر چار (۴) قسم کے فتنے آئیں گے: پہلے فتنے میں ان کے خون کو حلال سمجھ کر بہایا جائے گا۔ دوسرے فتنے میں ان کے خون اور مال دونوں کو حلال سمجھ کر لیا جائے گا۔ تیسرے فتنے میں خون، مال اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا جائے گا۔ جب کہ چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، تہہ بہ تہہ چھا جانے والا، سمندر کی موجوں میں چلنے والی کشتی کی طرح ہوگا، کوئی بھی اس فتنے سے نجات نہیں پائے گا۔ یہ فتنہ شام کے فضاؤں میں اڑے گا، عراق کے گردو پیش کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھ پاؤں تلے روندے گا۔ ان آزمائشوں کی وجہ سے لوگوں سے چمڑہ نکلے گا۔ کوئی کسی کو ناجائز کام سے نہیں روک سکے گا۔ جب بھی ایک جانب سے فتنے کی روک تھام کے لیے کوششیں ہوں گی، تو وہ فتنہ دوسری جانب سے سر اٹھائے گا۔ [الفتن]
حضرت ابو ہریرۃؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (أو يلبسكم شيعا) میں فرمایا: میری امت پر چار (۴) قسم کے فتنے آئیں گے: پہلے فتنے میں ان کے خون کو حلال سمجھ کر بہایا جائے گا۔ دوسرے فتنے میں ان کے خون اور مال دونوں کو حلال سمجھ کر لیا جائے گا۔
تیسرے فتنے میں خون، مال اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا جائے گا۔ جب کہ چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، تہہ بہ تہہ چھا جانے والا، سمندر کی موجوں میں چلنے والی کشتی کی طرح ہوگا، کوئی بھی اس فتنے سے نجات نہیں پائے گا، یہاں تک کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے سے نہیں بچے گا۔ [الفتن، نعیم بن حماد وله شواهد كثيرة]
حضرت ابو ہریرہ سے ایک دوسری روایت میں نقل ہے کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے اور چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، گونگا تہہ بہ تہہ چھا جانے والا ہوگا، اس میں امت پر جو بلاء و مصیبت مسلط ہوگی اس کی وجہ سے ان کے جسموں سے چمڑہ نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ ناجائز کام اچھا اور درست معلوم ہوگا اور اچھا کام ناجائز اور منکر نظر آئے گا، لوگوں کے دل اس طرح مر جائیں گے جیسے کہ ان کے جسم وبدن مرتے ہیں۔ [رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن، قال فی کنز العمال: سندہ ضعیف]
حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ عنقریب تین فتنے ہوں گے (اور ان فتنوں کا آنا اتنا یقینی ہے) جیسا کہ گذشتہ کل کا گزر جانا یقینی ہے۔ ایک فتنہ شام میں ہوگا، پھر مشرق سے ایک فتنہ آئے گا، جس میں بادشاہوں کی ہلاکت ہوگی، پھر اس کے بعد مغرب سے فتنے آئیں گے اور آپ نے زرد پیلے جھنڈوں کا تذکرہ کیا، فرمایا: مغربی فتنہ یہ اندھا فتنہ ہوگا۔ [الفتن، نعیم بن حماد]
حضرت عاصم بن ضمرۃؒ حضرت علیؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں پانچ فتنے ہیں: ایک فتنہ

عام ہو گا، اس کے بعد ایک فتنہ خاصہ ہو گا، اس کے بعد پھر ایک فتنہ عام ہو گا، پھر اس کے بعد ایک فتنہ خاص ہو گا، پھر ایک ایسا اندھا بہرہ، گونگا فتنہ آئے گا، جو تہہ بہ تہہ ہو گا، جس میں لوگ کا انجام جانوروں کی طرح ہو گا۔ [رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ، والحاکم فی مستدرکہ من طریقہ، وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاہ، ووافقہ الذھبی فی تلخیصہ]

شام کے ایک آدمی جس کا نام عمار تھا اس نے کہا کہ ہم نے ایک سال سخت مشکل میں گزارا پھر ہم واپس ہوئے، ہمارے ہاں خثعم کا ایک شیخ تھا، اس دوران حجاج کا تذکرہ شروع ہوا، تو اس کو گالی دینے شروع کی، میں نے کہا: امیر المومنین کی قیادت میں اہل عراق سے لڑ رہا ہے، تو اس کو گالی مت دو، تو اس نے جواب دیا: اسی نے اس کو کفر پر داخل کیا ہے۔

پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے، چار فتنے گزر چکے اور ایک باقی ہے، یہ آخری ایک فتنہ جڑ سے اکڑنے والا ہو گا اور وہ فتنہ تم اہل شام میں آئے گا، اگر تم اس زمانے کو پالو، تو اگر پتھر بن سکتے ہو، تو پتھر بن جاو، اور دونوں فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ شریک مت ہو، اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو زمین میں سرنگ بنا کر اس میں رہو، میں نے پوچھا کیا تم نے خود نبی کریم ﷺ سے یہ بات سنی ہے، تو اس نے کہا: ہاں۔ [رواہ الامام أحمد، قال الہیثمی: وعمار ھذا لم أعرفہ، وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح]

علامہ ابن الأثیر اور ابن منظور نے لکھا ہے کہ "الصیلم" کا معنی بڑی مصیبت ہے اور یہاں یا زائدہ ہے۔
علامہ ابن منظور نے لکھا ہے کہ الصیلم کا معنی بنیادی معاملہ ہے، عربی میں وقعۃ صیلمۃ یعنی بنیادی واقعہ بھی اسی سے ماخوذ ہے، اصطلام کا جڑ سے اکھیڑنا ہے اور "اصطلام القوم" کا معنی ہے: پوری کی پوری قوم ہلاک ہو گیا۔ علامہ ابن منظور اور علامہ ابن الأثیر نے "صرم" کے مادے میں یہی تشریح بیان کی ہے کہ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے چار تو گزر چکے اور ایک فتنہ باقی ہے، جو جڑ سے اکھیڑنے والا ہو گا۔

اس حدیث میں صیرم کا لفظ آیا ہے، جو دراصل صیلم کے معنی میں ہے، یہ اس بڑی آزمائش اور مصیبت کو کہتے ہیں، جو ہر چیز کو جڑ سے اکھیڑ کر ختم کر ڈالے گی، گویا کہ یہ فتنہ مکمل طور پر کاٹنے والا ہو گا، صیرم کا لفظ صرم سے ماخوذ ہے، جس کا معنی قطع یعنی کاٹنے کے ہیں اور لفظ یاء زائد ہے۔

حضرت الولید بن عیاش یہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے بعد آنے والے سات فتنوں سے ڈراتا ہوں: ایک فتنہ مدینہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ یمن کی طرف

سے آئے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے آئے گا ایک فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا اور ایک فتنہ شام کے وسط سے آئے گا اور یہی سفیانی (کا فتنہ) ہو گا۔

روای کہتا ہے کہ ہمیں ابن مسعودؓ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ان فتنوں کا پہلا حصہ پائے گا اور کوئی اس امت میں سے ان فتنوں کا آخری حصہ پائے گا۔[رواہ الحاکم فی مستدرکہ من طریق نعیم بن حماد، وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ]

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہر فتنہ تھوڑا سا ہو گا، یہاں تک شام میں فتنہ واقع ہو جائے، جب شام میں فتنے آجائیں، تو پھر وہ ایک بڑی مصیبت سے کم نہیں ہو گی، یہ فتنہ نہایت تاریک فتنہ ہو گا۔[کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ آنے والے فتنوں کی روک تھام کے لیے مختلف مجلسیں (یعنی ان فتنوں اور جنگوں کے خاتمے کے لیے سیمینارز وغیرہ طے کیے جائیں گے تاکہ ان جنگوں کے خاتمے کے لیے کوئی راہ نکل آئے) منعقد ہوں گی یہاں تک شام کا فتنہ ظاہر نہ ہو جائے۔[الفتن]

حضرت ابو العالیہؒ سے روایت ہے اس نے فرمایا: اے لوگو! فتنوں کو اتنی بڑی چیز مت کہو، یہاں تک کہ شام کی جانب سے فتنے آنا شروع نہ ہو جائیں، کیونکہ وہاں کے فتنے اندھے ہوں گے۔[الفتن]

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ مغربی فتنے ہی اندھے ہوں گے۔ حضرت کعبؓ سے روایت ہے لوگوں کو ہر طرح کی مہلت اس وقت تک ملتی رہے گی، یہاں تک کہ "سر" میں فتنوں کے شور کی آواز دروازہ نہ کھٹکھٹائے، جب "سر" یعنی شام میں فتنے دروازہ کھٹکھٹائے، تو لوگ ہلاک ہوں گے۔

حضرت کعبؓ سے پوچھا گیا کہ شام کے فتنوں کے دروازے کھٹکھٹانے کا کیا مطلب ہے؟ تو جواب دیا: شام خراب (اور برباد) ہو جائے گا۔[کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابو علی بن اَبی طلحہؒ حضرت کعبؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پرندے کی طرح پیدا کیا اور اس کے دو پَروں کو مشرق و مغرب بنایا اور شام کو "سر" کا درجہ دے کر بنایا اور اس "سر" (یعنی شام کا) "سر" حمص کا بنایا، سر میں چونچ ہے اور جب چونچ خراب ہو جاتا ہے تو لوگ منافق ہو جانا شروع ہوں گے اور اس کا سینہ دمشق کو بنایا اور سینے میں دل ہوتا ہے جب دل دھڑکتا ہے، تو پورا بدن حرکت میں آتا ہے اور اس "سر" کا دو مرتبہ مارنا ہو گا، پہلی مرتبہ دائے پَر یعنی دمشق پر اور دوسری مرتبہ دوسرے مغربی پَر پر ہو گی، جو کہ دمشق ہے اور یہ سب سے بھاری ہو گا۔ پھر اپنے دونوں پَروں پر متوجہ ہو گا اور اس کا ایک ایک بال نوچ لے گا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ زمین کا سر ملکِ شام ہے اور اس کے دونوں پر مصر اور عراق ہے اور اس کے دم کی جگہ میں حجاز واقع ہے اور باز کی کھال سب سے آخر میں دم کی جانب سے نکالی جاتی ہے۔[کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت عوف بن مالک اُشجعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عوف! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی، جب میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک فرقہ ان میں جنت میں ہوگا، باقی سارے فرقے جہنم میں ہوں گے؟ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کب ہوگا؟

تو فرمایا: جب پولیس زیادہ ہوں گے، لونڈیاں مالکن بن جائیں گی، بھیڑ، بکریاں کی طرح خطیب منبروں پر بیٹھ جائیں گے، لوگ قرآن مجید کو گانے بجانے کے آلات کی طرح پڑھیں گے، مساجد کو مزین کیا جائے گا اور منبروں کو بلند کیا جائے گا، مالِ غنیمت اپنی ذاتی ملکیت شمار ہوگی، زکوۃ کو تاوان شمار کیا جائے گا، امانت کو غنیمت شمار کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ اللہ تعالیٰ کے رضا کے حصول کے لیے نہیں کی جائے گی، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا، اپنے باپ کو دور رکھے گا۔

اس امت کے آخری لوگ اس امت کے پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ ہر قبیلے کی سرداری اس قبیلے کا فاسق کرے گا، اور قوم کا سربراہ ان میں ذلیل آدمی ہوگا، آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے گی، اس زمانے میں جب یہ سب کچھ ہوگا، تو لوگ شام کی طرف بھاگ جائیں گے اور وہاں کے ایک شہر دمشق کی طرف بھاگ جائیں گے، جو شام کے سب سے بہترین شہروں میں سے ایک شہر ہے، تو ان کو اپنی دشمنوں سے حفاظت ملے گی۔

میں نے کہا: کیا شام فتح ہوگا؟ جواب دیا: ہاں، عنقریب۔ اس کے فتح ہونے کے بعد فتنے ہوں گے، پھر ایک غبار آلود، تاریک سیاہ فتنہ آئے گا، اس کے بعد یکے بادیگرے کئی فتنے آئیں گے، یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی آئیں گے، جس کو مہدی کہا جاتا ہے، اگر تم اس کو پاؤ، تو اس کی اتباع کرو اور راہ یاب لوگوں میں سے ہو جاؤ۔[کمارواہ الہیثمی فی کتابہ مجمع الزوائد عن الطبرانی، قال الھیثمی: وفیہ عبدالحمید بن ابراہیم، وثقہ ابن حبان، وھو ضعیف، وفیہ جماعۃ لم أعرفھم]

حضرت اُرطاۃ بن المنذرؒ حضرت ضمرۃ بن حبیبؒ سے نقل کرتے ہیں کہ فتنۃ الصیلم یعنی اس بہت بڑی مصیبت والے فتنے سے نجات پانے والے ساحل اور حجاز کے لوگ ہوں گے۔[الفتن، نعیم بن حماد]

شام کا محاصرہ: ظہورِ مہدی سے پہلے شام کا محاصرہ ہوگا، یہ محاصرہ ہو چکا ہے کیونکہ (غزہ کا کئی عرصے سے ہر طرف سے محاصرہ ہو چکا ہے اور ایسے ہی شام کا محاصرہ) بھی روم (یعنی امریکا اور یورپ کی طرف سے) جاری ہے۔[1]

سیاہ جھنڈوں کے آپس میں اختلافات:

امام مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک سیاہ جھنڈوں (ان سے مراد الدولۃ الاسلامیۃ اور جبہۃ النصرۃ (القاعدہ ہیں) کے آپس میں اختلافات شروع نہ ہو جائیں، ان تنظیموں کے درمیان

حضرت سعید بن مہاجر الوصابیؒ سے روایت ہے کہ جب مغرب میں فتنہ شروع ہو جائے، تو اپنے نعال یعنی چپلوں کے تسمے باندھ کر یمن کی طرف متوجہ ہو جاؤ، کیونکہ جانے کے علاوہ کوئی جگہ تمہیں اس فتنے سے نہیں بچائے گی۔[الفتن، نعیم بن حماد]

[1] حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اہل عراق کے پاس قفیز (اہل عراق کے ایک پیمانے کا نام ہے) اور درہم نہیں آئے گا۔ ہم نے پوچھا یہ پابندی کون لگائے گا؟ آپؓ نے فرمایا: یہ پابندی عجم کی طرف سے ہوگی۔ پھر فرمایا: قریب ہے کہ اہل شام کے پاس دینار اور مدی (اہل شام کے ایک پیمانے کا نام ہے) نہیں آئے گا میں نے پوچھا؟ یہ کس کی طرف سے ہوگا؟ جواب دیا: یہ روم کی طرف سے ہوگا، پھر تھوڑی دیر خاموش ہوئے، پھر فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ دور میں میری امت میں ایک خلیفہ ایسا ہوگا۔

(صاحب التاج، صاحبِ جامع الأصول نے کہا: اس سے مراد امام مہدی ہے اور اس کی دلیل اسی حدیث کا آگے آنے والا جملہ ہے، کیونکہ کثرت سے غنائم اور فتوحات ہوں گی اور اس کے ساتھ امام مہدی سخی بھی ہوں گے، تو وہ سارے لوگوں کو مال دیں گے) جو لوگوں میں مال کو زیادہ مقدار میں بغیر حساب کے تقسیم کرے گا[ولہ شاھد عند الامام أحمد، والترمذی وحسنہ، وابن ماجۃ، والحاکم بنحوہ]

حضرت ابو سعید الخدریؓ نے امام مہدی کا تذکرہ کر کے فرمایا کہ اس دور میں مال کثرت سے ہوگا اور مال بغیر حساب کے تقسیم ہوگا۔ فرمایا: اس دوران ایک آدمی آئے گا اور کہے گا: اے مہدی! مجھے دو، مجھے دو، فرمایا: تو اس کے کپڑے کو اتنا زیادہ بھر کے دے گا کہ وہ اس کو نہیں اٹھا سکے گا۔

اس حدیث کے بارے میں امام جریریؒ نے راوی حضرت ابو نضرۃ اور حضرت ابو العلاء سے پوچھا کہ آپؒ کی کیا رائے ہے کیا اس حدیث سے عمر بن عبد العزیزؒ مراد ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ اس سے عمر بن عبد العزیزؒ مراد نہیں ہیں۔[صحیح مسلم]

اختلافات شروع ہوئے اور ان کے درمیان لڑائیاں ہوئیں، یہی سیاہ جھنڈوں والے تھے۔[1]

عراق: عراق کا محاصرہ اور صدام کی پھانسی:

اس کی کئی نشانیاں اور علامات ہیں، جن میں پہلی علامت: کوفہ کے ارد گرد خندقیں بنوا کر طلب ورسد اور دیگر اشیائے ضرورت کو بند کرنے کے لیے محاصرہ کرنا ہے، تیرہ(۱۳) سال تک عراق کا محاصرہ کیا گیا۔ عراق کا خلیفہ یعنی صدر (صدام حسین) کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد سیاہ گھنی داڑھی والا، سیاہ بالوں والا چمکدار دانتوں والا (یعنی مقتدی الصدر) نکلا اور اس کے ساتھ جیش المہدی، فیلق بدر کے نام سے ایک فورس تھی، اس کے دین بیزار متبعین نے اہلِ عراق کو ظلم وستم اور قتل وغیرہ کے کئی خطرناک مصائب سے دوچار کیا۔ بین الاقوامی طاقتیں عراقی خزانے (پیٹرول) کے حصول کے لیے یہاں آئی اور اس کے لیے قتل وقتال اور لڑائیاں کیں، جس میں بہت زیادہ لوگ قتل ہوئے۔ ابتداء میں تو ان کا دعویٰ یہ تھا کہ ان کی لڑائی بین الاقوامی اصولوں کے خلاف موجودہ مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے ہے، لیکن پھر اعتراف کیا کہ یہ صرف حملے کے جواز پیدا کرنے کے لیے ایک دھوکہ اور بہانا تھا۔[2]

---

[1] حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈوں میں اختلاف شروع ہو جائیں، تو ارم نامی گاؤں میں خسف ہو گا، جس کو حرستا کہا جاتا ہے اور شام میں تین قسم کے سیاہ جھنڈیں نکلیں گے۔[الفتن]
حضرت ابو امیہ الکلبیؒ دورِ جاہلیت کے ایک شیخ سے روایت نقل کرتے ہیں، جس کے دونوں آبرو اس کے آنکھوں پر لٹک گئے تھے، تو اس نے کہا: جب سیاہ جھنڈوں کی آپس میں اختلافات شروع ہو جائیں، تو یہ تین فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک فرقہ بنو فاطمہ کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور ایک فرقہ بنو عباس کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور ایک فرقہ اپنی جانب لوگوں کو بلائے گا۔[الفتن]
(یہ بات مشہور ہے کہ الدولۃ الاسلامیہ اور جبہۃ النصرۃ یعنی القاعدۃ سیاہ جھنڈوں والے ہیں، سرزمین شام کے اندر ان کے درمیان اختلافات واقع ہو چکی ہیں اور ان میں لڑائیاں بھی ہو چکی ہے، ظہورِ مہدی کی یہ بھی ایک علامت ہے۔

[2] حضرت ابو الحسن ربعی المالکی نے اپنی کتاب فضائل الشام ودمشق میں اپنی سند سے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عراق میں ایک خلیفہ قتل ہو جائے، تو اس پر ایک میانے قد والا، گھنی داڑھی والا، سیاہ بالوں والا، چمکدار دانتوں والا آدمی نکلے گا، اہلِ عراق کے لیے ہلاکت ہے اس شخص کے دین بیزار پیروکاروں سے، پھر ہمارے اہل بیت میں سے امام مہدی نکلیں گے، جو

روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جس طرح اس سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی [عقد الدرر السلمی الشافعی، وأخرجہ أبوالحسن الربعی المالکی فی کتابہ فضائل الشام ودمشق] اس کے الفاظ یہ ہیں: فویل لأھل العراق من أشیاعہ المراق۔

حضرت علیؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے کہ امام مہدی سے پہلے عراق میں پھانسی ہوگی۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم اہلِ بیت میں سے چار لوگ ہیں: ایک سفاح، ایک منذر، ایک منصور اور ہم میں سے امام مہدی آئیں گے، تو حضرت مجاہدؒ نے کہا ہمیں ان کے اوصاف بیان کیجئے، تو آپؓ نے سفاح، منذر اور منصور کی حالت بیان کی، پھر فرمایا: جہاں تک امام مہدی کا تعلق ہے، تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح اس کے آنے سے پہلے دنیا ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، درندے چوپایوں کو امن دے گی اور میں اپنے جگر پاروں کو نکال باہر کرے گا۔

میں نے کہا: زمین کے جگر گوشوں سے کیا مراد ہے؟ تو آپؓ نے جواب دیا: سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح لمبی لمبی چیزیں ہوں گی۔ [أخرجہ الحافظ أبوعبداللہ الحاکم فی مستدرکہ، وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد، ولم یخرجاہ]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک یمن کی جانب سے سرخ اندھی نہ آئے، پھر ایک طویل حدیث ذکر کرکے فرمایا اور اس دوران زمین اپنے سونے وچاندی کے جگر گوشوں کو نکال باہر پھینک دے گا، اس کے بعد لوگوں کو سونا وچاندی اتنا زیادہ فائدہ نہیں دے گا۔ ایک آدمی اس پر گزرے گا، تو پڑھے ہوئے دیکھ کر اس کو اپنے پاؤں سے لات مارے گا، کہ اس کی وجہ سے میں لڑ رہا تھا اور آج اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ [رواہ ابن حبان فی صحیحہ أخرجہ الحافظ أبوعبداللہ الحاکم فی مستدرکہ، وقال: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ]

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ فرات سے سونے کے پہاڑ جیسا خزانہ نکلے گا، لوگ اس پر لڑیں گے اور ہر سو (۱۰۰) میں نناوے (۹۹) مر جائیں گے، اس کے لیے ہر آنے والا کہے گا کہ شاید میں ہی وہ شخص ہوں گا، جو اس خزانے کو لے لوں اور نجات پالوں۔ [أخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحھما] حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تمہارے دریائے فرات میں سے سونے کا ایک جزیرہ نہ نکلے، تم اس پر لڑو گے اور ہر سو (۱۰۰) میں نناوے (۹۹) لوگ قتل ہوں گے۔ [رواہ حنبل بن اسحق فی کتابہ الفتن بسند صحیح]

خراسان سے نکلنے والے سیاہ جھنڈے کوفہ (عراق) آئیں گے اور وہاں حضرت حسینؓ کی نسل سے تعلق رکھنے والے ایک شخصیت کی قیادت میں حکومت قائم کریں گے اور یہ حضرت حسنؓ کی نسل سے تعلق رکھنے والے امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس کو حکومت سپرد کریں گے اور یہ حسینی خلیفہ ترک (موجودہ روسی حکومت) اور روم (یعنی امریکا و یورپ) سے قتال کرے گا اور درندے ان کے گوشت سے سیر ہوں گے۔[1]

حضرت الحارث بن نوفلؒ سے روایت ہے، کہا کہ میں ابی بن کعبؓ کے ساتھ کھڑا تھا، اس نے فرمایا: دنیا کی طلب میں ہمیشہ لوگوں کی گردنیں مختلف ہوں گی، میں نے کہا: ہاں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب فرات خشک ہوکر اس سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا، جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے، تو اس کی طرف چل پڑھیں گے، اور اس کے پاس جاکر کہیں گے کہ اگر ہم نے اس کے پاس دوسرے لوگوں کو چھوڑ دیا، تو وہ سارے کا سارا خزانہ لے جائیں گے، فرمایا: اس پر لڑیں گے، یہاں تک ہر سو (۱۰۰) میں ننانوے (۹۹) لوگ مر جائیں گے۔ [صحیح مسلم]
حضرت حضرت ابوہریرةؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دریائے فرات خشک ہوکر اس سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا، جو شخص وہاں حاضر ہو، تو اس میں سے کچھ نہ لیں۔ [أخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیھما]
حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں پہلی حدیث میں کنز کا وجہ تسمیہ لکھتے ہوئے کہا ہے اور دوسری حدیث میں جبل کی وجہ تسمیہ میں لکھا ہے، کنز اس وجہ سے لکھا کہ ظاہر ہونے سے پہلے کی حالت کا اعتبار کیا اور جبل یعنی پہاڑ اس وجہ سے کہا گیا کہ یہ خزانے بہت زیادہ ہوگا۔ صاحب الاشاعۃ نے فرات سے خزانے کے نکلنے کو ظہورِ مہدی کے نزدیک ہونے کا علامت کہا ہے۔

[1] سیاہ جھنڈے خراسان (افغانستان) سے کوفہ (عراق) آئیں گے، ان جھنڈوں کو یہاں لانے والا ابو مصعب الزرقاوی تھا، ان جھنڈوں سے بعد میں دولۃ (یعنی دولۃ العراق والشام الاسلامیۃ) حضرت حسینؓ کی نسل سے تعلق رکھنے والے ابو بکر ابراہیم بن عواد البغدادی الحسینی کی قیادت میں قائم ہوئی، جو محمد بن عبداللہ المہدی کے ہاتھ پر بیعت کرکے حکومت و خلافت اس کے سپرد کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھنے کے دوران بنو ہاشم کے چند جوان سامنے سے گزرے، اُن کو دیکھ

کر نبی کریم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے اور رنگ مبارک متغیر ہوا۔ آپ ﷺ کے چہرے کے بدلتے تیور کو بھانپ کر ہم نے اِس کی وجہ پوچھی۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اہلِ بیت کے لیے دنیا کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے آخرت کی زندگی کو پسند فرمایا ہے آئندہ دور میں میرے اہلِ بیت میرے بعد مختلف مصائب مثلاً ظلم وستم کا نشانہ بننے اور جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوں گے۔
یہاں تک مشرق سے سیاہ جھنڈے لیے ہوئے ایک قوم آئے گی، جو خیر (یعنی اسلامی نظام) کا مطالبہ کریں گی، مگر انہیں یہ نظام نہیں دیا جائے گا، اِس کے حصول کے لیے یہ لوگ لڑتے لڑتے کامیاب ہوں گے اور اپنا مطالبہ ہدف (یعنی اسلامی نظام کا قیام اور شرعی حکومت) حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔
مگر یہ لوگ اسے قبول کرنے سے انکار کریں گے اور میرے ہی اہل بیت میں ایک شخص کو یہ حق حوالہ کریں گی، جو روئے زمین کے ظلم وناانصافی کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دیں گے، تم میں سے جو شخص اِن کو پالیں، ان کے پاس آجائے، اگرچہ برف پر رینگتے ہوئے چل کر کیوں نہ آنا پڑے۔
کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہوں گے، جو میرے اہل میں سے ایک شخص کو جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مشابہ ہوگا، اس کو حکومت وخلافت سپرد کریں گے، پوری زمین پر اس کو حکومت حاصل ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی تھی۔
ایک روایت میں یہ الفاظ ہے کہ جس طرح انہوں نے دنیا کو ظلم وستم سے بھر دیا تھا امام مہدی آکر زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ [أخرجه الامام الحافظ أبو عبد الله الحاكم في مستدركه] حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے حضرت حسینؓ کی نسل سے ایک آدمی مشرق سے نکلے گا اگر پہاڑ بھی اس کے مقابلے میں آجائیں تو انہیں بھی منہدم کر دے گا اور اس میں راستے بنالے گا۔ [أخرجه الطبراني وأبو نعيم الأصبهاني وأبو عبد الله نعيم بن حماد في كتاب الفتن]
حضرت زر بن حبیشؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہم سے ایک آدمی کے ذریعے ان فتنوں کو ختم کریں گے، جو لوگوں کو زمین میں دھنس دے گا، جو دشمنوں کو صرف تلوار کے ذریعے سے ہی درست کرے گا، وہ اپنے کندھے پر اٹھارہ (۱۸) ماہ تک خون ریزی مچاتے ہوئے لوگوں کو کثرت سے قتل کرے گا اور مثلہ کرے گا، یہاں تک کہ لوگ کہیں گے: خدا کی قسم! یہ سیدہ فاطمہؓ کے

اولاد میں سے نہیں، اگر بالفرض یہ اس کی نسل سے ہوتا، تو ضرور ہم پر رحم کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بنوعباس اور بنوامیہ کے ظلم کو ختم کرکے لگام دیں گے۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب تم مشرق سے سیاہ جھنڈے نکلتے دیکھو، تو ہاتھ، پاؤں کو حرکت نہ دو، بلکہ زمین پر ٹھہرے رہو، پھر ان کے بعد سخت دل لوہے کی طرح لوگ ظاہر ہوں گے جن کے کمزور ہونے کی وجہ سے ان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ "اصحاب الدولۃ" ہوں گے، جو کسی عہد وپیمان کے پورا کرنے کی پابندی نہیں کریں گے، یہ لوگ حق کی طرف بلانے والے ہوکر خود اہل حق میں شامل نہیں ہوں گے، ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان کے نام کنیت سے مرکب اور ان کے لقب دیہاتوں کی طرف منسوب ہوں گے، جب کہ ان کے بال عورتوں کے بالوں کی طرح آویزاں ہوں گے، یہ لوگ آپس میں اختلاف کرکے لڑیں گے، پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ جسے چاہے حق کے ساتھ کھڑا کردیں گے [الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی سے پہلے میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی مشرق سے نکلے گا، جو تلوار اپنے کندھے پر اٹھارہ (۱۸) ماہ تک اٹھائے رکھے گا، وہ قتل اور مثلہ کرکے بیت المقدس کو متوجہ ہوگا، مگر وہاں پہنچنے سے پہلے وہ مرجائے گا۔ [الفتن]

حضرت ابوجعفر محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ سیاہ جھنڈے خراسان سے کوفہ اتریں گے، جب امام مہدی مکہ میں ظاہر ہوں گے، تو یہ اس کے پاس اپنا بیعت بھیج دیں گے۔ [الفتن]

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے، گویا کہ ان کے دل لوہے کے ٹکڑے ہیں، جو بھی ان کے بارے میں سنیں، تو وہ ان کے پاس آکر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں، اگرچہ برف پر چلتے ہوئے کیوں نہ ہو۔ [أخرجہ الحافظ أبو نعیم فی صفۃ المہدی]

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بیت پر ہونے والے مصائب کا تذکرہ کیا، یہاں تک اللہ تعالیٰ مشرق سے سیاہ جھنڈے نکالیں گے، جو آدمی ان جھنڈوں کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا اور جو ان کی ضرورت کے موقع پر مدد سے ہاتھ کھینچ لے گا اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت کے وقت ان سے اپنی مدد کھینچ لیں گے، یہاں تک میرے نام کی طرح ایک آدمی نکلے گا، تو لوگ ان کو اپنی امارت دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی اپنی نصرت سے تائید کریں گے۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

عقد الدرر فی أخبار المنتظر میں مصنف نے ایک حدیث نقل کیا ہے، جس میں فرمایا: یہی آدمی مہدی ہوں گے۔ حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ جب ایک آدمی شام کا بادشاہ بن جائے گا اور دوسرے مصر کا، تو

شامی مصر والے سے جنگ کرے گا، شام والے مصر کے چند قبائل کو قیدی بنائیں گے اور مشرق سے ایک آدمی مشرق کی جانب سے چھوٹے سیاہ جھنڈوں کو لے کر آئیں گے، جو اپنی اطاعت امام مہدی کے حوالے کریں گے۔ حضرت ابو قبیلؒ فرماتے ہیں کہ افریقہ میں بارہ (۱۲) سال تک ایک آدمی امیر ہوگا، پھر اس کے بعد ایک فتنہ ہوگا، پھر ایک گندم گوں آدمی امیر ہوگا، جو زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دیں گے، پھر امام مہدی کے پاس جا کر اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کی اطاعت کرے گا اور اس کی طرف سے قتال کرے گا۔[الفتن]

حضرت سعید بن المسیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مشرق سے بنو عباس کے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، پھر وہ جتنی اللہ تعالیٰ چاہے، ٹھہریں گے، پھر مشرق سے ابو سفیان کی نسل سے تعلق رکھنے والے اور ان کے ساتھیوں سے قتل کرنے کے لیے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جو امام مہدی کو اپنی اطاعت کی بیعت دیں گے۔[الفتن]

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تین جھنڈوں کے آپس میں اختلافات ہوں گے، ایک جھنڈہ مغرب میں، ایک جھنڈا جزیرۃ میں اور ایک جھنڈا شام میں، ان میں ایک سال تک لڑائی جاری رہے گا، پھر سفیانی اور اس کے ظلم و ستم کا تذکرہ کیا، پھر امام مہدی کے ظہور اور اس کے ہاتھ پر رکن و مقام میں لوگوں کے بیعت کرنے کا تذکرہ کیا، پھر لشکر کو لے کر وادیٔ قریٰ میں پہنچ جائیں گے، نہایت نرمی اور اطمینان کے ساتھ چلیں گے، اس کے ساتھ اپنے چچازاد حسینی بھائی ملیں گے اور اس کے پاس بارہ (۱۲) ہزار لشکر ملے گا اور کہے گا کہ اے میرے چچازاد بھائی! میں اس لشکر کا زیادہ حق دار ہوں، میں تمہارا چچازاد حسینی بھائی ہوں، تو امام مہدی کہیں گے نہیں، بلکہ میں زیادہ مستحق ہوں، تو حسینی کہے گا کہ نہیں میں زیادہ مستحق ہوں، تو حسینی اس کو کہے گا کہ کیا تمہارے پاس اپنی حقانیت کی کوئی واضح دلیل ہے، تو امام مہدی ایک پرندے کی طرف اشارہ کرے گا، تو وہ پرندہ گر کر اس کے ہاتھ پر آجائے گا۔

وادی القریٰ: مدینہ منورہ سے چھ (٦) میل کے فاصلے شمال مشرق میں واقع شام اور مدینہ کے درمیان ایک وادی کا نام ہے، یہ وادی تیماءاور خیبر کے مابین کئی گاؤں پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے اس کو وادیٔ قریٰ کہا جاتا ہے۔ بعض نے اس کو دومۃ الجندل کہا ہے، چونکہ دومۃ بھی ان بستیوں میں سے ہیں، جو وادیٔ القریٰ میں شامل ہیں۔ وادیٔ القریٰ کے بستیوں میں دومہ، سکاکۃ، القارۃ اور مشہور شہر "العلا" ہے، جو مدینہ منورۃ سے تین سو (۳۰۰) کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ محمد بن حوقل البغدادی الموصلی ابوالقاسم (المتوفی ۳۶۷ھ) کی کتاب صورۃ الأرض میں ہے کہ وادیٔ القریٰ اور فرات کے درمیان ثمود اور جبلِ طی

مصر

جیل سے بہت جلدی ایک شخص نکلے گا اور تختۂ حکم (محمد مرسی) پر چڑھ کر حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالے گا۔ مصر کے درخت خشک ہو چکے ہوں گے (کیونکہ حسنی مبارک کے خلاف نکلنے والی عوامی انقلابی جلسوں کی وجہ سے بجلی اور ایندھن نہ ہونے کی وجہ سے پانی کم تھا) اور دریائے نیل کا پانی کم ہو جائے گا (پانی کے نہ ہونے میں متعدد عوامل ہوں گے: ایک یہ کہ ایتھوپیا کا اپنے ملکی حدود میں دریائے نیل پر بند باندھنے کی وجہ سے ہے) اس سے پہلے بنی الأصفر (یعنی یورپی ممالک کے لوگ) سرزمینِ شام اور بیت المقدس میں داخل ہو کر "قدس" یہودیوں کو حوالہ کریں گے، تو یہ مصری شخص ان کو شکست دے گا اور انہیں بیت المقدس چھوڑنے پر مجبور کرے گا (حدیث میں ذکر کردہ یہ نقشہ اسی طرح عملی طور پر پورا ہوا، جب مرسی کے دورِ حکومت میں اسرائیل نے غزہ پر حملہ کیا، تو مصر نے اپنی افواج کو غزہ کے بارڈر پر صحرائے سینا میں نصب کر دیا، مصر کے سیاسی لوگ محمد مرسی کی سرکردگی میں غزہ گئے، جس کی وجہ سے وہ بیت المقدس سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔[1]

اُبقع اور مصر کا سفیانی: مرسی اور سیسی:

مصر مینگی کے ریزہ ریزہ ہونے کی طرح ختم ہو جائے گا، یہ صورت حال اس وقت سامنے آئی، جب سیسی (چھوٹے قد والے، ظالم وجابر مصر کے سفیانی) کی قیادت میں (اُبقع یعنی محمد مرسی (چونکہ

واقع ہے۔ حضرت اُرطاۃؒ سے روایت ہے کہ جب ترک اور روم اکٹھے ہو جائے۔۔۔ تفصیلی روایت نقل کی۔ پھر فرمایا: قرقیسیا میں ترک اور روم اتنی کثرت سے مارے جائیں گے کہ درندوں کے پیٹ ان کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے۔ [کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

قرقیسیا: شام کے شمال میں واقع ایک شہر کا نام ہے، جو فرات اور "نہرِ خابور کے بہنے کی جگہ" کے اطراف میں "شام کے بادیہ" میں واقع ہے، یہ عراقی بارڈر سے سو (۱۰۰) کلو میٹر اور ترکی بارڈر سے دو سو (۲۰۰) کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ "دیرالزور" نامی شہر کے قریب واقع ہے۔

[1] حضرت علیؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے: فرمایا جان لو! امام مہدی کے خروج سے پہلے بنی الأصفر یعنی یورپ کے لوگ مرجِ اُخضر پر ظاہر ہوں گے اور بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے، اس کے فورا بعد جیل سے ایک لڑکا رہائی پائے گا اور انہیں شکست دے کر وہاں بیت المقدس میں ان کی اجتماعیت کو متفرق کر دے گا، مصر نے اس دوران بھرپور وفاداری کا معاملہ کیا، جب کہ ان کے درخت خشک ہو چکے ہوں گے اور دریائے نیل کا پانی رک جائے گا اور وہاں پانی خشک ہو گا۔ پھر امام مہدی کا ظہور ہو گا۔

اس کے جسم پر سفید علامات تھے، اس لیے اس کو ابقع کہا جاتا ہے) اس) کی حکومت کو گرا کر اس کو جیل میں قید کر دیا۔ مصر میں یہ انقلاب کے خلاف کئی لاکھ لوگ بطورِ احتجاج نکلے۔[1]

---

[1] حضرت کعبؓ سے روایت ہے مصر مینگنی کے ریزہ ریزہ ہونے کی طرح ختم ہو جائے گا۔ [رواہ نعیم فی الفتن باسناد حسن] الفت: کا معنی ہے: ریزہ ریزہ ہو جانا، جدا جدا، علیحدہ ہونا، منتشر ہونا۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ فتنوں کی زد میں آخری ملک مصر ہو گا۔ اس کے بعد امام مہدی کے ظہور کے لیے راہ ہموار ہو جائے گا۔

ڈاکٹر محمد أحمد المبیض الموسوعۃ فی الفتن والملاحم میں لکھا ہے کہ امر اللہ کے بارے میں دو قول ہیں: دوسرا قول یہ ہے کہ امر اللہ سے مراد امام مہدی کا خروج ہے۔

حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے جب امت کا متفقہ مرکز باقی نہ رہے۔۔۔ پھر تھوڑے عرصہ بعد مصر میں اَبقع ظاہر ہو گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب سفیانی اَبقع کے خلاف غالب ہو جائے۔

حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ جب سفیانی اَبقع پر غالب ہو جائے، تو مصر میں سخت حالت شروع ہو جائیں گے اور اسی دوران مصر خراب ہو جائے گا۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب سفیانی سرزمینِ مصر میں داخل ہو جائے، تو وہاں چار ماہ رہ کر لوگوں کو قید و بند اور قتل کرے گا، اس دن نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہو کر نوحہ کریں گی۔

ان روایات میں ہتھیلی نما ہاتھ کا فضا میں ظاہر ہو کر چار انگلیوں سے اشارہ کرنے اور مرسی کی حکومت کے خلاف ہونے والے انقلاب میں چار ماہ کے تذکرے میں عجیب توافق اور مماثلت معلوم ہوتی ہے، جس سے تعجب اور حیرانی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ جب اَبقع کا مادۃ مصر میں نکلے گا تو سفیانی اپنی لشکر کے ساتھ ان پر چڑھائی کرے گا۔

میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر مرسی اخوان المسلمین سے تعلق رکھتا تھا، اس وجہ سے اس کے لشکر کو مادۃ کہہ کر ذکر کیا گیا اور سیسی وہ فوج کا آدمی تھا، اس وجہ سے فوج کی نسبت اس کی طرح کر دی گئی۔

حضرت ذی قرناتؒ سے روایت ہے کہ مصر میں ایک چھوٹے قد والا، ظالم وجابر اور سفیانی نکلے گا ایک روایت میں ہے اہلِ مصر سے ایک چھوٹے قد والا ظالم وجابر شخص نکلے گا، تو ایک لشکر مصر میں آکر اس ظالم وجابر کو قتل کرے گا، اس طرح مصر اونٹ کی مینگنی کے ریزہ ریزہ ہونے کی طرح منتشر ہو جائے گا، پھر مکہ میں نکلنے والے شخص کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب مصر کے سفیانی کو مکہ میں نکلنے والے شخص کے بارے میں پتہ چلے گا، تو اس کے خلاف ایک لشکر بھیج کر مدینہ کو حرہ سے

فضا میں ہتھیلی نما ہاتھ کا ظاہر ہو کر اشارہ کرنا:

فضا میں ایک معلق لٹکنے والا ہتھیلی نما ہاتھ ظاہر ہو کر ایسا اشارہ کرے گا کہ لوگ اس کو دیکھیں گے (فلکیاتی ادارے ناسا نے ایک کہکشاں کا دیکھا ہے، جس میں کئی ستارے کے جھرمٹ اپنی ہالہ سمیت فضا میں ظاہر ہوئے اور لٹک رہتے رہے تھے اور مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اور زمین میں بھی ایک ہتھیلی ظاہر ہو گی، جو اشارہ کرے گا (مصر کے احتجاج میں مظاہرہ کرنے والے افراد ہاتھ سے مٹھی بنا کر چار انگلیوں کو کھلا جب کہ پانچویں انگلی کو بند کر کے آزادی کا شعار بنا کر دورانِ احتجاج ہاتھ بلند کرتے۔

برطانوی علاقے اکسفورڈ میں ایک اڑتا ہوا غبارہ بھی لوگوں نے مصری احتجاج کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے طور پر بلند کیا تھا، اس غبارے میں یہ نشان بنائی گئی تھی، جو فضا میں گردش کرتے ہوئے جا رہی اور لوگ اس کو دیکھ رہے تھے، ٹی وی چینل اور سوشل میڈیا پر یہ ویڈیو دکھائی گئی اور پوری دنیا کے لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ [1]

زیادہ خراب و برباد کرے گا، یہاں تک بیداء تک یہ لشکر پہنچ جائے گا، تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ [الفتن]

[1] حضرت ابن المسیب سے روایت ہے کہ شام میں ایک فتنہ کی ابتدا بچوں کے ہاتھوں شروع ہو گا، پھر لوگوں کا اتفاق کسی ایک چیز پر نہیں ہو گا اور نہ ہی ان میں کوئی متفقہ جماعت ہو گا، یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ فلاں آدمی کو لازم پکڑو، ایک ہاتھ نما ہتھیلی ظاہر ہو گی تو اشارہ کرے گا [الفتن] حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ تفرقہ اور اختلاف ہو گا، یہاں تک کہ آسمان سے ایک ہتھیلی نما ہاتھ ظاہر ہو گا اور ایک منادی آواز لگائے گا، خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔ [الفتن]

میں کہتا ہوں: یہ دونوں آثار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ۲۰۱۱ء کے بعد عرب بہار نامی عوامی انقلاب کے بعد تفرقہ اختلافات ہی یہی واقعات ہیں، جو شام کے شہر درعا میں بچوں کے ہاتھوں کھیل کود سے شروع ہوئے اور آئندہ بھی یہ اختلافات جاری رہیں گے اور معاملات نہیں درست نہیں ہوں گے اور نہ ہی لوگ کسی ایک امیر پر متفق ہوں گے یہاں تک کہ امام مہدی کا ظہور ہو جائے۔ حضرت اُرطاۃ سے روایت ہے کہ جب لوگ منیٰ اور عرفات میں ہوں گے، تو ایک منادی قبائل کی جتھا بندیوں اور اختلافات کے بعد آواز لگائے گا، کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں شخصیت ہے۔ اور اس کے بعد دوسری آواز آئے گی، کہ یہ جھوٹا ہے اور اس دوسری آواز کے بعد ایک اور آواز سنائی دے گی کہ نہیں، وہ سچا ہے۔

سعودی عرب سے یمن کی طرف اہلِ یمن جلاوطنی

اہلِ یمن کو شام سے یمن کی طرف جلاء وطن کیا جائے گا۔ شام سے مراد اہلِ یمن کا شام (یعنی

اس دوران سخت خون ریزی ہو جائے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان قتال شروع ہو جائے گا، اس زمانے میں لوگوں کا زیادہ تر اسلحہ پیچھے بیگ میں ہوگا، اس وجہ سے ان جنگوں کو جیش البراذع یعنی بیگوں والی جنگ کہا جائے گی (جس میں ہر مجاہد کے ساتھ توشہ، سازوسامان اور دیگر ضروریات بیگ میں ہو گی، موجودہ زمانے میں اس کو گوریلا جنگ کہتے ہیں) اس دوران آسمان میں ایک ہتھیلی نما نشان ظاہر ہوگا اور شدید ترین جنگ شروع ہو جائے گی، یہاں تک کہ حق کے مددگار وانصار صرف ۳۱۳ آدمی باقی بچ جائیں گے اور وہ وہیں جائیں گے، جہاں ان کا امام یعنی مہدی جائے گا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

فلکیاتی ادارے ناسا نے اپنے ایک رپورٹ میں ہتھیلی نما ہاتھ کی طرح ستاروں کے ایک جھرمٹ کے بارے میں ایک خبر شائع کی تھی، جس کی مزید تفصیل انٹرنیٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے، اس رپورٹ میں یہ امریکی ادارے ناسا (NASA) نے فضا میں ایک ہتھیلی نما ہاتھ کی نشاندہی اپنے ایک رصدگاہ بنام (Chandra-Ray) پر کی ہے اور اس نیٹرونی ستاروں کی ایک کہکشاں اور اس کے ارد گرد دیگر تاروں کی آپس میں ملاپ سے ایک ہاتھ کی شکل نظر آتی ہے، جس کو فطرت کا ہاتھ کے نام (A large cosmic hand) سے تعبیر کیا ہے۔

رصدگاہ سے لیے ہوئے تصویر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشادہ ہاتھ مشرق کی طرف اشارہ کر رہا ہے جہاں امام مہدی کا ظہور ہونا ہے یہ صورت بظاہر حدیث میں بیان شدہ صورت حال کے عین موافق ہے، چنانچہ حدیث میں فرمایا: (كف تشير) اور فرمایا: (يظهر كف من السماء تشير هذا هذا) یعنی آسمان سے ایک ہاتھ ظاہر ہوگا، جو اس طرف اشارہ کرے گا، حدیث میں بیان شدہ پیشن گوئی کی تطبیق ناسا کے رپورٹ سے ہوتی ہے کہ اس ادارے نے فضائی نظاروں کا مشاہدہ اسی (۸۰) ٹیلی سکوپ کے ذریعے زمین کے مختلف اطراف سے (۲۸/۱۲/۲۰۰۴) سے ۱۸/۱۰/۲۰۰۵ تک کیا، جو ہجری کیلینڈر کے مطابق ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۲۵ سے ۱۵ رمضان ۱۴۲۶ھ تک ہے۔

جابر البلوشی نے بتاریخ (۲۰۰۶/۶) کو ظہورِ مہدی نامی کتاب طبع ۲۰۱۵م میں "باب الھرم العظیم خوفو" میں محمد عیسی داؤد کے کتاب "المفاجاۃ" کے صفحہ ۳۴۶ طبع سوم سے نقل حضرت علی بن ابی طالبؓ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں فرمایا: امام مہدی کے ظہور کی ایک نشانی آسمان میں واضح ہو گی اور بعینہ ایسی ہی ایک زمین میں ایک ہتھیلی نما ہاتھ پانچ پر مشتمل لٹکتی ظاہر ہو گی۔

سعودی عرب) ہے (۹۰ کی دہائی میں خلیج کی دِگرگوں خراب صورت حال میں اہل یمن کی جلا وطنی مراد ہو سکتی ہے) جائے ہجرت (یعنی سعودی عرب) میں باقی رہنے والے اہلِ یمن کو مختلف طریقوں سے یمن کی طرف جلاوطنی پر زور دیا جاتا اور انہیں ڈرایا اور دھمکایا جاتا تھا (کہ یا تو سعودی کفیل کے نگرانی میں کام کرے اور اگر کفیل کے ماتحت کام نہیں کرتا، تو ان کو جلاوطن کر دیا جاتا ہے) اس جلا وطنی کے زمانے میں اہلِ یمن اپنے ملک میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کی زندگی گزاریں گے۔

منصور الیمانی اور لوگوں کو جاہلیت کے قتلِ عام کی طرح نشانہ بنانا

اہلِ یمن آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور اس دوران ان پر منصور (عبدربہ منصور ہادی) نامی شخص امیر ہوگا اور لوگ آپس میں جاہلیت کی طرح قتلِ عام کریں گے، اس زمانے میں لوگ دو فریق ہو جائیں گے، ان میں سے ہر ایک فریق کے ساتھ اپنی جماعت کا ایک فہرست ہوگا، جس میں موجودہ افراد کو حکومتی ذمہ داریوں اور اختیارات سونپنے کا ترجیح دیں گے اور دوسری جماعت کہے گی کہ نہیں ہم فلاں شخص کو امیر تسلیم کرتے ہیں، اس دوران آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی اور سٹلائٹ کے ذریعے یمانی خلیفہ کے ظہور کا اعلان ہوگا، جو کہ امام مہدی ہوں گے، لوگ اس کی خلافت سے راضی ہوں گے اور اس کی امارت پر بھروسہ کریں گے امام مہدی ان میں سے کسی ایک فریق کے ساتھ نہیں ہوں گے، بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہوں گے اور امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ ہوگی کہ یمانی کا خروج ہوگا۔[1]

---

[1] ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مہدی کو حکومت ملے گی اور اس کا عدل ظاہر ہوگا، پھر وہ مر جائیں گے، پھر اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا، جو عدل وانصاف کریں گے، پھر اس کے بعد بعض بادشاہ ایسے آئیں گے، جو برائی اور ظلم کریں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر وہاں جا کر ان سے قتال کرے گا اور ان پر ایک آدمی امیر ہوگا، جو قریش میں سے ہوگا، جس کو محمد کہا جائے گا، بعض علما کہتے ہیں: "کہ یہی یمن کا آدمی ہی وہ شخصیت ہوگی، جس کے ہاتھ ملاحم یعنی عالمی جنگیں ہوں گی" [الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ مہدی کے بعد ایک شخص ہوگا، جو اہلِ یمن کو اپنے شہروں کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر اس کے بعد منصور ہوگا، پھر اس کے بعد جو مہدی ہوگا، اس کے ہاتھ پر روم کا شہر فتح ہوگا۔ یہ روایت اس منصور کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو اہلِ یمن پر ظہورِ مہدی سے پہلے مقرر ہوگا،

سعودی عرب: حجاز، شام کے چند حصوں، یمن کے بعض علاقوں اور نجد کا مجموعہ

اہل یمن کے معمر لوگوں کی زبان پر اس زمانے میں یہ جملہ عام طور پر سنائی دیتا تھا کہ من الهادی للمهدی یا یہ کہتے: من هاديها لمهديها یعنی ہادی سے مہدی کی طرف جارہے ہیں یا یہ کہتے: اس کے ہادی سے اس کے مہدی کی طرف جارہے ہیں۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی اور اس کا یہ اصل ہو، تو ہو سکتا ہے کہ ھادی سے عبدربہ منصور ھادی ہے جس کے بعد امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ حضرت اُرطاۃ سے روایت ہے کہ لوگ جمع ہوں گے اور اس فکر میں ہوں گے کہ کس کی بیعت کریں، اس دوران انسان اور جنات کے علاوہ ایک آواز سنیں گے کہ فلاں کی بیعت کرو، اس کا نام ذکر کیا جائے گا، وہ شخص نہ اس طرف سے تعلق رکھے گا اور اس دوسری طرف سے، بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہو گا۔[الفتن]

حضرت کعبؓ سے روایت ہے۔۔۔۔ پھر کہیں گے: تم کہاں جارہے ہو اور اپنی سرزمین اور جائے ہجرت کو چھوڑ رہے ہو؟ تو ان سب کی رائے اس پر ہو جائے گی کہ اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کریں، ان بات چیت کے دوران کہیں گے کہ نہیں، بلکہ ہم فلاں کی بیعت کریں گے، دوسرے کہیں گے کہ نہیں فلاں کی بیعت کریں گے، اس دوران انسان اور جنات کے علاوہ ایک اور شخصیت کی آواز سنیں گے، جو اس کا نام لیں گے، اس شخص پر لوگ راضی ہوں گے اور لوگوں کے نفوس اس شخصیت پر قانع ہوں گے، وہ نہ تو اس جانب میں سے ہو گا اور نہ اس دوسری جانب سے ہو گا۔[الفتن]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، اہلِ یمن! کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اہلِ یمن! تمہارا کیا حال ہو گا، جب قبیلہ مضر کے لوگ تمہیں جزیرۃ العرب سے نکال لیں گے، ہم نے کہا: اے ابو محمد کیا ایسا ہو گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے جواب دیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایسا ہی ہو گا اور وہ (یعنی قبیلۂ مضر) تمہارے اوپر ظلم کریں گے۔

اس دوران یمن کے ایک آدمی نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: (اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: اگر میں اس زمانے کو پالوں، تو میں تمہارا ساتھ دوں گا۔[الفتن لنعیم بن حماد] حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی پانچ علامتیں ہیں: سفیانی، یمانی، فضائی سخت آوازیں، بیداء میں لشکر کا دھنس جانا اور نفسِ ذکیہ کا قتل ہو جانا[عقدالدرر السلمی]

حضرت جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ اس زمانے میں یمانی کے جھنڈے کوئی ایک جھنڈا بھی زیادہ راہ یاب نہیں ہو گا، کیونکہ تمہیں تمہارے صاحب کی طرف دعوت دے کر بلا رہے ہیں۔

حجاز سے مراد مکہ، مدینہ اور اس کے ماتحت سعودی حکومت کے تابع علاقیں ہیں۔
شام کے چند حصوں سے مراد تبوک کا شہر اور اس کے تابع دیگر شامی سرزمین جو موجودہ دور میں سعودی حکومت کے زیر نگیں ہیں۔ یمن کے بعض اجزاء سے مراد جازان شہر، نجران، عسیر اور اس کے ماتحت کئی یمن علاقے جو موجودہ دور میں سعودی عرب کے ماتحت ہیں۔

شیطانی سینگ

پرانے زمانے میں نجد کو سرزمینِ یمامہ کہا کرتے تھے، جو مکہ و مدینہ کے مشرق میں موجودہ سعودی عرب کا درمیانی علاقہ ہے، یہ حصہ بلندی پر واقع ہے، جن میں موجودہ دور کے کئی شہر شامل ہیں، جن میں سعودی دارالخلافہ ریاض سرفہرست ہیں۔ ظہورِ مہدی سے پہلے سب سے بڑے فتنے یہاں سے نکلیں گے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[1]

---

[1] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت ڈالے دیں، لوگوں نے پوچھا: نجد میں؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر لوگوں نے کہا: نجد میں؟ تو فرمایا: وہاں سے زلزلہ اور فتنے نکلیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا [رواہ البخاری و مسلم]
صحیح ابن حبان میں مزید یہ اضافہ ہے: پھر آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ فتنے یہاں سے اٹھیں گے، بلاشبہ فتنے یہاں سے اٹھیں گے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔
یہ حدیث ہر نجد کو شامل ہے، یعنی ہر وہ زمین جو حجاز کے مشرق میں واقع ہو اور حجاز سے بلندی پر واقع ہو، اس میں حجاز کا نجد یعنی یمامہ اور عراق کا نجد وغیرہ شامل ہے۔ بخاری میں ہے فرمایا: فتنے یہاں سے اٹھیں گے، فتنے یہاں سے اٹھیں گے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا یہ فرمایا کہ جہاں سورج کا سینگ نکلے گا۔ اس میں راوی کو شک ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ قرن الشیطان کے بارے میں داودی نے لکھا ہے کہ سورج کے سینگ سے حقیقی سینگ بھی مراد ہو سکتی ہے اور اس سے شیطان کی ہر وہ قوت بھی مراد ہو سکتی ہے، جس سے شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے میں مدد لے سکتا ہو، یہ توجیہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شیطان سورج کے طلوع کے وقت اس کے ساتھ سر ملا کر یہ گمان لوگوں کو کراتا ہے کہ ان کا یہ سجدہ مجھے ہو رہا ہے۔

سعودی عرب میں شاہی خاندان کی حکومت: ظہورِ مہدی کی ایک علامت

(دوسری جانب اگر دیکھا جائے، تو سعودی عرب یمانی علاقوں کے لیے شامی سرزمین کی طرح ہے، اس لیے ہم لفظ "شام" کا اطلاق سعودی عرب پر کر سکتے ہیں، کیونکہ سعودی عرب نے جغرافیائی اعتبار سے یمانی حدود پر قبضہ کر کے یمن کے لیے شام کی حیثیت اپنائی ہے، جیسا کہ گذشتہ آثار وروایات میں یہ بات واضح ہو چکی) سرزمینِ (شام) سعودی عرب پر ایک خاندان برسرِ اقتدار آئے گا، جس کا پہلا بادشاہ نیک آدمی (لغوی معنی کے اعتبار سے) مہدی ہو گا(جو عبد العزیز بن محمد بن سعود پہلی سعودی حکومت کا بانی) پھر اسی خاندان کے بعض حکام عدل وانصاف کا معاملہ کرتے رہے اور بعض ظلم وستم اور برائی کی حکومت کو فروغ دیتے رہے، یہاں تک انہی میں سے ایک آدمی کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاء وطن کرے گا(فہد بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن سعودی عرب کے تیسرے حکومت کا ایک بادشاہ)[1]

ایک احتمال یہ بھی ہے کہ سورج کے لیے ایک خاص شیطان مقرر ہو، جس کے سینگوں کے درمیان سے سورج طلوع ہو کر لوگوں کو نظر آتی ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ قرن الشیطان سے مراد دجال کے سینگ ہیں کیونکہ وہ بھی مشرق سے ظاہر ہو گا۔

میں کہتا ہوں: قرن سے مراد سو(۱۰۰) سال کا عرصہ بھی مراد ہو سکتا ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ سو(۱۰۰) سالوں میں شیطانی طاقت کے نمائندے اور شر پھیلانے والی طاقتیں اپنی قوت اور جبروت کے بل بوتے زمین میں سلطنت، طاقت اور حکومت حاصل کریں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے، جب یہ فساد اپنی انتہاء تک پہنچ جائے گا کہ اس سے پہلے دنیا میں اتنا فساد کسی نہیں پھیلایا ہو گا۔ تو یہ قرن الشیطان کا مفہوم ہو گا۔

[1] ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مہدی کو حکومت ملے گی اور اس کا عدل ظاہر ہو گا، پھر وہ مر جائیں گے، پھر اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا، جو عدل وانصاف کریں گے، پھر اس کے بعد بعض بادشاہ ایسے آئیں گے، جو برائی اور ظلم کریں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاء وطن کرے گا، پھر وہاں جا کر ان سے قتال کرے گا اور ان پر ایک آدمی امیر ہو گا، جو قریش میں سے ہو گا، جس کو محمد کہا جائے گا، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہی یمن کا آدمی ہی وہ شخصیت ہو گی، جس کے ہاتھ ملاحم یعنی عالمی جنگیں ہوں گی۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

عبداللہ کی موت کے بعد شاہی خاندان میں اختلاف: اہلِ یمن اور سعودی عرب میں لڑائی اور یمن کا غلبہ

پھر فہد کے بعد اس کا بھائی (عبداللہ بن عبد العزیز) بر سرِ اقتدار آئے گا، اس کے دور میں اہل یمن کے ساتھ مختصر جنگ ہو گی (۲۰۰۸م/۱۴۳۰ھ میں سعودی حوثی جنگ) اس کے موت کے بعد اختلاف اور باہمی قتل و قتال ہو گا اور ان کی حکومت ایک ضعیف آدمی (سلمان بن عبد العزیز) کو ملے گی، جو کئی دماغی امراض میں مبتلا ہے، اس دور میں اہلِ یمن سعودی عرب کی جانب سے کی جانے والی بمباری کے جواب میں اس سے جنگ لڑیں گے اور اس میں اہلِ یمن کو غلبہ اور برتری حاصل ہو گی (یمن کا سعودی عرب سے جنگ ۲۰۱۵م/۱۴۳۶ھ) سے شروع ہوا ہے۔[1]

---

[1] حضرت ام سلمہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہے حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا۔ اس دوران مدینہ سے ایک آدمی بھاگتا ہوا مکہ آئے گا۔

اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ جمع ہو جائیں گے، لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گا اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا۔ خسف کی یہ خبر جب عام لوگوں تک پہنچ جائے گی تو لوگ جوق در جوق ان سے بیعت کے لیے آئیں گے۔

شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء بھی بیعت کے لیے تشریف لائیں گے۔ فرمایا: کہ قریش ہی کا ایک آدمی جس کے ماموں زاد بنو کلب سے ہوں گے اس کے خلاف مہدی ایک لشکر بھیجے گا اور وہ لشکر ان پر فتح یاب ہو گا۔ فرمایا اس آدمی کے لیے ناکامی اور افسوس کی بات ہے جس کو بنو کلب کی غنیمت میں سے حصہ نہ ملے۔

وہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام اپنا سینہ روئے زمین پر رکھے گا۔ امام مہدی سات سال حکومت کرے گا، پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔ [أخرجه جماعة من أئمة الحديث في كتبهم أبو داؤد، والترمذي، وابن ماجة، والنسائي، وأحمد بن حنبل، والبيهقي في البعث والنشور]

امام جعفر صادقؒ سے کتبِ شیعہ میں منقول ہے کہ جو مجھے عبداللہ کی موت کی ذمہ داری دے، تو میں اس کو ذمہ داری دیتا ہو کہ مہدی کا زمانہ قریب دور آنے والا ہے، پھر فرمایا: جب عبداللہ مر جائے گا تو پھر لوگ کسی ایک بادشاہ پر متفق نہیں ہوں گے اور تمہارے ساتھی اور تمہارے دوست یعنی امام مہدی کے

علاوہ دوسرے پر باہمی جنگ وجدال کا یہ معاملہ نہیں روکے گا، بلکہ آگے بڑھے گا اور ایسے بادشاہ جو سالوں ہوا کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے اور انکی جگہ مہینوں اور دنوں کے بادشاہ آئیں گے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ بادشاہت کا یہ معاملہ اس دوران کتنا اور طویل ہوگا؟ تو انہوں نے کہا نہیں، مزید طویل نہیں ہوگا۔ [البحار]

ظہورِ مہدی کی علامت ترک کا تم پر حملہ کرنا ہوگا اور تمہارا وہ خلیفہ مرے گا جو زیادہ مال جمع کرتا ہے اور اس کے بعد ایسا خلیفہ ہوگا، جو کمزور آدمی ہوگا اور دو سال بعد اس سے اختیارات لے لیے جائیں گے۔ [رواہ ابن المنادی فی کتاب الملاحم، ونعیم بن حماد فی کتاب الفتن]

ابو عمرو الدانی کی روایت میں ہے حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی علامت یہ ہوگی کہ تم پر ترک حملہ آور ہوں گے اور جو خلیفہ مال جمع کرتا تھا وہ مر جائے گا اور اس کے بعد ایک ایسا شخص خلیفہ بنے گا، جو کمزور اور ضعیف ہوگا اور انتخاب کے دو سال بعد اس سے اختیارات واپس لے لیے جائیں گے۔ روم ترک سے معاہدہ کرے گی اور پوری زمین پر جنگ شروع ہو جائیں گی۔

میں کہتا ہوں: مال جمع کرنے والا بادشاہ شاہ عبداللہ تھا، کیونکہ اس نے اپنے پیچھے کئی ہزار ملین ترکہ چھوڑا، اور شاہ سلمان ایک ضعیف کمزور اور کئی دماغی امراض میں مبتلا شخص ہے، ساری حکومت اس کا بیٹا محمد بن سلمان چلا رہا ہے۔

روایت میں ترک سے مراد روس ہے، جنہوں نے شامی مسلمانوں پر حملہ کیا ہے اور اپنی ساری لاؤلشکر کے ساتھ آکر مسلمان پر اپنی جہازوں کے ذریعے بمباری کر رہے ہیں اور اس بارے میں امریکا اور یورپ سے معاہدہ کیا ہے۔ اہل یمن اور سعودی عرب کے درمیان لڑائی اور قتل وقتال ہوگی، جس میں غلبہ اور فتح اہلِ یمن کو ہوگی۔

اس بارے میں روایت ہے: ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مہدی کو حکومت ملے گی اور اس کا عدل ظاہر ہوگا، پھر وہ مر جائیں گے، پھر اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا، جو عدل وانصاف کریں گے، پھر اس کے بعد بعض بادشاہ ایسے آئیں گے، جو برائی اور ظلم کریں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر وہاں جا کر ان سے قتال کرے گا اور ان پر ایک آدمی امیر ہوگا، جو قریش میں سے ہوگا، جس کو محمد کہا جائے گا۔

بادشاہت پر شاہی خاندان کے تین سربراہان کے درمیان باہمی تنازعہ اور قتل و قتال:

پھر شاہی خاندان میں بادشاہت کے حصول پر اختلافات شروع ہو جائیں گے اور ایک ہی آدمی کے گھر کے تین افراد لڑیں گے، یہ تینوں ایک ہی خلیفہ کے اولاد ہوں گے، یہ بادشاہت ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ملے گی۔ قبائل میں جتھہ بندیاں شروع ہو جائیں گی اور اشہر حرم میں سرزمینِ مقدس پر لوگ آپس میں لڑائی شروع کریں گے۔ جنگ کا فتنہ ان کو اپنے ہاتھ پاؤں سے مارے گا، اس طرح ان کی اجتماعیت ختم ہو جائے گی، اس فتنے کے بعد کسی بھی شخصیت پر ہمیشہ کے لیے متفق ہونا مشکل ہو جائے گا، ہاں البتہ چند دنوں اور چند مہینوں کے لیے سرسری اتفاق ہو گی، اس خاندان کی حکومت اپنے اختتام تک پہنچ جائے گی اور ان کے خلاف سیاہ جھنڈے مشرق سے آئیں گے اور ایسی لڑائیاں لڑیں گے کہ اس سے پہلے ایسی لڑائیاں کسی نے نہیں لڑی ہو گی۔

ان کشیدہ صورتِ حال کے واقعات شوال، ذی قعدہ میں ہوں گے اور یہ لڑائیاں حج کے دنوں میں ہوں گے، اس سال حج بغیر بادشاہ کے ہو گا۔ اس پیچیدہ اور خراب حالات کے پیشِ نظر حکومت کنٹرول سے باہر ہو جائے گا اور سیاسی طور پر بیعت کے لیے پُر امن ماحول جب مہیا ہو گا، تو امام مہدی کو نکالیں گے اور رکن و مقام کے درمیان ان کی بیعت کی جائے گی۔[1]

بعض علما کہتے ہیں کہ یہی یمن کا آدمی ہی وہ شخصیت ہو گی، جس کے ہاتھ ملاحم یعنی عالمی جنگیں ہوں گی۔ [الفتن] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا: اگر میں وہ زمانہ پاتا، تو میں اہل یمن کے ساتھ ہوتا اور غلبہ انہی کا ہو گا۔ [الفتن]

[1] حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خزانے پر ایک خلیفہ کے تین بیٹے آپس میں لڑیں گے، پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ یا یہ فرمایا کہ پھر یہ حکومت ان میں سے کسی کو نہیں ملے گی۔ پھر مشرق سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جو تم سے اس طرح لڑیں گے، جو اس سے پہلے کسی نے نہیں لڑا ہو گا، پھر اس نے ایک ایسی بات کی، جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: جب تم یہ سنو، تو آکر اس کی بیعت کر دو، اگرچہ گھٹنوں کے بل کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہو گا۔ [أخرجه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدي هكذا، وأخرجه الامامان أبو عبد الله ابن ماجه، وأبو عمرو الداني في سننهما بمعناه]

میں کہتا ہوں کہ خزانے سے مراد پیٹرول اور دار سے مراد کعبہ ہے۔ موجودہ حالات میں جزیرۃ العرب بلاد الحرمین میں شاہی خاندان کے درمیان حکومت پر باہمی قتل و قتال اور لڑائیاں مراد ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے چند آیات اور علامات ظاہر ہوں گی، ایک حجاز میں مسجد الأکبر یعنی مسجد حرام کی حکمرانی کے لیے اس کے گرد و پیش میں کئی جھنڈے باہمی قتل و قتال کریں گے، [مختصر البصائر، البحار]
جس میں بعض جھنڈے غالب ہو کر بلند اور بعض مغلوب ہو کر نیچے ہوں گے، ان میں کوئی ایک جھنڈا بھی ہدایت یافتہ حق کا نمائندہ نہیں ہو گا۔ علامہ ابن کثیرؒ نے النہایۃ میں لکھا ہے کہ حدیث کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت میں کنز سے مراد خانہ کعبہ کا خزانہ ہے، جس کے حصول کے لیے ایک ہی خاندان میں خلفاء کے اولاد لڑائی جھگڑا کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ آخری زمانے میں امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ حضرت کعبؒ سے روایت ہے جب رمضان میں دو تیز زلزلہ نما جھٹکے شروع ہوں گے، تو اس کے بعد ایک ہی گھر کے تین (۳) افراد نکلیں گے، ان میں سے ایک بادشاہت کو ظلم و جبر سے طلب کرے گا، دوسرا سکون و وقار کے ساتھ طلب کرے گا، اور تیسرا قتل و قتال سے طلب کرے گا، اور اس کا نام عبد اللہ ہو گا۔ اس دوران فرات کے کنارے ایک بڑا لشکر مال پر لڑائی کرے گا، جس میں ہر نو (۹) میں سے سات (۷) لوگ مر جائیں گے۔ [الفتن لنعیم]
حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ شامی فتنہ کے بعد مشرقی فتنہ شروع ہو گا، جس میں بادشاہوں کی ہلاکت اور عربوں کی ذلت ہو گی، یہاں تک اہل مغرب نکل آئیں گے۔ [الفتن، نعیم بن حماد]
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پانچواں اہل (بیت) سے مر جائیں، تو پھر قتلِ عام ہو گا، کہ ساتواں مر جائے، پھر حالات اسی طرح ہوں گے، یہاں تک کہ امام مہدی کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ [رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن، ورواہ السیوطی فی الحاوی]
اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے، یہاں تک کہ جب ساتواں مر جائے، لوگوں نے پوچھا کہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ تو جواب دیا کہ اسی طرح قتل۔ اور کنز العمال میں یہ اضافہ ہے: یہاں تک کہ ساتواں مر جائے، لوگوں نے پوچھا کہ ہرج سے مراد کیا ہے، جواب دیا: فتنے، یہاں تک کہ امام مہدی کی حکومت قائم ہو جائے۔ حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے فرمایا: تم اس وقت تک کشادگی نہیں دیکھو گے یہاں تک کہ ایک ہی آدمی کے صلب سے چار بادشاہ آجائے، جب اس طرح کا واقعہ ہو جائے، تو پھر حالات کے درست ہونے کی امید ہے۔ [ابن أبی شیبہ، کنز العمال]

سعودی عرب کے شاہی خاندان میں بادشاہت کا نقشہ:

۱۔ ملک عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود، باپ، ۲۔ ملک سعود بن عبد العزیز آلِ سعود، بیٹا

۳۔ملک فیصل بن عبد العزیز آلِ سعود، بیٹا، ۴۔ملک خالد بن عبد العزیز آلِ سعود، بیٹا
۵۔ملک فہد بن عبد العزیز آل سعود، بیٹا، ۶۔ملک عبد اللہ بن عبد العزیز آلِ سعود، بیٹا
۷۔ملک سلمان بن عبد العزیز آل سعود، بیٹا،

۱۔عبد العزیز، ۲۔ سعود، ۳۔فیصل، ۴۔خالد، ۵۔فہد (پہلا سعودی بادشاہ جس نے اہلِ یمن کو سعودی عرب سے نکالا)۶۔عبد اللہ (عبد العزیز کے اولاد میں پانچواں بادشاہ جس کی حکومت کے بارے میں آثار سے اشارات ملتے ہیں کہ اس کی موت کے بعد اختلافات شروع ہوں گے اور شاہی خاندان میں لڑائی اور قتل و قتال شروع ہو جائے گی اور لوگ کسی ایک بادشاہ پر متفق نہیں ہوں گے اور سالہا سال حکومت کرنے والے بادشاہ چلے جائیں گے۔

۷۔سلمان: شاہی خاندان میں چھٹا بادشاہ اور خاندان میں ساتواں بادشاہ ہے، جس کی طرف آثار میں اشارات ملتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہی مہینوں اور دنوں کی حکومت شروع ہو جائے گی اور شاہی خاندان کسی ایک شخص پر متفق نہیں ہو گا،اس سے انتظاماتِ حکومت لے لیے جائیں گے یا دو سال بعد مر جائے گا اور وہ ایک کمزور اور ضعیف آدمی ہے۔

امام نعیم بن حمادؒ کے کتاب الفتن میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، فرمایا: رمضان میں سخت چیخ والا آواز ہو گا،اس سخت آواز کی ڈر سے باکرہ عورتیں اپنے پردہ نشین جگہوں سے نکلیں گی اور شوال میں جنگ کی آوازیں ہوں گی اور ذی قعدہ میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف جنگ کے لیے جائیں گے اور ذی الحجہ میں خون بہنا شروع ہو جائے گا اور محرم کا تمہیں کیا علم؟ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا اور کہا: ان لوگوں کی حکومتوں کا خاتمہ اسی مہینے میں ہو گا۔

یہ روایت حجاز میں آخری زمانے میں قائم حکومت کے خاتمے کی طرف اشارہ کرتی ہے،اس کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ نشانیاں شروع ہو جائیں گی اور امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ واللہ أعلم۔

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت کہ لوگ بغیر امام کے اکھٹے حج اور عرفہ کریں گے، حج کے دوران اچانک منیٰ میں قبائل کے درمیان لڑائی چھڑ جائے گی،اس خونریز جنگ میں اموات کی کثرت کی وجہ سے خون منیٰ کے ٹیلوں تک پہنچ جائے گا، ان حالات کی وجہ سے لوگ اپنے درمیان سب سے بہتر یعنی امام مہدی کی طرف رجوع کریں گے اور وہ کعبہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹائے ہوئے زار و قطار رو رہے ہوں گے۔

حرم مکی میں پہلا پناہ لینے والا: قحطانی۔۔دوسرا پناہ لینے والا: مہدی

قحطان سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی ہو گا، جو حرم میں پناہ لے گا اور اس شخص کی سیرت امام مہدی کی سیرت کے مطابق ہو گی، اس کے ساتھ چند افراد کا ایک مجموعہ ہو گا، اس کی بیعت کی جائے گی، مگر بیعت کے بعد اس کو قتل کیا جائے گا۔

بیت اللہ میں پناہ لینے والے (محمد بن عبداللہ القحطانی) کے پاس کے (جہیمان) نامی شخص تھا، پھر ایک مدت گزرنے کے بعد ایک دوسرا پناہ لینے والا آئے گا اور اس کے ہاتھ پر رکن و مقام میں بیعت کیا جائے گا۔

یہی شخص (محمد بن عبداللہ) حقیقی مہدی ہو گا، اس کے خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جو بیداء کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا۔ مذکورہ بالا قحطانی کے علاوہ ایک دوسرے قحطانی کا بھی حدیث میں تذکرہ ہے، جس کے بارے میں روایت میں آیا ہے کہ وہ لوگوں کو لاٹھی سے ہنکائے گا اور وہ قحطانی جو امام مہدی سے پہلے ہو گا اور آپ کے لیے توطیہ اور تمہید کے طور پر لشکر تشکیل دے گا اور ایک تیسرے قحطانی کا بھی تذکرہ ہے، جو امام مہدی کے بعد امیر مقرر ہو گا، تو یہ سب مختلف شخصیات ہیں، ان سے مراد ایک شخصیت نہیں۔

قحطانی تین مختلف شخصیات

ان میں سے ہر شخصیت دوسری شخصیت سے جدا اور الگ ہو گی۔[1]

فرمایا: "گویا کہ میں اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں، لوگ انہیں بیعت کے لیے ایک بار پھر درخواست کریں گے، تو وہ کہیں گے کتنی بار تم اپنے کیے گئے وعدوں کو توڑ چکے ہو، مسلمانوں کا کتنا خونِ ناحق تم بہا چکے ہو، اسکے بعد امام مہدی نہ چاہتے ہوئے لوگوں کے اصرار پر بیعت کریں گے۔ اے مخاطب! اگر تم اسے پاؤ، تو اس کی بیعت کرو، کیونکہ یہ زمین اور آسمان میں مہدی کا لقب پایا ہوا ہے۔

[1] **متعدد قحطانی**: پہلا قحطانی: حضرت تبیعؒ سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک شخص پناہ لینے کے لیے آجائے گا اور فوراً قتل کیا جائے گا، پھر لوگ اپنی زندگی میں ایک مدت تک انتظار کرتے رہیں گے، پھر ایک دوسرا پناہ لینے والا شخص آئے گا، اگر تم اس کو پاؤ، تو اس کے خلاف لشکر کشی نہ کرو، کیونکہ وہ زمین میں دھنس جانے والا لشکر ہو گا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے بیس (۲۰) سالہ آدمی آئے گا، جس کے کانوں میں سوراخ ہوں گے، وہ امام مہدی کی طرح اچھی سیرت والا ہو گا، پھر اسلحہ سے قتل ہو گا،

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک آدمی آئے گا، جو مہدی اور اچھی سیرت والا ہوگا، جس کے زمانے میں قیصر کا شہر فتح ہوگا۔ یہ اُمتِ محمدیہ ﷺ کا آخری بادشاہ یا امیر ہوگا، جس کے زمانے میں دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

میں کہتا ہوں: ۱۴۰۰ھ میں جہیمان واقعے میں حرم شریف میں ایک گروہ کے ساتھ محمد بن عبداللہ القحطانی رکن ومقام میں داخل ہوا، سعودی ذرائع کے مطابق محمد بن عبداللہ القحطانی حرم میں قتل ہوا اور دیگر افراد کو گرفتار کرکے قتل کیا گیا۔ ایک زمانہ اس واقعے پر گزر گیا، چونکہ حدیث میں "برهة من دهرهم" ارشاد فرمایا ہے، یہ نہیں فرمایا: "برهة من الدهر" کیونکہ "دهرهم" میں "هم" کی ضمیر اس دورانیہ میں موجود لوگوں کی طرف راجع ہے۔

اس واقعے پر تیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے متوسط عمروں کے بارے میں فرمایا: "أعمار أمتي ما بين الستين والسبعين" کہ میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی، اس سے معلوم یہ ہوا کہ جو لوگ پہلے عائذ یعنی پناہ لینے والے کے زمانے کو بچپن یا جوانی میں دیکھ لیں، تو ضرور دوسرے عائذ یعنی پناہ لینے والے کا زمانہ بھی پائیں گے۔

موجودہ دور میں پوری ہونے والی علامات اس دوسرے پناہ لینے والے یعنی امام مہدی کی ہیں، جس کے خلاف آنے والے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور اس کے زمانے میں دجال آئے گا۔

حضرت سعید بن سمعانؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی کی بیعت کی جائے گی اور اس دوران بیت اللہ کی بے حرمتی اپنے ہی لوگوں سے سرزد ہوگی۔ ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ تاہم بیت اللہ کی توہین کے بعد عربوں کی ہلاکت اتنی جلد ہوگی کہ اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہیں یعنی ملکی معاملات دسترس سے باہر ہو جائیں گے۔[رواہ أحمد وأبوداؤد، والطیالسی، وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم فی متدرکہ]

عصرِ حاضر میں اس حدیث کا مصداق اسی جہیمان والے واقعہ کو کئی مؤقر اور جلیل القدر علمائے کرام نے بطورِ مصداق بیان کیا ہے، جن میں الشیخ عبدالمجید الزندانی جس کی رائے شیخ محمد المغلس نے "الخلافة القادمة" نامی اپنی کتاب میں نقل کی ہے اور شیخ عبدالعلیم بن عبدالعظیم البستوی نے اپنی کتاب موسوعة الأحادیث الصحیحہ والضعیفۃ میں، جب کہ محمد زہیر حبیب نے ارشاد الحیران میں نقل کی ہے۔

ان حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حدیث محمد بن عبداللہ القحطانی پر صادق آتی ہے، جب جہیمان اور اس کے ساتھیوں نے رکن ومقام میں اس کا بیعت کیا، بیت اللہ کی بے حرمتی میں سعودی حکومت اور جہیمان دونوں برابر کے شریک ہیں، کیونکہ یہ دونوں سرزمینِ حرمین کے رہائشی تھے۔

دوسرا قحطانی: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا، جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا[رواہ الامام أحمد، والشیخان، واسناد أحمد اسناد مسلم] حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ ضرور بالضرور قحطان سے ایک آدمی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا[رواہ الطبرانی]

حضرت محمد ابن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ اپنی مجلس میں فرمایا: وہ گذشتہ ظالم وجابروں کی روش پر چلے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل کے نتیجے میں غصہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مشرق سے ایک آدمی اٹھائے گا، جو نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، یہ روئے زمین کے کمزور لوگ ہوں گے۔

جن کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیں گے اور ان پر اپنی مدد ونصرت نازل فرمائیں گے، جو کوئی بھی ان سے قتال کرے گا، تو وہ شکست کھائے گا، قحطانی کا یہ لشکر چلے گا یہاں تک کہ امام مہدی کو بیعت کے لیے نکالے گا، جب کہ امام مہدی بیعت لینے میں خوف زدہ ہوں گے اور ان کے ہاتھوں ان کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کی جائے گی۔[کنز العمال للہندی]

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا، جس کو حارث ابن الحراث کہا جائے گا اس کے آگے آگے ایک لشکر ہوگا جس کا سربراہ ہوگا، جس کو منصور کہا جائے گا، جو آلِ محمد کے لشکر کے توطیہ اور تمہید بنائے گا یا یہ فرمایا کہ ان کی مضبوطی کے لیے کوشش کرے گا، جس طرح کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کے لیے آغاز اسلام میں کیا تھا، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس لشکر کی مدد کریں۔ یا یہ فرمایا کہ اس لشکر کی بات مانیں۔[أخرجہ ابوداؤد، والبیہقی، والنسائی، ورواہ الشیخ أبو محمد الحسین فی کتابہ المصابیح]

میں کہتا ہوں: کہ اسامہ شیر کا ایک نام ہے اور حارث بھی شیر کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حراث سے مراد زمینداروں کا وہ گروہ ہے، جو حضرموت میں اسامہ بن لادن کا اصل خاندان ہے اس طرح اسامہ ہی الحارث الحراث ہے۔پنٹاگون نے اپنی ویب سائٹ پر عالمی مطلوب شخصیات کی جو فہرست جاری کی ہے اس میں اسامہ بن لادن کی تصویر میں لاٹھی اٹھائے ہوئے شخص کی لی ہے اور اس کو لاٹھی والا کہا ہے۔

کیونکہ وہ در حقیقت قحطان یعنی یمن سے ہے، جو حجاز میں پیدا ہوا اور یہاں اس کی پرورش ہوئی اور ماوراء النہر کے علاقے خراسان کی طرف ہجرت کی جو موجودہ دور میں خراسان ہے۔ وہی القاعدہ نامی تنظیم کی بنیاد رکھی اور ان کا جھنڈا سیاہ تھا، یہ تنظیم امام مہدی کے انصار ہونے کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور ان کے بیانات، ویڈیوز، کئی لیکچرز، ان کے ادارے، مجلات، رسائل، ویب سائٹس اور ان کے خواب وغیرہ اس بات کے شاہد ہیں، وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم ہی امام مہدی کے لشکر اور اس پیشن گوئی کے اصل مستحق ہیں کیونکہ ہم نے ہی افغانستان میں لشکر امام مہدی کے لیے راستہ ہموار کرنے کے لیے مقدمۃ الجیش کا کردار ادا کیا ہے۔ کیا یہ حقیقتاً قحطانی کا لشکر ہے یا نہیں؟

ممکن ہے یہی وہ لاٹھی والا قحطانی شخص ہوگا، جو محمد بن عبداللہ المہدی ہوگا، جیسا کہ ابن سیرینؒ کا قول ہے کہ قحطانی ہی مہدی ہوگا۔ [کتاب البدء والتاریخ للمطہر المقدسی]

تیسرا قحطانی: حضرت قیس بن جابر الصدفی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفا کے بعد امراء ہوں گے اور امراء کے بعد بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد ظالم وجابر حکمران ہوں گے، پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی آئیں گے، جو دنیا کے ظلم وستم کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، پھر قحطانی امیر مقرر ہوگا، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، یہ قحطانی اس سے کم تر نہیں ہوگا [رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن، رواہ الطبرانی، قال الهیثمي: وفیہ جماعۃ لم أعرفهم]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ پھر عصب کے امراء ہوں گے، چھ ان میں سے کعب بن لؤی سے ہوں گے، قحطان کا ایک آدمی ہوگا، ان میں سب نیک وصالح ہوں گے، ان کے مثال نہیں ہوگی۔ یہ اَثر علامہ اَزہری نے ذکر کیا ہے، اسی سے علامہ ابن منظور نے لسان العرب میں نقل کیا ہے، پھر کہا: علامہ اَزہری نے فرمایا کہ یہ حدیث عجیب مگر اس کی اسناد صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد ﷺ کے امت میں سب سے آخری امیر وہ امام مہدی ہوں گے، جیسا کہ اس احادیث وآثار میں مروی ہے اور یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکومت سپرد کریں گے۔ حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک مہدی ہوں گے، جو اچھی سیرت والے ہوں گے اور قیصر کے شہر کو فتح کریں گے اور وہ اس امت کے آخری امیر ہوں گے، جس کے زمانے میں دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

عراق کے عوام وخواص سے چیڑہ نکلنا، شام کی بال سے کھال کا اتر جانا، مصر کا متفرق ہونا اور جزیرۃ العرب کے حالات پاگل آدمی کی طرح ہو جانا

امام مہدی کا خروج اس وقت ہو گا جب ایک فتنہ شروع ہو گا جس میں عراق کے عوام وخواص کی حالت ایسی ہو گی، جس طرح جانور سے چیڑا نکلنے کے وقت ہوتا ہے اور شام کی حالت اس طرح ہو گی، جس طرح بال دو ٹکڑے ہو کر اس سے کھال جدا ہوتی ہے ایسے ہی شام کے عوام وخواص منتشر ہو جائیں گے اور مصر اس طرح شکست وریخت کا شکار ہو گا، جیسے مینگنی خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور متفرق بکھر جاتی ہے۔اور جزیرۃ العرب پر جنگ کا یہ فتنہ اس طرح مسلط ہو گا، جس طرح خون خوار شکاری پرندہ شکار پر حملہ آور ہو کر پنجوں سے شکار کو لہولہان کر کے پراگندہ کر دیا دیتا ہے، ان حالات میں لوگ نہ تو ان فتنوں سے نکلنے کی جگہ پائیں گے اور نہ ہی ان فتنوں سے نکلنے کی

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ اسی یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہو گا اور اسی کے زمانے میں خروجِ دجال اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہو گا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

یہ قحطانی جس کا ذکر حدیث میں ہے، تو یہ ممکن ہے کہ وہ اس امام مہدی کا وزیر ہو۔ علامہ اَکبانیؒ نے لکھا ہے کہ "ثم یومر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ امام مہدی کے بعض امور میں قائم مقام ہو گا اور کعب بن لوئ کے چھ ساتھی اور قحطانی اور ان کے امیر وہ امام مہدی ہوں گے، جیسا کہ حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ امیر العصب وہ یمانی ہو گا۔

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ امیر العصب نہ تو اس طرف والے جماعت سے ہو گا اور نہ اس طرف والے جماعت سے ہو گا، لیکن لوگ ایک ایسی آواز سنیں گے، جو نہ تو انسانوں کی طرف سے ہو گی اور نہ ہی جنات کی طرف سے ہو گی، جس میں فلاں آدمی کا نام لے کر یہ اعلان ہو گا، وہ نہ اس طرف سے ہو گا اور نہ اس طرف سے، بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہو گا۔

ولید کہتے ہیں حضرت کعب کے علم میں تھا کہ وہ یمانی قریشی ہو گا، وہی امیر العصب ہو گا، عصب سے مراد اہلِ یمن ہیں۔

یہ وہی خلیفہ ہے، گویا اس کی مراد یہ ہے کہ اس کی دورِ خلافت میں اہلِ یمن دیگر شہروں پر امراء ہوں گے، یہ قحطانی انہیں امراء میں سے ایک امیر ہو گا، لیکن دیگر امراء کے مقابلے میں اس کا معاملہ زیادہ اخص ہو گا، کیونکہ وہی امام مہدی کے لیے تمہید اور توطیہ بنانے والا سب سے بڑا کردار ہو گا، اس وجہ سے حدیث میں اس کو امام مہدی کی طرح مقام دیا گیا ہے اور بعض آثار میں اس کو یمانی کہہ کر بتایا گیا ہے۔

کوئی دوسری صورت میسر ہوگی، لوگوں کے دل اس طرح بے حس ہو کر مر جائیں گے، جس طرح مردوں کے بدن مر جاتے ہیں۔[1]

تکوینی طور پر وقوع پذیر واقعات کی عنقریب ظہورِ مہدی پر دلالت

چاند کی طرح چمکدار دم دار ستارے کا ظاہر ہونا بھی ظہورِ مہدی پر دلالت کرتی ہے (موجودہ دور میں کئی بار ایسا دم دار ستارہ ظاہر ہوا ہے، جن میں سب سے بڑا "ہالی" نامی ستارہ تھا، جو ۱۴۰۵ھ تا ۱۴۰۸ ظاہر ہوا، جس نے بھی اس ستارے کا مشاہدہ کیا، تو اس نے یہ اطلاع دی کہ وہ چاند کی طرح چمکدار تھا، ایسے ہی آیسون نامی ستارہ صفر ۱۴۳۵ھ میں ظاہر ہوا تھا۔[2]

---

[1] حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت پر چار (۴) قسم کے فتنے آئیں گے: پہلے فتنے میں ان کے خون کو حلال سمجھ کر بہایا جائے گا۔ دوسرے فتنے میں ان کے خون اور مال دونوں کو حلال سمجھ کر لیا جائے گا۔ تیسرے فتنے میں خون، مال اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا جائے گا۔ جب کہ چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، تہہ بہ تہہ چھاجانے والا، سمندر کی موجوں میں چلنے والی کشتی کی طرح ہوگا، کوئی بھی اس فتنے سے نجات نہیں پائے گا۔ یہ فتنہ شام کے فضاؤں میں اڑے گا، عراق کے گردو پیش کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھ پاؤں تلے روندے گا۔ ان آزمائشوں کی وجہ سے لوگوں سے چمڑہ نکلے گا۔ کوئی کسی کو ناجائز کام سے نہیں روک سکے گا۔ جب بھی ایک جانب سے فتنے کی روک تھام کے لیے کوششیں ہوں گی، تو وہ فتنہ دوسری جانب سے سر اٹھائے گا۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابو ہریرہ سے ایک دوسری روایت میں نقل ہے کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے اور چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، گونگا تہہ بہ تہہ چھاجانے والا ہوگا، اس میں امت پر جو بلاء و مصیبت مسلط ہوگی اس کی وجہ سے ان کے جسموں سے چمڑہ نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ ناجائز کام اچھا اور درست معلوم ہوگا اور اچھا کام ناجائز اور منکر نظر آئے گا، لوگوں کے دل اس طرح مر جائیں گے جیسے کہ ان کے جسم و بدن مرتے ہیں۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ عراق اس طرح ہوگی جس طرح جانور سے چمڑے نکلنے کے بعد ہوتی ہے اور شام کی حالت اس طرح خراب ہوگی، جس بال کی کھال نکالی جاتی ہے اور مصر کی حالت اس طرح ہوگی، جس طرح مینگنی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے، اس وقت معاملہ آجائے گا۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

[2] حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس صبح کے وقت آیا، تو اس نے کہا کہ میں صبح تک نہیں سویا، میں نے کہا کیوں؟ تو انہوں نے فرمایا: ستارہ طلوع ہوا تھا ایک

پہلی رمضان کو چاند گرہن کا ہونا ایک ایسی علامت ہے، جو تاریخِ انسانی میں سیدنا آدم علیہ السلام سے اب تک ظاہر نہیں ہوا۔ (تقریبا چند سال پہلے ۱۴۲۹ھ اور ۱۴۳۰ھ میں پہلے رمضان کا چاند ظاہر نہیں ہوا، کیونکہ ۳۰ شعبان کو چاند گرہن ہوا تھا، اس وجہ سے سعودی عرب کے ایک عالم اللحیدان نے تیس (۳۰) شعبان کے پورے ہونے کا فتویٰ دیا اور دلیل میں یہ حدیث پیش کی: (اگر تمہاری نظروں سے چاند پوشیدہ ہو، تو پھر شعبان کے تیس دن پورے کرو) ماہِ رمضان میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوا (یہ واقعہ ۱۴۲۹ھ ۱۴۳۰ میں ہوا) پہلی رمضان کو سورج گرہن ہوا، جس کی وجہ سے سورج کے گرد حلقہ نما تاریکی نظر آئی اور چاند پر روشنی نہ پڑی، جس کی وجہ سے اگلے پندرہ دن تک چاند کی اتنی روشنی زمین پر نظر نہیں جس کی وجہ سے ماہِ رمضان کا ثابت ہونا مشکل رہا، پھر ماہِ رمضان کے درمیان میں چاند گرہن ہوا۔[1] امام مہدی کے خروج سے پہلے سورج کے ساتھ ایک نشانی طلوع ہوگی، میں نے ۱۴۱۳۔

روایت میں یہ کہا کہ دم دار ستارہ نکلا تھا، تو میں ڈر گیا کہ دھواں اس کے بعد رات کو نہ آئے، تو میں پوری رات نہیں سویا یہاں تک صبح ہوئی۔ [أخرجه الحاكم وصححه وأقره الذهبي وذكره ابن كثير في التفسير وقال عنه صحيح الاسناد]

حضرت کعبؓ سے اس نشانی کے بارے میں روایت ہے، جو آسمان میں ظاہر ہوگی فرمایا: یہ وہ ستارہ ہوگا، جو مشرق سے طلوع ہوگا اور روئے زمین کو لوگوں کے لیے اسی طرح روشن کرے گا، جس طرح چودہویں کے چاند کی چمک سے زمین روشن ہوتی ہے [الفتن، نعیم بن حماد]

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ صفر میں ایک علامت ہوگی اور اس کی ابتداء ایک دم دار ستارے سے ہوگی۔ ایک اور روایت حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ خروجِ مہدی سے پہلے مشرق سے دموں والے ستارہ طلوع ہوگا۔

ایک اور روایت میں حضرت کعب سے مروی ہے کہ ایک ستارہ درمیان میں ظاہر ہوگا، پھر اس طرح لپٹے گا جس طرح سانپ لپٹتا ہے، گویا کہ اس کے دونوں سر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، ایک کشادہ رات میں دو زلزلے ہوں گے اور جو ستارے شہابِ ثاقب کو پھینکتے ہیں وہ آسمان میں پھیل جائیں گے اور مشرق میں گر کر اس کے ساتھ سخت آواز ہوگا، اس سے لوگوں کو سخت مصیبت پہنچے گی۔

[1] علامہ قرطبیؒ نے التذکرہ میں حضرت محمد بن علیؒ سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں، جو آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی، رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند

۱۹۹۴/۱۴۱۴م کو اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ طلوع و غروبِ شمس کے وقت ایک سیاہ گول دائرہ کئی دن تک دیکھا، محققین وماہرین کی رائے یہ دیکھی کہ سورج میں ایک دھماکہ ہونے کی وجہ سے ہوا تھا، جس کی وجہ سے بیس (۲۰) زرد نیزک کے ٹکڑے سورج سے نکلے اور مشتری سیارے کے ساتھ رگڑ کر بھسم ہوئے اور ایک ہلاکت خیز صورت حال پیدا ہوئی، جو زمین کے حجم کے دو لاکھ گنا ایٹم بم کے برابر تھی،اس کے بعد کئی دن تک مشتری پر ایک بڑا بادل رونما ہوتا رہا (یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے وہ واقعہ مراد ہو، جو چین و جاپان میں نمودار ہوا کہ وہاں آسمان میں کئی سورج ظاہر ہوئے۔ [1]

گرہن اور درمیانِ رمضان میں سورج گرہن ہو گا، یہ نشانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے اب تک وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ [رواہ الدارقطنی فی سننہ]

سیرتِ حلبیہ میں ہے کہ ان میں سے ایک آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کر کے نماز پڑھائیں گے، یعنی امام مہدی جس کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا، جو آخری زمانے میں تشریف لائیں گے، اگرچہ دنیا کی عمر میں ایک دن باقی ہو۔

ایک دوسری روایت میں فرمایا اگر ایک رات بھی باقی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس ایک رات کو لمبا کر کے امام مہدی کو اس میں نکالیں گے اور اس کا ظہور اس کے بعد ہو گا، جب ماہِ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہو اور نصفِ رمضان میں سورج گرہن ہو۔ اور اس طرح کا واقعہ آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کی بعد سے اب تک سامنے نہیں آیا۔ اس کی عمر بیس (۲۰) سال اور ایک قول میں چالیس (۴۰) سال ہو گی اور اس کا چہرہ چمکتے چاند کی طرح نورانی ہو گا، اس کے چہرے پر سیاہ تل کا نشان ہو گا، اسی کے زمانے میں دجال کا خروج ہو گا اور اسی کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔

حضرت شریکؒ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ خروجِ مہدی سے پہلے رمضان میں دو مرتبہ چاند گرہن ہو گا۔ [عقدالدررالسلمی الشافعی، تحقیق: مهیب البورینی]

امام نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ خروجِ مہدی سے پہلے رمضان میں دو مرتبہ سورج گرہن ہو گا۔

[1] حضرت علی بن عبداللہ بن العباسؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کا خروج اس وقت تک نہیں ہو گا، جب تک سورج کے ساتھ ایک نشانی نہ نکلے۔ ایک روایت میں یہ فرمایا سورج میں ایک نشانی نظر نہ آئے۔ [أخرجہ عبدالرزاق فی مصنفہ، ونعیم بن حماد فی الفتن، وقال عنہ البستوی: اسنادہ صحیح ورجالہ کلھم ثقات]

زیادہ زلزلوں کا آنا اور ایک بہت بڑے زلزلے کا آنا: سمندری زلزلے اور سونامی

ظہورِ مہدی سے پہلے بہت بڑا زلزلہ (سمندری زلزلہ / سونامی سیلاب) وقوع پذیر ہوگا، جس سے آدھی روئے زمین متاثر ہوگی، موجودہ دور میں بھی ایسے زلزلے آئے، جن کی وجہ سے مشرق میں گیارہ (۱۱) بڑے ممالک ان زلزلوں کی زد میں آئے اور تاریخِ انسانی میں یہ پانچواں بڑا زلزلہ ریکارڈ ہوا، جس کی تیسری ترتیب ہے۔ ظہورِ مہدی سے پہلے کثرت سے زلزلے آئیں گے۔ اور کثرت سے ٹڈیاں ہوں گی (گذشتہ سالوں میں یہ بات معمول کے مطابق ہوتی رہی کہ بڑی مقدار میں زرعی پیداوار پر ٹڈیاں حملہ آور ہوتی رہیں، بالخصوص سرخ ٹڈیوں کا آنا عام معمول بن گیا تھا، اس کی وجہ سے ملکی اور بین الاقوامی معیشت کو زرعی اعتبار بے پناہ نقصانات اٹھانی پڑی) اور ظہورِ مہدی سے پہلے بڑے حادثات[1] اور زمین میں دھنس جانے کے واقعات جیسے بیداء میں

مبیض نے اپنی کتاب الموسوعۃ فی الفتن والملاحم میں لکھا ہے کہ کئی ٹی وی چینلوں نے یہ خبر نشر کی اور اس پر کئی پروگرام ہوئے کہ روئے زمین کو سخت خطرات در پیش ہیں۔ اس پروگراموں کا نام یہ ہے: نیازک مدمرۃ، تاریخ ۲۶/۸/۲۰۰۴۔ بروز جمعرات، القدس کے وقت کے مطابق ۶:۳۰ بجے پر۔ یہ پروگرام کئی دوسرے ٹی وی چینلز پر متعدد بار نشر کیے گئے مثلا: المنارۃ وغیرہ علمی چینلز وغیرہ۔ اس پروگرام میں سال ۱۹۹۴م میں سورج کے دھماکوں کا تذکرہ ہے۔

[1] حضرت علی بن محمد الأودیؒ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ امام مہدی سے پہلے سرخ موت ہوگی اور سفید موت ہوگی، اپنے موسم اور وقت میں ٹڈیاں اور بغیر موسم وعلاقے کے ٹڈیاں ہوں گے، ان کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوگا۔ سرخ موت سے مراد تلوار ہے اور سفید موت سے مراد طاعون ہے [عقد الدرر السلمی الشافعی]

میں کہتا ہوں: سرخ موت موجودہ دور میں کثرت سے وقوع پذیر انقلابات اور جنگیں ہیں، جو امام مہدی کے ظہور کے قریب قتلِ عام وغیرہ ہوں گی اور سفید موت سے مراد طاعون اور موجودہ دور کی دیگر کئی لا علاج مہلک بیماریاں ہوسکتی ہیں، جیسے کہ ایڈز، گائیں کا پاگل ہونا، پرندوں پر انفلونزا بیماری، خنزیروں پر انفلونزا بیماری اور کتے کے کاٹنے کی طرح جلد پھیلنے والی کئی لا علاج بیماریاں شامل ہیں۔

اور کمال الدین کے کتاب میں ہے کہ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الحسینؓ کو کہتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے کہ امام قائم (یعنی امام مہدی) سے پہلے دو قسم کے موت ہوں گے: ایک

خسف وغیرہ واقعات سامنے منظرِ عام پر آتی رہیں۔[1]

امام مہدی کی صفاتِ مکانیہ

امام مہدی کی پیدائش حجاز کے مکہ یا مدینہ شہر میں ہو گی، وہی آپ کا بچپن گزرے گا اور وہی آپ جوان ہوں گے، یمن کی طرف جلاء وطن ہوں گے اور یمن کے گاؤں کرعہ سے نکلیں گے، یہ

سرخ موت اور دوسری سفید موت، یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ لوگ مر جائیں گے اور سرخ موت سے مراد تلوار اور سفید موت سے مراد طاعون ہے۔

[1]حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں امام مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو زلزلوں اور اختلافات کے وقت میری امت میں تشریف لائیں گے اور روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کے آنے سے پہلے پوری دنیا ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔[أخرجه الحافظ أبو نعيم الأصبهاني في صفة المهدي، وأخرجه الامام أحمد ابن حنبل في مسنده، وقال: وزلازل، يملا الأرض قسطا]

دلائل الامامة میں حضرت ابو سعید الخدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی کے آنے کی بشارت پاؤ، جو آخری زمانے میں سختیوں اور زلزلوں کے اوقات میں تشریف لائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے آنے کی وجہ سے زمین میں عدل وانصاف پھیلائیں گے۔ ۱۴۳۴ھ ماہِ جمادی الثانی میں ایک دن کے دوران چین کے اندر تین ہزار (۳۰۰۰) بار مختلف اطراف میں زلزلے ہوئے۔ آخری دور میں اتنی کثرت سے زلزلوں کا ہونا اور ایک دن میں یہ زلزلے اس بات کی علامت ہے کہ یہ آخری دور کے وہ زلزلے ہیں، جن کے بارے میں ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبردار کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریین کو کہا: آسمان سے زمین کی طرف واپس آنے کی علامت یہ ہو گی کہ مختلف وبائیں، بھوک وقحط اور کئی مقامات پر بہت بڑے عظیم زلزلے آئیں گے۔ لوگوں پر ڈر وخوف آئیں گے اور آسمان سے بڑی بڑی عظیم علامتیں اتریں گی، اور ان سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ہاتھ پر پڑھیں گے، جو تمہیں دھتکاریں گے اور بھوک وافلاس، جیلوں اور گورنروں و بادشاہوں کے سامنے پیش کریں گے، ایسے ہی ستاروں، چاند وسورج میں بھی نشانیاں وقوع پذیر ہوں گی، اور زمین پر کرب ومصیبت ہو گی، ساری امتیں حیران وپریشان ہوں گی اور سمندر کی موجیں تلاطم اور زلزلوں (جیسے سونامی) والی ہونی شروع ہوں گی۔[انجیل لوقا، الاصحاح الثالث والعشرون، الكتاب المقدس، العهد الجديد، راجع الموسوعة للمبيض]

گاؤں تہامہ میں عزلۃ الحوادل میں واقع ہے۔ آپ کا ظہور یمن کے "قیفہ رداع" نامی شہر کے ایک گاؤں یکلیٰ سے ہوگا۔ ایک قول یہ ہے کہ قحطانی کا خروج یہاں سے ہوگا، جو امام مہدی کا دینی بھائی ہوگا۔[1] امام مہدی کے ساتھی صنعاء اور عدن سے تیار ہو کر نکلیں گے۔[2]

ایک ظالم و جابر حاکم ایک لشکر امام مہدی کی تلاش کے لیے بھیجے گا، تو امام مہدی مدینہ سے بھاگ جائیں گے اور چھپ جائیں گے، یہاں تک اپنی خروج سے پہلے زمانے تک وہیں ہوں گے۔

آپ مکہ کی جانب میں اُبہا کے قریب یمن کے مخالیف (یعنی حدودِ یمن کے ایک شہر) سے نکلیں گے،[3] جب کثرت سے قتل و قتال اور خون ریزی ہوگی۔

امام مہدی مکہ کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت کے مطابق ڈرتے ہوئے فراخی کے منتظر ہو کر جائیں گے اور مکہ میں ذی طویٰ کے بعض گھاٹیوں میں چھپ کر غائب ہوں گے۔[1] مکہ میں

---

[1] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی یمن کے کرعہ نامی گاؤں سے نکلیں گے، اور اس کے سر پر پگڑی ہوگی، اس میں ایک منادی آواز لگائے گا کہ خبردار! یہ مہدی ہے اس کی اتباع کرو۔

طبرانی کی روایت اس بارے میں مختصر ہے جس میں ہے کہ امام مہدی نکلیں گے اور اس کے سر پر ایک فرشتہ ہوگا جو یہ آواز لگائے گا کہ یہ مہدی ہے اس کی اتباع کرو۔ [مسند الشامیین]

امام ابو بکر المقریٔ نے معجم الشیوخ میں اور ابن عدی نے الکامل میں، جب کہ کنجی نے البیان میں ابو نعیم کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے امام ابو عبداللہ نعیم بن حمادؒ نے لکھا ہے کہ یکلیٰ نامی ایک گاؤں سے ایک آدمی نکلے گا یہ گاؤں صنعاء سے ایک مرحلے کے فاصلے پر واقع ہے، اس کا باپ قریشی اور ماں یمانی ہوگی۔ یہ قیفہ کے رداع میں ایک گاؤں ہے، جو الشیخ الذھب کے بلاد کے آخری حدود میں واقع ہے۔

[2] حضرت علیؓ کی طرف منسوب ایک اثر میں منقول ہے کہ امام مہدی کے گھوڑے صنعاء اور عدن سے پانی پیئں گے۔

[3] امام ابو بکر محمد بن الحسن النقاش المقریؒ سے روایت ہے کہ یمن کے "جرش" گاؤں سے تیس آدمیوں کے مابین نکلیں گے، تو مومنوں کو ان کے نکلنے کی اطلاع ہو جائے گی۔ وہ زمین کے مختلف اطراف سے ان کی محبت میں والہانہ طور پر ایسے آئیں گے، جیسے کہ اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف محبت بھرے انداز میں لوٹتی ہے۔ [عقد الدرر]

ایک گھر سے لوگ آپ کو نکالیں گے، وہاں صفا (کے پاس) یا پھر (اس کی جانب) آئیں گے اور رکن ومقام کے درمیان لوگ ان کی بیعت کریں گے۔

اس کے بعد امام مہدی اپنے بعض ساتھیوں سمیت طائف کے پہاڑوں میں روپوش ہوں گے۔ مشرق کی جانب سے امام مہدی کے آنے اور خراسان کے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ وہاں موجود ہونے کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیاامام مہدی وہاں موجود ہوں گے۔

یا پھر خراسان کے سیاہ جھنڈوں والے لوگ امام مہدی کے پاس توطیہ اور تمہید تیار کر کے خود آئیں گے اور امام مہدی ان میں موجود نہیں ہوں گے، یہ جھنڈے اپنی کامیابی اور نصرت ان کو سپرد کریں گے۔[2]

---

[1] جابر بن یزید جعفیؒ سے روایت ہے کہ سفیانی ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا، توامام مہدی اس سے مکہ کی طرف بھاگ جائے گا، سفیانی کے لشکر کے سربراہ کو یہ پتہ چل جائے گا کہ مہدی مکہ کی طرف چلا گیا ہے، تواس کے پیچھے ایک لشکر بھیجے گا، مگر انہیں بھی امام مہدی نہیں ملیں گے، یہاں تک کہ امام مہدی ڈرتے ہوئے حالات کی بہتری کے انتظار میں بھاگ جائیں گے، یہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی سنت کے مطابق ہوگا۔[عقدالدرر]

[2] **خراسان**: یہ کئی شہروں پر مشتمل ایک وسیع علاقے کا نام ہے، جس کا اکثر علاقہ موجودہ افغانستان میں واقع ہے (جن میں قندہار، ہرات، ہلمند اور بلوچستان کے کئی علاقے شامل ہیں) ایسے ہی ایران کے کئی علاقے (زہدان اوراس کے ارد گرد شہر اور گاؤں اس میں شامل ہیں۔

اسلامی خلافت کے دور میں ماوراء النہر کو بلاد خراسان کہا جاتا تھا، جس میں پورا ایران اور پورے کا پورا افغانستان شامل تھا۔ موجودہ دور میں یہاں القاعدہ اور الدولۃ الاسلامیہ کے علاوہ کوئی اور سیاہ جھنڈے سامنے نہیں آئے۔

سیاہ جھنڈے: حضرت علقمہ بن قیس اور عبیدہ السلمانی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو آپ ﷺ ہمارے پاس خوش و خرم تشریف لائے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرۂ مبارک پر پہچانے جاتے تھے، ہم جو بھی بات پوچھتے، تو آپ ﷺ اس کا جواب ہمیں دیتے، جیسے ہی ہم خاموش ہوتے، تو پھر ابتداء کر کے سوال کرتے، یہاں تک بنو ہاشم کے جوان ہمارے پاس سے گزرے، ان میں حسنؓ اور حسینؓ بھی تھے، جب آپ ﷺ نے ان کو دیکھا، تو

ان کے گزرنے سے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے اور آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم مسلسل آپ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اہلِ بیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند کیا ہے اور عنقریب میرے بعد میرے اہلِ بیت کو دربدر کرنا، اپنے علاقوں اور زمینوں سے نکالا جائے گا اور مختلف شہروں میں منتشر کیا جائے گا، یہاں تک مشرق سے ان کے لیے سیاہ جھنڈے اٹھائے جائیں گے، وہ خلافت کا مطالبہ کریں گے، لیکن ان کو یہ حق نہیں ملے گا۔

پھر وہ خلافت کا حق مانگیں گے، لیکن ان کو یہ حق نہیں ملے گا، تو وہ اس کے حصول کے لیے لڑیں گے اور ان کی مدد کی جائے گی، تم میں سے جو شخص اس کو پالیں، یا تمہارے بعد آنے والے نسلوں میں سے ان کو پا لیں۔

تو میرے اہلِ بیت کے امام کے پاس آئے، اگرچہ گھسیٹ کر آنا کیوں نہ پڑے، کیونکہ یہ جھنڈے ہدایت کے جھنڈے ہیں، یہ لوگ اپنا جھنڈا میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص جس کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا، اس کو اپنی حکومت کا جھنڈا اور اس کی باگ دوڑ حوالہ کریں گے، تو وہ زمین پر حکومت حاصل کرے گا اور روئے زمین اپنے عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح اس کے آنے سے پہلے زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔ [أخرجه الامام الحافظ أبو عبد الله الحاكم في مستدركه، هكذا، ورواه أبو نعيم الأصبهاني، وابن ماجه، ونعيم بن حماد كلهم بمعناه]

حضرت عبد اللہ بن الحارث بن جزء الزبیدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدی کی لشکر کے لیے توطیہ اور تمہید بنائیں گے یعنی اس کی حکومت بنائیں گے۔ [أخرجه ابن ماجه، والبيهقي والطبراني في الأوسط: ولا يروى هذا الحديث عن عبد الله بن الحارث الا بهذا الاسناد تفرد به ابن لهيعة، وذكره الهيثمي في زوائده وليس هو منها، وقال: فيه عمرو بن جابر وهو كذاب، قال البوصيري في الزوائد: هذا اسناد ضعيف لضعف عمرو بن جابر وابن لهيعة، قال الألباني: ضعيف، (ضعيف الجامع) والضعيفة) و(ضعيف ابن ماجه)] اسی طرح علامہ عبد اللہ الغماری نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سیاہ جھنڈے خراسان سے آتے ہوئے دیکھ لو، تو ان کے پاس آؤ، اگرچہ برف پر گھسیٹ کر کیوں جانا پڑے، کیونکہ ان جھنڈوں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہو گا۔ [أخرجه الحافظ أبو نعيم في صفة المهدي هكذا، وأخرجه الحاكم في مستدركه بمعناه، وقال هذا

حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم، ولم یخرجاہ، ورواہ أبو عمرو الدانی فی سننہ، ونعیم بن حماد فی کتاب الفتن کلاھما بمعناہ] صاحب عقد الدرر علامہ سلمی شافعیؒ نے اس ارشاد: "فان فیھا خلیفۃ اللہ المھدی" کا معنٰی یہ بیان کیا ہے کہ ان جھنڈوں میں امام مہدی کی حکومت اور سلطنت کا توطیہ اور تمہید ہوگا، جیسا کہ عبداللہ بن الحارث کی حدیث ابھی گزر چکی۔

حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مشرق سے بنی عباس کے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، پھر جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہیں گے، تو یہ رہیں گے، پھر دوسرے چھوٹے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جو آل ابی سفیان اور ان کے ساتھیوں کے ایک آدمی سے لڑیں گے اور امام مہدی کے ساتھی مشرق میں ان کے لیے راستہ ہموار کریں گے اور امام مہدی کے سامنے اپنی اطاعت کی بجاآوری کریں گے [أخرجہ الحافظ ابو عبداللہ نعیم بن حماد]

حضرت محمد ابن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ خراسان سے ایک جھنڈا نکلے گا، پھر دوسرے جھنڈے نکلیں گے، ان کے کپڑے سفید ہوں گے اور ان کے آگے بنو تمیم کا ایک آدمی ہوگا، جو امام مہدی کے لیے حکومت استوار کرے گا، اس کے نکلنے اور امام مہدی کو لوگوں کی جانب سے حکومت کی سپردگی میں بہتر (۷۲) مہینے لگیں گے [أخرجہ الامام ابو عمرو الدانی فی سننہ]

علامہ ابن کثیرؒ نے النہایہ میں لکھا ہے کہ احادیث میں سیاہ جھنڈوں سے مراد وہ جھنڈے نہیں، جو ابو مسلم الخراسانی کی قیادت میں آئیں اور بنو امیہ سے ۱۳۲ ہجری میں حکومت چھین لی تھی، بلکہ ان جھنڈوں سے مراد دوسرے جھنڈے ہیں، جو امام مہدی یعنی محمد بن عبداللہ العلوی الفاطمی الحسنی کی صحبت کے لیے آئیں گے، اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی اصلاح کریں گے یعنی اس کو توبہ کی توفیق دے کر ان کی توبہ قبول کریں گے اور اس رات میں خلافت سے متعلقہ امور کی توفیق الہام کر کے رشد وہدایت کا سامان مہیا کریں گے، جو اس رات سے پہلے نہیں ہوگا۔ اور ان کی تائید مشرق سے کچھ لوگ کریں گے، جو اس کی نصرت کریں گے اور اس کی حکومت کو قائم کرنے میں مدد دیں گے، ان کے جھنڈے بھی سیاہ ہوں گے۔

ان سب سے مقصود یہ ہے کہ آخری زمانے میں جس مہدی کی مدح اور تعریف کی گئی ہے، اس کا خروج اور ظہور مشرق کی جانب سے ہوگا اور بیت اللہ کے پاس اس کی بیعت ہوگی۔

میں کہتا ہوں کہ اگر اس خروج سے مراد جہاد کرنا، اس کی نصرت والی جماعت اور ان تمہید، توطیہ اور مقدمہ والی لشکر ہو، تب تو یہ بات درست ہے اور اگر اس سے مراد مشرق میں پیدائش اور مشرق میں تربیت ونشوونما ہو، تو یہ بات دیگر نصوص کے مخالف ہے اور دونوں میں تطبیق ممکن نہیں۔ واللہ أعلم۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خزانے ایک ہی شاہی خاندان کے تین افراد لڑیں گے، پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ یا یہ فرمایا کہ پھر یہ حکومت ان میں سے کسی کو نہیں ملے گی۔ پھر مشرق سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، پھر وہ ان سے ایسے لڑیں گے، جیسے کہ پہلے ان سے کسی نے قتال نہیں کیا ہوگا (جو تم سے اس طرح لڑیں گے، جو اس سے پہلے کسی نے نہیں لڑا ہوگا) پھر اس نے ایک ایسی بات کی، جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: جب تم یہ سنو، تو آکر اس کی بیعت کردو، اگرچہ گھٹنوں کے بل کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہوگا۔

[أخرجه الحافظ أبو عبد الله الحاكم في مستدركه، وقال هذا حديث صحيح على شرط البخاري مسلم، ولم يخرجاه وأخرجه جماعة من أئمة الحديث بمعناه، منهم: أبو عبد الله ابن ماجة القزويني، وأبو عمرو الداني، وأبو نعيم الأصبهاني، ان حضرات نے ثم ذكر شيئا کی جگہ یہ جملہ نقل کیا ہے: ثم يجئ خليفة الله المهدي۔ وقال ابن كثير في النهاية: تفرد به ابن ماجة، وهذا اسناد قوي صحيح، وقال البوصيري في زوائده: هذا اسناد صحيح رجاله ثقات، رواه الحاكم في المستدرك من طريق الحسين بن حفص عن سفيان به، وقال هذا صحيح شرط الشيخين، قال الألباني: ضعيف في ضعيف الجامع، والضعيفة، وقال: الشيخ بشار عواد معروف: اسناده صحيح، لكن في متنه نكارة كما بينه العلامة الألباني مفصلا في الضعيفة وصححه مصطفى العدوي في الصحيح المسند في اشراط الساعة، وقال صحيح) ورواه الامام أحمد مختصرا]

اس کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سیاہ جھنڈے خراسان سے آتے ہوئے دیکھ لو، تو ان کے پاس آؤ، کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہوں گے۔ اس روایت میں علی بن زید بن جدعان ہے امام مسلم نے دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر اس کی روایت کو لیا ہے، یہ راوی حسن الحدیث ہے اور اس روایت کے دیگر راوی صحیح کے راوی ہیں اسی طرح کی روایت امام حاکم نے روایت کی ہے مگر وہاں یہ اضافہ بھی ہے (فاتوها ولو حبوا) اس کے بعد فرمایا: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔

امام ابو نعیم نے حضرت ثوبانؓ سے اس طرح کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: (مشرق سے سیاہ جھنڈے آئیں گے، گویا ان کے دل لوہے کے تختیوں کی طرح ہوں گے، جو شخص ان کے بارے میں سنیں، ان کے پاس آکر ان کی بیعت کریں اگرچہ برف پر گھسیٹ کر کیوں نہ ہو)

علامہ سیوطیؒ نے العرف الوردی میں اس کو نقل کرکے حسن بن سفیان کے مسند کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔

امام احمد، ترمذی اور نعیم بن حماد نے حضرت ابوہریرۃؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جنہیں کوئی واپس نہیں کرسکے گا یہاں تک کہ یہ جھنڈے ایلیا یعنی

بیت المقدس پر نصب ہو جائیں۔امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب حسن کہا ہے اور ایلیاء سے فلسطین مراد ہے۔

میں کہتا ہوں: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب فلسطین پر کفر کا قبضہ ہو گا، تو یہ جھنڈے خراسان سے نکل کر بیت المقدس کی آزادی کی جنگ لڑیں گے اور انہیں کوئی طاقت وہاں پہنچنے سے نہیں روک سکے گی، یہاں تک کہ یہ لوگ امام مہدی کو جھنڈا سپرد کریں گے اور وہ مسجد اقصی کو آزاد کرائیں گے اور فلسطین میں یہ جھنڈا نصب کریں گے،اسی وجہ سے سیاہ جھنڈوں کا شعار یہ تھا: ہم نے یہاں سے شروع کیا ہے اور اقصی میں ملیں گے۔

حضرت علیؓ کی روایت ہے آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، رات اس وقت تک ختم نہیں ہو گی، یہاں تک خراسان سے سیاہ جھنڈے آئیں گے اور اپنے گھوڑوں کو بیسان اور فرات کے درختوں سے باندھیں گے [رواہ ابن المنادی] بیسان کا علاقہ فلسطین میں ہے اور فرات یہ عراق میں ہے،اس سے یہ اشارہ ہے کہ سیاہ جھنڈے فلسطین اور عراق میں آئیں گے۔

حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے بائیں ہاتھ کے نیچے آس کے پتے کی طرح ایک خال ہو گا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی جائے پیدائش مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں ہو گی،اس کا نام ولدیت میرے نام اور میرے باپ کی ولدیت کی طرح ہو گی، بیت المقدس جائے ہجرت ہو گی، گھنی داڑھی والا، سیاہ سرمہ گیں آنکھوں والا، چمکدار دانتوں والا ہو گا،اس کے چہرے پر ایک خال ہو گا، میانی ناک والا، کشادہ پیشانی والا ہو گا،اس کے کندھے پر نبی کریم ﷺ کے علامت کی طرح علامت ہو گی، نبی کریم ﷺ کی طرح سیاہ مخمل سے بنا ہوا، چوکور علامت والا جھنڈا لائیں گے، جو نبی کریم ﷺ کی وفات سے اب تک کسی نے نہ نکالا ہو گا، یہاں تک امام مہدی اس کو نکال کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ تین ہزار (۳۰۰۰) فرشتوں سے اس کی مدد کریں گے، جو ان کی مخالفت کرے گا،اس کو چہرے اور پشت پر مارے گا،امام مہدی تیس سے چالیس سال کی عمر تک نکلیں گے۔[نعیم بن حماد فی الفتن] حجر الثوب سے مراد کپڑے کا آگے والا حصہ ہے۔

میں کہتا ہوں: میں نے سنا ہے کہ حجر سے مراد مہر ہے، عجیب بات یہ ہے کہ حضراتِ شیعہ بھی سیاہ جھنڈوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں نبی کریم ﷺ کا مہر ہو گا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مشرق سے سیاہ جھنڈے آئیں گے، جو اون، کتان، ریشم وغیرہ کے نہیں ہوں گے، بلکہ نبی کریم ﷺ کے مہر کی طرح ان جھنڈوں پر مہر لگا ہوا ہو گا، جس کو آل محمد میں سے ایک آدمی اس زمانے میں لائیں

اور امام مہدی کا مخالف لشکر جب بیداء پہنچ جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے اور مدینہ امام مہدی کا دار الخلافہ بن جائے گا۔
امام مہدی کے ساتھ اہلِ حجاز کے عمدہ لوگ مدینہ سے شام کی طرف عالمی جنگ کے دن آکر شریک ہوں گے۔
یہود کے ہاتھوں سے اُقصیٰ کی آزادی کے بعد امام مہدی بیت المقدس کی طرف ہجرت کریں گے اور وہاں رہائش پذیر ہو کر بیت المقدس کو اپنا دار الخلافہ بنائیں گے۔
امام مہدی کے پاس طالقان کے خزانے آئیں گے، ان خزانوں سے مراد وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح پہچانا، جس طرح اس کو پہچاننے کا حق ہے۔[1]

گے۔ جس دن مشرق میں ہوا چلے گی، تو مشکِ اذفر کی طرح اس کی خوشبو مغرب میں محسوس ہو گی، اس کا رعب ایک ماہ تک آگے آگے چلتا رہے گا[البحار، مختصر البصائر]

[1] حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق کے غلبے کے لیے بر سرِ پیکار رہے گی، حق کے لیے لڑنے والی یہ جماعت اپنے مخالفین پر غالب آتی رہے گی، یہاں تک کہ اس جماعت کا آخری لشکر دجال سے لڑے گا، یہ روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نقل کیا گیا ہے۔
جب کہ ابن عساکر کی ایک روایت میں اس جماعت کی وضاحت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ طالقان کے دروازوں پر اس وقت تک لڑے گی یہاں تک کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنے خزانے نکالیں گے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک حدیث میں طالقان کے ان خزانوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہو، اے طالقان کی جماعت! کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہاں رکھے گئے خزانے ہیں، جو نہ تو سونے کے ہیں اور نہ چاندی کے، بلکہ وہ خزانے رجال (یعنی آدمیوں) کے ہیں، کیونکہ یہاں کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو اسی طرح پہچانا ہے، جس طرح اس کو پہچاننے کا حق تھا اور یہی آخری زمانے میں امام مہدی علیہ الرضوان کے انصار و مددگار ہوں گے۔[أخرجه الحافظ أبو نعيم الكوفي في كتاب الفتوح]
طالقان: "مروالروذ" اور بلخ کے درمیان طخرستان کا ایک بڑا شہر ہے یہ قزوین اور اُبہر کے درمیان دوسرا بڑا شہر ہے، یہاں متعدد گاؤں ہیں، جن پر طالقان کا اطلاق ہوتا ہے۔[معجم البلدان] یہ موجودہ دور میں افغانستان میں ایک شہر اور ایران کا ایک علاقہ شمار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے جزیرۃ العرب، فارس (ایران) دیلم کے پہاڑ، بلنجر[1] اور روم (قسطنطنیہ، استنبول، اور روما (اٹلی کا دارالخلافۃ)، (اور بیت الأبیض یعنی وائٹ ہاؤس (امریکا) فتح کریں گے۔ یہاں کے بادشاہ لوہے کے زنجیروں میں جکڑ کر امام مہدی سامنے پیش ہوں گے۔[2]
اور امام مہدی ہندوستان کو فتح کریں گے اور وہاں کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر قید کر کے لائیں گے۔[3]

---

[1] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ بلنجر اور دیلم کے پہاڑ صرف آلِ محمد کے ایک شخص کے ہاتھ پر فتح ہوں گے [أخرجہ الامام أبو الحسین أحمد بن جعفر ابن المنادی فی کتاب الملاحم] بلنجر سے مراد موجودہ زمانے میں روس کے علاقے ہیں۔

[2] حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا ایک گروہ بیت الأبیض کسریٰ کا محلہ فتح کرے گا۔ [رواہ مسلم والحاکم]
تاریخ میں بیت الأبیض کے خاص نام سے کوئی محلہ معروف نہیں، عصرِ حاضر میں امریکا میں مشہور وائٹ ہاوس اسی نام سے موسوم ہے۔ اس حدیث میں اسی نکتہ کی طرف ایک اشارہ ملتا ہے کہ عنقریب یہ فتح ہوگا۔
حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ تمہارا ایک خلیفہ یا ایک امیر ہوگا، اس کے پاس روم کے بادشاہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے لائے جائیں گے۔ [رواہ أبو عمرو الدانی فی السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلھا والساعۃ وأشراطھا]

[3] حضرت ثوبان نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے نجات دی ہے ایک گروہ وہ ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی [رواہ النسائی، حدیث صحیح، ورواہ أحمد]
حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس دوران ہندوستان کا تذکرہ کیا کہ تم میں سے ایک لشکر ہندوستان کے خلاف جہاد کرے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں فتح دیں گے اور یہ وہاں کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کریں گے اور یہ لشکر جب واپس ہوگا، تو شام میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوگی [رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن]

امام مہدی کے ساتھی اور حق کا لشکر: عرب اور ان میں سب سے سخت لوگ بنو تمیم

امام مہدی کے دور میں دجال نکلے گا، تو اس کے خلاف امام مہدی کے ساتھی اہل حق کا جو گروہ ہو گا، وہ عرب ہوں گے، جن میں سب سے سخت لوگ بنو تمیم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں دجال کے خلاف فتح نصیب کریں گے،[1] پھر بیت المقدس میں وفات پائیں گے۔

حمود تویجری نے اپنی اکتاب اتحاف الجماعۃ میں اس پر تعلیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ کی یہ حدیث جس کو نعیم بن حمادؒ نے غزوۃ الہند کے بارے میں روایت کیا ہے، یہ پیشن گوئی ابھی تک پوری نہیں ہوئی، عنقریب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے دور میں پوری ہو گی اگر حدیث واقعی صحیح ہو۔

[1] حضرت علی ابن المدینیؒ سے روایت ہے کہ حدیث میں "اہل الغرب" سے مراد "عرب" ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جس میں فرمایا: اہلِ غرب حق پر ہمیشہ قائم رہیں گے یہاں تک قیامت آ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ "غرب" سے مراد "ڈھول" ہیں کیونکہ کنوؤں سے ڈھول کے ذریعے پانی نکالنے والے عرب ہی ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد قوت، شدت، سنجیدگی اور طاقت ہے، کیونکہ ہر چیز میں غرب سے مراد تیزی ہوتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ غرب سے مراد مغربی زمین یعنی وہ زمین جو مشرق کے مقابل میں ہو۔

اس قول کی تائید ابن ماجہ میں حضرت ابوامامہ الباہلیؓ کی اس حدیث میں ہوتی ہے، جس میں دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ام شریک بنت ابی العکر نے کہا: اے اللہ کے رسول! عرب اس وقت کہاں ہوں گے، جواب دیا: وہ کم ہوں گے اور زیادہ اس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک نیک صالح آدمی ہو گا، اس دوران کہ وہ امامت کے لیے مصلی پر کھڑا ہو گا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صبح کے وقت تشریف لائیں گے، تو وہ امام پیچھے ہو گا اور قدم اٹھاتا ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آگے امامت کی دعوت دے گا، تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آپ امامت کریں کیونکہ اقامت آپ ہی کے لیے ہوئی ہے، تو لوگوں کو امامت کرائیں گے۔

حدیث کا یہ حصہ صحیح مسلم اور جامع الترمذی میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ثابت ہے کہ ان کو ام شریکؓ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ پہاڑوں میں دجال سے بھاگیں گے، تو ام شریکؓ نے پوچھا کہ عرب اس زمانے میں کہاں ہوں گے؟ جواب دیا کہ وہ کم ہوں گے۔

اس روایت کی تائید حضرت ابوہریرۃؓ سے ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ بنو تمیم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ بڑے بھاری کھوپڑی والے، مضبوط اور ثابت قدم پاؤں والے، آخری زمانے میں حق کے مددگار

اور دجال کے مقابلے میں زیادہ سخت قوم ہو گی۔اور رسول اللہ ﷺ نے بنو تمیم کے بارے میں فرمایا: میری امت میں دجال کے مقابلے میں سب سے سخت قوم یہ ہو گی۔اور فرمایا: دجال کے سامنے ڈٹ جانے والے یہی لوگ ہوں گے۔

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بنو تمیم کی برائی شروع کی، تو فرمایا: بنو تمیم کے بارے میں صرف خیر کی بات کیا کرو، کیونکہ قدو قامت کے اعتبار سے یہ لوگ سب سے طویل اور دجال کے مقابلے زیادہ نیزوں والے ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے قبائل کا تذکرہ ہوا، تو لوگوں نے بنو تمیم کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں صرف خیر ہی کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ یہ لوگ ثابت قدم رہنے والے، راسخ خیالات و تصورات والے، بڑی کھوپڑی والے اور آخری زمانے میں دجال کے مقابلے میں سب سے زیادہ سخت لوگ ہوں گے، بلند جگہ پر واقع سر سبز و شاداب زمین والے لوگ ہیں، ان کے خلاف جو آئیں گے، وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی تمیم سے زیادہ سخت دجال کے مقابلے میں کوئی دوسرا نہیں ہو گا، اور فرمایا: دجال اس وقت نکلے گا جب لوگوں کو اس کا نکلنا اپنی آپ سے زیادہ محبوب ہو گا۔

حضرت ابن فاتکؓ سے روایت ہے کہ مجھے کعبؓ نے کہا کہ عرب قبائل میں سے کوئی قوم تمہاری قوم سے زیادہ دجال کے مقابلے میں سخت نہیں ہو گی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملاحم یعنی عالمی جنگوں میں وہ سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔

ایک روایت میں فرمایا: عالمی جنگوں میں سب سے زیادہ مصیبت اٹھانے والی قوم بنو تمیم ہو گی۔ایک روایت میں فرمایا عالمی جنگوں میں سب سے زیادہ لڑائی قتال والی قوم بنو تمیم ہو گی۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے امام مہدی کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کی جماعت کو تمیم سے تقویت دے کر زیادہ کریں گے۔مزید فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اس آدمی کی نسل سے ایک زندہ آدمی نکلے گا، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جب تم اس کو دیکھو، تو تمیمی نوجوان کے پاس آؤ، وہ مشرق سے آئے گا اور وہ امام مہدی کا جھنڈا پکڑنے والا ہو گا۔ان سب میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کافی ہے کہ عالمی جنگوں میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت وہ بنو تمیم ہوں گے۔

تیسرا حصہ: ظہورِ مہدی کے لیے تحریک کی ابتداء

کتاب کے اس حصے میں اور دیگر مقامات پر جو امور پیشن گوئیوں سے متعلق ہیں، یہ سب در حقیقت تطبیق کے بارے میں اجتہادی امور ہیں، اگر کہیں یہ تطبیق مذکورہ ثابت نہ ہوں، تو کوئی ملامتی نہیں، کیونکہ امام مہدی کا ظہور آخری زمانے میں ہوگا، یہ غیب کا علم ہے اور غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

مذکورہ بالا مباحث کو بغیر حوالہ ذکر کیے تطبیقی انداز میں حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں اس حصے میں بغیر تخریج کے ذکر کیے، کیونکہ گذشتہ صفحات میں تخریج وغیرہ امور بیان کیے گئے، بعض احادیث اگرچہ ضعیف ہیں، لیکن احادیث ایک دوسرے کی تقویت کرتے ہیں، جب کہ بعض روایات کی تائید حالاتِ حاضرہ خود کرتی ہے، ان روایات میں بعض اگرچہ غیر اہلِ السنۃ سے مروی ہیں۔

احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے نصرتِ امام مہدی کے لیے باقاعدہ ایک منظم جدوجہد ہوگی، جو امام مہدی کو منظر عام پر لانے اور ان کے ظہور میں عملی کردار ادا کرے گی۔ یہ جدوجہد آگے جا کر خلافت مقدسہ کی شکل میں اُبھر سکتی ہے اور اس کی ابتداء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے شروع ہوگا۔ جس میں امام مہدی اور اس کے ساتھی سنتِ موسویہ علیہ السلام کی طرح مکہ اور مدینہ سے بھاگیں گے، آہستہ آہستہ اس تحریک کی طرف لوگ متوجہ ہوں گے اور ظہورِ مہدی کی تحریک کا یہ راز لوگوں کو معلوم ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہ محنت امام مہدی کی دوستوں اور جاننے والوں سے دوسرے لوگوں کو معلوم ہو کر اس قافلے سے لوگ ملنا شروع ہو جائیں گے۔

تاہم ظہورِ مہدی سے متعلقہ احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے امام مہدی کے لیے تنظیم سازی ہوتی رہے گی اور یہ جماعت امام مہدی اور اس کے انصار کے لیے ظہور مہدی کے نزدیک ہونے کے لیے ایک اشارۂ ربانی کا کردار اداء کرے گی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ہاتھ پر احیائے خلافت سے پہلے دنیا میں دو واقعات ظاہر ہوں گی:

پہلا واقعہ: یہ احادیث میں فتنۃالشام کے نام سے مشہور ہے کہ بچوں کے ہاتھوں کھیل کود سے ایک

اس میں یہ پیشن گوئی ہے کہ یہ حضرات اپنے کندھوں پر امام مہدی کا جھنڈا اٹھائیں گے اور مختلف مصائب میں مبتلا ہوں گے مگر ثابت قدم رہیں گے۔ واللہ اعلم

نہ ختم ہونے والا جنگ شروع ہوگا، جس کا آغاز اصہب نامی ایک شخص کرے گا۔امت مسلمہ کے ازلی مغربی دشمن یعنی یہود وعیسائی اس کی ظاہری مخالفت کریں گے، مگر حقیقت میں اس کی دفاع کے لیے ہر قسم تعاون کریں گے، تاکہ اسلام اور مسلمانوں کی عسکری قیادت کو کمزور کرکے فلسطین اور عرب ممالک میں اسرائیل کے قیام اور اسے مضبوط کرنے کی کوشش ثابت ہوتی ہے، تاکہ صیہونی نواز عرب حکمرانوں کی قیادت طاقتور ہوکر بیت المقدس کی آزادی اور اسلامی دنیا پر خلافتِ راشدہ کے احیاء کے لیے امام مہدی علیہ الرضوان کا مدمقابل بنایا جاسکے۔

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شام سے اٹھنے والی اس تحریک میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے والا ایک مہدیٔ مخالف شخصیت ظاہر ہوگا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی زبانی یہ وعدہ آہستہ آہستہ مسلمانوں پر آنے والی ظلم کی یہ گھٹائیں ختم ہوکر خلافت کی نویدِ سحر لے کر آئے گی۔شام کی یہ تحریک امام مہدی کے ظہور کا مقدمہ بن کر امام مہدی کی نصرت اور تائید کے لیے ایک جماعت کی تیاری کرکے باقاعدہ طور پر منظم ہوجائے گی۔[**سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا**][الاسراء:۱۰۸]

اس دوران یہودی بیت المقدس میں جمع ہوکر مکمل طور پر آباد ہوں گے اور مسلمان بیت المقدس اور پوری دنیا میں ظلم وستم کا نشانہ بن کر کمزور سے کمزور تر ہوجائیں گے۔اللہ تعالیٰ اپنے دین کی نصرت کے لیے اس دوران کعبہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان امام مہدی کا ظہور فرمائیں گے۔

دوسرا واقعہ: احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے مختلف اطراف میں آسمانی آوازیں آئیں گی، جن کو ہر شخص اپنی زبان میں سن سکیں گے، یہ آوازیں ہر جانب عام ہوں گی، کوئی بھی شہر یا گاؤں ان سے خالی نہیں ہوگا۔

یہ سلسلہ فضائی آوازوں سے شروع ہوکر قبائل کے درمیان اختلافات، ممالک کے درمیان تنازعات، باہمی جنگی جرائم اور دوسرے بین الاقوامی اختلافات کی صورت اختیار کرلے گی اور یوں روبرو ایک علاقائی، اور پھر عالمی جنگ کا رُخ اختیار کرجائے گی۔ہر گھر ان آوازوں سے بھر جائے گا اور آہستہ آہستہ یہ آوازیں چیخ وپکار کی شکل میں سامنے آنا شروع ہوں گی اور پھر چنگاڑ اور کانوں کو پھاڑنے والی سخت کڑک کا دھار اپنائے گی۔

ایک وقت ایسا آئے گا کہ نیند والا ان آوازوں سے تنگ آکر اٹھ جائے گا اور بیٹھا شخص کھڑا ہو جائے گا، لوگ ان آوازوں سے تنگ آکر گھروں سے نکل کر باہر آئیں گے۔ ان میں بعض آوازیں لوگوں کو ظلم و ستم کے زنجیروں کو توڑنے، کفری معرکوں سے دور رہنے، خون ریزی سے الگ تھلگ ہونے کی طرف متوجہ کریں گے، حالانکہ یہ آواز امام مہدی کے طرف بلانے کے لیے ہوگا۔

واضح رہے ہر علاقے کی مقامی زبان میں سنائی دینے والی اس آواز سے ہمارے زمانے کا سٹیلائٹ سسٹم مراد ہو سکتا ہے، معاصر میڈیا میں لوگ اپنے مافی الضمیر کا اظہار سوشل میڈیا کے ذریعے سے بھی کرتے ہیں، اس سے فائدہ اٹھا کر لشکرِ امام مہدی کے متوسلین ہر میدان میں امام مہدی کا تعارف: یعنی نام، ولدیت، وطن، جائے ہجرت اور دوسری معلومات خواہشمند حضرات کے سامنے پیش کریں گے، بالخصوص میڈیا پر یہ سوال زیادہ زبان زدِ عام ہوگا کہ امام مہدی کون ہے؟ اور وہ کہاں ہے؟

امام مہدی کی مخالفت میں اٹھنے والی تنظیمیں، فرعونی طاقتیں اور جزیرۃ العرب کے سفیانی (یعنی ظالم حکمران) لوگوں کے ذہنوں میں امام مہدی کی شخصیت، اہل بیت کی اہمیت اور ان کے زمانے سے متعلق غلط افواہوں کو عام کریں گے، تاکہ عوام شکوک و شبہات کا شکار ہوں اور اس اُبھرتی خلافتِ راشدہ کے نقشے اور اسلامی نظام کے سرخیل امام مہدی کا نام صفحۂ ہستی سے مٹادیں، اس ضمن میں امام مہدی کے خاندان کو ظلم و ستم کا نشانہ بھی بنائیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ ان مخالف آوازوں اور امام مہدی کے اہل و عیال اور خاندان پر ان مظالم کو آپؑ کی نصرت و تائید کا ذریعہ ثابت کریں گے۔

امام مہدی کی تائید کرنے والے اور ان کی نصرت کے لیے پُر عزم اور مغیبات پر ایمان و یقین رکھنے والے افراد جب یہ آوازیں سنیں گے تو وہ اہلِ حق کے ان آوازوں کا ساتھ دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے امام مہدی کے لشکر میں شامل ہونے کے لیے دعائیں کریں گے کریں، ارشادِ ربانی ہے: (وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا) تاہم یہ آوازیں امام مہدی کی شخصیت، علاماتِ زمانیہ، مکانیہ، سیاسیہ و شرعیہ کے بارے میں احادیث کی تشریح، تطبیق اور تلاشِ مہدی کے قضیہ میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے ایک موقع مہیا کریں گے، تاکہ نصرتِ مہدی کے لیے لوگوں کو مستعد رکھنے کی کوشش کرنے کو اپنی ذمہ داری سمجھیں۔

ظہورِ مہدی سے پہلے کئی آوازیں سنائی دیں گی، بعض آوازیں بیعتِ مہدی سے پہلے آئیں گی، بعض آوازیں بیعت کے دن اور بعض آوازیں بیعت کے بعد آئیں گی، ان تمام احادیث مبارکہ میں امام مہدی کا نام، ولدیت اور تعارف کی آوازوں کا جو تذکرہ سامنے آیا۔ ان احادیث کی متعدد طرق

اور کئی صحابہؓ وتابعینؒ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ احادیث مختلف اقسام، متعدد انواع اور متفرق صورتوں کو شامل ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایات وآثار تواترِ معنوی سے کم نہیں۔ یہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ شام میں بچوں کے ہاتھوں ایک جنگ شروع ہوگا، جو ایک نہ ختم ہونے والے فتنے کی شکل اختیار کرے گا، جیسے ہی ایک جانب سے یہ فتنہ ختم ہوگا تو دوسری جانب سے شروع ہو جائے گا، لوگ اس فتنے سے نکلنے کی کوشش کریں گے، مگران کی یہ کوشش ناکام ہوگی، یہاں تک کہ آسمان سے ایک آواز سنائی دے گا، خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔اور ابن المسیب نے دونوں ہاتھ کھولتے ہوئے اشارہ کیا کہ یہی امیر یعنی امام مہدی برحق امیر ہوگا یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

ابن المسیبؒ سے مروی ہے کہ جب آسمان سے آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ حقِ خلافت آلِ محمد یعنی اہل بیت کو ہے، اس دوران امام مہدی کا تذکرہ لوگوں کی زبانوں پر عام ہو جائے گا اور اس طرح لوگوں کے دلوں میں ان تذکروں کی برکت سے امام مہدی کی محبت مکمل گھر کر جائے گی حتی کہ بعض لوگوں کے دلوں سے ان کے علاوہ دوسرے تذکرے ہی غائب ہو جائیں گے۔

حضرت سعیدؒ، حضرت جابرؒ سے اور وہ حضرت امام جعفرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ حقِ خلافت آلِ محمد کا ہے اور زمین سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ حقِ خلافت آلِ عیسی یا آلِ عباس کا ہے۔راوی کو شک ہے کہ آلِ عیسیٰ کہا ہے یا آلِ عباس کہا ہے۔نیچے والا آواز شیطان کا ہوگا تاکہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈال کر شک میں مبتلا کر دے۔

جب کہ بعض روایات میں ہے: "خبردار! فلاں آدمی ظلما قتل کیا گیا تاکہ ظلم وستم سے حیران وپریشان ہو کر شکوک وشبہات میں مبتلا ہوں، اس دن کتنے ہی لوگ شک کی وجہ سے متحیر ہوں گے۔

اس روایت کے تناظر میں اگر موجودہ آل سعود کو دیکھا جائے تو اس روایت میں آل عیسی اور آل عباس کے الفاظ میں (ی، س، ع، ب، س) سے آل سعود مراد ہو سکتا ہے۔

باقی رہی زمین کی آواز تو احادیث میں مختلف قسم کی آوازیں ہیں، جس طرح غزوۂ احد میں نبی کریم ﷺ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی، تو یہاں بھی شیطان امام مہدی کے بارے میں مختلف آوازیں مشہور کرے گا کہ امام مہدی قتل ہو گئے یا امام مہدی نہیں آئیں گے، جب کہ روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ آوازیں امام مہدی کے مخالفین کی کاروائی روکنے کے لیے نہیں جائیں گی۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ ظہورِ مہدی کے زمانے میں قتل و قتال کے روکنے کے لیے آوازیں آئیں گی، تو ان کے بارے میں فرمایا: "کہ متفقہ طور پر حکومت اور سلطنت اب فلاں بن فلاں کے لیے ہے، تو اب قتال کیوں کیا جارہا ہے؟
اور جنگ روکنے کے لیے آوازوں سے مراد حکومت اور سلطنت کے حصول کے لیے قتل و قتال مراد ہو سکتا ہے، یعنی جزیرۃ العرب میں شاہی خاندان کے تین افراد کا بادشاہت پر قتال کے روکنے کے لیے آوازیں ہوں گی، ایسے ہی کعبہ میں قبائل کے تنازعے اور دنیا بھر میں ظہورِ مہدی کے سال آپس کی لڑائیوں کا تذکرہ احادیث میں مذکور ہیں۔
ایسے ہی بعض روایات میں ان آوازوں کے درمیان فرق مذکور ہے کہ بعض آوازیں رمضان کے مہینے میں ہوں گی اور بعض رجب کے مہینے میں، جب کہ بعض آوازیں حج کے دوران، جب کہ بعض محرم کے مہینے میں اور بعض نفسِ ذکیہ کے قتل کے بعد کی آوازوں کا تذکرہ بھی منقول ہیں۔
گذشتہ کلام سے معلوم ہوا کہ شام میں اصہب نامی شخصیت مہدیٔ مخالف یعنی سفیانی کا کردار اداء کرے گا، جو مسلمانوں سے طویل جنگ لڑے گا اور امام مہدی کے بارے میں مختلف آوازوں کے بعد ظہورِ مہدی کی آمد میں شاید زیادہ عرصہ نہ ہوگا۔
روایات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کے بعض انصار مدینہ منورہ سے اور بعض مکہ مکرمہ سے ایک دوسرے سے رابطہ کریں گے۔ اسی طرح بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر سے امام مہدی کے شوق اور حالات کی نزاکت سے ڈرتے ہوئے آپ کی تلاش میں علمائے کرام نکلیں گے، ان حضرات میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر امام مہدی کی نصرت کے لیے ۳۱۳ مخلص، نیک و صالح اور اللہ والے افراد نے امام مہدی کی نصرت کا بیعت کیا ہوگا۔ یہ حضرات غیر متعینہ تاریخ پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوں گے، تاکہ اپنی جماعت کی طرف سے تلاشِ مہدی کا فریضہ خود نبھا سکیں اور نبی کریم ﷺ کی زبانی امام مہدی کی مقرب ساتھیوں میں شمولیت کے فضائل کا مستحق ہو سکیں۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ امام مہدی پہلے ایک غیر معروف نام کے ساتھ ظاہر ہوں گے تاکہ لوگوں کو امام مہدی اور علامات کی اہمیت سے مطلع کر سکے، اس طرح جب غیر معروف نام سے امام مہدی کے شخصیت، زمانہ اور اس وقت کے حالات سے لوگوں میں یہ واقفیت عام ہو جائے گی، اور اس غیر معروف نام سے شہرت ہو جائے گی، تو اس کے بعد امام مہدی کے طور پر ان کا ظہور ہوگا۔

اس روایت کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے ہی حالات کی نزاکت اور اس وقت کے ظالم بادشاہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے دوسرے غیر معروف نام سے شہرت ہوگی، بعد میں تدریجاً اپنے نام سے ان کی تشہیر ہو جائے گی اور لوگ ان کو قبول کریں گے۔

شاید اسی وجہ سے حقیقی مہدی کا تعارف غیر حقیقی مہدی سے امتیازی طور پر واضح ہو گا، کیونکہ اگر لوگوں کو صفات شخصیہ میں اشتباہ لگتا ہے، لیکن جب غیر معروف نام سے خود امام مہدی لوگوں میں رہ کر ان صفات کے ساتھ مناسبت کی وجہ سے لوگوں کے سامنے یہ معاملہ واضح ہو جائے گا، تو پھر اپنی اصلی نام میں ظاہر ہو کر پہچاننا آسان ہو گا۔

ظہورِ مہدی سے پہلے کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی حجازِ مقدس کے سیکورٹی اداروں کو مطلوب ہوں گے اور اس وجہ سے امام مہدی اور ان کے انصار بیعت سے پہلے روپوشی کی زندگی گزاریں گے۔

تاہم بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دوران امام مہدی اپنے بعض انصار کے ساتھ باقاعدہ طور پر رابطہ کریں گے، جب کہ بعض لوگ امام مہدی کے سفیر بن کر دنیا بھر میں امام مہدی کا منہج شائع کریں گے۔ اور امام زین العابدینؒ کی ایک روایت میں ہے یہی بات مذکور ہے کہ بیعت سے پہلے جب سفیانی ظالم بادشاہ ظاہر ہو گا، تو امام مہدی روپوش ہوں گے اور اس کے بعد پھر ظاہر ہوں گے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے شام کا فتنہ اور آسمانی آوازیں امام مہدی اور اس کے انصار کے لیے نشاط کا سامان ہو گی، اس دوران واضح طور پر ایسے حالات آئیں گے جو ظہورِ مہدی کے قریب ہونے اور ظہورِ مہدی کے نزدیک ہونے کے بارے میں ہر زبان پر عام ہو گی، جب کہ ظہور مہدی کا واقعہ عالمی سطح پر ایک عالمگیر انقلاب آنے کے لیے یہ حالات تکوینی طور پر بطورِ سہارا سامنے آئیں گے۔ امام مہدی کے ظہور سے پہلے دنیا بھر کے مسلمان عوام کے سامنے احادیث المہدی، امام مہدی کا ظہور اور قرب قیامت کے علامات وغیرہ ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

تاہم کفر کے علم بردار جھوٹے مدعیانِ مہدی کے ذریعے امام مہدی کا معاملہ مشتبہ بنانے کی کوشش کریں گے، لیکن امام مہدی کی شخصیت اور اس کی حقانیت دلائل کی روشنی میں روزِ روشن کی طرح ایسی واضح اور نمایاں ہو گی، جسے کفر اپنی ریشہ دوانیوں سے ملوث نہیں کر سکیں گے۔ اگر ظہورِ مہدی سے پہلے کے حالات کے پسِ منظر کا مطالعہ کیا جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی

کی مخالفت کفر کے بڑے عہدیداران اور ان کے ماتحت حجازی ظالم بادشاہ کی نگرانی میں ہو گا، تاہم کفر کی نظروں میں جزیرۃ العرب کی سیاسی کمزوری ایک بنیادی خدشہ ہو گی، جس کی وجہ جزیرۃ العرب میں شاہی خاندان کے درمیان امورِ سلطنت پر باہمی اختلافات، عرب قبائل اور پڑوسی ممالک کے ساتھ دشمنی ہو گی۔

جزیرۃ العرب کی اہمیت کے پیشِ نظر کفری طاقتوں کی مسموم نظریں، جب کہ مسلمانوں کی اسلامی نظام کی خاطر امید بھری نظریں مرکوز ہوں گی، کیونکہ آپ مکہ و مدینہ میں پیدا ہوں گے اور وہاں جوان ہوں گے اور وہیں سے اسلامی خلافت کی بنیادیں اُبھریں گی۔ اس لیے کفری طاقتوں کی عسکری کڑی نظریں حرمین شریفین پر سیاسی ہو گی اور اسی خاطر امام مہدی اور ان کے اہل وعیال کو قید وبند کا نشانہ بنایا جائے گا۔

لیکن خلیجِ عرب میں سیاسی انتشار اور جزیرۃ العرب میں عدمِ استحکام کی فضاء کی وجہ سے مشرق اور مغرب کی کفری افواج اس اہم علاقے میں اسلامی خلافت کو روکنے کے لیے رومی عیسائی (امریکی ویورپی افواج) جزیرۃ العرب میں اور ترک نسل (یعنی روسی افواج) شامی سرزمین میں اترنے سے متعلق کئی روایات میں یہ امور بکثرت موجود ہیں۔

سعودی یمن جنگ اور بلاد الحرمین میں شاہی خاندان کی آپس میں اختلافات:

مہدی کے ظہور سے پہلے یمن اور بلاد الحرمین میں ایک لڑائی شروع ہو جائی گی:

ایک حدیث مبارکہ میں ہے، یکون اختلاف عند موت خلیفة اس حدیث کے تناظر میں امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ من یضمن لی موت عبدالله أضمن له القائم یعنی جو مجھے عبداللہ کی موت کی ذمہ داری دے، تو میں اس کو اس بات کی ذمہ داری دیتا ہو کہ مہدی کا زمانہ آنے والا ہے۔

جبکہ دوسری روایات میں ہے إذا مات عبدالله لم يجتمع الناس بعده على أحد، جب عبداللہ مر جائے گا تو پھر لوگ کسی ایک بادشاہ پر متفق نہیں ہوں گے، ولم يتناه هذا الأمر دون صاحبكم إن شاءالله، اور تمہارے ساتھی اور تمہارے دوست یعنی امام مہدی کے علاوہ دوسرے پر باہمی جنگ وجدال کا یہ معاملہ روکے گا نہیں، بلکہ آگے بڑھے گا۔

چنانچہ فرمایا: ويذهب ملك السنين ويصير ملك الشهور و الأيام، ایسے بادشاہ جو سالوں ہوا کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے اور ان کی جگہ مہینوں اور دنوں کے بادشاہ آئیں گے، وہ کہتے ہیں

کہ میں نے پوچھا کہ بادشاہت کا یہ معاملہ اس دوران کتنا اور طویل ہوگا؟ تو اس نے کہا نہیں، مزید طویل نہیں ہوگا۔

سعودیہ اور اہل یمن کے درمیان لڑائی شروع ہوجائے گی، جس میں اہل یمن کو حجاز سے جلاء وطن کیا جائے گا، چنانچہ عبداللہ بن عمرو ابن عاصؓ کی روایت ہے: لو ادرکت ذلک الزمان لکنت مع اهل الیمن ولخرجت معه وان لهم الغالبة، کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں، تو میں یمن کا ساتھ دوں گا اور اہلِ یمن کو جب لوگ جلاوطن کریں گے تو اس دوران میں یمن کے ساتھ ہوگا، کیونکہ آخر کار غلبہ اہل یمن کا ہوگا۔

مزید احادیث کے تناظر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حجاز پر جو خاندان مسلط ہوگا، ان میں عبداللہ کے موت کے بعد بہت سی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوجائیں گی، چنانچہ بطورِ نمونہ ان میں سے چند یہ ہیں:

یقتتل عند کنزکم ثلاثة کلهم ابن خلیفة ثم لا یصیر الملک الیٰ واحد منهم، اس حدیث میں فرمایا کہ تمہارے خزانے یعنی پٹرول یا سونے کا خزانہ یا مال و متاع اس پر تین آدمی جھگڑا کریں گے اور یہ تینوں شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والے اور اولادِ خلیفہ میں سے ہوں گے، معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں یہ اختلافات مختصر طور پر سمجھے جائیں گے، لیکن بعد میں یہ چنگاری بڑھ کر ایک بڑی آگ کی صورت اختیار کرکے سب کو کھا جائے گی، اور یہ بادشاہت ان میں سے کسی کو بھی نہیں ملے گی۔

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ کنزکم میں "کنز" سے مراد کعبہ میں مدفون خزانہ ہے یعنی کعبہ کا کنز۔ تاہم موجودہ زمانے کے اعتبار سے مراد قیمتی اور عمدہ، نفیس چیز ہے جو کہ موجودہ زمانے میں پٹرول ہو سکتا ہے، ظاہر ہے موجودہ دور کا یہ خزانہ علامہ ابن کثیرؒ کے زمانے میں نہیں تھا، اور اگر بالفرض اس زمانے میں پیٹرول اور تیل کا یہ خزانہ ہوتا، تو ضرور اس کی طرف علامہ ابن کثیرؒ اشارہ کرتے۔

تاہم معاصر حالات کے تناظر میں "کنزکم" سے اگر خانہ کعبہ کا خزانہ بھی ہو، تو بھی مطلب یہ ہوگا کہ بلاد الحرمین میں مدفون قیمتی ذخیرے پر حکمرانی کے بارے میں شاہی خاندان کے درمیان اختلافات شروع ہوجائیں گے۔

یہی مضمون امام رضاؒ سے منقول ہے کہ عالمِ اسلام کی خوشحالی، مسلمانوں کی نجات اس وقت سامنے آئے گی، جب حرمین شریفین میں باہمی عصبیت کی جنگ چھڑ جائے گی، جس میں دنگا فساد، خون

ریزی، قتل و قتال اور علاقائی و ملکی تعصب اپنی انتہاء کو پہنچ جائے گی، تاہم یہ صورت حال مسلمانوں کے لیے مصائب سے نکلنے کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

حضرت ابو بصیرؒ کی روایت میں ان اختلافات کی مزید وضاحت موجود ہے کہ بلاد الحرمین میں جب سفیانی کا ظہور ہو جائے گا، تو باہمی قتل و قتال کے ساتھ ساتھ عوام الناس پر ظلم شدت اختیار کر جائے گی اور یہ حالت دین دار لوگوں کے حق میں تنگی کا منظر نامہ پیش کرے گی، خلافِ شرع امور، قتل و قتال، بلاء و مصائب اور دیگر مختلف طریقوں سے موت کی وجہ سے تنگ آ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے گھر میں پناہ لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔

اس روایت سے چند امور کی طرف اشارہ ہوا کہ بلاد الحرمین پر قابض حکمرانوں کا ظلم جب انتہاء کو پہنچ جائے گا، تو لوگ بیت اللہ شریف کا رخ کریں گے۔

جزیرۃ العرب میں موجود فسادات اور جنگوں کی چنگاریاں بلاد الحرمین کو پہنچ کر مکہ اور مدینہ کو بھی متاثر کرے گی۔ شاہی خاندان کے درمیان باہمی جنگوں کے دوران مصائب و مشکلات کی شدت دگرگوں ہو جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے چند آیات اور علامات ظاہر ہوں گی، جن میں مسجد الاکبر یعنی مسجد حرام کی حکمرانی کے لیے اس کے گرد و پیش میں جھنڈے باہمی قتل و قتال کریں گے، جس میں بعض جھنڈے غالب ہو کر بلند اور بعض مغلوب ہو کر نیچے ہوں گے، تاہم اس جنگ میں قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

اس روایت سے بھی مذکورہ بالا امور کی تائید ہوتی ہے کہ بلاد الحرمین کی قیادت و سیادت کے لیے مختلف لوگ سامنے آئیں گے، جو حکمرانی کے حصول کے لیے باہمی طور پر قتل و قتال کریں گے، جس کی وجہ سے جہنم کے مستحق ہوں گے، جن میں کوئی ایک بھی حق بات یعنی نفاذِ اسلام اور قیامِ خلافت کے لیے نہیں ہو گا، بلکہ صرف حکومت کے حصول کے لیے لڑائی کریں گے۔

حضرت سعید ابن مسیبؒ سے روایت ہے، ياتي على المسلمين زمان يكون فيه صوت في رمضان، وفي شوال معمعه، وفي ذي القعده تنحاز فيه القبائل إلى قبائلها، وذي الحجة ينهب فيه الحاج، والمحرم وما المحرم؟!!. اس روایت میں مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ رمضان میں آوازیں، شوال میں جنگ کی آوازیں، اور ذی قعدہ میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو جائے گے، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم میں تو ایک بہت بڑا کام ہو گا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی ایک روایت میں اس کی مزید وضاحت آئی ہے کہ جب رمضان میں آواز ہو جائے گی تو وہ چیخ ہو گا اور اس کے بعد شوال میں معمہ ہو گا یعنی جنگ کی گنگناہٹ ہو گی اور قبائل میں جتھہ بندیاں شروع ہو کر ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کے لیے کھڑے ہو جائیں گے اور ذی قعدہ میں جدا ہو جائیں گے اور ذی الحجہ میں مسلمانوں کا خون بہنا شروع ہو جائے گا اور محرم وہ تو بہت بڑا ہے۔

اس کی مزید وضاحت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے ایک روایت میں منقول ہے کہ يحج الناس معا، ويعرفون معا على غير إمام، فبينما هم نزول بمنىٰ یعنی لوگ حج اور عرفہ اکھٹے (ملکر) ادا کریں گے اور یہ حج و عرفہ بغیر امام کے ادا کرتے رہیں گے اس دوران کہ مسلمان منیٰ اتریں گے تو ان پر ایسا حملہ ہو گا جیسے کتے کی بیماری ہوتی ہے، جو اچانک سب کو متعدی ہوتی ہے، فسارت القبائل إلى بعض، فاقتتلوا حتىٰ تصير العقبة دما، قبائل میں خون ریزی عام ہو جائی گی اور لڑائی اتنی شدت اختیار کر جائے گی کہ منیٰ میں جمرہ عقبہ تک خون پہنچ جائے گا، مطلب یہ کہ مسلمانوں کی یہ لڑائی کتے کی کاٹ کی طرح ہو گی، جیسا کہ کتا کسی کو کاٹتا ہے تو وہ آدمی بھاولا بن جاتا ہے اس طرح یہ بھاؤلا پن پورے لوگوں میں عام ہو جائی گی، اور حج کے مہینے میں بھی مسلمان آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانا شروع کریں گے۔

ان روایات و آثار سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ شام کے طویل جنگ اور آسمانی آوازوں کے بعد بلاد الحرمین کے شاہی خاندان میں بادشاہت پر باہمی رسہ کشی شروع ہو جائے گی، جب کہ مسلمان پورے عالم میں سیاسی طور پر کمزور ہوں گے، مگر اس کمزوری میں اس وقت اضافہ ہو جائے گا، جب ایک گھٹیا اور فاسق آدمی بلاد الحرمین کا حکمران بن جائے گا اور اس کے بعد ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اختلافات سر اٹھائیں گے۔

جب کہ اس دوران مشرقی کفار اور مغربی کفار آپس میں اسلامی ممالک کے زیرِ نگیں کرانے میں مشت و گریباں ہو کر ایک عالمی جنگ کی طرف روبرو پہنچ جائیں گے۔

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے: أمسك بيدك: هلاك الفلاني، وخروج السفياني، وقتل النفس الزكية، اور آگے فرمایا: الفرج كله عند هلاك الفلاني، یعنی اپنا ہاتھ روک رکھو، جب تک فلانی ہلاک ہو جائے اور جب تک سفیانی نہ نکلے اور جب نفس زکیہ قتل نہ ہو جائے، اور جب وہ فلانی قتل ہو جائے گا، تو اس کے بعد مسلمانوں پر کشادگی اور مسلمانوں کی سرخروی ہو جائے گی۔

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں اس روایت کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے، تاہم سوال یہ ہے کہ اس روایت میں "فلانی" سے کون مراد ہے؟

دیگر روایات میں فلانی سے مراد عبداللہ ہے۔روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبداللہ نامی شخص بلادالحرمین کا بادشاہ ہوگا۔تو اس صورت میں روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ عبداللہ کے موت کے بعد بلادالحرمین میں سیاسی کشیدگی، شاہی خاندان میں باہمی چپقلش اور ناحق قتلِ عام بلادالحرمین پر ظالم بادشاہ کے مسلط ہونے کے بعد ہوگا۔

امام باقرؒ سے روایت ہے: يقوم القائم في سنة وتر من السنين امام مہدی کا ظہور طاق سالوں میں ہوگا، جبکہ امام باقرؒ کی دوسری روایت میں ہے:

ثم يملک بنو فلان، فلا يزالون في عنفوان من الملک و عوارة من العيش حتٰی يختلف في ما بينهم، فإذا اختلفوا ذهب ملكهم، واختلف أهل الشرق وأهل الغرب، نعم و أهل القبلة، ويلق الناس جهدا شديدا مما يمر بهم من الخوف، فلا يزالون بتلک الحالة، حتى ينادي مناد من السماء، فإذا نادى: النفر النفر.

ترجمہ: بنو فلان کی بادشاہت باہمی اتفاق کے دوران خوب شباب میں، سرسبز وشاداب ہو گی، لیکن آپس کی اختلاف کی وجہ سے ان میں جب لڑائیاں شروع ہوں گی، تو ان کی بادشاہت ختم ہونی شروع ہو جائے گی۔اس دوران مشرق و مغرب کے کفار اور اہل قبلہ بھی آپس میں مشت و گریباں ہو کر لڑیں گے، تاہم ان جنگوں میں سب سے زیادہ سختیوں کا سامنا مسلمان کریں گے، لیکن جب انہیں نکلنے کے لیے آسمانی آواز سنائی دے گی، تو اس کے بعد ان کو نکلنا چاہیے، کیونکہ اب نکلنا لازم ہوگا۔

ا۔اس روایت سے معلوم ہوا کہ اہل فلاں اور ان کی بادشاہت اور اہل مشرق اور اہل مغرب کا جھگڑا اور ان کے ساتھ اہل قبلہ کا شامل ہونا یہ ایک عالمی جنگ کے ساتھ مربوط ہوگا، جو بلادالحرمین کی سیاسی کمزوری پر دلالت کرے گا۔

۲۔یہ بات بھی روایت سے معلوم ہوگئی کہ "بنو فلاں" ظہورِ مہدی سے پہلے بلادالحرمین میں برسرِ اقتدار شاہی خاندان ہوگا۔

حاصلِ کلام یہ ہوا کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے بلادالحرمین میں حالات کی کشیدگی عبداللہ بادشاہ کے موت کے بعد شروع ہو جائے گی اور اس کی وجہ بادشاہت پر باہمی اختلاف ہوگی، جس کی وجہ حکومت روز بروز کمزور ہوتی جائے گی، جس کے بعد قبائلی اختلافات شروع ہو کر سیاسی انتشار بن

جائے گا اور یوں مملکت کی کمزوری شروع ہو جائے گی، موجودہ حالات کے تناظر میں اگر دیکھ لیں، تو اس کمزوری کو مشرقی اور مغربی کفار کی نظریں بوجوہ ان حالات کے جائزے کے لیے چار ہو گئی ہیں:

پہلی وجہ: موجودہ دور میں پوری دنیا کا اہم ضرورت پیٹرول بن چکی ہے، جس کے بغیر ہر حکومت کا پہیہ جام ہوتا ہے، اور ضروریاتِ زندگی اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی، اس لیے شرق و غرب کے کفار گذشتہ پچاس ۵۰ سال سے جزیرۃ العرب کی قیادت و سیادت کو زیرِ اثر کرانے میں باہمی مشت و گریبانی میں سر گرمِ عمل ہے۔

دوسری وجہ: روحانی اعتبار سے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکنیں حرمین شریفین کے ساتھ تیز ہوتی ہے، ان کی نظروں کی ٹھنڈک اور معنوی عقیدت کا منبع یہی ہے، چونکہ ہر نماز میں اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور یہیں حج و عمرے کے لیے حاضری ہوتی ہے، لہذا حرمین اور ان کے حکمرانوں اور علمائے کرام کے ساتھ اعتقاد محبت کی حد تک پہنچی ہوتی ہے، یہ مرتبہ کسی اور جگہ یا کسی اور حکومت کے پاس نہیں۔

تبصرہ: ا۔عالمی حکومتوں میں سے جو بھی دنیا پر اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتی ہے، تو اسلامی دنیا کو نظر انداز نہیں کر سکتی اور اسلامی دنیا کی اکثریت ممالک اور ان کے عوام کا حرمین اور ان کے حکام و علماء سے قلبی عقیدت ہوتی ہے، موجودہ دور میں عالمی طاقتوں کا ہمیشہ سے وتیرہ رہا ہے کہ وہ حرمین کے حکام کو اپنا حلیف بنائے، تاکہ اس کے ذریعے پوری دنیا کے مسلمانوں پر مؤثر ہو کر اپنی من مانی کراتے رہیں۔

۲۔اور ایسے ہی تیل کا ذخیرہ اور اس کے ذریعے ہونے والی تجارت میں بھی عالمی حکومتیں اپنی کمپنیوں اور اداروں کے ذریعے زیرِ اثر رکھ کر عالمی تجارت پر اپنی اجارہ داری کرنا چاہتی ہے۔

بلاد الحرمین میں سیاسی کشیدگی کے نتیجے میں حکومتی کمزوری کی وجہ سے جہاں سے بھی حکومت کے گرنے کی آواز اٹھے گی، تو اس کو دبانے کے لیے اس شخصیت، خاندان اور تحریک کو قتلِ عام کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی (جیسا کہ نفسِ ذکیہ سے متعلق احادیث سے یہی حاصل معلوم ہوتا ہے)

ایسے ہی جوں ہی مسلمانوں میں قیامِ خلافت کے لیے کوششیں اور ظہورِ مہدی سے متعلق تکوینی تیاری کو بلاد الحرمین کے حکمران محسوس کریں گے، تو اس کو پکڑ دھکڑ اور دوسرے ذرائع سے اس بات سے متعلقہ تمام امور کو علمی، میدانی، ابلاغی اور متعدد دیگر ظالمانہ طریقوں سے اپنی حکومت کو

بچانے اور ظہورِ مہدی سے متعلقہ امور کو بدنام کرنے، ظلم و ستم کا نشانہ بنانے اور ایسی شخصیات اوران کے رشتہ داروں کو مصائب دیناان کا معمول بن جائے گا، تاکہ اس طریقے سے امام مہدی کے ظہور کو روکا جاسکے۔ یہی صورتِ حال اس حدیث میں ذکر کی گئی ہے:

يبعث بجيش المدينة فياخذون من قدروا عليه من آل محمد فعند ذلک يحرب المهدي والمبيض (المنصور) من المدينة إلى مكة فيبعث في طلبهما وقد لحق بحرم الله و أمنهيعنی مدینہ کی جانب ایک لشکر بھیجا جائے گا، توآل محمد ﷺ سے جو بھی ملے ان کو پکڑیں گے اس دوران مہدی اور مبیض و منصور مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگ کر حرمِ مکی میں پناہ لیں گے۔ مستدرکِ حاکم کی روایت میں ہے کہ سفیانی کے سیاہ کرتوتوں، دیگر مختلف ناگوارامور، بے جا سختیوں اور پکڑ دھکڑ کی وجہ سے مدینہ کے لوگ شہر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ مہدی مخالف ظالم حکمران مدینہ کی جانب ایک لشکر بھیجے گا، جہاں ناحق قتل کرے گا، مہدی اور منصور وہاں سے بھاگ جائیں گے، تو وہ آلِ محمد کے چھوٹے بڑے جتنے بھی لوگ ملے، ان کو پابندِ سلاسل کرکے جیل میں بند کردیں گے اور ایک لشکر ان دونوں یعنی مہدی اور منصور کے پیچھے بھیج دیں گے۔

تبصرہ: گذشتہ روایات سے معلوم ہوا کہ بلاد الحرمین میں برسرِ اقتدار خاندان امام مہدی، ان کے مددگار، گھر بار، اہل وعیال اور دیگر لوگوں کو ظلم کا نشانہ بنائیں گے، اگرچہ روایانِ حدیث نے اس سے کتاب الفتن اور کتاب المہدی میں مہدی مخالف شخصیت یعنی سفیانی مراد لی ہے، تاہم ذخیرۂ حدیث میں اس سے متعلق روایات میں تطبیق دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں متعدد ظالم حکمران ہوں گے، جو جزیرۃ العرب کے کئی علاقوں میں برسرِ اقتدار ہوں گے، لیکن ظہورِ مہدی سے پہلے بلاد الحرمین میں امام مہدی کا راستہ روکنے والا اور بیعتِ مہدی کے بعد مقابلہ کرنے والا حکمران ایک فرد اور ایک خاندان نہیں ہوگا، بلکہ یہ دونوں مختلف شخصیات اور متعدد خاندان ہوں گے۔

اور اس کی وضاحت ذیل کی روایت میں مزید سامنے آتی ہے، کہ شام کا مہدی مخالف حکمران اور حجاز کا مہدی مخالف حکمران ایک دوسرے سے جدا اور بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے:

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: اے زرارۃ! ضرور مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا۔ میں نے کہا کہ یہ قتل سفیانی کا لشکر کرے گا؟ جواب دیا: نہیں، بلکہ بنی فلان کا لشکر اس کو قتل کرے گا، اس کے بعد وہ بھاگ کر مدینہ سے نکل کر جائے گا، مگر لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوگا، کہ وہ کہاں گیا، ظالم فوج اس

کو پکڑ کر قتل کرے گی، اس ناحق قتل، سر کشی، ظلم اور نافرمانی کی انتہاء کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں ذرہ برابر مہلت نہیں دیں گے، اس دوران امت کی کشادگی کی امت رکھو، اس کے بعد ہی حالات درستگی کی طرف رواں دواں ہوں گے۔

بعض احادیث میں اس لڑکے کو نفسِ ذکیہ کہا گیا ہے، جب کہ کئی روایات میں اس کے قتل کو ضیعة کہا گیا ہے، یعنی ایسا قتل ہوگا جس میں زہر، غیر معروف اسلحہ یا دوسرے کسی نامانوس طریقے کا استعمال ہوگا۔

تبصرہ: ان احادیث و آثار اور دیگر روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شامی ظالم برسرِ اقتدار خاندان کو سفیانی اور بلاد الحرمین کے ظالم حکمران خاندان کو بنی فلان کہا گیا ہے۔

تاہم روایات سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ امام مہدی اور اس کے ایک ساتھی سیکورٹی اداروں کو مطلوب ہوں گے، جس کے گرفتاری کے لیے جب ادارے حرکت میں آجائیں گے، تو امام مہدی اپنے ساتھی سمیت بھاگ جائے گا، مگر ظالم حکمران دوسرے شہروں کے ساتھ خط و کتابت کر کے اس کو قتل کرنے کے لیے بھرپور منصوبہ بندی بنائیں گے اور اس طرح امام مہدی کا ایک ساتھی قتل ہو جائے گا۔

جیسا کہ امام جعفر صادقؒ کی روایت میں ہے: "کہ جب سفیانی کو نفسِ ذکیہ کے قتل کی اطلاع پہنچ جائے گی، جس کے بارے میں سفیانی نے قتل کے احکامات جاری کیے تھے، تو اس قتلِ بے جا کی وجہ سے عام مسلمان بھی بلاد الحرمین سے بھاگنا شروع ہو جائیں گے"۔

احادیث مبارکہ کے مجموعی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاد الحرمین کی کمزور سلطنت اپنے حکومت کے آخری سانسوں میں حجاز اور بالخصوص مدینہ منورہ میں اشتباہ کے نتیجے گرفتار کرے گا۔ شاید یہ وہ مرحلہ ہوگا، جس سے بھاگ کر امام مہدی روپوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوگا اور اسی دوران امام مہدی کے سارے متوسلین، انصار، مریدین اور مددگاروں کو سختی، پکڑ دھکڑ اور قید و بند وغیرہ کا سامنا کیا جائے گا۔

آگ و خون کے ان دھکتے انگاروں اور پرفتن ادوار میں امام مہدی ایک مدت کے لیے نظروں سے غائب ہو کر ہر خاص و عام سے غیر متعلق ہو کر ہر قسم کے روابط سے قطعِ تعلقی کریں گے، تاکہ حفظِ الٰہی میں دشمن کی آنکھوں، سیکورٹی اداروں کے نظروں سے دور رہ کر ایسے حالات میں نکلیں گے، جب فتنوں کے نت نئے جال اور سختیوں کے اندھیریوں میں امت کو آپ کی رہنمائی کی اشد

ضرورت ہو گی، اور یمن کے ایک گاؤں **"جرش"** سے تیس ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ نکلیں گے، جب امت ماں کے ساتھ بچے کی محبت کی طرح امام مہدی سے ملاقات کے لیے تڑپتی ہو گی۔

ان دگرگوں حالات، باہمی جنگوں، قتل و قتال، لوگوں کی ناامیدی اور ان تاریکیوں سے امت کو نکالنے کے لیے خلافت کی کرنوں کی محتاج دور میں امام مہدی اپنے ایک ساتھی سمیت مدینہ منورہ آئیں گے، مگر وہاں سے سنتِ موسویؑ کے مطابق مکہ کی جانب بھاگیں گے، بلاد الحرمین کے ان ایمرجنسی حالات سیکورٹی اداروں کی خوف و حراس سے بچنے کے لیے مختلف روپ دھار کر آپؓ اپنی شخصیت کو چھپاتے پھیریں گے، مثلاً کبھی چرواہے کی لباس میں، تو کبھی بدوی ہیئت میں وغیرہ وغیرہ۔

جیسا کہ حضرت امام جعفر صادقؒ سے مفصل بن عمرو کی روایت میں ہے کہ اللہ کی قسم اے مفضل! گویا میں وہ حالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں، کہ جب امام مہدی مکہ مکرمہ داخل ہوتے وقت، زرد پگڑی، پاؤں میں نعلیین مبارک، ہاتھ میں لاٹھی پکڑے دبلے پتلے بکریوں کو ہنکاتے ہوئے جا رہے ہوں گے، یہاں تک کہ بیت اللہ شریف پہنچ جائیں گے اور راستے میں کوئی بھی انہیں نہیں پہنچے گا۔

عام طور پر موسمِ حج گرمی میں ہوتا ہے، احادیثِ مبارکہ میں بلادِ الحرمین کی سیاسی گھما گھمی، اسلامی ممالک کی کسمپرسی، عالمی طاقتوں کی باہمی چپقلش اور اس دوران حجاز کی اہمیت کی وجہ سے یہاں کی ایمرجنسی صورت حال کی وجہ سے شاہی خاندان کے لیے موسمِ حج کا کنٹرول کرنا ایک ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہو گا۔

اس وجہ سے عام معمول سے ہٹ کر حتی الوسع حجاج کی کمی کو ملحوظ رکھا جائے گا اور مکہ و مدینہ کی سیکورٹی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو سپرد کر دی جائے گی۔

تاہم ظالم و جابر حکمرانوں کے یہ کرتوت امتِ مسلمہ کے خواص و عوام کی نظریں اس عملِ بد کو نہیں روک سکے گی، بلکہ وہ بے تابی کے ساتھ مکہ مکرمہ پر مرکوز رکھ کر ظہورِ مہدی کا انتظار کریں گے، جس کے لیے ہزاروں، لاکھوں مسلمان اس سال حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بیت اللہ کا رخ کریں گے، ظالم حکومت کے موانع کے باوجود کئی ہزار ان رکاوٹوں کو پار کر کے بیت اللہ شریف پہنچ جائیں گے۔

حجاج اور معتمرین کے مابین تلاشِ مہدی کے بارے میں سب سے عام سوال یہی ہو گا، لیکن سیکورٹی خدشات کی وجہ سے چھپکے چھپکے حجاج اس موضوع کو زیرِ بحث لائیں گے۔

ایسے ہی سیکورٹی ادارے بھی امام مہدی اور ان کی تلاش میں نکلنے والے علمائے کرام کو ڈھونڈنے کے لیے ہر ممکنہ کوشش کو بروئے کار لائیں گے، تاکہ اس بیعت کو بزورِ بازو روک سکیں، لیکن اس کشمکش میں حجاج مناسکِ حج کے ساتھ ساتھ اس مرحلے کو بھی پورا کرنے کے لیے تگ ودو کریں گے، ملکی اور بین الاقوامی سطح کے گھمبیر حالات میں آئے ہوئے حجاج کے لیے تلاشِ مہدی کا یہ مرحلہ سروں کے سودوں سے کم نہیں ہوگا، مگر باوجود اس کے امام مہدی بیعت کے انعقاد سے مختلف صورتوں بہانوں سے بھاگیں گے۔

جیسا کہ یہی منظر نامہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی اس روایت میں مذکور ہے: جب راستے اور کاروبار بند ہوں گے اور ہر سو مختلف النوع قسم کے فتنے وقوع پذیر ہو چکے ہوں گے، اس دوران دنیا بھر کے مختلف اطراف سے سات علمائے کرام پہلے سے کسی متعین تاریخ کے بغیر امام مہدی کی بیعت کے لیے نکالیں گے، جب کہ ان میں سے ہر عالمِ دین کے ہاتھ پر تقریباً ۳۱۳ لوگوں نے بیعت کی ہوگی، یہ تمام علمائے کرام مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر ایک دوسرے سے مل کر آنے کی غرض جانیں گے، تو معلوم ہوگا کہ ان سب کی غرض اس زمانے میں وقوع پذیر فتنوں کے اختتام کے لیے اس شخصیت کی تلاش ہے، جس کے ہاتھ پر بیعت کے بعد فتنوں کی یہ کثرت رک جائے گی اور قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

ان سب حضراتِ علمائے کرام کا یہی کہنا ہوگا کہ ہم نے کتبِ حدیث میں اس شخص کا نام اس کے ماں کا نام اور اس کی صورت وسیرت جان چکیں ہیں، یہ سب علمائے کرام احادیثِ مبارکہ میں ذکر کردہ علامات کی تلاش کرنے پر متفق ہوں گے، تو اس کی تلاش کر کے مکہ میں انہی صفات سے متصف شخصیت کو پائیں گے، تو اس کا نام، باپ کا نام، سادات خاندان میں ہونا وغیرہ دیگر علامات کے بارے میں پوچھیں گے، تو وہ گلو خلاصی کے لیے کہے گا، نہیں، بلکہ میں انصار میں سے ہوں، یہ کہہ کر وہ شخصیت ان کے ہاتھ سے بھاگنے کا موقع پا لیں گے، یہ علمائے کرام اس شخصیت کے بار ے میں معرفت اور زیادہ خبر رکھنے والے لوگوں سے جب اس شخصیت کا انصار میں سے ہونا بیان کریں گے، تو کہیں گے، یہ تو وہی شخص ہے، جنہیں تم تلاش کر رہے تھے اور وہ تم سے جان چھڑا کر مدینہ منورہ پہنچ چکا ہے۔

لہذا یہ علمائے کرام ان کی تلاش میں مدینہ منورہ جائیں گے، تو اسے ان علمائے کرام کے مدینہ منورہ آنے کی خبر معلوم ہوگی، تو وہ واپس مکہ مکرمہ آجائیں گے، تو یہ علمائے کرام ان کے پاس مکہ مکرمہ پہنچ جائیں گے اور امام مہدی سے متعلق صفات کے بارے میں اس سے معلومات لیں گے، لیکن

اس بار پھر وہ وہی جواب دیں گے کہ میں وہ شخصیت نہیں ہوں، جس کی تمہیں تلاش ہے، بلکہ میرا نام اور میرے باپ کا نام تو یہ ہے، ہاں البتہ اگر تم کہو، تو میں تمہیں تمہارے مطلوبہ صفات کی شخصیت دکھا سکتا ہوں، اس بار پھر وہ شخصیت ان کے ہاتھوں سے نکلنے میں کامیاب ہوں گی۔

پھر اس کی تلاش میں مدینہ منورہ جائیں گے، تو وہ مکہ مکرمہ لوٹ چکے ہوں گے، لہذا یہ علمائے کرام مکہ مکرمہ لوٹ کر انہیں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان پائیں گے، تو کہیں گے کہ جب آپ اپنا ہاتھ بیعت کے لیے نہیں بڑھاتے، تو ہماری اور امتِ مسلمہ کے خون کی ذمہ دار آپ ہوں گے! کیونکہ ہماری تلاش میں سفیانی (یعنی مہدی مخالف لشکر) پہنچنے والا ہے، جس کا سربراہ قبیلہ "جرم" کا ایک آدمی ہے، تو وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں گے، تو ان کے ہاتھوں بیعت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں میں ان کی محبت ڈال دیں گے۔ ان کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے، جو دن میں شیروں کی طرح لڑائی کرنے والے اور رات کو تارک الدنیا بزرگوں کی طرح عبادت گزار ہوں گے۔

تبصرہ و تجزیہ: اس روایت سے چند امور معلوم ہوئے:

۱۔ عالمی سیاسی حالات میں تیزی سے تبدیلی، جزیرۃ العرب میں مشکل صورتِ حال اور ظہورِ مہدی کے سال بدلتے تیور کی وجہ سے عوام وخواص میں تلاشِ مہدی کی خبر کا عام ہو جانا، امام مہدی کے صفات کے بارے میں لوگوں کو علم ہو جانا، بعض لوگوں کو یہ علم ہونا کہ وہ ہم میں موجود ہے، جب کہ بعض لوگوں کو یقینی طور پر ان کی شخصیت کے بارے میں علم ہو جانا، دنیا بھر کے سات علمائے کرام کا اسی خاطر ۳۱۳ افراد سے بیعت لینا، اور اتنے سخت حالات میں امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کے لیے جانوں کی پرواہ کیے بغیر مکہ پہنچنا، مسلمانوں کا اپنے نمائندوں کی انتظار اور ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہو جانا وغیرہ امور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کے انصار ہی اصحابِ بدر کی طرح قربانیوں والے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ حدیث میں فرمایا: "نہ تو گذرے ہوئے پہلے لوگ ان کے مراتب پا سکتے ہیں اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا رتبہ حاصل کر سکیں گے"۔

تلاشِ مہدی میں نکلنے والے علمائے کرام کا امام مہدی کے پیچھے بار بار جانا اور آپؑ کا اپنی ذات کو "امام مہدی" کا عام مددگار کہہ کر بیعت لینے سے عذر کر کے ان کے ہاتھوں سے نکلنا درحقیقت اس روایت کے ذیل میں داخل ہے، جس میں امام مہدی کا اپنی چاہت کے بغیر محض لوگوں کی خواہش پر زبردستی اور جبراً بیعت کرنے کا تذکرہ ہے۔

اس کی اصل وجہ یہ ہو گی کہ امام مہدی کو جہیمان واقعے میں قحطانی کے بیعت سے امت میں جو عظیم فتنہ برپا ہوا، بیعت کے بعد ایک نئے فتنے کا خدشہ آپ کو لاحق ہو گا، جس کی ڈر سے آپ بیعت کی قبولیت سے انکار کریں گے، کیونکہ امام مہدی کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ نہ تو فتنہ کسی نئے روپ میں دھوکے کا شکار کرے اور نہ امام مہدی خود فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔

ایسے ہی یہ بھی ممکن ہے کہ حجاز کے سیکورٹی اداروں کی پکڑ دھکڑ اور نصرتِ مہدی کے جرم میں قتل کا خوف ہو گا، جیسا کہ روایت میں ہے: اگر وہ بیعت نہیں کریں گے، تو ان کا گردن کاٹا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادقؒ کے بعض بڑے معتبر اصحاب کا اس روایت کے بارے میں مکمل شرحِ صدر نہیں تھا کہ امام مہدی پر بیعت کے لیے "اکراہ" کی جائے گی، یعنی امام مہدی بزور وجبر بیعت کریں گے، رضامندی سے بیعت نہیں کریں گے، اس بارے میں ان کے کچھ خدشات تھے، امام جعفر صادقؒ نے "اکراہ" کا معنیٰ یہ بیان کیا ہے کہ یہاں "اکراہ" سے مراد زبردستی نہیں، بلکہ ایسی اکراہ ہے، جس میں زور وجبر کا کوئی عمل دخل نہیں ہو گا، (یعنی امام مہدی کی بیعت اکراہ کے طور پر ہو گی، جس میں امام مہدی کی قلبی خواہش نہ ہو گا، ایسے ہی عہدہ کی ذمہ داری بڑی ہونے کی وجہ سے اس کو قبول کرنے سے اعراض کریں گے، مگر لوگوں کی اصرار پر بطورِ اکراہ یعنی نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے) یہ توجیہ سن کر وہ ساتھی مطمئن ہوا۔

امام مہدی کی بیعت سے پہلے عام مسلمانوں میں ظہورِ مہدی کی خواہش اور اس بارے میں بار بار معلومات حاصل کرنے کے لیے بے چینی اور دیگر باتوں سے متعلق روایات کا تطبیقی جائزہ پیشِ خدمت تھا۔

جہاں تک بیعتِ مہدی سے پہلے امام مہدی کے انصار کی جانب سے مکہ مکرمہ میں بیعت کے لیے تیاریوں کا معاملہ ہے، تو مندرجہ ذیل سطور میں چند امور اس بارے میں ذکر کی جاتی ہیں، جن میں چند باتیں امام مہدی کے ساتھیوں کے فضائل کے بارے میں ہیں:

۱۔ کتبِ حدیث میں امام مہدی کے انصار کی تعداد غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ۳۱۳ صحابہ کرامؓ کے تعداد کی طرح بتائی گئی ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دورِ نبوی ﷺ میں نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں رونما ہونے والے انقلاب و تجدید اور امام مہدی کے دور میں خلافت علی منہاج النبوۃ کے تجدید میں کافی حد تک مشابہت و مماثلت پائی جاتی ہے، بلکہ بعض روایات و آثار

میں وارد ہے کہ امام مہدی کے انصار کی ہاتھوں متعدد خارقِ عادت اور مافوق الفطرۃ امور جاری ہوں گی، جو سابقہ ادوار میں پہلے انبیائے کرام کے لیے جاری ہوئی تھیں۔

۲۔ ۳۱۳ انصار سے مراد امام مہدی کے مقرب اور خاص دوست ہوں گے، جو آپؑ کے پسندیدہ اور نزدیک ترین افراد ہوں گے، لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ بس صرف یہی افراد امام مہدی کا لشکر ہو گا اور ان کے علاوہ لوگ نہیں ہوں گے۔

بلکہ بعض روایات میں ہے کہ لشکرِ مہدی کی تعداد کم از کم بارہ (۱۲) ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ (۱۵) ہزار افراد مکہ مکرمہ میں موجود ہوں گے۔ یہ سب کے سب امام مہدی کے اصحاب وانصار ہوں گے۔

ان کے علاوہ اس زمانے میں دنیا بھر کے اسلامی ممالک کے لاکھوں مخلصین مسلمان عوام کی دلی لگاؤ اور ایمانی غیرت آپؑ کے ساتھ ہو گی۔

۳۔ دنیا بھر کے مختلف اطراف سے زندگی کے متعدد شعبوں، کئی نسلوں اور متنوع ممالک کے نزدیک اور دور کے افراد شریک ہوں گے، جن میں اہلِ مکہ، اہل یمن، مصر کے نجباء، شام کے ابدال، اہل عراق کے عصائب اور کئی روایات میں غالب ترین لوگ عربوں کے ہوں گے۔

اس باب میں مشہور احادیث کے تناظر میں اگر دیکھا جائے، تو اس میں ہے: **فيأتيه أناس من أهل مكة فيبايعونه بين الركن والمقام** مکہ کے لوگ امام مہدی کے پاس آکر رکن ومقام کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

ایک دوسری روایت میں ہے: أسعد الناس به وأهل بيعته أهل الشام وأهل اليمن وأهل كوفان یعنی امام مہدی کی صحبت کی سعادت حاصل کرنے والے افراد اور بیعت کی فضیلت کا شرف حاصل کرنے والے احباب میں اہلِ شام، اہلِ یمن اور اہلِ کوفہ وبصرہ یعنی عراق کے لوگ شامل ہوں گے۔

اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: "اے اہلِ کوفہ! امام مہدی کی صحبت میں رہنے والے زیادہ لوگ کوفہ کے ہوں گے۔ ایک اور روایت میں ہے: فيهم النجباء من اهل مصر، والأبدال من أهل الشام، والأخيار من أهل العراق یعنی ان میں اہل مصر کے نجباء، شام کے ابدال اور اہل عراق کے اخیار یعنی پسندیدہ لوگ ہوں گے۔

ایک اور روایت میں فرمایا: يخرج إليه الأبدال من الشام وأشباههم كان قلوبهم زبر

الحديد، رهبان بالليل، ليوث بالنهار، وأهل اليمن حتى ياتونه فيبايعونه بين الركن، یعنی اس کے پاس شام کے ابدال اور ان جیسے لوگ آئیں گے، گویا کہ ان کے دل لوہے کے تختیوں کی طرح سخت ہوں گے، وہ راتوں کو راہبوں کی طرح عبادت گزار اور دن میں شیروں کی طرح بہادر ہوں گے، امام مہدی کے ان ساتھیوں میں اہل یمن بھی ہوں گے، یہ لوگ آکر رکن ومقام کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے۔

فتوحاتِ مکیہ میں ابن عربیؒ نے امام مہدی کی بیعت میں شریک افراد کے بارے میں لکھا ہے کہ ان میں کئی عجمی لوگ ہوں گے، ان میں کوئی ایک عربی نہیں ہوگا، لیکن یہ عجمی صرف عربی زبان بولیں گے۔

ابن عربیؒ کی یہ بات زبان زدِ عام ہے، بہت سے لوگوں سے یہ بات سنی گئی ہے، گویا کہ اب ان کی رائے کو کسی اثر اور روایت کی طرح قابل یقین وعمل شمار کیا گیا ہے، لیکن یہ بات درست نہیں، کیونکہ کئی صحیح احادیثِ مبارکہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کی بیعت میں شریک افراد کی اکثریت عربوں کی ہوگی، ہاں البتہ ان میں عجم بھی ہوں گے۔

ان حضراتِ عجم کے بارے میں ایک معروف روایت میں "کنوز الطالقان" یعنی طالقان (افغانستان) کے خزانوں کا تذکرہ ہے، فرمایا: ويحا للطالقان، فان بها كنوزا ليست من ذهب ولا فضة ولكن بها رجال عرفوا الله حق معرفته، وهم انصار المهدى آخر الزمان، ترجمہ: اہلِ طالقان کے لیے خوشی کی بات ہے، کیونکہ وہاں ایسے خزانے ہیں، جو نہ تو سونے کے ہیں اور نہ چاندی کے، بلکہ وہاں ایسے لوگ ہیں، جو اللہ تعالی کی معرفت کا صحیح طریقہ سے حق ادا کرتے ہیں، یہی لوگ آخری زمانے میں امام مہدی کے انصار و مددگار ہوں گے۔

۴۔ امام مہدی کی بیعت کرنے والے ۳۱۳ یا ۳۱۴ انصار کے بارے میں بعض روایات میں خواتین کا بھی تذکرہ ملتا ہے، امام باقرؒ کی روایت میں ہے کہ اس بیعت میں پچاس (۵۰) عورتیں ہوں گی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ تیرہ (۱۳) عورتیں ہوں گی، جو زخمیوں کا علاج کریں گی۔

لشکرِ مہدی میں خواتین کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافتِ مہدی میں قائم ہونے والی تہذیب وتمدن میں عورت کا ایک بڑا کردار اور عظیم مقام ہوگا، یہ تہذیب عربوں کے اس بدوی تہذیب سے یکسر جدا ہوگا، جس میں عورت کے ساتھ نہایت درشت اور سخت رویہ اپنایا جاتا تھا، جس کے اثرات موجودہ زمانے میں ابھی تک ہے کہ عورت کی عزت کا وہ حق اسے نہیں دیا جاتا، حالانکہ اسلامی شریعت میں عورت ایک بڑی عزت کی حقدار ہے۔

ایسے ہی خلافتِ مہدی مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات سے بھی پاک ہوگا، جس میں عورت کی توہین کی جاتی ہے اور اس کو ذلت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

۵۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ امام مہدی کے اکثر ساتھی جوان ہوں گے، بلکہ روایات میں ہے کہ ادھیڑ عمر انصار کی تعداد اتنی کم ہوگی، جتنی مقدار توشہ میں نمک کی ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت علیؓ سے روایت ہے، فرمایا: **اصحاب المهدی شباب لا کهول، (ماالکهول) فیهم الا مثل کحل العین والملح فی الزاد، وأقل الزاد الملح**، ترجمہ: امام مہدی کے ساتھی جوان ہوں گے، ادھیڑ عمر نہیں ہوں گے، اور ادھیڑ عمر انصار کی مقدار اتنی ہوگی، جتنی آنکھ میں سیاہی کی اور توشہ میں نمک کی ہوتی ہے اور توشہ میں سب سے کم توشہ نمک ہی کا ہوتا ہے۔

٦۔ کتبِ حدیث میں کئی احادیث امام مہدی کے انصار کی فضیلت، ان کی مدح و ثناء، ان کے مناقب اور ان کی عظیم شان کے بارے میں آئی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

ان کی تعداد اصحاب بدر اور اصحابِ طالوت کی طرح ہوگی، جنہوں نے دریا کو پار کیا تھا، ان کے مراتب تک نہ تو بعد والے پہنچ سکیں گے اور نہ ہی گذشتہ لوگوں نے ان کی طرح کا درجہ حاصل کیا ہوگا، روئے زمین ان کے لیے سمیٹ دی جائے گی، ہر مشکل مرحلہ ان کے لیے آسان اور سب مشکلات ان کے سامنے تابع فرمان ہو کر حل ہوں گے۔

کافروں پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ان کے ذریعے نازل ہوگا، گویا کہ یہی لوگ غضبِ الٰہی کا مظہر ہوں گے اور کفر کو ختم کریں گے۔

یہی وہ لوگ ہوں گے، جو قرآن مجید کے آیتِ مبارکہ (**بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید** ترجمہ: ہم ان پر اپنے سخت جنگجو بندے بھیجیں گے) کا مصداق ہوں گے، جن کے بارے میں یہ پیشن گوئی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آخری زمانے میں یہود پر مسلط کرنے کا وعدہ کریں گے۔ اس زمانے میں امت کے بہترین افراد اور سب سے پسندیدہ شخصیات یہی امام مہدی کے انصار ہوں گے۔

حدیث میں جس گروہ کو طائفہ منصورہ (یعنی کامیاب جماعت) کا خطاب ملا ہے، آخری زمانے میں اس کا حقیقی مصداق امام مہدی کے انصار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے درمیان الفت، محبت اور آپس میں مؤدت و شفقت پیدا کریں گے، جس کی وجہ سے یہ گروہ کسی اجنبی سے غیر مانوس نہیں ہوگا۔ اور ان کے دلوں میں دنیا و ما فیہا کا ایسا استغناء ودیعت فرمائیں گے، جس کے بعد کسی کے آنے کی وجہ سے انہیں خوشی اور مسرت نہیں

ہو گی۔ یعنی عام طور پر جماعت کے زیادہ ہونے سے لوگوں میں انس اور مودت بڑھتی ہے اور قلبی خوشی حاصل ہوتی ہے، لیکن امام مہدی کے انصار میں اللہ تعالیٰ ایسی معیت نصیب کریں گے کہ مجمع کا کثرت ان کے ایمان میں اضافہ نہیں کرے گا۔

امام مہدی کے انصار جہاں کہیں بھی ہوں گے امام مہدی ان کا مشاہدہ اور ان سے مکالمہ اپنی جگہ بیٹھ کر کریں گے، ظاہر ہے موجودہ زمانے میں کیمروں اور موبائیل کے ساتھ عام طور پر سارے لوگوں کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں، تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا: کیا ہم آپ ﷺ کے بھائی نہیں، تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: تم لوگ میرے صحابہؓ ہو، میرے بھائی تو وہ لوگ ہیں، جو ابھی تک نہیں آئے، تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! جو لوگ ابھی تک نہیں آئے، تو آپ ﷺ ان کو کیسے پہچانتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: مجھے یہ تو بتادو، کہ اگر کسی آدمی کے سیاہ سفید سر و پاؤں والے اونٹ مکمل طور پر سیاہ کالے اونٹوں میں ہوں، تو کیا وہ اپنی اونٹوں کو نہیں پہچانے گا؟

تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا، کیوں نہیں، ضرور۔ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ وضو کے اثرات اور کثرتِ وضو کے علامات کے ساتھ آئیں گے اور میں ان کے آنے سے پہلے حوضِ کوثر پر ان کی آمد کے لیے پہنچ چکا ہوں گا۔

خبر دار! جس طرح ریوڑ سے بھٹکا ہوا اونٹ دفع کیا جاتا ہے، ایسے ہی کئی لوگ میری حوض سے منع کر دیئے جائیں گے، میں ان سب کو پیچھے سے پکاروں گا، مگر یہ کہا جائے گا: "یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد دین کو تبدیل کر دیا، تو میں کہوں گا، ان کے لیے ہلاکت ہو، ان کے لیے ہلاکت ہو"۔

حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرامؓ کی جماعت کے سامنے ارشاد فرمایا: اے اللہ! مجھے اپنے بھائیوں سے ملنے کا موقع عطا فرمایا، یہ جملہ آپ ﷺ نے دو(۲) بار ارشاد فرمایا، تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے بھائی کون ہیں؟ کیا ہم آپ ﷺ کے بھائی نہیں، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم میرے صحابہ ہو، میرے بھائی تو وہ لوگ ہیں، جو آخری زمانے میں آکر مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا تک بھی نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام، ان کے آباء واجداد کے ناموں کے بارے میں

مجھے بتایا ہے، حالانکہ اس زمانے میں یہ ابھی تک اپنے آباءواجداد کے پشتوں سے اپنے ماؤں کی رحم تک نہیں گئے تھے۔

ان میں سے کسی ایک کا دین پر قائم اور باقی رہنے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ سیاہ اندھیری رات میں کانٹے دار درخت کے پھل کا حصول ناممکن ہوتا ہے، یا انگاروں کو ہاتھ میں پکڑنا دشوار اور مشکل ہوتا ہے، اس زمانے میں دین پر باقی رہنا بہت زیادہ سخت ہوگا، یہی لوگ گھٹاٹوپ سخت اندھیری رات میں ہدایت کے چراغ ہوں گے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر سیاہ کالے فتنے سے نجات دیا ہوگا۔

ان احادیث کے علاوہ بھی دیگر کئی روایات میں امام مہدی کے انصار کے اوصاف، کرامات اور خصائص وغیرہ بیان ہوئے ہیں۔

۷۔ روایات وآثار سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے امام مہدی کے انصار تین مختلف جماعتوں میں منقسم ہوں گے: ایک گروہ مکہ مکرمہ میں امام مہدی کے آنے کا انتظار کرے گا اور ان میں اکثر لوگ مکہ ہی کے ہوں گے۔

دوسرا گروہ امام مہدی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوگا، یا پھر دوسروں سے پہلے مکہ مکرمہ آئے گا۔ تیسرا گروہ وہ ہے جو امام مہدی کے پاس بادلوں اور ہواؤں کے ذریعے پہنچے گا۔

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ اس خلافت کا مستحق (یعنی امام مہدی) ان پہاڑی گھاٹیوں میں لوگوں کی نظروں سے روپوش ہوگا اور اشارے سے ذی طویٰ کے پہاڑوں کی طرف ہاتھ اٹھایا، یہاں تک کہ وہاں سے نکلنے سے دو رات پہلے امام مہدی کے پاس ایک دینی بھائی آکر بعض ساتھیوں کے ملاقات کی بات پیش کرے گا، تو وہ کہے گا، تم یہاں کتنے آدمی ہو؟

تو وہ کہیں گے، کہ ہم چالیس (۴۰) کے قریب لوگ ہیں، وہ پوچھے گا کہ اگر تم اپنے صاحب یعنی امام مہدی کو دیکھ لو، تو تم کیا کروگے، تو وہ جواب دیں گے، اگر وہ ہمیں پہاڑوں میں رہنے کی بات کریں، تو ہم اس کے ساتھ پہاڑوں میں رہیں گے، پھر اگلی رات آکر انہیں اپنے اندر دس (۱۰) عمدہ، ذورائے لوگوں کے انتخاب کی بات کریں گے، تو لوگ انہیں وہ دس (۱۰) آدمی بتادیں گے، یہ قاصد چل کر امام مہدی کے پاس ان دس (۱۰) آدمیوں کی جماعت کے بارے میں امام مہدی کے پاس آکر بتائے گا اور آنے والی رات میں ان کے ساتھ ملنے کا وعدہ کرے گا۔

ذوطویٰ: سے مراد مکہ مکرمہ کی گھاٹیاں اور ان کے ارد گرد کے پہاڑی علاقے مراد ہیں، موجودہ دور میں ان سے مراد چند محلے ہیں: جن میں جرول عتیبیہ وغیرہ شامل ہیں۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ پھر اگلی رات امام مہدی ان لوگوں کے ساتھ حرم شریف جا کر رکن و مقام کے درمیان بیعت کریں گے۔

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ امام قائم یعنی امام مہدی اصحابِ بدر کی تعداد کی طرح ۳۱۳ افراد میں ذی طوی کے پہاڑی گھاٹیوں سے نکل کر آئیں گے اور اپنی پشت حجرِ اسود کی طرف کر کے ٹیک لگائے ہوں گے۔

ان سب روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تھوڑے سے مخصوص مدت کے لیے امام مہدی بیعت کے لیے اپنے ظہور سے پہلے مکہ کی گھاٹیوں میں غائب (روپوش) ہوں گے۔

روافض اور اثنا عشریہ کا یہ عقیدہ اپنے مہدیٔ مزعوم محمد عسکری کے بارے میں درست نہیں، کہ وہ ۲۵۵ ہجری کو عراق کے سامراء شہر میں اپنے والد کے پہاڑی غار میں داخل ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں نکلے۔ یہ عقیدہ ایک قسم کا خلافِ حقیقت اور مسخرے سے زیادہ کچھ نہیں۔

روایات میں تلاشِ مہدی کے لیے نکلنے والے افراد سے مراد علمائے سبعہ اور امام مہدی کے انصار و مددگار وغیرہ مراد ہیں۔

حضرت امام ابو بکر محمد بن الحسن النقاش المقریٔ سے روایت ہے کہ امام مہدی اپنے تیس (۳۰) ساتھیوں سمیت ایک گاؤں جرش سے نکلیں گے، جب یہ بات مومنوں کو پتہ چلے گی، تو روئے زمین کے ہر جانب سے ایسے محبت بھرے انداز میں پہنچ جائیں گے، جیسے کہ اونٹنی اپنی چھوٹی اونٹنی کو دیکھ کر محبت بھرا انداز میں دوڑ کر جاتی ہے۔ [عقد الدرر، للسلمی الشافعی]

حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی پینتالیس (۴۵) آدمیوں کے درمیان تشریف لائیں گے، یہ لوگ نو (۹) قبائل سے تعلق رکھیں گے، ایک محلے سے ایک فرد، دوسرے سے دو، تیسرے سے تین، چوتھے سے چار، پانچویں سے ۵، چھٹے سے چھ آدمی، ساتویں سے سات آدمی اور آٹھویں محلے سے آٹھ آدمی اور نویں محلے سے نو (۹) آدمی ہوں گے اس طرح امام مہدی کے انصار کی تعداد مکمل ہو گی۔

اس تشریف آوری سے مراد یہ ہے کہ اپنے ظہور کے ابتدائی مراحل میں یا مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرنے کے دوران اتنے ساتھیوں سمیت ہوں گے۔ یہ بات بھی بعید از قیاس نہیں کہ دونوں روایتوں میں مذکورہ جماعت سے مراد ایک ہی جماعت ہو اور یہ سب دیگر لوگوں سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ جائیں گے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ ان کو ظہورِ مہدی کے مقررہ وقت کا پتہ چل چکا ہو، اور یہ علم ہو جانا یا تو احادیث وآثار میں بیان شدہ امور کو نہایت باریک بینی سے پڑھنے اور ان سے مستنبط امور کو نکال کر غور وفکر سے مرتب کرنے سے معلوم ہوا ہو گا، اور یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام یعنی کشف ہوا ہو گا، اور یا پھر یہ افراد امام مہدی سے رابطے میں ہوں گے اور یا امام مہدی کے لیے تیاری کرنے والی جماعت، تحریک اور اس زمانے میں ظہورِ مہدی کی تحریک سے وابستہ افراد کے ساتھ رابطہ رکھنے سے یہ مقررہ وقت معلوم ہوا ہو گا۔ اور اس طرح امام مہدی کے پاس اس مقدس گھڑی میں پہنچ کر بیعت کی سعادت نصیب ہو گی۔ واللہ اعلم

حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ اس خلافت کے صاحب کی زندگی اور ان کے اصحاب کی زندگی محفوظ ہو گی اگر سارے لوگ ان کو چھوڑ دے، تب بھی اللہ تعالیٰ اس کام کے لیے اپنی غیب کے خزانوں سے اسباب مہیا کریں گے اور امام مہدی کے لیے وفادار ساتھیوں کو لائیں گے، انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آسکتا ہے:

(ان يكفر بها هؤلاء فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكافرين، ترجمہ: اگر یہ لوگ کفر کریں گے، تو ہم اپنی طرف سے ایسے لائیں گے، جو ان کی طرح انکار کرنے والے نہیں ہوں گے)

امام مہدی کے انصار اس آیت میں کی گئی پیشن گوئی کے بھی مصداق ہو سکتے ہیں، فرمایا: (فسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين، ترجمہ: عنقریب ان کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائیں گے، جو اللہ تعالیٰ کے دین سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے، یہ لوگ مؤمنوں کے لیے نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے)

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ ان میں بعض لوگ اپنی بستروں سے رات کے وقت غائب ہوں گے، صبح کے وقت مکہ میں ہوں گے اور بعض انصار دن کو بادلوں میں سفر کر کے امام مہدی کے پاس مکہ پہنچ جائیں گے، ان کے نام، ولدیت، صورت وسیرت وغیرہ پہلے سے لوگوں کو معلوم ہو گی۔ میں نے پوچھا: میری جان آپ پر قربان ہو! ان دونوں میں کن کا ایمان عظیم ہو گا؟ تو اس نے جواب دیا: جو لوگوں بادلوں میں سفر کر کے جائیں گے۔

بادلوں میں سفر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بطورِ کرامت واعجاز مکہ مکرمہ منتقل کریں گے، ایسے ہی یہ احتمال بھی ہے کہ اپنے ناموں کے پاسپورٹ بنا کر دیگر مسافروں کی طرح بادلوں

میں جہازوں کے ذریعے سفر کر کے پہنچ جائیں گے، چونکہ اس زمانے میں جہاز نہیں تھے اس لیے احادیث میں اس جانے کو بادلوں میں سفر کرنے سے تعبیر کیا گیا۔

رات کے وقت بستروں پر ان کی عدمِ موجودگی کی وجہ یہ ہوگی کہ انصار اصلاحی امور کی ترتیب و تنظیم کو بنانے کے لیے دن رات تگ و دو کریں گے، اس لیے رات کو اپنے بستروں پر نہیں ہوں گے۔ یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ دیگر افراد کو چھوڑ کر صرف ان کے ساتھ رابطہ کرنے کی وجہ یہ ہوگی کیونکہ ان کے ذمے بیعت کے انعقاد کی ادارتی نظم و تنسیق سپرد ہوگی، جس کے لیے راتوں کو اپنے بستروں پر موجود نہ ہوں گے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سفر کے بھاری اخراجات، ویزوں کے حصول، مہنگی ٹکٹوں کے خریداری اور حالات کی کشیدگی، سفری مشکلات اور خطرناک صورتِ حال کے باوجود اپنے شہروں کو چھوڑ کر آنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا ایمان امام مہدی پر دوسرے لوگوں سے قوی اور ان کا تصدیق دوسرے لوگوں کے مقابلے میں قوی اور مضبوط ہوگا۔

یاد رہے کہ جن دنوں یہ اپنی بستروں پر موجود نہیں ہوں گے اور یہ رات مشکلات میں گزاریں گے، اور ان کو اس بات کا علم نہیں ہوگا، کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب لوگوں میں سے ہیں اور امام مہدی کے خاص انصار میں سے ہیں۔

لیکن ان کے تقویٰ اللہ کے ہاں ان کا بلند مقام، عظیم درجات اور دین کی فکر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان میں اس عہدے کی اہلیت پیدا کریں گے اور انہیں اپنے پسندیدہ اور عمدہ لوگوں میں بنائیں گے۔ جوں ہی یہ بات سنیں گے کہ عشا کے بعد حرم شریف میں امام مہدی کی بیعت ہوگی، تو یہ اسی رات جانے کی عزم کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں اسی وقت مکہ مکرمہ میں پہنچائیں گے اور امام مہدی کی خدمت کا شرف حاصل کریں گے۔

محرم کے مہینے میں امام مہدی کی بیعت سے متعلق وارد احادیث شدید ضعیف ہے، اس لیے ممکن ہے اس مہینے میں بیعت ہو، یا اس کے علاوہ دوسرے مہینے میں بیعت ہو۔

ظہورِ مہدی کی تحریک کا آغاز اور اس دوران متعدد قوتیں

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی کے زمانے میں مکہ میں متعدد کرتی دھرتی قوتیں نظامِ حکومت کی فرائضِ منصبی ادا کرنے میں بنیادی کردار ادا کریں گے، موجودہ حالات کے تناظر میں صورتِ حال کی درست رہنمائی ذیل کے امور سے معلوم ہوتی ہے:

حجازی حکومت: دورانِ حج مسلمانوں کی نظریں مکہ مکرمہ پر کچھ نئی خبروں پر مرکوز ہوں گی، عوامی انتظار کے ان امور سے حکومتی ذرائع باخبر ہوں گے، اس لیے وزارتِ داخلہ اور خفیہ اداروں کے ماتحت کام کرنے والی قوتوں کے درمیان باہمی ریشہ دوانیوں کے باوجود یہ طاقتیں نئی ابھرنے والی ظہورِ مہدی کی قیادت میں قائم ہونے والی خلافت کے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے ان کی سرگرمیاں تیز ہوں گی۔

عالمی قوتوں کی خفیہ ادارے: حجازی حکومت اور حجاز کے سفیانی کی مدد کے لیے یہ عالمی خفیہ ادارے بھی اس ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لیے حجازی حکومت یا اپنے طور پر مستقلاً حجاز اور بالخصوص مکہ میں حالات کا مکمل کنٹرول سنبھالنے کی فکر میں ہوں گے۔

حجازی سفیانی فوج کے لیے کام کرنے والی خفیہ ادارے: حجازی حکومت کے ماتحت کام کرنے والی ایک مستقل فورس ان کے ہاتھوں سے نکلنے والے افراد کی دوبارہ گرفتاری اور بقدرِ ضرورت ان خبروں سے سفیانی لشکر کو باخبر رکھنے کے لیے سرگرم عمل ہوگی، تاکہ حالات کو کنٹرول کرنے کے لیے تحریکِ مہدویت کے لیے کام کرنے والے کسی بھی فرد کے بارے میں اطلاع ملتے ہی اس کو مار دیں۔

اس کے برعکس امام مہدی کے تائید کرنے والے اور ان کی تلاش میں بنیادی کردار ادا کرنے والے افراد بھی موجود ہوں گے، جن میں حجاز اور مکہ کے یمانی حضرات کا کردار ہوگا، جن میں نصرتِ مہدی کے لیے اساسی تمہید بنانے والے اور براہِ راست امام مہدی سے رابطہ رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

جیسا کہ امام نعیم بن حمادؒ نے روایت کیا ہے: (وہ لوگ جمع ہوں گے جیسا کہ خزاں کے موسم میں آسمان پر بادل اکھٹے ہوتے ہیں، تو یہ لوگ جہاں کہیں ہوں گے، وہیں سے بارش کے قطروں کی طرح برسیں گے اور ایک دوسرے سے مل کر جماعت کی شکل میں ہوں گے۔

اس دوران جب یہ صورت حال ہوگی، یہ لوگ ایک ایسی آواز سنیں گے، جو نہ تو انسانوں کی ہوگی اور نہ جنات کی، اس آواز میں یہ ہوگا کہ فلاں کی بیعت کرو، اس کا نام لیا جائے گا، یہ وہ شخص ہوگا، جس پر یہ سارے لوگ راضی ہوں گے اور ان کے دل اس شخصیت پر خوش ہوں گے، یہ شخص نہ تو اس طرف سے ہوگا اور نہ اس طرف سے (یعنی اس زمانے کے مروجہ تنظیموں وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا) بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہوگا) [رواہ نعیم بن حماد، فی کتاب الفتن]

ایک دوسری روایت میں فرمایا: "اس یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہوگا، اور اسی کے زمانے میں دجال نکلے گا اور اسی کی زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، اسی کے ہاتھ پر غزوۃ الہند ہوگا، یہ شخصیت بنو ہاشم سے ہوگا۔

حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ وہ یمانی قرشی خلیفہ ہوگا، جو مختلف جماعتوں کا امیر ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ ہمدان اس کے وزراء ہوں گے اور خولان اس کے لشکر میں ہوں گے اور حمیر اس کے اعوان و مددگار ہوں گے۔

جس طرح حجازی اور مکی انصار کا ہونا ضروری ہے ایسے ہی حجازی حکومت میں بھی امام مہدی سے عقیدت رکھنے والے نیک صالح لوگ ہوں گے اور اسی طرح دوسرے ممالک سے تعلق رکھنے والے بالخصوص شامی حضرات بھی مکہ میں ہوں گے، اس وجہ سے روایات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے اس کے انصار کو اس طرح جمع کریں گے جس طرح بارش سے پہلے منتشر بادلوں کو یکجا کیا جاتا ہے، ان کو مختلف جماعتوں کی شکل میں اکھٹے جمع کریں گے۔

مخالفت اور موافقت کی اس کشمکش میں امام مہدی کے انصار رکن و مقام میں جمع ہو کر بیعت کریں گے، امام مہدی اپنے انصار کے ساتھ مل کر حرم شریف سے اپنی تحریک کا باقاعدہ آغاز کریں گے، پہلے حرم شریف پر قبضے کا اعلان کریں گے، حرمِ مکی سے شروع ہونے والی یہ تحریک کامیاب ہو کر مکہ مکرمہ میں پھیل جائے گی اور مکہ پر قبضہ مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح ایک مبارک سفر کا آغاز ہوگا۔

چونکہ یہ ایک فطری بات ہے کہ احادیث مبارکہ میں صرف ان امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس میں اس مقدس بیعت کی تکمیل اور اس کے کامیاب ہونے کے لیے ضروری امور بیان ہوتے ہیں، ان کے علاوہ جو باتیں شرعی اعتبار سے اس تحریک کو نقصان نہیں دیتی، تو ان باتوں کا تذکرہ روایات میں نہیں ہوتا۔

سچا وعدہ

بیعتِ مہدی کے بعد تحریک کے آغاز سے متعلق روایات میں مختلف امور اور اس کے وقت کا تذکرہ ہے، تاہم راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اپنے مخصوص ۳۱۳ اصحاب کے ساتھ سامنے آئیں گے اور مسجد حرام میں اکیلے اکیلے داخل ہوں گے اور یہ تحریک عشاء کے بعد اس بیان سے شروع ہوگی، جس میں آپ اہلِ مکہ سے مخاطب ہوں گے، اس کے بعد مکہ مکرمہ پر سفیانی لشکر کے

حملے تک وہیں مکہ میں ہوں گے۔ پھر بارہ (۱۲) ہزار یا پندرہ (۱۵) ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف رخ کریں گے۔

جب کہ بعض روایات میں آتا ہے کہ بیعت کے بعد امام مہدی اپنے انصار کے ساتھ مل کر طائف کے پہاڑوں کا رخ کریں گے، جب لوگ ان کے آنے کی خبر سنیں گے، تو پیاسے اونٹوں یا اوپر سے کھانے پر حملہ آور پرندوں کی طرح آئیں گے اور امام مہدی کے لیے کم از کم اندازے کے مطابق بارہ (۱۲) ہزار اور زیادہ سے زیادہ اندازے کے مطابق پندرہ (۱۵) ہزار کا لشکر جمع ہو گا، جو تین جھنڈوں پر مشتمل ہو گا اور مکہ پر حملہ آور ہو گا اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں حجاز کو فتح کر لیں گے۔

آپ کہہ دیجئے کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا کیونکہ باطل کے لیے مٹ جانا ہی مقرر ہے

حضرت اَعمش نے حضرت وائل سے روایت نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھا اور کہا: میرا یہ بیٹا سردار ہو گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو سردار کا نام دیا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایک آدمی تمہارے نبی کے نام کی طرح نکالیں گے، جو پیدائش اور تخلیق میں تو نبی کریم ﷺ کی طرح نہیں ہوں گے لیکن اخلاق میں ان کے مشابہ ہوں گے، ان کا ظہور ایک ایسے زمانے میں ہو گا جب لوگ ان سے مکمل غافل ہوں گے اور حق مٹ چکا ہو گا اور جور و ظلم ظاہر ہو چکا ہو گا، اور اگر وہ نہیں نکلیں گے، تو ان کا گردن اڑا دیا جائے گا، ان کی بیعت کے بعد آسمان و زمین والے خوش ہوں گے، وہ آکر دنیا کو اپنے عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے، جیسا کہ ان کے آنے سے پہلے دنیا ظلم و جور سے بھر چکی تھی۔

(لو لم يخرج لضرب عنقه) ظہورِ مہدی سے تھوڑی مدت پہلے دشمن کے اداروں کو امام مہدی کے ظہور کا معاملہ معلوم ہو چکا ہو گا اور اگر آپ بیعت کو قبول نہیں کرتے، تو بیعت کی ترتیب کے ناکام ہونے اور راز کے فاش ہونے کا خطرہ ہو گا، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ قتل کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اگر وہ بیعت کو قبول نہیں کریں گے، تو حالات مزید سنگین ہو جائیں گے۔

حضرت ابراہیم جریری اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نفسِ ذکیہ آلِ محمد کا ایک لڑکا ہو گا، جس کو بغیر جرم اور بغیر گناہ کے قتل کیا جائے گا، جب اس کو قتل کیا جائے گا، تو آسمان و زمین میں کوئی عذر کرنے والا نہیں رہے گا، اس زمانے میں اللہ تعالیٰ امام مہدی کو ایک ایسی جماعت میں ظاہر کریں گے، جن کی حیثیت لوگوں کی نظر میں اتنی کم ہو گی، جیسے کہ سرمے کی مقدار آنکھ میں کم ہوتی ہے۔ ظہورِ مہدی کے منظر کو دیکھ کر لوگوں کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہہ جائیں

گی، لوگ صرف یہی دیکھیں گے کہ ان کو اچک لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے زمین کے مشرق ومغرب کی فتح میں آسانی کریں گے، یہی لوگ حقیقی مؤمن ہوں گے، خبردار! بہترین جہاد آخری زمانے کی جہاد ہے۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابتدائی ظہور کے دوران امام مہدی کے اصحاب کی تعداد اتنی کم ہوگی کہ لوگوں کا ان پر رحم آئے گا اور ان کے بارے میں لوگ ڈریں گے اور لوگ یہ گمان کریں گے کہ عنقریب یہ لوگ قید وبند کا نشانہ بن کر قتل ہوں گے۔

مگر بیعت کرنے والے نوجوانوں کا ایمان ایسا قوی ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اصحابِ کہف کے بارے میں فرمان ہے: (انهم فتية امنوا بربهم وزدناهم هدى، ترجمہ: انہوں نے اپنے رب پر ایمان لایا، تو ہم نے ان کی ہدایت میں مزید اضافہ کیا)

عدل وانصاف کی حکمرانی کو قائم کرنے کے لیے ان کی نظر میں سارے مراحل آسان اور ہر بڑا مشکل نہایت چھوٹا ہوگا، کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتے ہوں گے۔

قلوب العارفين لها عيون:: ::ترى مالا يراه الناظرون

ترجمہ: معرفتِ الٰہی سے بہرہ ور افراد کے دلوں کی بھی ایسی آنکھیں ہوتی ہیں، جن سے وہ ایسے اشیاء دیکھتے ہیں، جو عام نظروں سے نہیں دیکھے جاتے۔

حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ اس دن آسمانی آواز کے حقیقی مددگاروں کی تعداد صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد باقی رہ جائیں گے، جو امام مہدی کی مدد کریں گے، پھر وہ اپنے صاحب کے پاس جائیں گے اور اس کو کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے پائیں گے اور اس کے کندھوں کا گوشت اس سخت کام سے خوف کے مارے ہل رہا ہوگا، جس کی طرف لوگ اس کو بیعت کی دعوت دے رہے ہیں اور زبردستی اس کو بیعت پر مجبور کریں گے۔

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد کے ساتھ ذی طویٰ پہاڑ کی چوٹی سے اتر کر آئیں گے اور حجر اسود کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔

اس روایت کا یہ مطلب نہیں کہ بیعت کے لیے آتے وقت امام مہدی بیت اللہ میں داخل ہونے سے پہلے اپنے ظہور کا اعلان کریں گے، بلکہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ نصرتِ مہدی کے تحریک کی ابتداء مسجدِ حرام میں اپنے انصار کے ساتھ ایک بیٹھک سے ہوگی۔

بیعت کے بعد پوری عالمِ انسانیت، مسلمانوں اور بالخصوص اہلِ مکہ کو دیئے جانے والے خطبے سے اپنی خلافت کے اہم امور کا آغاز کریں گے، جس کے چند فقرے بعض روایات میں منقول ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے: " پھر امام مہدی عشاء کے وقت ظاہر ہوں گے، اس کے پاس رسول اللہ ﷺ کی قمیص، آپ ﷺ کی تلوار اور کئی علامات، نور اور بیان ہوگا۔ جب عشاء کی نماز پڑھیں گے، تو بآوازِ بلند کہیں گے: اے لوگو! میں تم کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں ڈراتا ہوں اور تم کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈراتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنے واضح دلائل بیان کیے ہیں اور اس کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیجا ہے اور کتاب کو بھیجا ہے۔

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے روکتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر ہیشگی کرو۔

قرآن مجید نے جن امور کو زندگیوں میں لانے اور عمل کر کے ان احکام کو زندہ کرنے کا حکم دیا ہے، ان کو زندہ کرو اور جن باتوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے، ان کو مٹاو۔ ہدایت کے نفاذ کے لیے مددگار بنو اور تقویٰ کے حصول میں مضبوط اور قوی معاملہ برتو، کیونکہ دنیا کی فنا قریب اور عنقریب الوداع کہنے والی ہے۔

میں تم کو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اس کے کتاب پر عمل کی طرف، باطل کو ختم کرنے اور سنت کو زندہ کرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اس طرح امام مہدی اصحابِ بدر کے تعداد کی طرح تین سو تیرہ (۳۱۳) لوگوں میں بغیر مقررہ وقت کے ظاہر ہوں گے، ان کی حیثیت موسمِ خزاں میں آسمان پر منتشر بادلوں کی طرح ہوں گے۔

امام مہدی کے انصار راتوں کے راہب اور دن میں شیروں کی طرح ہوں گے، اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے سرزمینِ حجاز فتح کر لیں گے، بنی ہاشم کے جتنے لوگ جیل میں ہوں گے، انہیں جیل سے نکالیں گے۔ سیاہ جھنڈے کوفہ میں اتر چکے ہوں گے، تو وہ بھی اپنی بیعت امام مہدی کے پاس بھیج دیں گے، امام مہدی دنیا کے مختلف اطراف میں اپنے لشکر بھیج دیں گے، جو ظالموں کے ظلم کو ختم کر دیں گے اور سارے شہروں پر امام مہدی کا غلبہ مضبوط ہوگا۔

حدیث میں (قزع الخریف) سے مراد وہ آسمان کے متفرق بادل ہیں، جو بارش سے پہلے اکھٹے ہوتے ہیں۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کے اصحاب مختلف شہروں، ملکوں، متعدد جماعتوں اور تنظیموں سے تعلق رکھتے ہوں گے، اس میں یہ احتمال ہے کہ امام مہدی

کے ساتھی موسمِ خزاں یا سردی میں آئیں گے، اسی وجہ سے حدیث میں قزع کہہ کر اشارہ کیا۔
بعض روایات میں ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کا ایک ساتھی پہلے سے مسجد حرام میں کھڑا ہوگا اور لوگ اس کو پہچانیں گے، وہ لوگوں کو امام مہدی کی بات سننے اور اس کو قبول کرنے کی طرف دعوت دے گا پھر وہ کھڑے ہو کر خطبہ دے گا۔
حضرت امام زین العابدینؒ سے روایت ہے کہ ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا اور آواز دے گا، اے لوگو! یہ وہ تمہارا مطلوبہ شخص ہے، جو تمہیں اسی دین کی طرف بلاتا ہے، جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے تمہیں بلایا ہے، راوی کہتا ہے، یہ بات سن کر لوگ اس کے پاس چلے جائیں گے، اور امام مہدی خود بھی کھڑے ہوں گے اور کہیں گے، اے لوگو! میں فلاں کا بیٹا فلاں ہوں، اللہ کے نبی ﷺ کا بیٹا ہوں، جو تمہیں اسی دین کی طرف بلاتا ہوں، جس کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بلایا ہے، کچھ لوگ کھڑے ہو کر اس کو قتل کرنا چاہیں گے، مگر سو سے زیادہ لوگ اٹھ کر اس کی حفاظت کرلیں گے۔
اس روایت میں فرمایا: (رجل منہ) اس سے مراد یا تو اس کے نسب سے یا پھر اس کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اس روایت میں فرمایا کہ (یقومون) لوگ اس کی طرف کھڑے ہوں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کو دیکھنے کے لیے لوگ کھڑے ہوں گے، جس کے نام کو سن کر لوگ کئی زمانوں سے انتظار کر رہے ہوں گے۔
یہ بھی ممکن ہے کہ روایت میں اس آدمی کے کھڑے ہونے سے مراد سیکورٹی فورسز سے بچانے کے لیے بطورِ محافظ ایک بندہ اس کے ساتھ کھڑا ہوگا۔
اور امام مہدی کے خلاف کھڑے ہونے والوں سے مراد امام مہدی کو قتل کے لیے حجاز کے سیکورٹی فورسز ہو سکتی ہیں۔
روایات کو باریک بینی سے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی کے لیے عام مسلمانوں کا شوق بہت زیادہ ہوگا اور اس کی تلاش میں پوری کوشش کریں گے، اور ظالموں سے اس کی حفاظت کرنے اور سیکورٹی فورسز سے بچانے کی بھی فکر انہیں لاحق ہوگی۔
احادیثِ مبارکہ سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کو ان شدید اور سخت صورتِ حال میں آزاد کرانا امام مہدی کے نہتے ساتھیوں کے لیے کافی دشوار ہوگا، چنانچہ احادیث میں ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے نفسِ ذکیہ کی وحشیانہ قتل اور دیگر خدشات کی وجہ سے سیکورٹی اداروں اور دیگر امور میں انتظامی ترتیب مزید سخت ہو چکی ہوگی۔

اسی لیے امام مہدی کو ظاہری اسباب کے ساتھ ساتھ کچھ غیبی امور بھی مہیا ہوں گے، جن کی وجہ سے بسہولت اپنی خلافت کے آغاز میں اتنا تفصیلی خطبہ دیں گے، اور اس کے بعد لوگ پرامن صورت حال سے فائدہ اٹھائیں گے۔

تاہم احادیثِ مبارکہ سے دوسری جانب یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ بیعت سے پہلے فضا ناخوشگوار، حالات میں خوف وہراس کا عالم اور پکڑ دھکڑ کے واقعات زیادہ ہوں گے، اسی وجہ سے شاید امام مہدی کے شانوں کا گوشت خوف کے مارے ہل رہا ہوگا اور کہیں گے کہ جس شر کی طرف آپ لوگ مجھے بلاتے ہو، میں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، مگر ان کے نہ چاہتے ہوئے، لوگ زبردستی ان کی بیعت کریں گے اور امام مہدی کے ساتھی جب امام مہدی کا منہج اور لائحہ عمل واضح کریں گے، تو سیکورٹی فورسز کو خطرہ لاحق ہوگا اور وہ امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کی تلاش شروع کریں گے، اس وجہ سے حدیث میں فرمایا: "وہ امام مہدی کو کہیں گے: ہمارا گناہ اور ہمارے خون کا وبال تمہارے گردن پر ہوگا۔

مذکورہ بالا سخت حالات کے باوجود روایات سے امام مہدی کے ظہور اور لوگوں کا امام مہدی کی بیعت کے لیے بھرپور تیاری کا واضح خاکہ معلوم ہوتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی مصنف میں ایک روایت نقل کیا ہے، فرمایا: مجھے مجاہد نے یہ بات بیان کی اور اس کو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک آدمی نے کہا کہ امام مہدی نہیں نکلیں گے، یہاں تک کہ نفسِ ذکیہ کو قتل کیا جائے، جب اس کو قتل کیا جائے گا، تو اس پر آسمان وزمین کے لوگ ناراض ہوں گے، اور لوگ امام مہدی کے پاس آکر اس کو بیعت کے لیے اس طرح تیار کریں گے، جس طرح دلہن کو شبِ زفاف کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

امام مہدی کے ظہور کی تلاش کرنے والی جماعت کو جب امام مہدی کی بیعت کی خبر پہنچ جائے گی، تو وہ جماعتیں دنیا بھر میں عسکری اور افرادی قوت کی تیاری کر کے ظہورِ مہدی کی تحریک کی کامیابی کے لیے سر توڑ کوششیں کریں گے اور بروقت پہنچ کر مکہ مکرمہ میں امورِ سلطنت کو ہاتھوں میں لیں گے، تاکہ عوامی طاقت کو اپنی تائید میں استعمال کریں اور اس طرح ہر میدان میں اس ابھرتی قوت کو کامیابی سے ایک عالمی انقلاب کی شکل میں پیش کریں۔

یاد رہے کہ امام مہدی کے انصار اور ان کے خاص تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب دیگر افراد کی تیاری میں قائدین کا کردار ادا کریں گے۔ تاہم اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ ظہورِ مہدی کی تحریک کوئی خونریز جماعت ہوگی، کیونکہ روایات میں نہ تو مکہ میں اور نہ ہی مسجدِ حرام میں دوران بیعت

کسی قسم کے قتل و قتال یا معرکہ وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس امام ابو عمر والدانی نے حضرت قتادہؒ سے نقل کیا ہے کہ امام مہدی کی بیعت میں ایک قطرہ خون بھی نہیں بہے گا۔
اور حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رکن و مقام میں امام مہدی کی بیعت ہوگی، جس میں نہ خوابیدہ شخص کو نیند سے بیدار کیا جائے گا اور نہ ہی کسی کا خون بہے گا۔
اس وجہ سے ظہورِ مہدی کی تحریک نہایت سفید، روشن اور واضح ہوگی، جس میں غیبی امداد کی وجہ سے کفار کے دلوں میں رعب پڑے گا اور ظہورِ مہدی کے لیے شائقین احباب کی تعاون ہوگی، جس کی وجہ سے حرمِ مکی داخل ہونے کا جو طریقہ کار ہوگا، وہ اتنا پرامن ہوگا، جس میں کوئی ایک قطرہ خون بھی نہیں بہے گا۔
یہ بات بھی بعید نہیں کہ اس پرامن معاملے کے حصول کے لیے اور مکہ مکرمہ و مسجد حرام کی حرمت کو پامال ہونے سے بچانے کے لیے باقاعدہ لائحۂ عمل طے ہوگا، تاکہ حرم کی تقدس پامال نہ ہو۔ اس بابرکت رات میں مکہ مکرمہ بلندی اور نیک بختی کا ایک طویل سانس لے کر عالمی نظام پر اسلامی سلطنت کے قیام کا نام لے گی، اور اس طرح مہدیٔ موعود کی خلافت کا جھنڈا مکہ پر لہرے گا اور اس کے انوارات چار دانگ عالم میں پھیل جائیں گے۔
جب کہ کفری طاقتیں اور عالمی میڈیا اس مبارک محنت اور مقدس جدوجہد کو بدنام کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے، تاکہ یہ محنت کامیاب نہ ہو، اور جب ظہورِ مہدی کی بات میڈیا پر نشر ہوگی، تو یہ عالمی کفری میڈیا اس کو مہدی ہونے کا مدعی، دہشت گرد اور اس تنظیم کو باغی کہلائے گی اور یہ دعویٰ کرے گی کہ ان کے کئی رہنما مکہ میں گرفتار اور دیگر مارے جاچکے ہیں۔ مزید یہ دعویٰ ہوگا کہ یہ دہشت گرد مٹھی بھر جماعت در حقیقت شر پسند اور خوارج افراد کا مجموعہ ہیں، جنہوں نے اولی الامر کی مخالفت کرکے بادشاہِ وقت کی بغاوت کی ہے۔
انہیں کئی بار وارننگ دی جاچکی ہے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے ان کے خلاف سرچ آپریشن جاری ہے اور آنے والے چند گھنٹوں میں ان کا خاتمہ ہوگا اور ان شر پسند عناصر کی نجاست سے حرمِ مکی کو پاک کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنے ان پاک شہروں اور ان کے باسیوں کو مزید کفر اور ان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھیں۔
مکہ میں ظہورِ مہدی تحریک کے فعال ارکان کے بارے میں خفیہ ایجنسیوں والے ان افراد کے نام جمع کرکے ان کے کمزور نقطوں کو اکھٹے کرنے کی کوشش کریں گے اور سفیانی کو ان کے بارے میں پل پل کی خبر دیں گے، سفیانی نے خود مکہ میں ان عناصر کے خلاف آہنی ہاتھوں سے مقابلے کا حکم

نامہ جاری کیا ہو گا اور کم سے کم وقت میں ان عناصر سے مکہ کو صاف کرنے کی ذمہ داری اپنی فوج کو دی ہو گی۔

سعودی سیکورٹی اداروں کی سخت کوشش یہی ہو گی کہ ظہورِ مہدی کی تحریک ابتداء ہی میں نیست ونابود ہو جائے، تاکہ عوام میں ان کو پذیرائی حاصل نہ ہو اور یہ تحریک ناکام ہو کر رہ جائے۔

تاہم روایات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تحریک نہایت پرامن ہو گا، جیسا کہ حدیثِ مبارک میں فرمایا: (ليس له عدد ولا عدة ولا منعة ترجمہ: نہ تو ان کے ساتھ بڑی تعداد ہو گی اور نہ پہلے سے مکمل تیاری ہو گی اور نہ اپنی دفاع کے لیے کوئی ساز وسامان ہو گی)

امام مہدی کے انصار اس حدیث کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے، ان کو مارنے کے لیے ہر قسم کی طاقت استعمال کرنے اور ان کو ختم کرنے کے لیے کوئی تدبیر وغیرہ کار گر ثابت نہیں ہو گا۔ رفتہ رفتہ حجازی حکومت کا ظلم طشت از بام ہو جائے گا کہ اس حکومت نے در حقیقت تکبر، وہم، غرور اور خلافِ حقیقت اوہام میں اپنے عوام کو مبتلا کر رکھا ہو گا۔

اس سے پہلے جب کبھی دین کی نفاذ اور شریعت کے قیام کے لیے کوئی تنظیم اٹھی، تو کفری طاقتوں کی تعاون سے اپنے مال، تدبیروں، انٹیلی جنس اداروں اور اسلامی ممالک میں رائج منافق قوتوں کی عمل داری کی وجہ سے پنپ نہ سکی اور وقت سے پہلے اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ اور کئی بار اسلامی ممالک میں غیر ملکی مداخلت کے ذریعے ان حکومتوں کو گرایا گیا۔

مگر اس بار اللہ تعالیٰ کی خاص قوت براہِ راست شاملِ حال ہو گی، جو اس چھوٹے سے لشکر کے ساتھ اپنی مدد ونصرت کا مظاہرہ فرمائیں گے اور یوں قبل از وقت ان کی ناکامی کی سازش، یا گرانے کی کوشش، یا ختم کرنے کی جستجو یا اس مختصر جماعت، کم وسائل والے کمزور افراد اور ضعیف مگر پر عزم لشر کی مستقبل میں کیل ٹونکنے کی سعی وکوشش کامیابی نہیں ہو گی۔

تاہم ان باتوں کو بین الاقوامی سطح پر نہایت بڑا مقام حاصل ہو گا، اسلامی ممالک میں ان خبروں کی گردش زیادہ ہو گی، عالمی میڈیا، ٹی چینل، اخباری ذرائع، پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا روئے زمین کے سب سے مقدس سرزمین اور پاک ترین مقام پر جہاں کی سیاسی صورتِ حال پہلے سے کشمکش کا شکار تھی، جو عالمی اقتصادی مارکیٹوں میں ریڑھ کی ہڈی شمار ہوتی ہو گی، وہاں سارے مسلمان، امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں خطرے کی اس گھڑی سے متعلق سانسوں کو سنبھالے ہوئے سچے مہدی کی حقانیت کی آخری نشانی کے منظرِ عام پر آنے کے لیے شدت سے منتظر ہوں گے، اس دوران سفیانی کا لشکر اس مٹھی بھر جماعت کے خاتمے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف گامزن

ہو گا۔اس فضا میں سارے لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال زیرِ گردش ہو گا: کیا یہ حقیقی مہدی ہو گا یا پھر گذشتہ جھوٹے مہدیوں کی طرح محض ایک ڈرامہ ہو گا؟

انتظار کی ان گھڑیوں میں دھڑکتے دلوں اور منتظر آنکھوں کے سامنے دو گروہ ہوں گے: ایک تو وہ گروہ ہو گا، جن کا اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہو گا کہ یہی شخصیت امام مہدی ہیں، جب دوسرا گروہ منافق، سیکولر، مخالفِ دین اور امام مہدی کے لیے ہلاکت کی دعائیں مانگنے والی جماعت ہو گی، جو حق کے مقابل کھڑے ہوں گے۔

روایات میں اس بات کا تذکرہ نہیں کہ کتنی مدت امام مہدی مکہ مکرمہ کو اپنی کنٹرول میں رکھے ہوئے ہوں گے اور ان کی بیعت اور سفیانی کے لشکر کے زمین میں دھنسنے کے درمیان کتنا عرصہ لگے گا۔

تاہم بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ طائف کے پہاڑوں کی طرف نکلیں گے اور وہاں کچھ عرصہ کے لیے روپوش ہوں گے، وہاں ظہورِ مہدی کی خبریں سن کر عاشق لوگ پرندوں کی طرح امام مہدی پر ٹوٹ پڑیں گے اور پھر مکہ میں اتر کر حجاز کو فتح کر لیں گے، اس زمانے میں امام مہدی کی سلطنت کے حدود مدینہ منورہ تک پھیلے ہوئے ہوں گے، مہدی مخالف لشکر اپنے ساتھ حجاز کی بقیہ فوج، شام، عراق اور مصری افواج کو لا کر مدینہ منورہ میں امام مہدی کی فوج کے ساتھ قتال کریں گے اور مدینہ منورہ کی عظمت کو پامال کریں گے وہاں سے مکہ کی طرف متوجہ ہوں گے۔

اور امام مہدی کے خاتمے کے لیے سرچ آپریشن کی نیت سے چل پڑیں گے، مگر بیدا کے مقام پر اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے، اور امام مہدی تک نہیں پہنچ پائیں گے، یہ بات یقینی ہے کہ اس معجزہ نما خبر کو سن کر امام مہدی مکہ سے نکلیں گے۔

ہاں البتہ روایات میں اس بات کا تذکرہ ضرور ملتا ہے کہ تحریکِ ظہورِ مہدی کی کامیابی مشرق و مغرب کے کفری لیڈروں کی جانب سے شدید غضب اور غصے کا اظہار شروع ہو گا، جس کی وجہ سے یہ حواس باختہ ہو کر شدید ردِ عمل کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جب حق کا جھنڈا ظاہر ہو گا، تو مشرق و مغرب کے کفار اس پر لعنت کا اظہار کریں گے، میں نے اس کو کہا: وہ کس سے تعلق رکھیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بنی ہاشم سے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ان سے پہلے اہلِ بیت کی جدوجہد میں شریک افراد سے تعلق رکھیں گے۔

اس روایت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے اس مقصد کے لیے باقاعدہ ایک تحریک وجود میں آئے گی، جس کا مقصد بیعتِ مہدی کے لیے تمہیدی لشکر کا تیار کرنا ہوگا، جس میں شرکت کرنے والے بالخصوص اہلِ بیت اور عام طور پر بنو ہاشم شریک ہوں گے، امام مہدی کے ظہور، اس کی بیعت اور اس کی دفاع میں جان کی بازی کے لیے سر توڑ کوشش کریں گے، کیونکہ عالمی کفر کو ان کے اسلامی تحاریک سے سخت پریشانی لاحق ہو چکی ہو گی، اس لیے ان کا مقصد باقاعدہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کی محنت ہو گی۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء میں جب مخالفین کا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، تو نصرت و کامیابی کی بشارت لے کر ایک آدمی آئے گا اور یوں اس بات کی تاکید ہو گی کہ یہی شخصیت امام مہدی ہیں، یہ بات سن کر امام مہدی اپنے ساتھیوں کو کہیں گے جس بات کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، یہ وہی شخصیت ہے۔

مکہ میں امام مہدی لشکر کی ترتیب برابر کریں گے، پھر بارہ (۱۲) یا پندرہ (۱۵) ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوں گے۔

روایات میں اس بات کی بھی تصریح موجود ہے کہ مہدی مخالف شخصیت اس کے بعد ایک اور لشکر تیار کرے گا، جن کا تیار کنندہ وہ شخص ہوگا، جس کے اکثر ماموں زاد بنو کلب اور اہلِ غرب ہوں گے، امام مہدی کے بیعت کرنے والے حضرات کے ساتھ حجازی فوج سے جدا ہونے والے افراد اور کچھ دوسرے رضاکار مل جائیں گے، جو سفیانی کی دوسری بڑی لشکر کو بھی شکست سے دوچار کریں گے، کیونکہ سفیانی کی لشکر میں بیداء کے اندر خدائی سزا کا شکار ہونے والی خسف کی سزا کا رعب ہو گا۔

اور اس جیشِ جرار کے مقابلے میں کھڑے ہونے کی سکت ان میں نہیں ہو گی، مزید برآں حجازی حکومت کا سقوط اور فوج کا امام مہدی کے لشکر کے سامنے اپنی شکست تسلیم کرنا سر فہرست ہو گا۔ شاید خسف کے واقعے کے بعد عرب لشکروں کی کمزوری بھی واضح ہو جائے گی، یہی وہ زمانہ ہو گا جب لوگ یہ آرزو کریں گے، جیساکہ حدیث میں فرمایا: اس وقت لوگ امام مہدی کی تمنیٰ کریں گے اور اس کو تلاش کریں گے۔

کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ مہدی کے واقعے کی کامیابی کے بعد مشرق و مغرب کے لشکروں کا ردِ عمل بہت شدید ہو گا، بعض روایات میں آتا ہے کہ امام مہدی اور اس کے انصار کا مدِ مقابل لشکر مغرب اور اہلِ انجیل ہوں گے، اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی کو مغربی

طاقتوں کا تعاون حاصل ہو گا، یا پھر امام مہدی کی مخالفت میں مغربی طاقتوں سے تحالف ہو چکی ہو گی۔

اس معرکے میں حاضری کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے بار بار تاکید کر کے مسلمانوں کو اس میں شرکت پر ابھارا ہے اور اس سے حاصل شدہ غنیمت کے حصول میں حرص کرنے پر برانگیختہ کیا ہے، جب کہ غنیمت میں ایک رسی ملنے کی بھی نہ چھوڑنے کی ترغیب دی ہے۔

اس روایت میں اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ سفیانی کے لشکر میں عقال یعنی ٹوپی کے اوپر پہننے والی رسی کی اہمیت زیادہ ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لشکر کا یہ لباس سرکاری ہو گا جیسا کہ موجودہ دور میں سعودی فوج "حرس وطنی" اور اردنی فوج "درکِ فوجی" کا لباس ٹوپیوں پر سرکاری طور پر لازمی وردی "شماغ" کے اوپر عقال پہنتے ہیں۔

حق اور باطل کے درمیان جدا کرنے والے اس معرکے کے بعد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں حجاز کی حکومت فتح کریں گے، اس کے بعد حجازی حکومت کے باقی لشکروں کا بھی صفایا ہو گا، اور سفیانی لشکر کے سارے باقیات بھی ختم ہو کر مٹ جائیں گے۔

فتح مکہ کے بعد اہلِ مکہ امام مہدی کی بیعت کریں گے اور مکہ پر مکمل کنٹرول ہو گا، یہ صورتِ حال سفیانی لشکر کے خسف کے بعد نمودار ہو گا، تاہم مملکت کا سیاسی ڈھانچہ، حکومتی ادارے اور دیگر شعبے اس وقت تحلیل ہو کر امام مہدی کے ہاتھ میں آئیں گے، جب سفیانی کے لشکر پر فتح یاب ہو کر معاملات کی بھاگ آپؑ کے ہاتھ میں آئے گی۔

خسف کا واقعہ صرف حجازی حکومت کی شکست اور حجاز کے فتح کا دن نہیں ہو گا، بلکہ در حقیقت یہ یمنی، عراقی، شامی اور مصری حکومت کے سقوط کے لیے بھی خشتِ اول کا کردار ادا کرے گا، باوجود اس کے کہ ان ممالک میں کئی سیکولر، اسلام بیزار جماعتیں اور نبی کریم ﷺ کے آلِ بیت سے دشمنی رکھنے والے مشرق و مغرب کے کفار کے کارندے اور گذشتہ فاسد و ناکام حکومتوں میں شریک افراد کی مخالفت تیز ہوتی رہے گی۔

مگر واقعات کی تبدیلی، بدلتے حالات کے تیور اور مسلسل وقوع پذیر صورتِ حال نے علاقائی سیاست میں تبدیلی کا ایک نیا موڑ پیدا کیا ہو گا، جس کا سرچشمہ امام مہدی کی تائید کرنے والی عوامی طاقت اور اسلامی نظام کے خواہاں قوت ہو گی۔

ان حالات میں بظاہر خلیجی ریاستیں بھی امام مہدی کی قوت کو تسلیم کر کے آپ کے زیرِ نگیں آئیں گی، کیونکہ اس سے پہلے حجازی حکومت ہی در حقیقت سیاسی اثر ورسوخ کا کنٹرول کرنے، ثقافتی اور

سٹر ٹیجک کردار ادا کرنے والی ہو گی، جب حجازی حکومت امام مہدی کے کنٹرول میں آئے گی، تو اس کے بعد سرزمینِ عرب میں ایک نقطے پر قائم ہونے والی ریاست سے ان خلیجی ممالک کا صرفِ نظر کرنا ناممکن ہو گا، کیونکہ ظلم وجبر پر قائم ہونے والی حکومتوں کے عوام بھی نصرتِ مہدی کے جذبے سے سرشار ہوں گے اور اس ایک خلافتی نظام کے ماتحت زندگی گزارنے کے لیے پیاسے ہوں گے، مالی بدعنوانی اور حکومتی جبر اور پیٹرول کی ثروت کا بے جا استعمال کرنے سے تنگ خلیجی عوام آپ کی حکومت کے سایے میں آئیں گے۔

یہ بات فطری طور پر طے شدہ ہے کہ اتنے بڑے رقبے پر اتنی تیزی سے قائم ہونے والی خلافت کو ایک مسلمان حکمران چلانے والا آدمی امام مہدی ہو گا، جس کے ردِ عمل میں شرق وغرب کے کفار کا ردِ عمل بھی بہت بڑا ہو گا، کیونکہ اس کے لیے کئی بنیادی سیاسی خطرے دوچار ہوں گے، جن میں تیل کے "کنویں، باب المندب اور مضیق ہرمز" پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنا ہے۔

جب کہ سب سے خطرناک چیز مغربی تہذیب کے مقابلے میں اسلامی ثقافت و تہذیب کا سامنے آنا ہو گا، یہ بات مغرب کے لیے خطرے کی گھنٹی ہو گی، یہ فتح مغرب ومشرق کے کفار اور یہود ونصاریٰ کے لیے سخت ترین خوف کا پیش خیمہ ہو گا، ان کی راتوں کی نیندیں اڑ جائیں گی اور لرزہ براندام ہوں گے، اس نئی فتح سے ہر کفری حکومت کے کندھوں کا گوشت خوف کے مارے ہل رہا ہو گا۔

گذشتہ صفحات میں امام جعفر صادقؒ کی ایک روایت گزر چکی ہے کہ اہلِ شرق وغرب امام مہدی کے جھنڈے پر لعنت بھیجا کریں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کی حرکت اور حکومت پر لعنت بھیجیں گے۔

قوی اندازہ یہی ہے کہ جب سرزمین عرب میں شرق وغرب کے کفار اپنی اثر ورسوخ کھو بیٹھیں گے، تو قریب کے دریاؤں اور سمندروں میں کفری بحری بیڑے اور ان کے بے شمار جہاز حرکت میں آئیں گے، کیونکہ اب ان کے ہاتھوں سے دھمکانہ ڈرانے کا اختیار نہیں رہے گا، اس لیے یہ اب بھاؤ تاؤ کا آپشن استعمال کریں گے۔ مگر امام مہدی اور ان کے اصحاب کا قوی ایمان اور پختہ یقین ان کی عزم کو مزید قوت دے گا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے سامنے ان کفرتی طاقتوں کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

اب صرف ان کے سامنے یہ ایک اختیار باقی رہ جائے گا کہ یا تو امام مہدی کے مکمل مطالبات تسلیم کر لیں گے اور یا بعض مطالبات مانیں گے، جس کا مطلب یہ ہو گا کہ اس خطے میں اپنی مصلحتوں کی

حفاظت کی خاطر پر امن جنگ بندی کا اعلان کریں گے، کیونکہ انہیں بخوبی یہ اندازہ ہو چکا ہو گا کہ امام مہدی اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اب سرزمینِ فلسطین پر مرکوز ہیں، چنانچہ مذاکرات کی میز پر کامیابی کے بعد بھی چونکہ لشکرِ مہدی کی ہدف کو کفری طاقتوں کی نظروں نے بھاپ لیا ہو گا، اس لیے یہ جنگ بندی بہت جلد ناکام ہو جائے گی، کیونکہ ان کی طرف سے دہشت گردی اور دیگر نام نہاد وضعی قوانین کے نفاذ پر اصرار ہو گا، مگر اس جانب سے اس کے کئی شقوں پر اتفاق نہیں ہوا ہو گا۔

جس میں کفر کے مطلوبہ افراد کی فہرست امام مہدی کی حکومت کے سامنے پیش ہو گی، تاکہ شرائط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کفری لشکر اپنی کاروائیاں جاری رکھیں، مگر امام مہدی ان کے اس مطالبے کو تسلیم نہیں کریں گے، اپنے مطلوبہ افراد کو ہدف بنا کر ڈرون طیاروں سے نشانہ بنائیں گے ان کی کمزوریوں کی پیروی کی جائے گی، اور کئی خفیہ معلوماتی ادارے کھول کر ان کے ارد گرد گھیرا تنگ کر کے ان کی معلومات اکھٹی کی جائے گی۔

اور ان کا دعویٰ یہ ہو گا کہ لشکرِ مہدی کے افراد نے ہمارے سیاحوں کو اغوا کیا ہے اور ہمارے بعض لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے، یا بعض مغربی اور مشرقی نو مسلم ان کے پاس ہیں، وہ ہمیں سپرد کیے جائیں۔

یا پھر یہ دعویٰ کریں گے کہ انہوں نے بے گناہ عوام کو بم دھماکوں میں نشانہ بنا کر قتل کیا ہے، لہذا یہ افراد ہمارے حوالے کیے جائیں، مگر امام مہدی کی حکومت ان کے یہ مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کرے گی اور کہے گی: (والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا) "اللہ تعالی کی قسم! ہم تمہیں اپنے یہ بھائی نہیں دیں گے"۔

اس وجہ سے کفری طاقتیں امام مہدی سے کیے ہوئے معاہدے کو سبوتاژ کریں گے اور یوں یہ معاملہ عالمی جنگ کے لیے پیش خیمہ ہو گا، اس جنگ میں مسلمانوں کو کفری طاقتوں پر فتح نصیب ہو گی، پھر یہ معرکہ فلسطین تک پہنچ جائے گا اور فلسطین کا معرکہ ہو گا اور یوں فلسطین آزاد ہو کر بیت المقدس میں خلافتِ امام مہدی کا دارالخلافہ بنے گا، اس کے بعد ظہورِ مہدی کا سورج پوری آب وتاب کے ساتھ روشن ہو گا۔

روایات کو جمع کر کے مذکورہ بالا صورتِ حال سامنے آتی ہے، اس طرح ساری روایات میں تطبیق بھی ہو گی، کہ ظہورِ مہدی کی تحریک کا آغاز مکہ سے ہو گا اور اس کا ہدف بیت المقدس ہو گا۔ اس

دوران اپنی جدید حکومت کے قیام اور لشکروں کے ترتیب میں ایک زمانہ درکار ہوگا، تاکہ بیت المقدس کی طرف لشکر کشی کی راہ ہموار کرنے کے لیے بھرپور تیاری کی جاسکے۔

نبی کریم ﷺ کے احادیثِ مبارکہ، صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظامؒ کے روایات وآثار میں ظہورِ مہدی کی ساری تحریک کو بیان کرنا، آپ کے تمام نقل وحرکت کو ذکر کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ بنیادی ہدف ان امور کو ذکر کرنا ہے، جو آپ کے تحریک کے منہج کو نقصان نہ پہنچائے اور مسلمانوں کے دلوں میں امید کی کرن روشن ہو۔ ظہورِ مہدی کے وقت مسلمانوں کے ایمان کو قوی رکھنے اور ان کی تائید ونصرت کو جاری رکھنے کے لیے ایک خدائی اعجاز ہوگا۔

راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اپنی نومولود حکومت کے اطراف میں حجاز اور دیگر شہروں کے اندر اپنی مصلحت کے مطابق سفر کریں گے۔

ظہورِ مہدی علیہ الرضوان کی تحریک کا خلاصہ

۱۔ تکوینی طور پر وقوع پذیر واقعات اور حادثات۔

۲۔ ظالم بادشاہ کا امام مہدی اور ان کے پیچھے تتبع وتلاش اور امام مہدی کا ان سے بھاگنا، امام مہدی کے دوستوں کا اداروں کی جانب سے قتل اور امام مہدی کے اہل وعیال چھوٹے بڑے افراد کو جیل میں قید وبندش۔

۳۔ امام مہدی کا ایک دوسرے نام سے ظاہر ہو کر امام مہدی کے معاملے کو مشہور کرنا اور آپ کا اس نام سے شہرت پانا (اور تہمتوں کا نشانہ بننا)

۴۔ آسمان سے امام مہدی کے نام، ولدیت کا یہ آواز بلند ہونا کہ حقِ حکمرانی آلِ محمد کو ہے (سٹیلائٹ چینلوں (سوشل میڈیا) پر امام مہدی کے حقوق کا معاملہ بلند ہونا) اس حقِ حکمرانی کو نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت محمد المہدی کے لیے ثابت کرنا۔

۵۔ اہلِ یمن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اور اہلِ شام وغیرہ کے ساتھ خط وکتابت شروع کریں گے اور آسمان میں منتشر متفرق بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح اللہ تعالیٰ انہیں اکھٹا فرمائیں گے۔

۶۔ جزیرۃ العرب کا حاکم مر جائے گا، اس کی موت کے بعد ان کے آپس میں اختلافات شروع ہو جائیں گے، اہلِ یمن اور اہلِ سعودیہ کے درمیان باہمی قتل وقتال شروع ہو جائے گا۔ سعودی عرب کے تین امراء حکومت پر لڑنا شروع کریں گے اور قبائل بھی لڑنا شروع کر دیں گے۔ سیاہ

جھنڈے مشرق کی جانب سے آئیں گے اور تمہارے ساتھ ایسی لڑائی کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسی لڑائی نہیں لڑی ہو گی۔

۷۔ راستے، تجارتیں اور کاروبار بند ہو جائیں گے، جس کی وجہ سے انتشار عام ہو جائے گا، جس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں حالات کی درستگی سے ناامیدی اور مایوسی پھیل جائے گی۔

۸۔ امام مہدی کی بیعت کے لیے دنیا بھر کے مختلف اطراف سے سات (۷) یا نو (۹) علمائے کرام امام مہدی کی بیعت کے لیے امت کو جمع کرنے اور اس کے منہج پر کام کرنے کے لیے ترتیب وتنسیق اور نظم ونسق کو مرتب کرنا شروع کر دیں گے، اس طرح ہر عالم کے ہاتھ پر تین سو تیرہ (۳۱۳) لوگ بیعت کر لیں گے۔

۹۔ کثرت سے قتل وقتال اور فتنہ کی شدت کے وقت امام مہدی جرش نامی گاؤں سے تیس (۳۰) آدمیوں کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہو گا۔

۱۰۔ حج کے مہینے میں قتل وقتال کے بعد علمائے کرام امام مہدی کو ڈھونڈنا شروع کریں گے۔

۱۱۔ علمائے کرام مکہ مکرمہ میں امام مہدی کے ساتھ ملیں گے، مگر وہ ان کے ہاتھ نہیں آئیں گے، بلکہ ان سے نکل جائیں گے۔

۱۲۔ امام مہدی کا ایک ساتھی اور اہم امور کا نگران تلاشِ مہدی میں نکلنے والے چالیس (۴۰) افراد کے پاس آئے گا۔ ۱۳۔ امام مہدی کی ملاقات کے لیے دس (۱۰) نقباء کو منتخب کریں گے۔

۱۴۔ اگلے دن یہی دس (۱۰) نقباء امام مہدی کے ساتھ طے شدہ مقررہ وقت پر اگلے دن ذی طوی (عتیبیہ جرول اور الزاہر) میں ملاقات کریں گے۔

۱۵۔ یہ لوگ امام مہدی کو بیعت پر مجبور کریں گے، امام مہدی ان کے ساتھ آئندہ رات بیعت کے لیے آنے کا وعدہ کریں گے۔ ۱۶۔ بیعت کے لیے رکن اور مقام کے درمیان حاضر ہوں گے۔

۱۷۔ اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد جن میں عورتیں بھی ہوں گی، یہ سب لوگ بیت اللہ میں پناہ لے کر بیعت کریں گے، جن کی نہ تو بڑی تعداد ہو گی، نہ ساز وسامان ہو گی اور نہ ہی ان کے پاس اپنی دفاع کے لیے کوئی قوت ہو گی، یہ لوگ نہ تو بیعت کی وجہ سے کسی نیند والے کو خواب سے جگائیں گے اور نہ ہی کسی کا خون بہائیں گے۔

۱۸۔ امام مہدی حرم میں خطبہ دیں گے۔

۱۹۔ سٹیلائٹ چینلز پر لوگ امام مہدی کی بیعت کی آواز مشرق ومغرب میں سنیں گے، اس آواز کو سن کر لوگ ڈر جائیں گے۔

۲۰۔ مشرق و مغرب سے امام مہدی کے بعض اصحاب رات کے کچھ حصے میں سفر کر کے بادلوں میں اڑتے ہوئے آئیں گے، جن کے نام ولدیت اور القاب معلوم ہوں گے یعنی جہازوں میں پاسپورٹ اور ویزے کے ذریعے سفر کر کے آئیں گے۔

۲۱۔ امام مہدی اپنے ساتھیوں سمیت طائف کے پہاڑوں میں چھپ جائیں گے۔

۲۲۔ لوگ امام مہدی کو بیعت کے لیے اس طرح تیار کریں گے جس طرح شبِ زفاف کے لیے دلہن کو تیار کیا جاتا ہے، امام مہدی کے پاس اپنے اصحاب اس طرح پہنچ جائیں گے، جیسے کہ پیاسے اونٹ اور فضا میں اڑتے ہوئے پرندے اپنے شکار پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

۲۳۔ کم سے کم اندازے کے مطابق امام مہدی کے پاس بارہ (۱۲) ہزار اور زیادہ سے زیادہ اندازے کے مطابق (۱۵) ہزار افراد کا لشکر جمع ہو جائے گا اور ان کی علامت "امت امت" ہو گی۔

۲۴۔ امام مہدی کے ہاتھوں حجاز فتح ہو گا اور اہلِ یمن ان سے خوش ہوں گے، ان کی بیعت میں داخل ہو کر ان کی حکومت پر صبر و قناعت کریں گے، ان کے پاس ھمدان، خولان اور حمیر کے قبائل آئیں گے۔

۲۵۔ امام مہدی کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا، جو تین دن تک مدینہ کو خراب و ویران کرے گا، اس شہر کی حرمت کو پامال کرنے کے بعد امام مہدی کے خلاف لشکر بھی بھیجے گا۔

۲۶۔ مدینہ کے بیداء یعنی ذی الحلیفہ کے قریب ابیار علی میں یہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

۲۷۔ پوری امت امام مہدی پر متفق ہو جائے گی اور عراق کی لشکر (عصائب) اہل شام کے ابدال اور اہلِ مصر کے نجائب بھی آئیں گے۔

چوتھا حصہ: امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق شبہات کا رد

امام مہدی سے متعلق احادیث پر اعتراضات اور اس سے متعلق ہمارا رویہ:

کیا امام مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت حقیقت ہے یا اپنی طرف سے گڑی ہوئی باتوں کا مجموعہ؟

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے شیخ حمود بن عبداللہ التویجری کے رسالہ الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر پر اپنی تقریظ میں لکھاہے:

میں نے شیخ عبداللہ بن زید بن محمود کے رد میں شیخ حمود کی کتاب پڑھی، یہ کتاب نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے، جس میں امام مہدی سے متعلق علمائے حق کے اقوال اور صحیح، حسن اور ضعیف احادیث کی روشنی میں مدلل کلام کیا گیا ہے، اس کتاب میں ظہورِ مہدی کے عقیدہ کو خرافات اور موضوع احادیث سے ثابت شدہ عقیدہ کہنے والوں پر خوب رد لکھا گیا ہے۔

حدیث "لا مہدی الا عیسی بن مریم" (عیسی ابن مریم کے علاوہ کوئی مہدی نہیں) کا مطلب

احادیثِ مہدی سے منکر بعض حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ دنیا کے حالات مزید خراب ہوں گے اور دنیا کے معاملات پیچھے کی طرف جائیں گے، لوگ بخیل ہوں گے، قیامت شریر لوگوں پر قائم ہو گی اور عیسی بن مریم کے علاوہ کوئی مہدی نہیں۔ [سنن ابن ماجہ، السنن الواردۃ فی الفتن اور جامع بیان العلم وفضلہ میں امام ابن عبدالبر نے روایت کیا ہے]

امام حاکم نے لکھا ہے کہ مستدرک حاکم میں اس روایت کو بطورِ تعجب نقل کیا گیا ورنہ حقیقت میں امام حاکمؒ کے نزدیک بھی یہ روایت صحیح علی شرط الشیخین نہیں۔

اس حدیث کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا مدار محمد بن خالد الجندی ہے، علامہ ذہبیؒ نے امام أزدیؒ سے نقل کیا ہے کہ محمد بن خالد منکر الحدیث ہے۔ امام ابو عبداللہ الحاکمؒ نے اس کو مجہول کہا ہے۔

امام ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں: اس راوی کی حدیث "لا مہدی الا عیسی ابن مریم" ایک منکر روایت ہے۔ امام ابن ماجہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ النبویہ میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، تقریب التہذیب میں حافظ ابن حجرؒ نے اس کو مجہول کہا ہے، علامہ شوکانیؒ نے امام صنعانیؒ کے حوالے سے اس کو موضوع کہا ہے علامہ سیوطیؒ نے العرف الوردی فی أخبار المہدی میں اور علامہ قرطبیؒ نے

التذکرۃ میں اس کو ضعیف کہا ہے۔
شیخ البانیؒ نے السلسلۃ الضعیفۃ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، پھر لکھا ہے کہ قادیانی فرقہ نے اپنے جھوٹے نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لیے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، پھر یہ دعویٰ کیا کہ آخری زمانے میں عیسیٰ ابن مریم میری صورت میں اترا ہے اور اس منکر حدیث کو مستدل بنا کر کہتے ہیں کہ چونکہ عیسیٰ ابن مریم کے علاوہ کوئی نبی نہیں، اس وجہ سے میں ہی مہدی اور عیسیٰ ہوں۔
علامہ ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ ظہورِ مہدی سے متعلق جتنی احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے وہ احادیث صحیح ہیں، جنہیں ابو داؤد، ترمذی، احمد اور دیگر حضرات محدثین نے نقل کیا ہے، پھر لکھتے ہیں: بہت سے فرقے ان احادیث میں غلطی کا شکار ہوئے ہیں، بعض لوگوں نے سنن ابن ماجہ کی حدیث "لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم" سے استدلال کیا ہے حالانکہ یہ حدیث ضعیف ہے ابو محمد بن الولید البغدادی اور دیگر حضرات نے ان احادیث کو موضوعِ سخن بنایا ہے، جب کہ یہ حدیث معتمد نہیں۔ [منہاج السنۃ النبویۃ، لابن تیمیہ]
علامہ ابن تیمیہؒ کے شاگرد علامہ ابن قیم الجوزیہؒ نے لکھا ہے:
امام مہدی کے بارے میں چار اقوال ہیں: پہلا قول: یہ ہے کہ امام مہدی سے مراد مسیح ابن مریم ہے اور وہی حقیقی مہدی ہوں گے۔
اس رائے کے قائلین کی دلیل محمد بن خالد جندی کی حدیث (لا مہدی الا عیسی) سے استدلال کرتے ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں، اور اگر صحیح بھی ہو، تو اس میں اس رائے کی کوئی دلیل نہیں بن سکتی، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ سے قیامت تک سب سے بڑے مہدی ہوں گے۔
دمشق کے مشرقی سفید مینار پر آسمان سے اترنے پر کئی صحیح روایات دلالت کرتی ہیں، آپ علیہ السلام اتر کر کتاب اللہ کے مطابق فیصلے کریں گے، یہود و نصاریٰ کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے، اس زمانے میں ساری کفری ملتیں مٹ جائیں گی۔ اس اعتبار سے حقیقتاً یہ کہنا کہ صرف وہی مہدی ہیں، یہ بات صحیح ہیں، مگر اس کا مراد اس طرح ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: "لا علم الا ما نفع" کہ علم وہی ہے جو نفع دے، اور "لا مال الا ما وقی وجہ صاحبہ" مال وہی ہے جو صاحبِ مال کی عزت اور چہرے کی عصمت کو برقرار رکھے۔ اس اعتبار سے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حقیقی مہدی عیسیٰ ابن مریم ہیں، جو ہدایت میں کامل اور معصوم ہو گا۔ [المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، لابن قیم الجوزیۃ]

حافظ عبدالرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم الشافعیؒ لکھتے ہیں کہ حدیث "لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم" کی ایک اور تاویل مضاف کے حذف کے ساتھ ہوسکتی ہے کہ لا مہدی الا مہدی عیسیٰ یعنی آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں جو مہدی آئیں گے، وہی مہدی حقیقی ہوں گے، ان کے علاوہ جو نیک صالح حکمران اور بادشاہ ہوں گے، جو اگرچہ وہ لغوی معنٰی کے اعتبار سے مہدی ہیں مگر حقیقی مہدی نہیں ہوں گے، اس سے پہلے کوئی مہدی حقیقی نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی صرف مہدی ہے، یہ بات درست نہیں کیونکہ صحیح روایات سے یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عترت میں ہی امام مہدی ہوں گے، لہذا ان روایات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا درست نہیں، بلکہ یہ روایت "لا مہدی الا عیسیٰ" صحیح نہیں۔"

امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق احادیث کی صحت

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے "الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المہدی المنتظر" نامی رسالے پر اپنی تقریظ میں لکھا ہے کہ اس باب میں جتنی بھی احادیث آئی ہیں، ان پر میں نے کافی غور و فکر کیا، جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بارے میں بہت سے احادیث صحیح ہیں، یہ بات کئی ثقہ اور معتمد اہلِ علم نے لکھی ہے، جن میں امام ابوداؤد، امام ترمذی، علامہ خطابی، محمد بن الحسین الآبری، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علامہ ابن القیم، علامہ شوکانی اور دیگر کئی اہلِ علم وغیرہ شامل ہیں۔

شیخ حمود اور دیگر کئی اہلِ علم حضرات نے ان علمائے کرام اور ائمہ حضرات کے کلام اور اقوال کو نقل کیا ہے، جو آخری زمانے میں حضرت حسن بن علیؓ کے اولاد میں محمد بن عبداللہ الحسنی الہاشمی "المہدیٔ المنتظر" کے نکلنے سے متعلق احادیث پر صحیح دلالت کرتی ہے۔

جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مہدیٔ منتظر کہتے ہیں، تو اہلِ علم نے ان کو اس رائے کو بھی قوی دلائل کی روشنی میں باطل اور اس سے متعلق احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ایسے ہی شیعہ حضرات کا اپنے مہدی کے بارے میں جو گمان ہے، اس کو بھی اہلِ علم نے باطل کہا ہے۔

علامہ ابن القیم نے لکھا ہے کہ اس بارے میں اکثر احادیثِ مبارکہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے حضرت حسن بن علیؓ کے نسل سے ایک شخصیت ایسے وقت میں آئیں گے، جب پوری دنیا ظلم وستم سے بھر جائے گی، تو اس کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ [المنار المنیف لابن القیم]

محمد بن الحسین الآبری الحافظ نے لکھاہے کہ اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں روایات درجۂ تواتر اور شہرت تک پہنچ چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے ایک شخصیت کو سات سال حکومت ملے گی، جو پوری روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتر کر دجال کے قتل میں اس کی مدد کریں گے، امام مہدی اس امت کی امامت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔[مناقب الشافعی لمحمد بن الحسین الآبری الحافظ]

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھاہے: فصل: آخری زمانے میں امام مہدی کا تذکرہ: ائمۂ مہدیین اور خلفائے راشدین میں سے ایک خلیفہ ہوں گے، جو سامراء کے غار میں روافض کے عقیدے کے مطابق آنے والے مہدیٔ منتظر کے علاوہ ہوں گے، روافض کے اس عقیدے کا نہ تو کوئی حقیقت ہے اور نہ کسی مشاہدے یا روایت واثر سے ثبوت، ان کے عقیدے میں محمد بن الحسن العسکری مہدیٔ منتظر ہیں، جو پانچ سال کی عمر میں غار کے اندر داخل ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ روایات کی روشنی میں آخر زمانے میں حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول سے پہلے آپؒ کا ظہور ہوگا۔ واضح رہے اس موضوع پر میں نے ایک الگ سے مستقل رسالہ لکھاہے۔ [النہایۃ لابن کثیر]

امام مہدی سے متعلق احادیث کے موضوع یا ضعیف ہونے پر رد:

ابن باز لکھتے ہیں: شیخ حمود نے ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث کے ضعیف یا موضوع ہونے کے خلاف اتنی زیادہ نقول اور معتبر اہلِ علم کا امام مہدی سے متعلق احادیث کے صحیح اور کئی احادیث کے "حسن" ہونے پر کلام ذکر کیا، جس سے ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث متواتر اور قابل استدلال ہونا معلوم ہوتاہے۔ اس کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں پہنچتا کہ یہ روایات ضعیف ہے، جب کہ ان روایات کو موضوع کہنے کا کوئی جواز نہیں پہنچتا۔

یقیناً ان روایات کو موضوع کہنا شانِ رسالت اور شانِ باری تعالیٰ میں بلا سمجھے ایک باطل قول کی بہتان کے سوا کچھ نہیں۔ ان سب امور کے بعد الشیخ عبداللہ بن محمود کے حق میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے اور حق بات کی طرف رجوع کرنے کی دعا ہی مانگ سکتے ہیں۔

شیخ حمود کے کلام میں شیخ عبداللہ بن محمود کے نظریہ پر رد اور اس کے علمی اخطاء پر درست تنبیہات کے علاوہ، کئی بیش بہا علمی فوائد مضمر ہیں، اس عظیم علمی محنت سے حق نظریہ کی تائید اور درست منہج کی تصویب کا ایک وقیع کارنامہ شیخ نے انجام دیا ہے۔

امام مہدی سے متعلق احادیث مبارکہ کے ثبوت پر مذکورہ بالا کلام بیان کرنے کے بعد علامہ ابن باز لکھتے ہیں:

"ظہورِ مہدی کے انکار کے نظریہ پر رد سے متعلق لکھے گئے اس رسالہ پر تقریظ کے ضمن میں شیخ حمود کی تائید اور اپنے قراء کو نبی کریم ﷺ کے احادیث کو بلا وجہ رد کرنے اور ناحق ان کے مقابلے میں کھڑے ہونے سے ڈرایا۔

بلکہ ایک مسلمان کا حق یہ بنتا ہے کہ احادیث مبارکہ کی تعظیم کرے، ہاں اگر سلف صالحین، ائمہ جرح وتعدیل اور حضراتِ محدثین نے کسی حدیث کے تضعیف کی ہو اور یا کوئی بات ان کی رائے میں درست نہ ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن محض اپنی رائے کو بنیاد بنا کر علم سے ناآشنا حضرات علماء کی ناجائز پیروی میں روایات کو رد کرنا بالکل درست نہیں۔

علامہ سفارینیؒ نے امتِ مسلمہ کے کئی حفاظ اور ائمہ ومحدثین سے نقل کیا ہے کہ امام مہدی کا نبی کریم ﷺ کے نسل سے ہونا تواتر سے ثابت ہے، لہذا اس رائے سے عدول کرنا یا دوسرے کسی قول کی طرف توجہ دینے کے کوئی گنجائش نہیں۔

امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق احادیث پر ایمان کا مسئلہ

شیخ حمود تویجریؒ نے لکھا ہے کہ جن صحیح روایات میں آنے والی جن باتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے پیشن گوئی کی ہے، ان پر ایمان لانا ہر مسلمان پر واجب ہے، کیونکہ کلمۂ شہادت "محمد رسول اللہ" کا تحقیقی پہلو یہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحى يوحى حضرت امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ جید سند کے ساتھ جو چیز نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو جائے، تو ہم اس کا اقرار کرتے ہیں اور اگر ہم نے اس کا اقرار نہ کیا، بلکہ اس کو رد کر دیا، یا اس کو بالائے طاق رکھ دیا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) کو اس درخور اعتناء نہیں سمجھا اور اس کو قبول نہیں کیا۔

امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق روایات پر ایمان کے لیے ان روایات کا متواتر ہونا شرط نہیں:

علامہ تویجری نے لکھا ہے کہ مغیبات سے متعلق روایات پر ایمان لانے کے لیے متواتر ہونا شرط نہیں، جیسا کہ اہل بدعت، بعض جمود پسند مقلدین، عصرِ حاضر کے جاہل اور زندیق مزاج افراد کا یہی نظریہ ہے۔ ہر خبرِ متواتر اور خبرِ واحد وغیرہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے صحیح سند سے

ثابت ہو جائے، تو اس پر ایمان لانا واجب ہے، یہ حضراتِ اہلِ السنۃ والجماعۃ کی رائے ہے، اس پر نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث "بلغوا عنی ولو آیۃ۔۔) بھی دلالت کرتی ہے۔[رواہ الامام احمد، والبخاری، والدارمی، والترمذی، من حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، وقال الترمذی: ھذا حدیث صحیح]

اس روایت میں ایک حدیث اگرچہ وہ ایک شخص سے نقل کیا گیا ہو، تو اس کے پہنچانے اور اس کی تبلیغ کا حکم دیا گیا، یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبرِ واحد کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے جب کسی کو خط بھیجتے، تو عام طور پر ایک ہی قاصد کے ذریعے خط بھیجا کرتے اور جن کی طرف خط بھیجتے تو وہ یہ نہیں کہتے کہ ہم چونکہ خبرِ واحد کو مانگتے،

امام دار قطنیؒ نے امام ابو عبداللہ (عبیداللہ بن عبد الصمد بن المهتدی باللہ) سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ خبرِ واحد عمل کو ثابت کرتی ہے۔

کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کا سنتِ فعلی اور تقریری عادل شخص کے خبرِ واحد کے قبول کرنے پر دلالت کرتا ہے۔

جب کہ حضراتِ صحابہ کرامؓ نے ثقہ رواۃ کے خبر واحد کو قبول کر کے اس پر عمل کیا ہے، یہ طریقہ ان کا عہدِ نبوی ﷺ میں بھی تھا اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد بھی یہی طریقہ رہا۔ کسی ایک صحابیؓ سے بھی اس پر نکیر منقول نہیں، گویا کہ یہ اس دور میں اجماعی مسئلہ تھا۔

ایسے ہی دورِ تابعین میں بھی یہی معمول رہا۔ اور جنہوں نے اس دور سے لے کر اب تک آپ ﷺ کی احسان کے ساتھ پیروی کی، ان سب کا ضابط اور عادل کی روایت کے بارے میں یہی معمول رہا ہے، اس مسئلے میں بعض بدعتی فرقوں سے مخالفت اگرچہ ثابت ہے، مگر ان کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔

ان دلائل کی رو سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ظہورِ مہدی کا مسئلہ احادیث سے تواترِ معنوی کے ساتھ ثابت ہے، علامہ شوکانیؒ نے لکھا ہے کہ ظہورِ مہدی کے بارے میں وارد احادیث کا جانچنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پچاس (۵۰) روایات ہیں، جن میں بعض صحیح، بعض حسن اور بعض ایسی ضعیف اسانید سے مروی ہیں، جن کی ضعف کا تدارک ممکن ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایات بغیر شک وشبہ کے متواتر ہیں۔

علامہ سفارینیؒ نے لکھا ہے کہ ظہورِ مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں، جو تواترِ معنوی تک پہنچ چکی ہیں، اسی وجہ سے علمائے اہلِ السنۃ نے اس کو اپنے عقیدے کے اہم مسائل میں شمار کیا

ہے۔[لوامع الأنوار البهية، للسفاريني]

علامہ ابن باز نے لکھا ہے کہ امام مہدی کا آنا ایک طے شدہ امر ہے، جو مشہور، بلکہ ایسی روایات سے ثابت ہے، جو مل کر تواتر تک پہنچتی ہے، اس وجہ سے کئی اہلِ علم نے اس مسئلے کے کثرتِ طرق، مختلف الفاظ، کئی رواۃ، متعدد صحابہ کرامؓ اور متنوع کتب وغیرہ میں وارد ہونے کی وجہ سے اس کو تواترِ معنوی کہا ہے۔

علامہ برزنجیؒ نے لکھا ہے کہ امام مہدی کے آنے، آخری زمانے میں ان کے ظہور، نبی کریم ﷺ کے عترت، سیدہ فاطمہؓ کے اولاد میں ہونے سے متعلق روایات تواترِ معنوی تک پہنچ چکی ہیں، جن سے انکار کی صورت درست نہیں۔ [الاشاعة لمحمد البرزنجي]

امام مہدی کے بارے میں ضعیف احادیثِ مبارکہ سے استدلال کا حکم

علامہ شوکانی، علامہ ابن القیم اور دیگر کئی اہلِ علم نے لکھا ہے کہ امام مہدی کے بارے میں کئی احادیث صحیح، بعض حسن، بعض قابل اصلاح ضعیف اور کئی روایات موضوع بھی ہے، جن روایات کی سند درست ہو، چاہے وہ صحیح لذاتہ ہو، یا لغیرہ ہو۔ ایسے ہی جو روایات ضعیف ہو، مگر دوسری روایات سے مل کر ان کے ضعف کا ازالہ ممکن ہو، تو اہلِ علم کے نزدیک ایسی روایات قابلِ استدلال اور معتبر ہے۔

علامہ تویجری نے لکھا ہے کہ بعض پیشن گوئیوں کا تذکرہ صرف ضعیف روایات میں ہے، مگر ان روایات میں مذکورہ کئی امور کے مصداق کو پورا ہوتا ہوا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں، جس سے ان روایات کی صحت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خارجی مشاہدہ کرنے کے بعد یہ کہنا کسی بھی طرح غلط نہ ہوگا کہ یہ روایت ثابت اور ضرور مشکاۃ نبوت سے نکلے ہوئے حروف ہیں۔

مزید یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے اپنے اس مجموعے میں کئی ضعیف احادیث کو ذکر کیا ہے، مگر ذکر کرنے کی وجہ یہی ہے کہ یہ روایات نفس میں واقع اور خارجی مصداق کے حامل ہیں۔[اتحاف الجماعة، حمود التویجری]

امام عراقیؒ نے لکھا ہے کہ جن روایات کا سند موضوع نہ ہو، تو عقائد واحکام کے علاوہ امور میں ان کی وجہِ ضعف بیان کیے بغیر ان کو ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہی بات ائمۂ محدثین میں سے ابن مہدی، احمد، ابن المبارک اور دیگر کئی محدثین نے تفصیل سے بیان کی ہے۔[ألفية العراقي في علوم الحديث، ابو الفضل زين الدين العراقي]

جمہور کے نزدیک ظہورِ مہدی کے بارے میں ضعیف روایات پر عمل کرنے کا حکم

امام سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ اہلِ حدیث کے نزدیک موضوع روایات کے علاوہ ضعیف اسانید کو باری تعالیٰ کے صفات کے علاوہ میں بیان کرنے کے بارے میں نرمی کرنا درست ہے۔

ابن ناصر الدین نے لکھا ہے کہ کئی سلف وخلف حضرات جن میں ابن المبارک، ابن مہدی، احمد وغیرہ حضرات نے ترغیب وترہیب، فضائل اعمال، قصص، امثال، مواعظ اور احکام عقائد کے علاوہ میں ضعیف اسانید والی روایات کو لینا درست ہے، ایسے جمہور کے نزدیک ایسے امور میں ضعیف روایات کو لینا اور ان پر عمل کرنا جائز ہے۔

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ میں نے یہ سوچا کہ اُوزاعی کی حدیث ضعیف ہے، کیونکہ وہ منقطع اور اہلِ شام کے مرسل روایات سے بھی استدلال کرتے ہیں۔

علامہ لکھنویؒ نے لکھا ہے: "جاننا چاہیے کہ فضائل اعمال وغیرہ میں حدیثِ ضعیف کو قبول کرنے کا قول امام احمد بن حنبلؒ اور دیگر کئی حضراتِ محدثین کا ہے، یہی قول ابن سید الناس نے اپنی سیرت میں، ملا علی القاریؒ نے الحظ الاوفر اور کتاب الموضوعات میں، علامہ سیوطیؒ نے المقامة السندسية اور التعظيم المنة، طلوع الثريا میں، علامہ سخاویؒ نے القول البدیع میں، علامہ عراقی نے اپنی الفیہ میں، علامہ نوویؒ نے الاذکار اور التقریب میں، الفیہ کے شراح نے جن میں علامہ سخاویؒ، شیخ الاسلام زکریا الانصاری، حافظ ابن حجر، ابن الہمامؒ نے اپنی کتاب تحریر الاصول اور فتح القدیر میں اور ان کے علاوہ دیگر کئی متقدمین ومتاخرین نے اپنی کتب میں ضعیف روایات سے استدلال کو جائز قرار دیا ہے۔

امام مہدی کے بارے میں اسرائیلی روایات:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ، ترجمہ: بنی اسرائیل سے روایت نقل کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جھوٹی بات بیان کرنے کی اجازت نہیں، یہ بات تو معلوم ہے، مگر بنی اسرائیل کی جن باتوں کے بارے میں ہمیں جھوٹ اور خلافِ حقیقت کا علم نہ ہو، تو ان باتوں کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، اسی بات کو ایک اور حدیث میں بیان کیا: "جب اہل کتاب تمہیں ایک چیز کے بارے میں خبر دیں، تو نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب۔ یعنی جن روایات کے سچا ہونے کا یقین ہو، تو نہ ان کو لینے کا حکم ہے اور نہ ہی ان سے روکنے کی بات کی گئی ہے۔

میں کہتا ہوں: موجودہ زمانے میں انبیائے بنی اسرائیل کی جن روایات کی تصدیق کا مشاہدہ ہم اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں، تو ان میں اپنی رائے اور جھوٹ کا سرے سے کوئی احتمال نہیں، بلکہ واقع ان روایات کے سچا ہونے کی یقین دہانی دے رہا ہے، ایسے میں ان مغیبات سے متعلق پیشن گوئیوں کو انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف منسوب کرنا زیادہ بلیغ معلوم ہوتا ہے۔

عالم اسلام کا مظلوم راوی: نعیم بن حماد کے حالات:

نعیم بن حماد کے بارے میں بعض علمائے کرام کے اقوال کو ذکر کیا جاتا ہے، کیونکہ ملاحم اور فتن کے کئی مباحث، بالخصوص دورِ مہدی سے پہلے اور بعد کے واقعات میں اکثر علمائے کرام انہی سے لیتے ہیں، ان کے اکثر روایات اہلِ کتاب کے مسلمان علماء واحبار سے مروی ہیں، جن میں کعب احبار اور وہب بن منبہ کے نام سرِ فہرست ہیں۔

علامہ ابن عبد البر نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ کعب احبار نے کئی حضرات صحابہ کرام اور عبادلہ وغیرہ سے روایات سنے ہیں۔

میمونی نے امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ مسند میں پہلی کتاب ہمیں نعیم بن حماد کی ملی ہے۔

امام ابو بکر الخطیبؒ نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے مسند کی جمع اور اس ترتیب پر کتاب نعیم بن حماد بتائی جاتی ہے۔ یہی بات ابن الجوزیؒ نے المنتظم میں بھی لکھی ہے۔

تقریب التہذیب میں علامہ ابن حجر العسقلانیؒ نے نعیم بن حماد کے حالات میں لکھا ہے: نعیم بن حماد ابن الحارث الخزاعی، ابو عبداللہ المروزی، نزیل مصر، صدوق راوی ہے، مگر اس کو خطا زیادہ ہو جاتا ہے۔ فقیہ اور فرائض کا ماہر ہے۔ دسویں طبقہ میں سے ہے۔ صحیح قول کے مطابق ۲۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

ابن معین، امام احمد بن حنبل نے اس کو ثقہ کہا ہے۔ ابن ابی حاتمؒ نے ان کا مرتبہ "صدق" کا بتلایا ہے۔ دار قطنیؒ نے ان کو امام فی السنۃ اور زیادہ وہم والا راوی کہا ہے۔

کتاب الفتن کے محقق ابو عبداللہ، محمد، محمد عرفۃ نے ان کو ثقہ، متہم، ضعیف اور درمیانہ قول اختیار کرنے والے ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال نقل کر کے بطورِ خلاصہ یہ کلام ذکر کیا ہے:

۱۔ یہ ثقہ راوی ہے، اور اس کی تائید اس قاعدے سے ہوتی ہے کہ جب ایک متشدد امام کسی راوی کی توثیق کرے، تو اس راوی کی حدیث مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۲۔ جس امام نے ان کو صدوق کہا، تو اس کی بات بھی ان شاءاللہ درست ہے۔ اور اس کی تائید اس قاعدے سے ہوتی ہے کہ مختلف فیہ راوی کا مرتبہ "حسن" سے کم نہیں ہوتا۔ میمونی نے امام احمدؒ

سے نقل کیا ہے کہ مسند میں پہلی کتاب ہمیں نعیم بن حماد کی ملی ہے۔

۳۔ جن ائمہ جرح وتعدیل نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ "أخطا"، "وھم" یہ حالت بہت سے رواۃ کا ہے، اس کی وجہ سے زیادہ مرویات کی یاداشت اور حفظ ہوتا ہے، جس میں خطا ہو جانا انسانی فطرت کا عمل دخل ہے۔

۴۔ بعض نے ان کی روایات کے بارے میں لکھا ہے کہ نعیم بن حماد غیر ثقہ راویوں سے اخذ کرتا ہے، حمود تویجری نے ان حضرات پر بطورِ رد لکھا ہے، جو "نعیم بن حماد" کے بارے میں کہتے ہیں: "ھذا من أوابدہ" یہ روایت اس کے شاذ آراء میں سے ہے۔ یہ بات نعیم بن حماد کے بارے میں صادق نہیں آتی، کیونکہ وہ نہ تو کذاب ہے اور نہ ہی متروک، اگر کہیں وہ کذاب یا متروک ہوتے، تب ان کے بارے میں تو یہ بات درست ہوتی، مگر ایسا ہر گز نہیں۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نعیم بن حماد کو امام احمد، ابن معین اور امام عجلیؒ وغیرہ حضرات نے ثقہ کہا ہے۔ اور جب کسی راوی کے بارے میں امام احمد اور یحیٰ بن معین کسی کے بارے میں توثیق کرے، تو اس راوی کی قبولیت کے لیے یہ کافی ہے۔

امام ابو حاتم نے انکو حماد صدوق کہا ہے۔امام بخاری اپنے صحیح میں، امام مسلم نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں ان سے روایت لیا ہے، ایسے ہی ابن معین اور امام ذہلی نے بھی ان کے روایات کو نقل کیا ہے۔ جس راوی کی روایت اس مرتبے کی ہو، کہ اس سے اتنے جلیل القدر ائمہ احادیث روایت کرتے ہیں، تو اس کی روایت "مقبول" ہو گی۔ نعیم بن حماد کے بارے میں اگر کوئی مزید تحقیق دیکھنا چاہے، تو شیخ فاضل عادل حسن امین کا رسالہ "الراوی المظلوم نعیم بن حماد" مطالعہ کریں۔[اتحاف الجماعۃ، حمود التویجری]

امام مہدی سے متعلق روایات کیا کعب احبار اور وہب بن منبہ کی وضع کردہ ہیں؟

عبد العلیم البستوی نے لکھا ہے کہ عام لوگوں کی یہ عادت ہے، جب بھی ان سے علاماتِ قیامت، فتن اور عالمی جنگوں کے بارے میں پوچھا جاتا ہے، تو بغیر کسی تحقیق، مطالعہ اور جانچ پڑتال کے کہتے ہیں کہ یہ کعب احبار اور ان جیسے دیگر نو مسلم یہودی احبار کی وضع کردہ روایات ہیں۔

لیکن یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے، بالخصوص ظہورِ مسئلہ کے مسئلے میں میرے نزدیک جتنی بھی روایات، احادیث وآثار صحیح اور ثابت ہیں، ان میں کوئی ایک روایت بھی کعب اُحبار کی نہیں اور نہ ہی اس طریق سے کوئی روایت مروی ہے، ان کی سند سے جتنی آثار ہیں، ان میں کوئی اثر بھی صحیح نہیں، ہاں البتہ ایک روایت وہب بن منبہ کی طریق سے مروی ہے۔[الأحادیث الواردۃ فی المہدی

فی میزان الجرح والتعدیل، عبد العلیم بن عبد العظیم البستوی]

کعب اُحبار رحمہ اللہ کے حالات:

کعب بن ماتع الحمیری، ابو اسحٰق، آپ کعب احبار سے مشہور ہے، اصلاً یمنی تھے، مگر شام میں سکونت اختیار کی، نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، خلافتِ ابی بکرؓ یا خلافتِ عمر میں اسلام لائے۔

ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے، حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخری دور میں سن ۳۲ھ میں ان کا وفات ہوا، بخاری، مسلم، ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے تفسیر میں ان سے روایت لیا ہے۔

ابن حجرؒ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

یہ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرتے اور نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے، جب کہ بنی اسرائیل کی روایات لینے میں کوئی حرج نہیں۔

آپ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیٹھتے، اس وجہ سے شیعہ کا ان کے بارے میں ایک خاص موقف ہے۔

اگرچہ ان کا شمار کتبِ سابقہ اور تورات کے علماء میں ہوتا ہے، مگر روایت میں ان کا مرتبہ ثقہ کا ہے۔

کتبِ سابقہ کی روایات میں بھی متہم نہیں، امام عجلیؒ، امام نسائی، ابو زرعہ اور ابن حبان وغیرہ ائمہ نے ان کی توثیق کی ہے۔

سوائے امام فلاس کے، انہوں نے جرح کر کے کوئی سبب بیان نہیں کیا، اس وجہ سے جمہور ائمہ کی توثیق کے مقابلے میں ان کی بلا سبب کیے جرح معتبر نہیں، اس وجہ سے ائمہ حدیث نے ان کی جرح کی طرف کوئی توجہ نہیں دی، علامہ ابن حجرؒ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں: وہ ثقہ اور سچے راوی ہیں، اسرائیلی کتب سے زیادہ روایات بیان کرتے ہیں۔ ان کی روایات اور احادیث حجت اور قابلِ استدلال ہیں، ایسے ہی اسرائیلیات بھی اسی طرح قابلِ استدلال ہیں، جیسے کہ دیگر روایات کا حکم ہے۔

وہب بن منبہ رحمہ اللہ کے حالات:

کتبِ سابقہ کے ماہر، قصص اور اخبار کے راوی، اسلام میں سب سے پرانے مصنف اور ماہرِ کتب ایک جلیل القدر تابعی تھے، جنہوں نے تسلسل اور پابندی کے ساتھ علم کے حصول، نشر و اشاعت اور عبادت کے لیے دنیا سے بے رغبتی کا اہتمام کیا۔ سیرت نگاروں نے ان کو تیسرے طبقے کے تابعین میں شمار کیا ہے، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، اور ابن ماجہ نے تفسیر میں ان کی روایات کو لیا ہے۔

کیاامام مہدی سے متعلق روایات شیعوں کے وضع کردہ ہیں؟

عبد العلیم البستوی نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ امام مہدی کے بارے میں جتنی احادیث ہیں، وہ ساری کی ساری شیعوں کی وضع کردہ ہیں، یا کم از کم ان میں کسی ایک راوی پر تشیع کا الزام ضرور ہے، لہذا اس موضوع سے متعلق روایات کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے، کیونکہ ان روایات کے بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گویا کہ ان کی بدعت کی تائید کرنا ہے اور یوں ان پر جو تہمت ہے، وہی روایت بیان کرنے والے پر بھی آسکتی ہے، لیکن مندرجہ ذیل تشریح کی وجہ سے یہ شبہہ درست نہیں:

اہلِ بدعت اور ان کی روایات:

اہلِ بدعت کی روایت کو قبول کرنے یا قبول نہ کرنے کے بارے میں علمائے حدیث کے چار اقوال ہیں:

۱۔ان کی روایت بالکل قبول نہیں کی جائے گی، یہ امام مالکؒ کا مذہب ہے، چنانچہ انہوں نے لکھا ہے: "اہلِ مدینہ میں کئی اہلِ علم سے کوئی ایک روایت بھی نہیں لی، ان میں بعض سے روایت لیا جاتا تھا، ان کی کئی قسمیں تھیں: بعض اپنی علم کے علاوہ دوسری باتوں میں جھوٹ بولتے تھے، تو ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کی روایت کو چھوڑ دیا۔

بعض کو اپنی مرویات کا علم نہیں تھا، بلکہ ان سے جاہل تھے اور میرے نزدیک جاہل لوگوں سے روایت لینے کی وقعت نہیں تھی، بعض روایوں کا عقیدہ درست نہیں تھا۔

اشہب لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ سے روافض کے بارے میں پوچھا گیا: تو آپ نے فرمایا: نہ تو ان سے بات کرو اور نہ ہی ان سے روایت لو، کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، یہی رائے امام ابو بکر الباقلانیؒ اور ان کے متبعین کی ہے، ان سے امام آمدیؒ نے نقل کی ہے اور ابن حاجبؒ نے اس رائے کو درست کہہ کر اسی کو راجح کہا ہے۔

۲۔اہلِ بدعت کی روایت قبول ہو گی، اگرچہ وہ کفار ہو یا تاویل کر کے فساق ہو، یہی رائے اہلِ نقل اور متکلمین حضرات کی ہے۔

۳۔جھوٹ کو حلال نہ سمجھنے والے کی روایت قبول ہو گی، یہ قول امام شافعیؒ کا ہے، ان کے نزدیک خطابیہ کے علاوہ دیگر اہلِ بدعت کی روایت قبول ہو گی، کیونکہ ان کے نزدیک اپنے ہم رائے لوگوں کے حق میں جھوٹی گواہی بھی قابل قبول ہو گی۔ یہی رائے ابن اَبی لیلیٰ، سفیان ثوری اور قاضی ابو یوسفؒ کی بھی ہے۔

۴۔ جو بدعتی اپنے بدعت کی طرف دعوت دے، اس کی روایت قبول نہ ہو گی اور جو بدعتی داعی نہ ہو، تو اس کی روایت قبول ہو گی۔ یہی قول امام احمدؒ کا ہے، جو عبد الرحمن بن مہدی، یحیٰ بن سعید القطان اور دیگر حضرات کا مذہب ہے۔
امام ابو داؤدؒ لکھتے ہیں: میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ قدریہ سے روایت لکھی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، جب وہ اپنے نظریہ کی طرف دعوت نہ دیتا ہو۔
عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ابو معاویہ الضریر وہ مرجئہ تھے، اس سے آپ روایت نقل کرتے اور شبابہ بن سوار قدریہ ہے، اس سے روایت نہیں لیتے؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ ابو معاویہ اپنے ارجاء کی طرف دعوت نہیں دیتے تھے، اور "شبابہ" اپنے عقیدۂ قدر کی طرف دعوت دیتا تھا۔
امام عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں: جو شخص ایک رائے رکھتا ہو، مگر اس کی طرف لوگوں کو دعوت نہیں دیتا، تو اس کی روایت کو نقل کیا جائے گا اور جو راوی ایک بدعتی نظریہ رکھتا ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بلاتا ہو، تو اس کی روایت کا حکم یہ ہے کہ اس کو نہ لیا جائے۔
علامہ ابن الصلاحؒ لکھتے ہیں کہ جس شخص کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہ ہوتی ہو، تو اس کی روایت قبول کرنے کے بارے میں اختلاف ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس کی بدعت کفر کی حد تک پہنچ چکی اور اس وجہ سے اس کی تکفیر ہوئی ہو، تو اس کی روایت میں اتفاق ہے، کوئی اختلاف نہیں، حالانکہ ایسا نہیں۔
حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ جس بدعت کی وجہ سے کسی کی تکفیر ہوئی ہو، تو اس کی روایت کو قبول کرنے میں کوئی اشکال نہیں۔
علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ جمہور ایسے شخص کی روایت قبول نہیں کرتے۔ شیخ معلمی لکھتے ہیں کہ روایت کی قبولیت کی شرط اسلام ہے، لہٰذا ایسی بدعت جس کی وجہ سے کوئی شخص کافر ہو جائے، تو اس کی روایت قبول نہیں ہو گی۔
اور علامہ نوویؒ نے ایسے شخص کی روایت قبول نہ کرنے پر اجماع نقل کیا ہے، البتہ علامہ سیوطیؒ نے اس دعویٰ پر نکیر کر کے لکھا ہے کہ یہ اجماع کا دعویٰ کرنا قابل تسلیم نہیں، کیونکہ بعض حضرات تو ہر قسم کے بدعت میں مبتلا شخص کی روایت کو مطلقاً قبول کرتے ہیں، جب کہ بعض ایسے بدعتی کی روایت نہیں لیتے جو جھوٹ بولنے کو حلال سمجھتا ہو، اس کے علاوہ ہر بدعتی کی روایت کو قبول کرتے ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ عام طور پر ہر فریق

دوسرے کی بدعت پر رد کر کے اس کی بدعت کو آخری حد تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، بعض تو مبالغہ سے کام لے کر اپنے فریقِ مخالف کی تکفیر تک کر لیتا ہے۔ اب اگر یہ قول بغیر قیود کے تسلیم کر لیا جائے، تو اس طرح سارے گروہ کافر ہو جائیں گے۔

بہر حال معتمد قول یہ ہے کہ جو شخص ضروریاتِ دین کا قائل ہو اور تواتر کے ساتھ منقول سارے امورِ دین کو تسلیم کرتا ہو، ان میں سے کسی ایک حکم کا انکار نہ کرتا ہو، اور اس راوی کا حافظہ درست ہو، تقویٰ وغیرہ میں صحیح ہو، تو ایسے شخص کی روایت کو قبول کرنے سے کوئی مانع نہیں۔

اور اگر کوئی شخص ایسا نہ ہو یعنی یا تو ضروریاتِ دین میں سے کسی حکم کا منکر ہو یا تواتر کے ساتھ منقول امورِ دین میں سے کسی حکم کا انکار کرتا ہو، تو اس کی روایت قبول نہ ہو گی۔ ایسے ہی جو مبتدع جھوٹ بولنے کو حلال سمجھتا ہو، تو ہمیشہ اس شخص کی روایت قبول نہ ہو گی۔

شیخ احمد شاکر لکھتے ہیں: جھوٹ کو حلال سمجھنے کے ساتھ اس کی طرف دعوت دینے کی شرط نہیں، بلکہ یہ قید ہر راوی میں معروف ومشہور ہے کہ کسی راوی پر ایک مرتبہ جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے، تو ہمیشہ کے لیے اس کی روایت قابل قبول نہ ہو گی۔

اس تناظر میں جھوٹ بولنے کو حلال سمجھنے والے اور جھوٹی گواہی والے شخص کی روایت کو بطریقہَ اولیٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ کسی بدعتی میں روایت کی قبولیت کے سارے شرائط پورے طور پر موجود ہوں، تو اس کی روایت لینے کا کیا حکم ہے؟ امام جوزجانیؒ اور امام ابن قتیبہؒ نے اس کے ایک اور شرط بھی لگایا ہے کہ اس روایت میں اپنی بدعت کی طرف دعوت دینے والا بدعتی نہ ہو، اور یہ روایت اس کی بدعت کی تائید نہ کرتا ہو۔

امام جوزجانیؒ نے لکھا ہے کہ بعض رواۃ جو قول کے سچے اور فعل و عمل کے پکے ہو، اگرچہ وہ اپنی بدعت کی وجہ سے منہجِ حق اور جادۂ صدق میں حضراتِ اہل السنۃ والجماعۃ سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں، مگر وہ روایت نہ تو منکر ہو اور نہ ہی ان کی بدعت کی تائید کرتی ہو، تو ایسے راوی کی روایت لی جائے گی۔

اور امام ابن قتیبہؒ نے لکھا ہے کہ جو بدعتی اگرچہ جھوٹ سے بچتا ہو، تحریف اور کلام میں کمی بیشی سے اجتناب کرتا ہو، مگر جو حدیث بیان کر رہا ہو، وہ اس کی رائے کی تائید، اس کے مسلک کی توضیح اور خواہش وپسند کی ترجمانی کرتا ہو، جب کہ اس کی دلی آرزو یہی ہو، کہ جادۂ مستقیم اور راہِ حق میرا حق عقیدہ ہے اور قربتِ خداوندی کے حصول کے لیے اس میں ہر طرح کی مضبوطی اور ثابت قدمی ہی زینۂ حقیقی ہے۔ مذکورہ بالا مبتدع کی روایت قبول نہ ہو گی۔

ان دونوں حضرات کی یہ آراء کے بارے میں مندرجہ ذیل نکات زیر غور لانے ضروری ہیں:
ا۔ جمہور حضراتِ ائمہ نے یہ شرط نہیں لگائی۔
۲۔ جب ایک بدعتی راوی کی روایت اس کے عقیدے، تحریف، کمی وبیشی کے موافق ہو اور بالفرض اس وجہ سے جھوٹ کا تہمت ہو، تو اب اس کی دیگر ساری روایات کو اس بنیاد پر مسترد کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہی نکتہ حضراتِ اہل السنۃ اور دیگر فقہی مذاہب، کلامی مباحث اور دیگر معتبر اکابر کی طرف سے بھی اپنی مسلک وغیرہ کی تائید کے لیے روایات کا بیان کرنا لازم آئے گا۔ مثلاً حنفی اور شافعی اپنی مسلک کی تائید کے روایت بیان کرنے کا تہمت آئے گا۔ اور جس سے یہ فعل ایک بار عمداً سرزد ہو جائے، تو یوں اس کی ساری روایات رد کر جانی چاہیے اگرچہ اس کی عدالت ثابت ہو۔
۳۔ ائمۂ حدیث نے کسی راوی کی روایت کو قبول کرنے کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ راوی عادل اور ضابط ہو۔ اور عدالت سے مراد نفسِ انسانی میں وہ ملکہ ہے، جو انسان کو کبائر کے ارتکاب سے روکنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ عدالت میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ خلافِ مروءت امور سے اجتناب اور جھوٹ سے مکمل پرہیز شامل ہے۔
جب ائمۂ حدیث، حضراتِ نقاد اور جرح وتعدیل کے ائمہ کسی راوی میں مذکورہ بالا صفات دیکھ کر گواہی دیں، تو ایسے راوی کی قبول ہونی چاہیے، چاہے روایت کی قبولیت سے اس کی بدعت کو تقویت ملتی ہو، یا اس کی بدعت کو تقویت نہ ملتی ہو، کیونکہ جب ایک مرتبہ کسی راوی کی عدالت ثابت ہو جائے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ عدالت ساری روایات میں جاری ہو گی اور اگر کسی راوی کی عدالت میں شک ہو، تو اب بغیر کسی تفریق کے اس کی ساری روایات کو رد کیا جائے گا۔
اور اگر امام جوزجانی اور امام ابن قتیبہ کی بات درست ہو اور اس کو مان لیا جائے، تو اس طرح کسی ایک راوی کی روایت چاہے وہ اہلِ السنۃ میں سے ہو یا مبتدعہ میں، کسی ایک کی بھی روایت قبول نہ ہو گی۔
خلاصہ کلام یہ ہے کہ روایت کی قبولیت کا مدار عدالت اور ضبط پر ہے، عقیدے اور دیگر امور پر نہیں، ہاں اگر کوئی ایسا عمل یا عقیدہ ہو، جس کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے نکلتا ہو، تو پھر وہ راوی زیرِ بحث نہیں۔ یہی نظریہ متقدمین ومتاخرین حضراتِ علمائے کرام کا ہے۔
جہاں تک فسق کی وجہ سے بعض ائمۂ حدیث کی طرف سے مبتدعہ کی روایت قبول نہ کرنے کی بات ہے، تو یہ فیصلہ حکمِ شرعی پر مبنی نہیں تھا، بلکہ بدعتی راوی کی علوِ مرتبت، تعظیمِ شان، قدر

ومنزلت کی برتری اور لوگوں کی نظروں میں اس سے روایت نہ لینے کی ایک توجیہ اور مصلحت پر مبنی احتیاطی پہلو تھا اس سے زیادہ کوئی حکم وغیرہ نہیں تھا، کیونکہ اس طرح جب سارے لوگ ان بدعتی رواۃ سے روایت لینے کے لیے جمع ہوں گے، تو یوں عام لوگوں کی نظروں میں ان کی شان وشوکت زیادہ ہو جائے گی اور بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

اس سے قطعِ نظر امام بخاریؒ نے عمران بن حطان سے روایت لی ہے، اگرچہ وہ خارجی نظریات کا حامل تھا اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا تھا اور عبد الحمید بن عبدالرحمٰن الحمانی مرجئہ نظریات رکھتا تھا اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا تھا، مگر حضراتِ شیخین بخاری و مسلم نے ان سے روایت لی ہے۔

علامہ خطیب بغدادیؒ نے لکھا ہے: "اہل بدعت اور خواہش پرست جماعتوں سے تعلق رکھنے والے راویوں کی احادیث کو نقل کرنے اور ان کو بطورِ استدلال پیش کرنے کے بارے میں جن امور سے استدلال کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

حضراتِ صحابہ کرامؓ نے خوارج، دیگر فرق کے لوگوں اور فساق کی روایات اور ان کی گواہیوں کو تاویل کی بنیاد پر قبول کیا، یہی طرزِ عمل تابعین اور سلف صالحین کا رہا، ان کے بعد آنے والے اکابرینِ امت نے بھی یہی طرزِ عمل اپنایا، ایسے ہی سلف صالحین نے جب ان مبتدعہ کا رویہ دیکھا کہ یہ لوگ جھوٹی باتوں سے احتراز کرنے، سچائی کی عادت، مذموم اور قبیح راستوں پر نہ چلنے، ناجائز افعال وامور سے اجتناب، شکوک وشبہات اور متعلقہ غیر شرعی امور سے دوری وغیرہ ان میں موجود ہیں اور ساتھ ساتھ اپنے مدِ مقابل لوگوں کے نظریات کے خلاف روایات بھی نقل کرتے ہیں۔

تو اکابرین حضراتِ محدثین کا ان کی روایات کو لینے کا بھی معمول رہا، جیسے کہ عمران بن حطان خارجی، عمرو بن دینار قدری اور تشیع وغیرہ نظریات رکھنے والا، عکرمہ اباضی نظریات کا حامل اور ابن اَبی نجیح معتزلی تھا، مگر پھر بھی ان سے روایات نقل کیے جاتے۔

ایسے ہی قدیم وجدید بے شمار ایسے لوگ موجود ہیں، جن کی روایات کو نقل کیا جاتا ہے، ان کی احادیث کو بیان کیا جاتا ہے اور ان سے استدلال بھی ہوتا ہے، حتی کہ یہ بات اجماع کے حد تک پہنچ چکی ہے کہ اہلِ بدعت سے روایت نقل کی جاسکتی ہے۔

اور اس کے لیے اکابرین کا یہ عمل بطورِ استدلال نقل کیا جاتا ہے۔ حق بات بھی یہی ہے کہ ظنی امور میں درستگی کا معاملہ ان جیسے استدلالات سے قوی اور مضبوط ہو سکتا ہے۔"

خطیب بغدادیؒ نے اس بارے میں ائمہ حدیث کے متعدد اقوال نقل کیے ہیں:
علی بن المدینیؒ کہتے ہیں کہ میں نے یحیٰ بن سعید القطان کو عبدالرحمن بن مہدی کا یہ قول نقل کیا کہ میں ہر بدعتی اہل الحدیث کو جو بدعت کا جڑ ہو تو اس کو چھوڑتا ہوں، تو یحیٰ بن سعید ہنسے، تو اس نے کہا کہ قتادہ کے ساتھ کیا کروگے؟ عمر بن ذر ہمدانی کے ساتھ کیا کروگے؟ ابن أبی رواد کے ساتھ کیا کروگے؟ اس کے بعد یحیٰ بن سعید نے کئی لوگ گن کر شمار کیے۔
پھر یحیٰ نے کہا: اگر عبدالرحمن بن مہدی ان جیسے لوگوں کو چھوڑے گا تو اس طرح کئی لوگوں کی روایات کا ترک کرنا لازم آئے گا۔
علی بن المدینیؒ کہتے ہیں کہ اگر قدریہ کے مسئلے میں اہلِ بصرہ کے روایات کو اور تشیع کی وجہ سے اہلِ کوفہ کی روایات کو چھوڑ دیا جائے، تو کتبِ حدیث میں ان کی روایات ضائع ہو جائیں گی۔
علامہ بغویؒ لکھتے ہیں کہ خواہش پرست جماعتوں اور مبتدعہ کی روایات کے لینے میں اختلاف ہیں، تاہم اکثر اہلِ حدیث سچ بولنے والے اہلِ بدعت کی روایت کو قبول کرتے ہیں، چنانچہ محمد بن اسماعیل نے عباد بن یعقوب الرواجنی سے روایت نقل کیا ہے۔ محمد بن اسحق بن خزیمہ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ مجھے روایت میں صدوق مگر دین کے معاملے میں متہم راوی "عباد بن یعقوب" نے حدیث بیان کیا ہے۔
علامہ دقیق العیدؒ نے لکھا ہے شریعت کے قطعی امور کے انکار کے علاوہ کسی کبیرہ گناہ بدعت وغیرہ کی وجہ سے ہم اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے، اس وجہ سے ہمارے ہاں روایت نقل کرنے میں کسی کی مذہب وغیرہ کا اعتبار نہیں، لہٰذا جب راوی میں ورع تقویٰ اور صدق ہو، تو اس روایت میں وہ معتمد ہے۔
أبان بن تغلب الکوفی کے حالات میں علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ وہ پکا شیعہ تھا، مگر روایت میں صدوق ہے، ہمارے ذمہ داری یہ ہے کہ اس کی سچائی کو تسلیم کرے اور جہاں تک اس کی بدعت کا وبال ہے تو اس کا گناہ اسی کے ذمے ہیں۔ اسی راوی کی توثیق امام احمدؒ اور دیگر محدثین نے بھی کی ہے۔
مزید بات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: ایک بدعتی کو ثقہ کہنے کیسے درست ہو سکتا ہے، جب کہ ثقہ ہونے کا مطلب عدالت اور اتقان کی مضبوطی ہے، تو ایک مبتدع کیسے عادل ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں: ا۔ بدعتِ صغریٰ جیسے تشیع میں غلو، یا پھر تشیع

بغیر غلو کے، مگر تشیع میں جلا بھنانہ ہو، یہ مسئلہ بہت سے تابعین و تبع تابعین میں پایا جاتا ہے، مگر اس بدعت کے ہوتے ہوئے ان حضرات میں کامل دین داری، ورع و تقویٰ اور صدق و سچائی بھی پائی جاتی تھی۔اب اگر ان حضرات کی روایت کو بھی رد کر دیا جائے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ احادیثِ نبویہ اور آثار کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ضائع ہو جائے گا، جو بڑے فساد کا باعث ہو گا۔

۲۔دوسرا قسم بدعتِ کبریٰ ہے اس کی مثال کامل طور پر رافضی ہو کر اس میں غلو کرنا ہے اور پھر سیدنا ابو بکرؓ اور سیدنا علیؓ کے مرتبہ کو کم کرنا شامل ہے، اور پھر لوگوں کو اس جانب دعوت دینا وغیرہ اس میں شامل ہے، ایسے راویوں کی نہ تو شرعی اعتبار سے کوئی عزت و کرامت ہے اور نہ ہی ان کی روایات کو قابل استدلال مانا جاتا ہے اور نہ ہی ان جیسے افراد میں ابھی تک کوئی ایک سچا انسان مجھے نظر آیا ہے، بلکہ جھوٹ ان کی شعار و علامت اور تقیہ و نفاق ان کی لباس ہے، ان سے کسی بھی حالت میں آدمی بے خوف نہیں ہو سکتا، تو جن سے یہ روایت نقل کرے، ان کی بات کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے حاشا و کلا۔

سلف کے عرف و زمانے میں غالی شیعہ وہ کہلاتا تھا جو عثمان، زبیر، طلحہ اور معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلاف زبان درازی کرتا۔ ایسے ہی جن حضراتِ صحابہ کرامؓ نے سیدنا علیؓ کے خلاف قتال کی یا ان کو گالی دی، ان صحابہ کرامؓ کو گالی دینے والا بھی غالی شیعہ کہلاتا تھا، مگر ہمارے زمانے اور عرف میں غالی شیعہ ان حضراتِ صحابہؓ کی تکفیر کرتے ہیں اور حضراتِ شیخین کا تبرا کرتے۔ لہذا ایسا شخص گمراہ اور بہتان طراز ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے اگرچہ امام جوزجانیؒ کی یہ رائے نقل کی ہے کہ انہوں نے شیعہ کی روایت میں قبول کرنے میں تامل کیا ہے۔ لیکن پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ معتمد بات یہی ہے کہ جو بدعتی کسی امرِ متواتر کا انکار نہ کرے اور اس کے ساتھ روایت میں ضبط کامل ہو اور تقویٰ اور ورع کا حامل ہو، تو اس کی روایت قبول کرنے میں کوئی مانع نہیں۔

علامہ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ متقدمین کی عرف میں تشیع سے مراد یہ تھا کہ سیدنا علیؓ کو سیدنا عثمانؓ پر فضیلت دی جائے اور سیدنا علیؓ نے جتنی جنگیں لڑی تھی، ان میں آپؓ حق پر تھے اور آپؓ کے مخالفین خطا پر تھے، مگر اس کے ساتھ ساتھ حضراتِ شیخین کی خلافت اور افضیلت کو مقدم کہتے تھے، بسا اوقات یہ اعتقاد تشیع شمار ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مخلوق میں سب سے افضل سیدنا علیؓ تھے۔

یہ عقیدہ رکھنے والا بھی متقی پرہیز گار، مجتہد اور سچا انسان ہو، اور اپنے عقیدے کی طرف دعوت دینے والا نہ ہو، تو اس کی روایت کو رد نہیں کیا جائے گا۔ اور متاخرین کے عرف میں تشیع خالص رافضیت تھی، غالی رافضی کی روایت کو ہم قبول نہیں کرتے اور نہ ہی ہمارے ہاں اس کا کوئی مرتبہ ہے۔ اہلِ بدعت سے روایت نقل کرنے سے متعلق مسئلے میں مذکورہ چار اقوال نقل کرنے کے بعد اُحمد شاکر لکھتے ہیں: یہ سارے اقوال نظری ہیں، جب کہ خارج میں روایت کی قبولیت کے لیے راوی کی صدق و سچائی، امانت اور اخلاق و دین میں ثقہ ہونا ضروری ہے۔

بہت سے راوی کے احوال کو جانچ پڑتال سے گزرنے کے بعد یہ اندازہ بآسانی ہوتا ہے کہ اہلِ بدعت اگرچہ اپنے نظریات کے مطابق کوئی روایت بیان کرے، تو اس پر اعتماد اور اطمینان کیا جاسکتا ہے ان میں کئی راوی ایسے بھی ہیں، جن کی کسی بھی روایت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ ابن حجرؒ اور علامہ ذہبیؒ کے کلام کا حاصل گذشتہ سطور میں گزر چکا، مزید لکھا ہے کہ اصولِ روایت پر منطبق کلام کی تحقیق میں ابنِ حجر کا کلام در حقیقت علامہ ذہبی کے کلام کا ضمیمہ ہے۔

ظہورِ مہدی کے بارے میں اکثر صحیح احادیث کے رواۃ پر تشیع کا الزام نہیں:

گذشتہ کلام سے معلوم ہوا کہ ائمۂ جرح و تعدیل کے اصول و ضوابط کی رو سے بدعتی راوی جب ثقہ اور ضابط ہو، تو راجح قول کے مطابق اس کی روایت قابل قبول ہوگی، مگر اس سے قطعِ نظر امام مہدی سے متعلق روایات کا مدار سرے سے ان راویوں پر نہیں، جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ظہورِ مہدی سے متعلق کتبِ حدیث میں ثابت صحیح روایات کی تعداد چھیالیس (۴۶) ہیں، جن میں گیارہ (۱۱) روایات صرف چار (۴) احادیث اور چار آثار میں چار (۴) ایسے راوی ہیں، جن پر تشیع کا الزام ہے، باقی ان گیارہ (۱۱) میں سات (۷) مرفوع روایات میں سے صرف دو (۲) میں صراحۃً امام مہدی کا تذکرہ ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ امام مہدی کا تذکرہ آٹھ (۸) صحیح مرفوع روایات میں موجود ہے، جن میں صرف دو (۲) احادیث ایسی ہیں، جن کے رواۃ پر تشیع کا الزام ہے۔

کیا امام مہدی کی خلافت کا عقیدہ رکھنا عقلِ سلیم کے مخالف ہے؟

علامہ عبد العلیم البستوی نے ظہورِ مہدی سے متعلق نظریات پر احمد امین پر رد کا خلاصہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے، استاذ اُحمد امین نے لکھا ہے: امام مہدی سے متعلق احادیث من گھڑت باتوں سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کی زندگی پر اس نظریے کے کئی

خطرناک نقصان دہ نتائج مرتب ہوئے ہیں، ان میں سے چند ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں: مزید لکھتے ہیں:

آخری زمانے کے حالات کے بارے میں غیب کی پیشن گوئیوں، مختلف مغیبات اور آنے والے زمانے سے متعلق دیگر خبروں کے بارے میں قبل از وقت اجنبی اور غیر مانوس قسم کی خبروں کا مہدی کے احادیث نے احاطہ کیا ہے۔

ایک خبر یہ ہے کہ اہلِ بیت کے پاس نسل در نسل قیامت تک آنے والے حالات کے بارے میں ایک علم موجود ہے۔ ان کے پاس علم جفر نامی کتاب ہے، جو ان کے گمان کے مطابق حضرت جعفر صادقؒ سے مروی روایات ہیں، جو بیل کے چمڑے پر لکھے گئے تھے، جن میں اہلِ بیت پر آنے والے حالات کا تذکرہ ہے۔

مہدی کے بارے میں نو مسلم یہودی علماء مثلاً کعب احبار اور وہب بن منبہ نے اپنی کتب سے ملکوں کے بقاء وزوال، تعمیر وانہدام سے متعلق روایات نقل کیے ہیں جو لوگوں کو اوہام کو غیر حقیقی باتوں کے تابع بنانے اور ان کے عقلوں کو گمراہ کرنے میں نہایت بُرا کردار رہا ہے۔

مزید لکھا ہے: مہدی کا نظریہ نہ تو درست عقل کے ساتھ چل سکتا ہے اور نہ ہی مخلوقات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سنت اور طریقہ کے موافق ہے، موجودہ دور میں لوگوں کی عقلی ترقی، تہذیب میں برتری اور ثقافتی میدان میں عروج نے یہ بات ثابت کر دیا ہے کہ ان روایات میں ذکر شدہ امور نامناسب باتوں کے سوا کچھ نہیں، بلکہ حقیقت سے دور من گھڑت خرافات کی حیثیت رکھتا ہے۔

گذشتہ تحقیقات کی روشنی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مہدی کے بارے میں احادیث میں بیان شدہ امور خرافات، بے جا پیشن گوئیوں اور خلافِ عقل امور کا ذخیرہ ہے اس سے زیادہ یہ عقیدہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ، تابعین، ائمہ مسلمین کی طرف ان کی نسبت کرنا درست ہے، بلکہ وہ حضرات ان سے بری ہے۔ ان میں کئی روایات ضعیف ہیں اور بہت موضوع ہیں، جنہیں قصہ گو اور مطلب پرستوں نے لوگوں کے بہلانے پھسلانے کے لیے جماعت در جماعت نقل کی ہیں۔

میں (عبد العلیم البستوی) کہتا ہوں: جس بات کی نسبت رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرامؓ کی طرف ہو، تو اس میں کوئی بات دل اور عقل سے بعید تر نہیں۔

سیاسی، اجتماعی اور علمی میدان میں ترقی کی وجہ سے ان امور کا انکار ضروری نہیں، بلکہ ترقی خود اس بات کی طرف محتاج ہے کہ حاکم اور سیاست دان میں یہی اخلاق اور مذہبی روایات میں مذکورہ اوصاف پائے جائیں، احادیث مبارکہ میں امام مہدی کے دور کے بارے میں خوشحالیوں سے متعلق امور کا مطلب یہ نہیں کہ یہ صرف اسی دور ہوں گے، بلکہ آیتِ مبارکہ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے) کی رو سے ہر مسلمان حاکم کو ان صفات کے ساتھ متصف ہونا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے میں امام مہدی اور ان کے دور کا کردار فقط نمونہ کے طور پر ہے، ورنہ یہ تو ہر ایک مسلمان کا فریضہ ہونا چاہیے۔ اس تناظر میں اگر دیکھا جائے، تو امام مہدی کا دور زمانے کے عجائبات میں سے کوئی اعجوبہ نہیں۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد میرا یہ کہنا قرین قیاس ہوگا: آخری زمانے میں مسلمانوں کی قیادت نبی کریم ﷺ کی عترت میں محمد بن عبداللہ نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی، جو عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی حکومت میں برکت عطا فرمائیں گے، اس کے زمانے میں امتِ مسلمہ نعمت اور فراخی کی زندگی گزارے گی۔

احادیث مبارکہ میں مذکورہ پیشن گوئی اللہ تعالیٰ کی تخلیقی طریقہ کار اور سنت کے مخالف نہیں۔ نزولِ عیسیٰؑ اور دجال کا قتل اس زمانے کے کچھ خاص حوادث ہوں گے، جن کا تذکرہ قطعی اور متواتر احادیث مبارکہ میں ہوا ہے، جن میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ [الأحادیث الواردۃ فی المہدی فی میزان الجرح والتعدیل، عبدالعلیم بن عبدالعظیم البستوی]

کیا امام مہدی کے بارے میں احادیث آپس میں متعارض ہیں؟

عبدالعلیم البستوی نے سید محمد رشید رضا کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام مہدی سے متعلق احادیث میں تعارض قوی تر اور نہایت واضح ہے، اس وجہ سے ان روایات کو جمع کرنا بہت مشکل ہے، پھر اس بارے میں کئی روایات وآثار اور ان میں مذکورہ تعارض بیان کیا گیا، جن میں چند ایک یہ ہیں:

بعض روایات میں ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا اور بعض فرقوں کے نزدیک اس کا نام محمد بن الحسن العسکری ہے، جب کہ بعض محمد بن الحنفیہ کو امام مہدی کہتے تھے۔ ایسے ہی بعض لوگ سیدنا علیؓ کی نسل سے علوی حسنی گمان کرتے ہیں اور ان کے مقابلے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ علوی حسینی ہوں گے۔

اور تیسرا گروہ ان کو عباسی نسل سے کہتے ہیں اور ہر ایک کے پاس اپنے مسلک پر روایات اور آثار کے دلائل موجود ہیں۔ امام مہدی سے متعلق کئی امور کے بارے میں روایات مضطرب اور کئی احادیث واخبار بے بنیاد اور موضوع ہیں۔
مزید برآں یہ بات بھی واضح ہے کہ خطا اور جھوٹ کے علامات میں سے بڑی علامت یہ ہے کہ روایات میں تعارض اور اختلاف ہو۔
تاہم ہمیں نہ تو اس سے انکار ہے کہ اس بارے میں وارد احادیث وآثار ضعیف یا موضوع نہیں۔ جہاں تک صحیح اور حسن روایات میں تعارض کی بات ہے، تو ہمارے نظرے کو یہ بات نقصان نہیں پہنچا سکتی، کیونکہ ہمیں کوئی تعارض محسوس نہیں ہوتی۔ اور یہ بات تحقیق وانصاف سے بعید تر ہے کہ بغیر تمیز کے ہم سب روایات کو قبول کر لیں اور یا سب کو رد کر دے، بلکہ ہر چیز کو ہم اس کے مرتبے میں رکھیں گے، جہاں خطا ہو، تو اس کو تسلیم نہیں کرتے اور درست بات جہاں بھی ہو، اس کو لینے میں دقت محسوس نہیں کریں گے۔ [الأحادیث الواردۃ فی المہدی فی میزان الجرح والتعدیل، عبدالعلیم البستوی]
بستوی نے بعض مؤلفین کے حوالے سے لکھا ہے: "اسلامی معاشرے پر عقیدۂ مہدویت کے خامیوں اور برے اثرات کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان اس عقیدے کے بل بوتے مثبت کاموں کو ترک کیے ہوئے ہیں، ہر طرف ذلت، رسوائی، آنسو کا بہاؤ، چیخ وپکار اور رونے کی آوازیں سنائی دیں گے، کیونکہ لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہو گا، تب ہم اٹھیں گے اور اسلامی نظام کے قیام اور بقا کے لیے عمل کریں گے، جب تک امام مہدی کا ظہور نہیں ہوتا، اس وقت تک ہاتھوں پر ہاتھ دھرے منتظر فردا رہیں گے، جب امام مہدی کا ظہور ہو گا، تو وہ اسلامی نظام کو قائم کر کے عدل وانصاف کی حکومت بنائیں گے، جہاں ضعیف پر ظلم نہیں ہو گا اور نہ ہی قوی کسی کمزور کو ستائے گا۔
لیکن اگر حقیقت کو دیکھا جائے تو اسلامی تاریخ میں دنیا کے ہر کونے میں اسلامی نظام کے قیام کی کوشش کی گئی اور کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے بڑی عظیم جدوجہد کو صرف کیا گیا۔ درست سمت پر اسلامی تحریک کے نظاروں سے چار دانگ عالم بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ تحریکاتِ اسلامی کا تذکرہ ایک ایسا وسیع باب ہے، جسے تاریخ سے ادنیٰ باخبر ہر شخص بھی واقف ہے۔

میرا اپنا ذاتی نظریہ یہ ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ، حق کے جھنڈے کی سربلندی اور انصاف کے عام کرنے کے لیے یہ عقیدہ ایک محرک اور حوصلہ افزائی کا کام دیتا ہے، کیونکہ جب شریعتِ مطہرہ کا قیام امام مہدی کے دور میں نافذ ہو سکتا ہے، تو اس سے پہلے ادوار میں بھی اس کا قیام ناممکن نہیں۔
لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ دورِ مہدی سے پہلے اس نظام کے قیام کے لیے اپنی کوششوں کو تیز کر دے، کیونکہ امام مہدی کے آنے کے بعد ایسا نظام قائم ہو سکتا ہے، تو اس سے پہلے بھی اس کا آنا ممکن ہے۔ اب اگر مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود ہوں، جن کا نظریہ امام مہدی کے بارے میں درست نہ ہو، تو اس کا مرجع خود یہ افراد ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس عقیدے میں کوئی غلطی ہے۔ [الأحادیث الواردۃ فی المہدی فی میزان الجرح والتعدیل، عبدالعلیم البستوی]

کیا بعض صوفیا کی خلافِ شریعت خرافات عقیدۂ مہدویہ سے نکلے ہیں؟

بستوی نے استاذ احمد اُمین کے حوالے سے لکھا ہے کہ صوفیا نے اپنی خرافات، پرانے وہمی قصہ کہانیوں کی مملکت میں اقطاب، اوتاد اور ابدال کے تصورات کو امام مہدی کے عقیدے سے لیے ہیں۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کیونکہ ان جیسے بہت سے خرافات صوفیا کے ہاں ہوتے ہیں، تاہم یہ کہنا مشکل ہے کہ غیر تحقیقی طور پر ہم اس کا الزام عقیدۂ مہدویہ پر لگا دے اور یہ کہے کہ لوگوں نے یہ اصطلاحات عقیدۂ مہدویہ سے لیے ہیں۔
صوفیا کے گمان میں ان کی معرفت کے کئی مصادر ہیں، جن میں سیدنا خضر علیہ السلام سے لینے، لوح اور کرسی سے براہِ راست لینے کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ ان کے تصورات اور تخیلات اس بارے میں عجیب وغریب ہے۔ ان امور کی وجہ سے ہم عقیدۂ مہدویہ کا موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔
ہاں البتہ، بعض لوگ تقدس وولایت کے شعار کے تحت اپنے متبعین کے عقلوں اور دلوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے مہدویت کے عقیدے کا دعویٰ کر کے اس طرح کی غیر شرعی کوششیں کرتے ہیں۔
عقیدۂ مہدویہ کو استعمال کرنے والوں کے ساتھ بستوی نے لکھا ہے: مختلف اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے تاریخ میں کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ اس عقیدے کو استعمال کیا گیا، جس کی وجہ سے کئی فتنے اور بدامنی وجود میں آئیں، اس وجہ سے کئی لوگوں نے سرے سے اس عقیدے کو ماننے سے انکار کر دیا، اس کے مقابلے میں کئی فرقوں نے اس عقیدے کو پیچیدہ بنایا، اب لوگوں کے ذہن میں یہ خارجی حالات اور نفس الامری واقعات سے مافوق العادت ایک خیالی نظریہ بن گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں نظریات رکھنے والوں کے افراط و تفریط کا نتیجہ ہے۔

امام مہدی علیہ الرضوان کی حقیقت اور ان سے متعلق شبہات:

شیخ عبد المحسن العباد نے لکھا ہے: آنے والے حالات اور آخری زمانے کے بارے میں پیشن گوئیوں میں آسمان سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے سیدنا علیؓ کے اولاد میں رسول اللہ ﷺ کے ہم نام امام مہدی کے لقب سے ایک آدمی نکلے گا، جس کو مسلمانوں کی حکومت سپرد ہوگی اور جس کے پیچھے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔

احادیثِ مشہورہ کی وجہ سے اس عقیدے کو امت میں تلقیٔ قبول حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ شاذ ونادر کے علاوہ باقی ساری امت میں یہ عقیدہ چلا آرہا ہے، تاہم اس بارے میں دو اہم موضوعات کے بارے میں بات ہوگی:

پہلی بات: صحیحین میں امام مہدی کے بارے میں تفصیل سے احادیث نہیں آئی ہیں، بلکہ یہاں ان کا تذکرہ اجمالی طور پر ہوا ہے، ہاں ان روایات کی تفصیل دیگر کتبِ حدیث میں موجود ہے، اس کو دیکھ کر بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام مہدی کا تذکرہ صحیحین میں نہ ہونا ان روایات کی شان کم ہونے کی دلیل ہے، حالانکہ یہ ان لوگوں کی واضح غلطی ہے۔

کیونکہ صحیح روایت اگر صحیحین کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث میں بھی آجائے، تو وہ بھی معتمد ہوگی، بلکہ اگر حسن روایت بھی صحیحین کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث میں آجائے، تو وہ بھی معتبر ہوگی۔

دوسری بات: بعض معاصر محققین اصولِ حدیث سے ناواقف لوگوں کی جاہلانہ تقلید میں امام مہدی سے متعلق احادیث پر رد اور طعن کی جرأت کرتے ہیں، تحفۃ الأحوذی پر عبدالرحمن محمد عثمان کی تعلیقات ابھی مصر سے شائع ہوئی ہیں، اس کتاب کے چھٹے جلد میں "باب ما جاء فی الخلفاء" کی تعلق میں لکھتے ہیں:

"ظہورِ مہدی کے بارے میں وارد احادیث کے بارے میں بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ روایات شیعہ کی وضع کردہ معلوم ہوتی ہے، لہذا ان کے ثبوت میں شک ہونے کی وجہ سے انہیں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنا درست معلوم نہیں ہوتا۔

اسی جلد میں "باب ما جاء فی تقارب الزمن وقصر الأمل" کے تحت امام مہدی کے بارے میں لکھا ہے:

آج کل کے بہت سے ثقہ علمائے کرام کے نزدیک امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث باطنیہ، شیعہ اور ان جیسے اہل بدعت کی وضع کردہ ہیں، رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی نسبت کرنا درست نہیں۔ بلکہ بعض نے تو اس سے زیادہ جرأت کا رویہ اپنایا ہے۔

چنانچہ محیی الدین عبدالحمید نے الحاوی للفتاوی میں العرف الوردی فی اخبار المہدی صفحہ ۱۶۶ جلد دوم پر اپنی تعلیقات میں بعض محققین کے حوالے سے لکھا ہے: "دجال اور امام مہدی کے بارے میں جتنی روایات آئی ہیں، وہ درحقیقت اسرائیلیات سے ماخوذ ہیں۔
مذکورہ دونوں امور کی وجہ سے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی خیر خواہی کے لیے نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے خبروں کی تصدیق میں شک و تردد نہ کرے۔
اس کلام کا خلاصہ میرے مضمون عقیدۃ أہل السنۃ والأثر فی المہدی المنتظر میں مذکور ہے۔
میں کہتا ہوں: ناامیدی، مایوسی اور طویل فترت کی وجہ سے عام لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: ناامیدی اور مایوسی کے بعد اللہ تعالیٰ امام مہدی کو بھیجیں گے، لوگ کہیں گے کہ امام مہدی نہیں ہے۔

حکم جبری کے بعد امام مہدی کی قیادت میں خلافۃ علی منہاج النبوۃ کا قیام

شیخ محمد حبیب نے اپنی کتاب میں ایک سوال اٹھایا ہے: کہ امام مہدی سے پہلے خلافتِ راشدہ کا قیام کیوں نہیں ہو سکتا؟ اس کے جواب سے پہلے بطورِ تمہید ہم چند سوالات پیش کریں گے:
۱۔امام مہدی کے ظہور کے لیے حدیث میں ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ پوری دنیا ظلم و ستم سے بھر جائے گی، تو اب سوال یہ ہے کہ اگر ہم یہ فرض کریں کہ امام مہدی سے پہلے خلافت کا قیام ہو گا اور اس کے بعد امام مہدی کی خلافت قائم ہو گی، تو یہ کیسی خلافت ہو گی، جس میں خلافت بھی ہو اور پوری دنیا ظلم و ستم سے بھر بھی جائے؟ اور کیا پوری دنیا پر رائج خلافت کے قیام کے بعد دنیا میں ظلم و ستم کے قیام پر یہ خلافت خاموش ہو کر راضی ہو گی، تو سوال یہ ہے کہ یہ خلافت کیسے "راشد" ہو گی، جس میں ظلم و ستم پر خاموش ہو کر راضی ہونا جائز ہو؟
۲۔امام مہدی کے ظہور کے بعد ایک لشکر بیت اللہ شریف پر حملہ آور ہو گا اور امام مہدی کے خلاف لشکر کشی کرے گا اور اس کو گرفتار کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا جب ارادہ کرے گا، تو زمین میں دھنس جائے گا، تو کیا خلافت کی موجودگی میں امام مہدی کی گرفتاری کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا اور پھر اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا؟
۳۔امام مہدی کے ظہور سے پہلے آپ مدینہ سے مکہ پناہ لینے کے لیے بھاگ جائیں گے اور وہاں کعبہ شریف میں پناہ گزین کے طور پر داخل ہوں گے، اب اگر امام مہدی کی بیعت سے پہلے خلافتِ راشدہ کا قیام ہوا ہو گا تو کیا اس خلافت میں یہ بات کیسے ممکن ہو گی کہ وہ امام مہدی کو پکڑنے کے لیے جانے والوں سے آپؑ کی حفاظت نہیں کر پا رہی؟

۴۔ ظہورِ مہدی سے پہلے اگر واقعۃً کوئی خلافتِ راشدہ قائم ہو، تو اتنا بڑا واقعہ صراحۃً احادیث وآثار میں کیوں واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا؟

۵۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قحطانی یا کوئی اور شخص ہوگا، میں کہتا ہوں کہ جب اس نے خلافت قائم کیا ہوگا، تو امام مہدی کے بارے میں احادیث میں یہ تذکرہ کیا جاتا ہے کہ وہ زمین پر اپنے عدل وانصاف کا نظام قائم کرنے کے لیے آئیں گے؟ جب کہ جب خلافتِ راشدہ کا قیام امام مہدی سے پہلے ہوا ہو، تو پھر دوبارہ زمین میں عدل وانصاف کے قیام اور ظلم کو ختم کرانے کا کیا مطلب؟

۶۔ امام مہدی کے آنے سے پہلے ایسا کون سا شخص خلافت کا حقدار ہوگا؟ جب کہ امام مہدی قریشی بھی ہوں گے اور ایک رات میں آپ کی اصلاح بھی ہوئی ہوگی؟ اتنی جلدی جس خلیفہ کی اصلاح ہوئی ہوگی، اس سے زیادہ کسی دوسرے خلیفہ کی طرف نظروں کا اٹھنا مشکل ہوگا؟

جواب: مشہور داعی ڈاکٹر محمد بن المقدم نے اپنے کتاب المہدی وفقہ أشراط الساعۃ میں ساری احادیث نقل کر کے لکھا ہے: در حقیقت امام مہدی سے پہلے خلافتِ راشدہ کے قیام کو سمجھنا اس سے ثابت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی روایت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آگے ان احادیث سے استدلال پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"امام مہدی کی معاملے میں حد سے تجاوز اور تشیع کے الزام کی ڈر سے یہ گروہ ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث کی طرف توجہ نہیں کرتے، کیونکہ اگر امام مہدی سے متعلق احادیث کی طرف توجہ دی جائے اور ان کی شان بڑھادی جائے، تو لوگ اسباب کے استعمال کو چھوڑنے اور ہاتھوں پر ہاتھ دھرے توکل کی طرف میلان کریں گے، اس لیے یہ فریق ظہورِ مہدی سے پہلے خلافتِ راشدہ کے قیام کو ثابت کر کے امت کی خیر خواہی کی نیت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ خلافت صرف دورِ مہدی میں قائم ہوگی، جیسا کہ حضرت حذیفہؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس وقت دورِ نبوت میں ہو اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے یہ دور رہے گا پھر جب چاہے گا، تو اسے اٹھالے گا، پھر نبوت کے طرز وطریقے پر خلافت ہوگی اور وہ بھی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے، یہ رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، تو اسے اٹھالے گا، پھر ایک دوسرے سے زبردستی لینے والی بادشاہت ہوگی، یہ بھی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے، رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے، تو اسے اٹھالے گا، پھر جبری ریاست قائم ہوگی، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے، تو اسے اٹھالے گا، پھر اس کے بعد دوبارہ نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی۔

حضرت قیس بن جابر الصدفی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفا کے بعد امراء ہوں گے اور امراء کے بعد بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد ظالم وجابر حکمران ہوں گے، پھر میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی آئیں گے، جو دنیا کے ظلم وستم کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، پھر قحطانی امیر مقرر ہوگا، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، یہ قحطانی اس سے کم تر نہیں ہوگا۔[رواہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن، رواہ الطبرانی، قال الھیثمی: وفیہ جماعۃ لم أعرفھم]

ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکِ جبری (یعنی جس دور میں ہم جی رہے ہیں جیسا کہ کثیر اہل علم کی یہی رائے ہے) کے بعد امام مہدی کی قیادت میں خلافتِ نبویہ قائم ہوگی، جہاں تک موجودہ دور میں عراق اور شام میں "خلافۃ الدولۃ الاسلامیۃ" کے نام سے ایک خلافت قائم ہوئی ہے، تو صرف نام اور صورت کے اعتبار سے خلافت ہے، حقیقت میں وہ خلافت نہیں، بلکہ آنے والے امام مہدی کی خلافت کے لیے ایک توطئہ اور تمہید کی حیثیت رکھتا ہے، جیسا کہ ایک اُثر میں ہے کہ اہل شام اپنے خلیفہ کو امام مہدی کی بیعت کرنے پر مجبور کریں گے اور اس کو امام مہدی کی اطاعت قبول کی تاکید کریں گے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی امام مہدی کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا تو وہ بیدا کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا، جب اہل شام کو اس بات کا پتہ چلے گا تو وہ اپنے خلیفہ کو کہیں گے کہ چونکہ اب امام مہدی تشریف لا چکے ہیں لہذا آپ بھی ان کی بیعت کرے اور ان کی اطاعت میں داخل ہو جائے وگرنہ ہم تم کو قتل کریں گے، تو وہ اپنی بیعت امام مہدی کے پاس بھیجیں گے اور امام مہدی مکہ مکرمہ سے سفر شروع کریں گے اور بیت المقدس پہنچ جائیں گے، وہاں سارے خزانے منتقل کریں گے، سارے عرب وعجم، اہل حرب اور روم وغیرہ ان کی اطاعت میں بغیر قتال کے داخل ہو جائیں گے، قسطنطنیہ اور اس کے ارد گرد مساجد تعمیر ہوں گے، اور اس خلیفہ سے پہلے اہل بیت کا ایک دوسرا خلیفہ اہل مشرق سے نکل چکا ہوگا، جو اپنی گردن پر تلوار رکھ کر قتل اور مثلہ کرے گا اور بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا، مگر وہاں تک پہنچنے سے پہلے مر جائے گا۔

یہ اثر اس پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کے خروج کا وقت اسی وقت ہوگا جب شام میں صرف نام کی ایک خلافت قائم ہوگی جس کا خلیفہ اہل بیت میں سے ہوگا، بعض روایات میں اس کا تذکرہ حسینی خلیفہ سے بھی ہوا ہے کہ وہ اپنے چچازاد حسنی خلیفہ امام مہدی سے وادی القری میں ملاقات

کرے گا اور اس کو خلافت سپرد کرے گا اور پھر اس کے لشکر کے آگے آگے چلے گا، جب کہ بیت المقدس امام مہدی کی خلافت اور اس کی قیادت میں فتح ہو گی۔

امام مہدی کا ظہور جدید ٹیکنالوجی کے دور میں:

ظہورِ مہدی کے مسئلے میں بعض اہلِ علم اشتباہ کا شکار ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے خیال میں امام مہدی کا ظہور اس دور میں ہو گا، جب موجودہ دور کی جدید ٹیکنالوجی ختم ہو چکی ہو گی، یہ اشتباہ ان کو حدیث کے بعض الفاظ کی وجہ سے لگی ہے، چنانچہ بعض حضرات ظہورِ مہدی کے لیے ایک ایسے تکوینی حادثے کے منتظر رہتے ہیں، جس میں کوئی کہکشاں، سیارہ یا ستارہ زمین کے ساتھ لگ جائے اور روئے زمین کو جلا کر بھسم کر دے یا پھر کم از کم زمین کے مدار میں داخل ہو کر زمین کے حرکت کو کم کر دے، جیسا کہ سورج کی شعاعوں کی وجہ سے بعض اوقات ریڈار اور سٹیلائٹ سسٹم موقوف ہو کر رابطے منقطع ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی دنیا کا یہ موجودہ سسٹم بھی منجمد ہو کر رک جائے گا، یا پھر ایک ایسی جنگ چھڑ جائے گی، جس میں سب خشک و تر لقمۂ اجل ہو جائیں گے اور جدید ٹیکنالوجی کی طاقت کا سرچشمہ یعنی پٹرول وغیرہ کے کنویں دھماکوں کے نذر ہو کر فنا جائیں گے اور یوں ساری جدید ٹیکنالوجی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔

اس رائے کے قائلین کے دلائل صحیح مسلم میں ملحمۃ الکبریٰ کے بارے میں وارد احادیث ہیں، چونکہ اس جنگ کی بھاگ دوڑ امام مہدی کے ہاتھ میں ہو گی، اس لیے ان حضرات کو یہ وہم ہوا ہے کہ ان احادیث میں جدید ٹیکنالوجی کے ختم ہونے کا تذکرہ ہے۔

ان دلائل میں سے ایک حدیث مبارک کا یہ ٹکڑا ہے جس میں فرمایا: "جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو جائے گی، تو روم کہیں گے" ڈاکٹر محمد المبیض لکھتے ہیں: "اس جملے سے یہ اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ ملحمۃ الکبریٰ میں جنگوں کی ترتیب، وضع قطع وغیرہ پرانے جنگوں کے انداز پر ہو گی، کیونکہ عصرِ حاضر میں قتل و قتال کی ترتیب صفوں کے اعتبار سے نہیں ہوتی [الموسوعۃ فی الفتن والملاحم وأشراط الساعۃ، ڈاکٹر محمد أحمد المبیض]

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ موجودہ دور کی جنگوں کی ترتیب کے بارے میں یہ کہنا کہ اس میں صف بندی نہیں ہوتی، یہ دعویٰ درست نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ جنگوں میں بھی صف بندی ہوتی ہے مگر یہ صف بندی آمنے سامنے کھڑے ہو کر نہیں، بلکہ طویل خطوط کے صورت پر ہوتی ہے، میدانِ قتال کے واقف کار عصرِ حاضر کے جنگوں میں لڑائی کی ترتیب کو "نسق اس کی جمع

اَنساق" کے نام سے جانتے ہیں۔ ایسے ہی موجودہ جنگوں میں سامنے کے صف جن کو فائرنگ لائن اور ان کے پیچھے امدادی لائن کہتے ہیں۔

دوسری دلیل یہ ہے، فرمایا: "مسلمان اور اہلِ روم آپس میں ایک دوسرے سے رات کی تاریکی چھا جانے تک لڑیں گے، اس طرح دونوں لشکر بغیر کسی کامیابی کے واپس ہو جائیں گے۔

مبیض کہتے ہیں کہ اس میں بھی ظہورِ مہدی کے وقت کی جنگوں کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانے میں جنگیں پرانے زمانے کی جنگوں کی طرح ہوں گی۔ اس سلسلے کی مضبوط دلیل یہ ہے کہ روایت میں فرمایا: دونوں لشکروں کے درمیان رات کی تاریکی مانع ہو گی، چونکہ موجودہ دور کی ٹیکنالوجی کی جنگوں میں دن اور رات کا عام طور پر فرق نہیں ہوتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا رات کی تاریکی سے قتال کا موقوف ہونا مراد نہیں، بلکہ فوجوں کا ختم ہو کر بغیر کامیابی واپس ہو جانا اور تازہ دم دستوں کے آنے تک جنگ کو موقوف کرنا مراد ہے، اس سے یہ مراد نہیں کہ جنگوں کی ترتیب پرانے ادوار کی ترتیب کے مطابق ہو گی۔

تیسری دلیل یہ ہے، فرمایا: اس دوران جب مسلمان آپس میں غنیمتوں کو تقسیم کر رہے ہوں گے اور انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کی درختوں کے ساتھ لٹکایا ہوا ہو گا، جب شیطان چیخے گا کہ تمہارے اہل و عیال میں دجال نکلا ہے۔

اس حدیث سے کئی اہلِ علم نے یہ استدلال کیا ہے کہ یہاں تلواروں کا تذکرہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ظہورِ مہدی کے بعد جنگوں کا سلسلہ پرانے جنگوں کی ترتیب پر ہو گا، موجودہ دور کے اسلحوں کے مطابق نہیں ہو گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دورانِ جنگ قتل و قتال رسول اللہ ﷺ نے پرانے اسلحوں کا تذکرہ نہیں کیا ہے، بلکہ بعض روایات میں جدید اسلحوں کا بھی تذکرہ ہے، آئندہ سطور میں اس کا تذکرہ کیا جائے گا۔

حدیث میں صرف اس بات کا تذکرہ ہے کہ جب لڑائی موقوف ہو گی اور فوجی آرام کے آپس میں بیٹھیں گے، تو اس دوران قدیم یا سفید اسلحے کا تذکرہ آیا ہے، یہ بات واضح ہے کہ موجودہ جنگوں میں بھی سپاہی جدید اسلحے کے ہوتے ہوئے بھی پرانے اسلحے سے مستغنی نہیں ہوتے۔ جس کو جدید جنگوں کی تھوڑی بہت واقفیت ہو، تو وہ شخص اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ حدیث میں فرمایا: "چیخ کر پکارنے والا یہ آواز لگائے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے اولاد میں نکل چکا ہے، یہ آواز سن کر لوگ اپنے ہاتھوں کی چیزوں پھینک کر چھوڑ

دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہوں گے اور بطورِ تفتیش دس (۱۰) شہسواروں کو بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ان کی ناموں کو، ان کے باپ دادا کے ناموں کو اور جن سواریوں پر وہ سوار ہیں ان کو بھی جانتا ہوں، یہ لوگ اس زمانے میں روئے زمین کے سب سے بہترین لوگوں میں سے ہوں گے۔

اس حدیث سے استدلال کے طور پر کئی حضرات نے یہ لکھا ہے کہ گھوڑوں کا ذکر ہونے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عالمی جنگ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے نہیں ہوگی، بلکہ اس وقت ہوگی، جب موجودہ یہ ثقافت فنا ہو کر ختم ہو جائے گی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جدید ٹیکنالوجی سے لیس موجودہ افواج بھی گھوڑوں گدھوں اور خچروں پر سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں ضرورت ہیں، کیونکہ کئی مواقع پر دشوار گزار گھاٹیوں میں جدید آلات کی پہنچ نہیں ہوتی، وہاں پر نقل و حرکت کے یہ سواروں اور آلات استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہاں پر ان کا تذکرہ صرف اسی سیاق میں ہوا ہے، دورانِ جنگ معرکہ کے صورتِ حال کا نقشہ حدیث میں نہیں کھینچا گیا۔

جدید اسلحہ

ملحمۃ (عالمی جنگوں) کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے ثابت روایات کے نصوص میں اس بات کے واضح اشارات موجود ہیں کہ امام مہدی کے دور میں پرانے سفید قدیم اسلحوں کے ساتھ ساتھ جدید ترین کے اسلحوں کے ساتھ بھی جنگیں لڑی جائیں گی:

تاریخ ابن عساکر میں ملحمۃ الکبریٰ سے متعلق ایک حدیث میں فرمایا:

"ایک مہینے تک یہ لڑیں گے، مگر ان کے اسلحے لڑائی سے نہیں تھکیں گے، پرندے تم پر بھی اور ان پر بھی آگ برسائیں گے، جب مہینے کا آغاز ہوگا، تو تمہارا رب ارشاد فرمائیں گے کہ آج میں تم پر اپنی تلوار سونت لوں گا۔ [کنز العمال]

میں کہتا ہوں: جو پرندے تم پر بھی اور ان پر بھی آگے برسائیں گے، وہ کون سے پرندے ہوں گے؟ کیا اس میں موجودہ زمانے کے جیٹ بمبار جہاز مراد نہیں، اس حدیث میں جدید اسلحہ کے لیے بطورِ کنایہ تلوار کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت میں فرمایا: عرب کے لیے نزدیک آنے والے شر سے ہلاکت ہے، یہ شر پرندوں کے پروں سے نکلے گا، تمہیں معلوم ہے کہ وہ پر کیسے ہوں گے؟

طویل افسوس! پرندوں کے یہ پر ہواؤں میں تیزی پیدا کر کے آگ بھڑکا دیں گے، اور ان ہواؤں میں آگ کی تیزی داخل ہو کر شعلوں کی صورت پیدا ہو جائے گی، بہت رونے اور نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں گی، بعض اپنی دنیا پر اور بعض عزت کے بعد آنے والی ذلت پر روئے گی۔
اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام مہدی کے دور میں فضائی بمباری کرنے والے جہازوں کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے، جو اپنے پروں سے میزائلوں کو پھینک کر لوگوں کو برباد کر دیتے ہیں، جب کہ اسی روایت میں ان ہواؤں کے چلنے کے بعد عورتوں کا اپنی عزتوں، عصمتوں اور مردوں پر رونے کا تذکرہ بھی منقول ہے۔
ایک روایت میں لڑی جانے والی جنگوں کے بارے میں فرمایا: "لولا أن أشهد الملحمة العظمى فإن الله تعالى يحرم على كل حديدة أن تجبن، فلو ضرب الرجل يومئذ بسفود لقطع" کیوں نہ اس بڑے ملحمہ میں مجھے حاضری نصیب ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر لوہے پر بزدلی کو ممنوع کر دیا ہے، اس ہونے والی جنگ میں اگر ایک آدمی کو "سفود" جیسے چھوٹے لوہے سے مارا جائے تو بھی کٹ جائے۔[کتاب الفتن، نعیم بن حماد]
اس روایت میں موجودہ دور میں استعمال ہونے والی گولیوں کی باقاعدہ تصریح معلوم ہوتی ہے کہ ملحمہ عظمیٰ میں استعمال ہونے والے جنگی آلات میں ایک چھوٹا لوہا استعمال ہو گا جب اس چھوٹے لوہے کو مدِ مقابل پر پھینکا جائے گا تو وہ آدمی اس سے ٹکڑے ہو جائے گا، کلاشنکوف اور بڑی رائفل کی گولیاں آدمی کو لگ کر اس کے بدن کو ٹکڑے کر دیتا ہے۔
حضرت کعب سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ رومیوں پر ایسی ہوائیں اور پرندے مسلط کر دیں گے، جو ان کے چہروں کو اپنے پروں سے مار مار کر ان کی آنکھیں پھوڑ دیں گی اور ان کے لیے زمین کو پھاڑ دے گی، ان پرندوں کی تیز آوازوں سے زمین میں سخت حرکتیں رونما ہوں گی اور یہ رومی زمین کے ایک گہرے گھڑے میں دھنس جائیں گے۔
امام مہدیؒ کے پاس ایسا اسلحہ ہو گا، جس کی شکل پرندوں کی طرح ہو گی، جس میں تیز ہوا ہو گی اور وہ "پرندہ نما" اسلحہ اپنی کاروائی کی وجہ سے زمین پھاڑ کر کانوں کو بہرہ کرنے والی آواز اور زمین کو تیز حرکت دینے والی زور کی وجہ سے ان کی آنکھوں کو اپنے پھپھوٹوں سے نکال کر ان کے چہروں پر مار دے گی: فيتلجلجوا:[کتاب الفتن، نعیم بن حماد] کسی چیز کو حرکت دینے کے لیے عربی میں **جلجلة** کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ روایت آج کل کے بموں اور میزائلوں کے علاوہ دیگر اسلحوں کے استعمال کی طرف واضح نشاندہی کرتی ہے، کیونکہ موجودہ جنگوں میں یہی اسلحہ استعمال ہوتا ہے۔
ان روایات میں "الطیر" کے ذکر کرنے سے کیا موجودہ زمانے کے جہازوں کی طرف اشارہ نہیں ملتا؟ اور اپنے پروں کے مارنے سے اور ان کے زہریلے ٹکڑوں کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں کے پھوڑنے کے تذکرے سے بموں کے پھٹنے کا تذکرہ نہیں ملتا۔ اور کیا کانوں کے بہرے کرنے کے تذکرہ سے بمبار جہازوں کے حملوں اور تیز اڑانے جنگی طیاروں کی طرف اشارہ نہیں ہوتا۔
حدیث میں "رواجف" کے تذکرے سے کیا بڑے سٹر نگر میزائل دھماکوں، چھوٹے ہوان میزائل، توپ اور ٹینکوں وغیرہ جدید آلات کے حملوں سے زمین جھڑکتی نہیں؟
پھر مسلمانوں کو کہیں گے: اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لیے نکلو، خود بھی مرو اور انہیں بھی مار کر قتل کر دو، اس دوران ان کے درمیان شدید ترین لڑائی ہو گی۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی ملحمۃ الکبریٰ کے دن اپنے سپاہیوں کو کہیں گے کہ مر جاؤ اور دوسروں کو بھی مار دو، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص خود مر کر دوسرے کو مار سکتا ہے، یہ صورت فدائی اور استشہادی کاروائیوں میں ہی ممکن ہے، کیونکہ فدائی کے ارد گرد جتنے لوگ ہوں گے، وہ اس حملے کے نتیجے میں مر جاتے ہیں۔
فرمایا: اگر ایک مومن اس دور میں کوئی ایک کیل بھی کافر کی طرف پھینکے گا، تو اس کے لگنے سے وہ کافر ٹکڑے ہو جائے گا۔
اس روایت میں "لوہے کی کیل یعنی وتد اور بولٹ" کیا موجودہ اسلحوں میں استعمال کی جانے والی گولی کے بارے میں نہیں؟
اس روایت سے بھی یہی معلوم ہوا کہ امام مہدیؒ کے دور میں اسی لوہے سے بنی گولیوں کا استعمال عام جنگوں میں ہو گا۔
اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں مہدی کے پاس اس اسلحے کا ہونا ممکن ہے جیسا کہ اس روایت میں اس کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔
اس دوران مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہوں گے، اس دوران جب وہ اپنے اموال اور قیدیوں کو جمع کر رہے ہوں گے کہ شہر کے ایک جانب سے آسمانی آگ آئے گا اور وہ سب آگ بگولہ ہو کر جل جائیں گے۔ [کتاب الفتن، نعیم بن حماد]

کیا موجودہ دور کے جہازوں کے فضائی حملوں اور میزائلوں کے استعمال کے حملوں کی طرف اشارہ نہیں ہے۔

ایک روایت میں اس کی مزید وضاحت ملتی ہے، فرمایا:

ولأنزلن عليك ثلاث نيران: نار من زفت، ونار من كبريت، ونار من نفط، ولأتركنك جلحاء قرعاء، لا يحول بينك وبين السماء شيء، ليبلغن صوتك ودخانك، وأنا في السماء

ترجمہ: اور ضرور بالضرور میں تم پر تین آگ اتاروں گا، ایک آگ تارکول سے بنی ہوئی، دوسری آگ گندھک سے بنی ہوئی اور تیسری آگ جلتے تیل سے بنی ہوئی ہوگی، جس کے اثرات سے تمہارے جسم سے بال اور چمڑہ اُکھڑ جائے گا اور تمہاری آبادیاں منہدم ہو کر چٹیل میدان بن جائیں گی، جس کے بعد آسمان اور تمہارے مابین کوئی حائل نہیں ہوگا اور ضرور تمہاری آوازیں، چیخ وپکار اور اس کے بعد زمین سے اٹھنے والا دھواں آسمان کی طرف اٹھے گا۔ [الفتن، نعیم بن حماد]

دورِ مہدی میں مسلمان اور کفار ایک دوسرے پر تین قسم کی مختلف آگ برسائیں گے:

وہ آگ جس میں تارکول کا استعمال ہوگا، دورِ حاضر میں جراثیمی ہتھیاروں کی ایک قسم ایسی بھی موجود ہے، جس میں تارکول کی طرح معدنیات استعمال ہوتی ہیں۔

وہ آگ جس میں گندھک کا استعمال ہوگا، موجودہ مہلک اسلحوں میں گندھک اور تیزاب کا استعمال عام طور پر ہوتا ہے، جس کے گیس نما خطرناک اثرات کی وجہ سے متاثرین کے جسموں سے چمڑے اور بالوں کے ادھڑنے کے علاوہ موذی بیماریوں کا بھی شکار ہوتے ہیں، گذشتہ دنوں شامی فسادات میں اکثر خبروں میں ان جیسے ہتھیاروں کے استعمال کا انکشاف ہوا ہے۔

وہ آگ جس میں تیل ہوگا، جراثیمی اور مہلک ہتھیاروں میں بیرل بم کا ذکر اکثر وبیشتر ہوتا رہتا ہے جن کے استعمال کے بعد متاثرین کے جسموں پر آگ لگ کر جھلس جاتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا: کہ ان ہتھیاروں کے بعد لوگوں کے گھروں اور دوسری عمارتوں کی چھتیں گر کر زمین پر آجائیں گی اور بطورِ چھت بسنے کے لیے آسمان اور متاثرین کے درمیان کوئی حائل نہیں ہوگا۔

اس روایت میں جنگی اسلحوں کا تذکرہ دورِ حاضر کے مہلک اور جراثیمی ہتھیار سے کیا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ نصوص میں بیان ہونے والی آگ سے معاصر ہتھیار ہی مراد ہیں۔

روایت میں فرمایا: ظہورِ مہدی سے پہلے امام مہدی کا نام ولدیت وغیرہ روئے زمین پر رہنے والے تمام لوگوں کو اپنی اپنی زبانوں میں سنائی دے گا، یہ آواز انسانوں اور جنوں کی طرف سے نہیں ہو گی۔[الاشاعۃ، ص ۲۲۵]

اس روایت میں امام مہدیؒ کے ظہور کے اعلان کو پوری زمین کے لوگ اس طور پر سنیں گے کہ یہ اعلان ہر علاقے کے لوگوں کو ان کی زبانوں میں سنائی دے گا اور اس طرح تمام دنیا کے مسلمانوں کو اطلاع مل جائے گی۔

اس روایت میں کیا انٹرنیٹ کے استعمال اور ہر علاقے کے لیے اپنی اپنی زبانوں میں نیوز چینل اور انٹرنیٹ پر شائع ہونے والی خبروں کی طرف اشارہ تو نہیں؟ ظاہراً یہی صورت معلوم ہوتی ہے۔ جب سفیانی نکلے گا، تو اس کے ہاتھ میں تین بانس ہوں گے، جب وہ اس بانس کو جس پر بھی چلائے گا، تو وہ اس سے مر جائے گا۔[الفتن، نعیم بن حماد]

میں کہتا ہوں کہ قصبات یعنی بانس سے مراد سے وہ پائپ نما چیز ہے، جو کلاشن کوف، پستول، توپ اور ٹینک وغیرہ جدید اسلحوں میں لگا ہوتا ہے، جو بنیادی جزء ہوتا ہے۔

غیر حقیقی مہدی سے بچنے کے لیے امام مہدی کی پہچان کے درست علامات:

زہیر حبیب نے لکھا ہے: لوگ ہر نایاب اور اجنبی چیز سے جلد دھوکہ کھا جاتے ہیں، کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ لوگ مہدویت کے دعویدار ہو کر لوگوں کو اپنے غیر حقیقی دعوؤں میں بہلا پھسلا کر ناحق زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور خونریزی مچاتے ہیں، اس تناظر میں ایسے لوگوں کو ہدایت یافتہ کہنا یا ان میں مہدویت کے اوصاف تلاش کرنا کیسے ممکن ہے؟

اس وجہ سے اہلِ علم کے لیے ضروری ہے کہ اندھے فتنوں سے خبردار ہو کر اس کی حقیقت سے آشنا ہو اور لوگوں کو ایسے دعوؤں سے بچائے، کیونکہ غیر حقیقی مہدی کے پیچھے چلنا نہایت خطرناک معاملہ ہے، اس وجہ سے ظہورِ مہدی سے پہلے اور اس زمانے میں امام مہدی کے پہچاننے کے علامات سمجھنا اور اس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایک اثر میں آیا ہے کہ امام مہدی کی بیعت میں ایک قطرہ خون بھی نہیں بہے گا، حضرت ابوہریرہؓ کی ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ رکن ومقام کے درمیان امام مہدی کی بیعت ہو گی، جس میں کسی سوئے ہوئے شخص کو نیند سے بیدار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی امام مہدی کی بیعت میں ایک قطرہ خون بہے گا۔

کیونکہ امام مہدی کے انصار وہ پیغام پہنچانے والے اور داعی ہوں گے، اس کے پیچھے ان کے کوئی سیاسی اغراض یا کوئی شخصی فوائد ملحوظ نہیں ہوں گے، بلکہ اسلامی تعلیمات، حرمِ مقدس کے احترام اور اس بارے میں شرعی احکامات کی پیروی میں دوسرے لوگوں سے بڑھ کر دین کی اتباع کریں گے۔

اس روایت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ امام مہدی کے انصار منظم اور منضبط افراد ہوں گے۔ ایسے ہی اس روایت سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ بیت اللہ شریف میں قتل و قتال، لڑائی اور جنگ وجدال نہیں کریں گے، بلکہ بیت اللہ کی حرمت کی پامالی، یا بیت اللہ کو میدان کارزار بنانے کے وہ سب سے زیادہ حریص ہوں گے، چنانچہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس گھر (یعنی بیت اللہ) میں ایک قوم پناہ لے گی، جن کی پاس نہ تو بڑی تعداد ہو گی، نہ ہی سابقہ تیاری ہو گی اور نہ ہی ان کے اپنا دفاعی ساز وسامان ہو گا۔

ظہورِ مہدی کی تحریک کے آغاز ہی سے ان کا یہ التزام ہو گا، تو ان کے دلوں میں بیت اللہ شریف کی عزت کی وجہ سے ان کے لیے بطورِ کرامت امام مہدی کی بیعت نہایت پرامن طور پر سرانجام دیں گے، اس دوران کسی قسم کا فتنہ قتل و قتال اور خونریزی وغیرہ کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہو گا، جیسا کہ ایک اثر میں ہے:

اس بیعت میں ایک قطرہ خون بھی نہیں بہے گا۔ جب کہ بیت اللہ شریف میں ان پناہ گزینوں کے خلاف لشکر کشی کرنے والوں کی سرکوبی کے لیے بیت اللہ کا پروردگار خود اپنی طاقت سے زمین میں دھنسا دے گا۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ امام مہدی کی بیعت سے متعلق آوازوں کا سلسلہ زمین میں بھی ہو گا، مگر چینلوں اور سٹیلائٹ کے ذریعے ٹیلی ویژن پر بھی عام ہو گا اور اس کے خلاف ایک بہت بڑا لشکر جرار حملہ کے لیے تیار ہو گا، مگر خسف کے بعد امام مہدئ امین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سب سے عظیم المرتبہ گھر میں ایک بڑا فوج نہایت عمدہ اور بہتر حالت میں قیام خلافت کے لیے تیار ہو گا اور ان کے مرتبے تک نہ تو پہلے لوگ پہنچ چکے ہوں گے اور نہ ہی بعد میں آنے والوں کے لیے یہ عظیم رتبہ حاصل کرنا ممکن ہو گا۔

کیا امام مہدی کا تعلق عرب کے مغرب سے ہو گا؟ ظہورِ مہدی اور عقل پرستوں کا نظریہ

شیخ عبداللہ غماری نے لکھا ہے: علامہ قرطبیؒ نے "التذکرہ" میں ایسے ہی ابن العربی اور دوسرے کئی علمائے کرام نے مغرب سے امام مہدی کے نکلنے اور مکہ مکرمہ میں بیعت کا ذکر ہوا ہے، مگر کتبِ

(۴) حدیث میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں، ہاں البتہ بعض آثار میں ہے کہ اہلِ مغرب سے چار ہزار لوگ بیعت کر کے امام مہدی کے پاس بیعت بھیجیں گے۔
میں کہتا ہوں: حافظ سیوطیؒ نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے: مسئلہ: مغرب سے امام مہدی کے نکلنے کے بارے میں کوئی اُثر آیا ہے؟ کیا اس دور میں امام مہدی مغرب میں ہو نادرست ہے یا نہیں؟ کیا امام مہدی کا آنا نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوگا؟ پھر دوسرے کئی سوالات نزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج یاجوج وماجوج کے بارے میں کیے گئے۔
مختصراً ان تمام سوالات کے جواب میں فرمایا کہ امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف ہے، ایسے ہی علمائے کرام کا بھی اختلاف ہے، بعض روایات میں فرمایا: لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم، مگر کئی احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ حضرات ہوں گے اور امام مہدی کا تعلق اہلِ بیت سے ہوگا، پھر بعض روایات میں ہے کہ وہ سیدہ فاطمہؓ کی اولاد میں ہوں گے اور بعض میں ہے کہ آپ کا تعلق بنو عباس سے ہوگا۔
بعض علمائے کرام نے دوسری صدی ہجری میں بنو عباس کے تیسرے خلیفہ پر اس کو محمول کیا ہے، تاہم میرے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ امام مہدی ان کے علاوہ دوسری شخصیت ہوں گے، جو آخری زمانے میں بنو فاطمہ سے ہوں گے، کئی احادیث میں مشرق سے نکلنے، رکن ومقام کے درمیان بیعت ہو جانے اور بیت المقدس میں داخل ہو کر پوری دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینے کا تذکرہ آیا ہے، بعض ضعیف روایات میں آیا ہے کہ بعض لوگ حکمرانی پر قتل وقتال کریں گے تو آسمان سے آواز ہوگا کہ فلاں تمہارا امیر ہے، اس آواز کو سن کر لوگ امام مہدی کی بیعت کریں گے، مگر ابھی تک ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔
اس لیے یہ کہنا کہ امام مہدی ابھی مغرب میں موجود ہے، یہ رائے باطل اور غلط ہے۔ بعض احادیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی زندگی میں آسمان سے تشریف لائیں گے تو امام مہدی ان کو حکومت حوالہ کریں گے اور جواب کے آخر میں لکھا ہے، تفصیلی دلائل سے جواب لکھنے کے کئی جلد کتاب درکار ہے بس اختصار کی خاطر یہاں اتنا کچھ لکھ دیا۔
میں کہتا ہوں: مغربِ اقصی سے امام مہدی کے خروج کی بات علامہ قرطبیؒ نے اپنی کتاب التذکرہ بأحوال الموتى وأمور الآخرة میں بغیر کسی دلیل کے لکھی ہے۔

اس رائے پر گرفت: علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ امام مہدی کے بارے میں احادیث مختلف ہے ایسے ہی علمائے کرام کی رائے بھی اس بارے میں مختلف ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امام مہدی ہے۔
مزید علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ درست بات یہ ہے کہ ظہورِ مہدی کے بارے میں احادیث مبارکہ میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ صرف ایک ضعیف حدیث میں جن پر علمائے کرام نے موضوع کا حکم لگایا ہے اس میں یہ بات ہے اور اس کے مقابلے میں کئی صحیح، حسن اور دیگر ضعیف احادیث میں امام مہدی کے آنے کا تذکرہ ہے، اس کے بعد یہ کہنا کہ امام مہدی کے بارے میں احادیث مختلف ہے یہ بات کیسے درست ہو سکتی ہے؟
جہاں تک علمائے کرام کے اختلاف کا تذکرہ ہے، تو جمہور حضرات کی رائے یہی ہے کہ آخری زمانے میں امام مہدی کا آنا یقینی ہے، ہاں البتہ ایک مختصر جماعت اس کا انکار کرتی ہے، جن میں مشہور شخصیت علامہ ابن خلدون ہے، مگر کئی علمائے کرام نے ان پر رد لکھی ہے۔
احمد بن صدیق غماری نے "ابراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون" کے نام سے علامہ ابن خلدون پر رد کے لیے ایک مستقل کتاب لکھی۔ لیکن ہر دور میں عقلیت پرست گروہ نے سنتِ مطہرہ سے ثابت شدہ کئی مسائل میں اپنے فاسد آراء اور بے کار عقول کے نتیجے میں صرف اس رائے میں ان کی پیروی کی، تاہم یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ صحیح احادیثِ مبارکہ اور متواتر روایات کی روشنی میں ایسے لوگوں کے آراء کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ جس بات کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہو، تو اس کے مقابلے جو بات عقلی نظر سے ہو، تو وہ باطل ہو جاتا ہے۔
جمہور محققین علمائے کرام نے ان روایات کو متواتر کہا ہے، جیسا کہ ابو یعلی بیضاوی نے نظم المتناثر میں یہ بات نقل کی ہے۔
تویجری نے لکھا ہے کہ امام مہدی سے متعلق جتنی احادیث ذکر کی ہے، ان میں بعض صحیح، بعض حسن اور بعض غریب ہیں، مگر ہم نے صحیح اور حسن روایات کے لیے بطورِ شاہد ضعیف روایات ذکر نہیں کی۔ عصرِ حاضر میں جو لوگ ظہورِ مہدی کے منکرین ہیں، تو خروجِ مہدی کے ثبوت اور ان کے نظریات پر رد کے لیے صحیح روایت ایک قطعی حجت ہے۔ واللہ أعلم

ایک شبہ: امام مہدی آخری زمانے میں آئیں گے، اب کیا یہ کہنا درست ہے کہ امام مہدی موجود ہے؟

عام مجالس میں یہ بات زبان زدِ عام ہے کہ کیا امام مہدی اس دور میں آئیں گے؟ یہ سوال جب بھی علمائے کرام سے پوچھا جاتا ہے، تو اس کے جواب میں ہمیشہ ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ وہ آخری زمانے میں آئیں گے، یہ جواب اگرچہ درست ہے، لیکن یہ نظریہ رکھنا کہ امام مہدی کا ظہور چونکہ آخری زمانے میں ہوگا اور ابھی تک آخری زمانہ نہیں آیا، لہذا اس بارے میں زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔

کیونکہ ان کے جواب سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی بات صرف ایک نظریہ اور عقیدہ ہے، جس کے لیے خارج کوئی کوشش وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لیے ہر وہ شخص جس میں امام مہدی کی علامات پائے جائیں، تو بغیر غور وفکر، بلا تحقیق اور سوچ وبچار فوراً اس کی جھٹلایا جاتا ہے اور یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ابھی ظہورِ مہدی کا وقت نہیں، بلکہ ابھی بہت زمانہ باقی ہے کیونکہ امام مہدی آخری زمانے میں آئیں گے۔ اس جواب کے بارے میں تعجب کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے؟!

میں کہتا ہوں: اس جواب کے بارے میں سوال یہ ہے کہ کیا ہم آخری زمانے میں ابھی نہیں، بلکہ اول زمانے میں ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (**اقتربت الساعة** ترجمہ: قیامت قریب آیا) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**بعثت أنا والساعة**، ترجمہ: میں اور قیامت اکھٹے بھیجے گئے ہیں) نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے بعد تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، اس لیے ہم آخری زمانے میں ہے اور آخری زمانے میں ہونا ایک نسبتی مسئلہ ہے، یہ مکمل طور پر اس کو منفی کرکے رد کرنا درست نہیں کیونکہ اس کا تو کوئی انتہا نہیں، اور نہ ہی ایک اٹل حقیقت سے محض اس لیے بھاگنا کہ اندازہ لگانے سے متعلق کسی بڑی غلطی میں نہ پڑ جائے، اور اس سے بڑی غلطی میں پڑ جاتے ہیں کہ ابھی زمانہ بہت دور ہے، کیونکہ امام مہدی نے آخری زمانے میں آنا ہے، لہذا اس بارے میں سوچنا درست نہیں، اور یہ بات اندازے میں غلطی ہو جانے سے زیادہ خطرناک ہے۔

بظاہر صحیح بات یہ ہے کہ ہم ظہورِ مہدی سے متعلق احادیثِ مبارکہ میں علاماتِ زمانیہ وغیرہ کی درس وتدریس کی طرف متوجہ ہوں گے، تاکہ درست وقت کا تعین، مقررہ زمانے کے نشاندہی اور معین شخص کے بارے میں شرعی اصولوں کی روشنی میں سمجھ سکیں۔

اور اگر ہم احادیث کے درس وتدریس سے کنارہ کشی اختیار کرتے رہے اور اس مسئلہ کو ٹالتے رہے، تو ہم مقررہ وقت پر جب ظہورِ مہدی کی طرف دعوت کی ترتیب اور اس کے بعد یہ واقعہ رونما ہوگا، تو ہم اسی آخری زمانے ظہورِ مہدی کے ہونے پر قیاس کرکے اس کی تکذیب کرتے رہیں گے۔

احادیثِ مبارکہ میں ظہورِ مہدی سے متعلقہ علاماتِ زمانیہ اور ان کے دیگر صفات کے تحقیق سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے اس دور میں امام مہدی موجود ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم آخری زمانے میں جی رہے ہیں۔ واللہ أعلم

بیعتِ مہدی: فرض کفایہ

بعض اہلِ علم کا یہ نظریہ ہے کہ امام مہدی کی بیعت کا واقعہ خالص اللہ تعالیٰ کے قضا وقدر پر مبنی ہے، ہماری محنت اور کوشش کے نتیجے میں اس پر کوئی خاطر خواہ نتیجہ مرتب نہیں ہوسکے گا، اس کو اتنی شدت کے ساتھ بیان کرنا اور اس کو مہتم بالشان معاملہ سمجھنا، گویا وقت کا ضیاع ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں، کیونکہ یہ کوئی ایسا تشریعی حکم نہیں، جو اللہ تعالیٰ نے دیگر احکامات کی طرح ہم پر واجب یا فرض کیا ہو اور اس کے مقررہ وقت میں ہمیں اس کے ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا ہو۔

دل وجاں سے اس مسئلے میں غور وفکر سے کام لینا اور عقل وبصیرت کی نظر سے از سرِ نو نہایت دقت کے ساتھ اس موضوع کو پڑھنے کے لیے اپنے اہلِ علم دوستوں اور بھائیوں کو دعوتِ فکر کی درخواست ہے کہ وہ ظہورِ مہدی کے بارے میں احادیث اور آثار کو سمجھ کر باریک بینی سے اس کا مطالعہ کریں۔ یا پھر دوسری طرف ہم ایک ایسے امام مہدی کے ظہور کے منتظر رہیں گے، جو کسی پرندے کے پَر میں آسانی سے اتر کر آئیں اور ہم اس کی بیعت کریں؟ کیا ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے؟

سارے لوگوں میں آج کل یہ بات مشہور ہے کہ ظہورِ مہدی کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

لہذا بیعتِ مہدی کے قریب جانے سے روکا جاتا ہے اور اس بارے میں سفیان ثوریؒ کے اس قول سے استدلال کیا جاتا ہے: کہ اگر امام مہدی تمہارے دروازے پر گزر جائے، تب بھی اس کے ساتھ مت دو، جب تک لوگوں کی ایک بڑی جماعت اس کے ساتھ شریک نہ ہو جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر سارے لوگ احتیاط کا دامن پکڑ لیں اور بیعتِ مہدی کے لیے اس وقت کا انتظار کرنے لگے، جب لوگوں کا ایک بڑا اجتماع اکٹھا نہ ہو، تو وہ کون لوگ ہوں گے، جو امام مہدی کی

بیعت میں شرکت کریں گے، کیونکہ ہر ایک احتیاط کرے گا اور ہر ایک اس موقع میں شرکت سے گریز کرے گا، تو بیعت میں کون کس طرح شریک ہو گا؟

اور کون اس کے لیے تمہید اور مقدمہ کا کردار ادا کرے گا؟ اور کون امام مہدی کی دفاع میں کھڑے ہونے کا ذمہ داری لے گا؟ احتیاط کے اس پہلو کو تھامے ہوئے امام مہدی کے ساتھ اہلِ حق کا کون سا گروہ بطورِ مددگار کام کرے گا؟ کیا موجودہ دور میں کہیں اس کے باریک سی آواز بھی کسی کو سنائی دے رہی ہے؟

حالانکہ امام سفیان ثوریؒ کا یہ قول محمد بن عبداللہ جس کا لقب النفس الزکیہ تھا، اس کے بارے میں تھا، جس نے عباسی حکومت کے خلاف خروج کیا، کیونکہ اس دور میں امام مہدی سے متعلق احادیث مبارکہ میں بیان شدہ علامات وقوع پذیر نہیں ہوئے تھے، اس لیے امام سفیان ثوریؒ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا۔

جہاں تک امام مہدی کی بیعت کا حکم کا تعلق ہے، تو اس کا حکم فرضِ کفایہ کا ہے یعنی اگر بعض لوگ اس کو سرانجام دے، تو دیگر امت کا ذمہ بری ہو گا، کیونکہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ایک ایسے دور میں ہو گا، جب سیاسی ہلچل ہونے کی وجہ سے باقاعدہ منظم حکومت بر سرِ عمل نہ ہو گی اور بیعت کے لیے فضا ہموار اور پرامن ہو گا، اس زمانے میں شرعی خلافت نہ ہونے کی وجہ سے نہ تو کوئی امت کا کوئی نگہبان ہو گا اور نہ ہی امت کا متفقہ امام، اس وجہ سے ناحق خون ریزی جاری ہو گا۔

حکومتوں کے باہمی اختلافات اور قتل وقتال کے نتیجے میں وقوع پذیر فتنوں سے امت کو نکالنے اور ظالم وجابر حکمرانوں کی تسلط سے امت کو نجات دینے کے لیے یہ کام ایک اہم ذمہ داری ہو گی۔

کیونکہ اس زمانے میں کاروبار وتجارت ماند پڑھ چکے ہوں گے اور راستے بند ہوں گے، جس کی وجہ معیشت کا پہیہ مکمل طور پر جام ہو چکا ہو گا، ان حالات میں نیک وصالح اور متفقہ قیادت کا حاصل کرنا نہ صرف ایک اہم رکن بلکہ لازمی امر ہو گا، تاکہ دنیا میں رائج خون ریزی کا گرم بازار سرد ہو اور معاملاتِ زندگی پر اصل حالت پر واپس آکر نظامِ حیات اطمینان سے برقرار رہے اور ان کی قیادت میں عوام پرامن زندگی گزار سکے۔

میں کہتا ہوں: عصرِ حاضر کے تناظر میں امام سفیان ثوریؒ سے زیادہ علامہ خطابیؒ کا کتاب العزلة میں علی بن قادمؒ سے نقل کردہ قول زیادہ بہتر ہے، جس میں فرمایا: امام مہدی کا اس وقت تک ساتھ نہ دو، جب تک اس کو خوب آزمانہ ہو۔

یعنی جب تک ظہورِ مہدی سے پہلے احادیثِ مبارکہ میں بیان شدہ علاماتِ زمانیہ، مکانیہ اور شخصیہ امام مہدی میں تحقیق کر کے پا نہ لیں، اس وقت تک اس کی بیعت نہ کرو۔

یہی وجہ ہے کہ اگر ہم حق بات اور کوئی چیز کو اسی جگہ تلاش کیا جائے، جہاں اس کے ملنے کی توقع ہو، تو وہ بات اور چیز ہمیں مل جاتی ہے، ایسے ہی اگر ہم احادیثِ مبارکہ میں بیان شدہ امور کو غور و فکر سے پڑھ کر اس کی تطبیق کی کوشش کریں گے اور اس کے بعد امام مہدی کی تلاش میں ان جگہوں کا سفر کر کے جائیں گے، جن جگہوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں ہمیں بتایا ہے، ان شاءاللہ ان بتائے ہوئے زمان و مکان کی تلاش میں نکلیں گے اور امام مہدی کی تلاش میں جائیں گے، تو بعینہ اسی شخصیت تک پہنچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں امام مہدی کے خاص مددگار اور انصار میں سے بنائیں گے۔

امت مسلمہ میں ظہورِ مہدی جیسے عظیم واقعے کے بارے میں نبی کریم ﷺ جس اہتمام کے ساتھ ہمیں بشارت دی ہے اور اس سے متعلق علاماتِ شخصیہ، زمانیہ، دیگر صفات، ان کے نکلنے کی جگہوں، ان کے انصار و مددگاروں کے اوصاف، ان کے پیروکاروں اور اس حق گروہ کی جو علامات ارشاد فرمائیں، جو ہمیشہ درست منہج اور حق راستے پر ہوں گے۔ اس تاکید سے احادیث مبارکہ میں ان سارے امور کو بیان کرنا امام مہدی کی قدر و قیمت اور اس کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

امام مہدی کی پہچان اور حصولِ بیعت کی سبقت کے لیے احادیث کی خارجی تطبیق کا لزوم

احادیث، آثار اور اخبار میں امام مہدی کے ظہور کا زمانہ اور ان کے پیدائش، بچپن، جوانی، گاؤں، جائے ہجرت اور ان سے نکلنے کے بارے میں مختلف امور کا خاکہ جمع کر کے مرتب کیا اور اس بارے میں جہاں ضروری بات یا تنبیہ تھی، وہ بیان کی گئی، اس روشنی میں یہ بات معلوم ہو گئی کہ امام مہدی کا زمانہ ہمارے سروں کے اوپر منڈلا رہا ہے۔

احادیث و آثار میں غور و فکر کر کے موجودہ زمانے پر ان کی تطبیق کی کوشش کی گئی اور اس ضمن میں قرائن، واضح اشارات اور اس تطبیق پر دلالت کرنے والی دیگر امور کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی پیروی کی۔

ابن صیاد کے قصے میں نبی کریم ﷺ نے آخری زمانے میں ہونے والے واقعات، آنے والے شخصیات، وقوع پذیر امور اور مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کے بارے میں کی گئی پیشن

گوئیوں کے لیے تطبیقی لائحۂ عمل کا راستہ کھول دیا اور یہ بھی بیان کر دیا کہ ہم کس طرح حدیث میں بیان کی گئی پیشن گوئی کو عصرِ حاضر پر منطبق کریں گے۔

دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے جو نشانیاں ارشاد بیان فرمائی تھی، ان کی روشنی میں صحابہ کرامؓ نے ابن صیاد میں وہی خرقِ عادت چیزیں دیکھ کر تطبیق دے کر یہ خدشہ ظاہر کیا کہ یہی دجال ہے اور یہ سب کچھ نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوا، مگر آپ ﷺ نے انہیں منع نہیں کیا، بلکہ ایسی شخصیت کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی اور احادیثِ مبارکہ کی تطبیق میں اس کا ساتھ کیا اور ابن صیاد کے خرقِ عادت باتوں کی تہہ تک پہنچنے کے لیے خود جا کر اس کی آزمائش کی، تاکہ معاملہ کی جڑ تک پہنچ جائے، لیکن جب سیدنا عمرؓ نے ابن صیاد کو قتل کرنے کی پیش قدمی کی، تو آپ ﷺ نے اسے روک کر کہا: "کہ اگر وہ واقعۃً دجال ہے تو اس کو قتل کرنے والا صرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہوگا"۔

کیونکہ ان کو حتمی طور پر یہ بات بالیقین معلوم نہیں تھی کہ یہی شخص دجال ہے۔ مزید آپ ﷺ نے اسباب کی موجودگی میں تقدیر کے ساتھ تعارض کے وقت کا حکم بھی سمجھا دیا تاکہ جب تقدیر میں لکھی ہوئی تکوینی امور اور تشریعی حکم کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو، تو وہاں تشریعی حکم پر عمل کیا جاتا ہے۔

ابن صیاد کے واقعے سے متعلق کتاب الفتن کے احادیث کے تطبیقی منہج کے لیے کئی فوائد وضوابط مستنبط ہوتے ہیں:

صحابہ کرامؓ کے اس تطبیق سے ان لوگوں پر رد ہے، جو احادیث الفتن اور اشراط الساعۃ کی تطبیق سے منع کرتے ہیں، یا پھر تطبیقی عمل کو صرف علمائے کرام کی حد تک مخصوص کرتے ہیں اور طالب علم کو اس سے روکتے ہیں۔ جب کہ حضرات صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ جیسے بڑے معلم کے سامنے طلبہ تھے، مگر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے احادیث کا تطبیق کیا۔

ایسے ہی تطبیق کرنے والوں کے لیے اصول مقرر کر دیا کہ جن احادیث میں آنے والے حالات کے بارے میں پیشن گوئیاں ہوئی ہوں، تو ان کی تطبیقی عمل میں افراط و تفریط سے احتراز کریں کہ جو امور تطبیق میں قضا وقدر سے متعلق ہو، ان میں عمل دخل نہ کریں، ایسے ہی جو امور ان میں نہ کرنے کے ہیں، ان کو عملی جامہ اس وقت تک نہ پہنائیں، جب تک شریعت اس کی اجازت نہ دے۔

ان اصول کے بارے میں کوئی یہ نکتۂ اشکال اٹھا سکتا ہے کہ تطبیق کا یہ صحابہ کرامؓ نے اس وقت کیا، جب نبی کریم ﷺ صاحب وحی تھے اور آپ حیات ہے، کیونکہ صاحبِ شریعت خود موجود تھے، لیکن آپ ﷺ کے بعد یہ عمل اب مشکل ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وفات کے بعد کئی بار ایسے واقعات ہوئے، جن میں صحابہ کرامؓ نے تطبیقی منہج پر عمل کیا، جیسے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے خلاف جب حجاج بن یوسف کا لشکر حملہ آور ہوا تو کئی لوگوں نے یہ یقین کر لیا تھا کہ یہی وہ لشکر ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے پیشن گوئی فرمائی ہے کہ یہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا، مگر کئی لوگ اس تطبیق کی نفی کرتے تھے، اور جب یہ لشکر مدینہ سے نکل کر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا، تو اس لشکر کا خسف نہ ہوا اور زمین میں دھنسے بغیر صحیح سلامت واپس شام پہنچ گیا، تو ایک گروہ نے دوسرے پر تطبیق میں غلطی ہونے کی وجہ سے کوئی نقد نہیں کیا اور نہ ہی ایک دوسرے پر تطبیق درست نہ ہونے کا الزام لگایا۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی دورِ حیات میں پیشن گوئیوں سے متعلق احادیث ارشاد فرمانے کے بعد ان کا تطبیق خود یا صحابہ کرامؓ کے ذریعے کرنے یا سننے کا مطلب یہ تھا کہ آنے والی امت یہی واضح، معلوم اور متعین و مقرر تطبیقی منہج اپنا کر اپنے دور میں احادیث الفتن اشراط الساعۃ اور دیگر امورِ غیبیہ سے متعلق پیشن گوئیوں کو تطبیق دے کر عملی جامہ پہنائیں، تاکہ جن خیر کی باتوں کے بارے میں آپ ﷺ نے پیشن گوئیاں فرمائی ہیں، ان کے آنے کے لیے غور و فکر کر کے اس کا انتظار کریں تاکہ کہیں یہ قافلہ چھوٹ نہ جائے اور ہم اس عظیم لشکر کی نصرت اور تائید سے نہ رہ جائے، کیونکہ اگر ہم نے اس گروہ کو نہ پہچانا، تو ہم اس کے ساتھ شریک نہ ہو سکیں گے۔

خیر کے ان عظیم امور میں سے ایک امام مہدیؓ ہے، تاکہ اس لشکر کے توطیہ و تمہید بن جائیں اور اس کے مقدمہ میں شامل ہو کر بیعت کے لیے سبقت کرنے والوں میں سے بن جائیں اور جن فتنوں، شرور و آفات وغیرہ کے بارے میں ہمیں اطلاع دی ہیں، تو ہم ان سے اجتناب کر کے ان فتنوں میں واقع ہونے سے اپنے آپ کو بچائیں، تاکہ ہم عظیم گناہوں میں واقع ہونے سے بچ جائے، ان میں بڑا فتنہ "مسیح دجال" کا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس خطرناک فتنے سے نجات دے۔

اس لیے ضروری بات یہ ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی احادیث کے بارے میں تطبیقی منہج اپنائیں اور اس کام سے پیچھے نہ ہوں، کیونکہ تطبیق سے ہمیں حق جماعت کا علم ہوگا اور ان لوگوں کے ساتھ ہونے اور ان جیسا عقیدہ اپنانے میں آسانی ہوگی، مثلاً امام مہدی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے

بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پیشن گوئیاں فرمائی ہیں، تو ہمیں ان کو سمجھنا، ماننا، عمل کرنا اور حق جماعت کی تلاش کر کے ان کے ساتھ ہونا چاہیے۔

اور اگر احادیث الفتن میں بیان کیے گئے شر ور وآفات اور دجال یاجوج وماجوج وغیرہ جن برے لوگوں کے بارے میں بتایا گیا ہے، جب ہم ان کو پہچانیں گے، تو ان سے متعلقہ اعمال وافعال سے اجتناب کر کے اس لشکر سے بچنے کا عمل سیکھیں گے۔

جتنے بھی شبہات گذشتہ صفحات میں بیان ہوئے ہیں، یہ وہی شبہات ہیں، جو ہمارے زمانے میں اجتماعی اور انفرادی طور پر پائے جاتے ہیں۔

تاہم پریشان کن امر یہ ہے کہ حدیثِ نبوی ﷺ کی عملی تطبیق میں روڑے اٹکانے والے اور اس کام کو منہدم کرنے کے لیے فکری مدد دینے اور عملی منہج کے خلاف اعلانِ جنگ کرنے والوں کی نمائندگی کا سہرا بسا اوقات مغربی جدت سے متاثر مفکرینِ اسلام اور ان کے لیے کام کرنے والے علمائے کرام کے سر ہوا کرتا ہے، جو کیچڑ میں پانی ڈال کر معاملے کو مزید خراب کرنے کا کام دیتی ہے، جنہوں نے اس اشراط الساعۃ اور علاماتِ قیامت کے فن کو وہ حق نہیں دیا، جو اس کو دینے کے لیے چاہیے تھا۔

اس لیے بغیر علم و تحقیق اور بھرپور توجہ کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کے فتوے دیتے ہیں، خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، خود بھی اس علم سے بد ظن ہیں اور اس فن کے دیگر طالب علموں کو جو نبی کریم ﷺ کے بشارتوں سے خوش ہو کر کچھ عملی کام کرنا چاہیے ان کو بھی بد ظن کرتے رہتے ہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تم کو امام مہدی کو بشارت دیتا ہوں، جو لوگوں میں اختلاف اور زلزلوں کے وقت آئیں گے۔

ہمارے ہاں علمائے کرام کا یہ رویہ ہے کہ وہ ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث مبارکہ کے بارے میں لوگوں کو تطبیقی منہج اپنانے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے یہ کہہ کر ڈراتے ہیں کہ ابھی تک چونکہ امام مہدی کے خلاف حملہ آور لشکر کا خسف نہیں ہوا ہے، لہذا اس سے پہلے اس موضوع کو ہاتھ لگانے احتیاط برتیں۔

مگر قابل غور بات یہ ہے کہ امام مہدی کا بیعت ان لوگوں کے نظریہ کے مطابق کیسے ممکن ہوگا؟!! ہمارے ہاں صرف سنی سنائی باتوں پر عمل کر کے لوگوں کو بغیر تحقیق ان احادیث کے مطابق عمل کرنے سے ڈرایا جاتا ہے۔ ظہورِ مہدی سے پہلے احادیثِ مبارکہ کی روشنی نصرتِ مہدی کے لیے عمل کرنے اور بیعت کے لیے باقاعدہ تنظیم وترتیب کے لیے لائحۂ عمل مرتب

کرنے سے صرفِ نظر کیا جاتا ہے۔
تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ علمی مناہج میں غیر اسلامی طریقہ کار کی آمیزش اور واقف کار علمائے کرام کی ہر بات کی تقلید میں غلو کی حد تک اتباع سے ان علمائے کرام کے تحقیقی اور غیر تحقیقی سارے اسلامی علوم وفنون میں تقلید کر کے جمود کی آخری حدود میں ہم ان کی پیروی کرتے ہیں اور پھر ہر میدان میں ان کے شرعی فتاویٰ کو قابلِ عمل سمجھتے ہیں۔
جب کہ امتِ مسلمہ کے دشمنوں کا بنیادی ہدف یہی ہے کہ حق منہج میں تحریف کر کے تعلیمی میدان میں جمود کی آمیزش کا عمل جاری رکھیں، تاکہ دینی سربلندی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو اور امت کے روشن مستقبل کے خلافتِ نبویہ کی پیشن گوئی کے لیے باقاعدہ عمل موقوف ہو اور اس کے لیے جاہلیت کا دجالی منصوبہ جاری رہے، تاکہ دجالی فتنے کے عوام کش گرز کے اٹھانے والے ظالم وجابر حکمرانوں کے ہتھوڑوں کے نیچے امت مسلمہ پڑی رہیں۔
کیونکہ دجال بالفعل ابھی سے ہمارے درمیان موجود ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے میں جساسہ سے متعلق دجال کے وجود کو ارشاد فرمایا تھا اور دجال کی آزادی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر علیہ السلام نے اپنی امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے اور وہ آج کے دن کھانا کھا رہا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کھانا کھا رہا ہے اور بازار میں گھوم رہا ہے۔
جب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھانا کھانے اور بازاروں میں گھومنے کی باتیں ہو سکتی ہے، تو ہمارے زمانے میں بطریقۂ اُولیٰ رائج فتنوں کا سرغنہ وہی ہو گا جو پردوں کے پیچھے بیٹھ کر کفر کے سربراہان اور ان کے خفیہ تنظیموں کو جیسے عالمی الومیناٹی وغیرہ بنیادی کردار دے رہا ہے۔

امام مہدیؓ ہی بارواں امام ہے

خلفاء اور بارہ قریشی امراء کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کی رائے یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلسل ہوں گے، اور بعض کے نزدیک وہ امام مہدی کے بعد ہوں گے، بعض کی رائے یہ ہے کہ اہلِ بیت کے ائمہ ہیں، اگرچہ وہ برسرِ اقتدار نہیں آئے، جیسا کہ روافض اثنا عشریہ کی یہی رائے ہے۔
اس بارے میں احادیث اور آثار کو نقل کر کے اس بارے میں اپنی رد پیش کروں گا: حضرت جابر بن سمرةؓ سے روایت ہے کہ میں باپ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور میں نے آپ

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ امت دین پر برقرار رہے گی، یہاں تک کہ ان میں بارہ (۱۲) خلفاء آئیں گے۔
پھر آہستہ سے ایک جملہ ارشاد فرمایا، تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا: تو والد نے کہا کہ یہ سارے قریش سے ہوں گے۔
صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اسلام بارہ خلیفہ کے آنے تک ہمیشہ غالب رہے گا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ دین بارہ (۱۲) خلفاء کے آنے تک ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا۔
بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہے کہ تمہارے بارہ امیر ہوں گے پھر ایک کلمہ کہا، جو میں نے نہیں سنا تو میرے باپ نے کہا کہ آپ ﷺ نے قریش کا لفظ ارشاد فرمایا۔
علمائے کرام نے لکھا ہے کہ خلفاء سے مراد عادل امراء ہیں، جن میں کچھ تو گزر چکے ہیں، جب کہ ان کی بقیہ عدد قیامت تک پوری ہو گی، علامہ نووی شرح مسلم قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں کہ یہاں خلفاء سے مراد وہ حضرات ہیں، جو خلافتِ عادلہ کے مستحق ہیں، جن میں کئی حضرات کی خلافت گزر چکی، جو سب کو معلوم ہے اور بقیہ عدد قیامت تک پوری ہو گی۔
علامہ قرطبیؒ نے بھی یہی قول پسند کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: ان خلفاء سے مراد "عادل" خلفاء ہیں، جیسے خلفائے اربعہ اور عمر بن عبد العزیزؒ، جو بھی عادل بادشاہ ان جیسی عدل وانصاف اور حق کا بول بالا کرے، وہ بھی ان کے مرتبے پر فائز ہو گا، تاکہ یہ عدد پوری ہو، اس کے بعد لکھتے ہیں: میرے نزدیک یہ سب اقوال میں زیادہ بہتر قول ہے۔
حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: اس حدیث میں نیک صالح بارہ (۱۲) خلفاء کی بشارت ہے، جو حق کو قائم کر کے عدل وانصاف نافذ کریں گے، مگر ان کا پے درپے ایک دوسرے کے آنا مراد نہیں، بلکہ چار (۴) حضرات ان میں مسلسل تشریف لائیں، یعنی خلفائے اربعہ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ان میں سے ایک عمر بن عبد العزیزؒ کئی ائمہ کے نزدیک بلاشبہ شامل ہیں اور بعض خلفائے بنو عباس بھی ان میں داخل ہیں۔ اور قیامت سے پہلے ضرور ان کی بارہ (۱۲) تعداد پوری ہو گی، بظاہر امام مہدی انہی میں سے ہوں گے، جیسا کہ کئی احادیث مبارکہ میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔
علامہ ابن المنادیؒ نے ابو صالحؒ کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہو گا، جو میانے قد والا، مائل بسرخی ہو گا، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس امت سے ہر مصیبت ختم کریں گے اور اس کے عدل وانصاف سے ہر ظلم واپس ہو کر ختم ہو جائے گی، پھر اس

کے بعد حکومت بارہ لوگوں کو ملے گی، جن میں چھ (۶) حضرت حسنؓ اور پانچ (۵) حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے اور آخری ان کے علاوہ میں ہو گا پھر جب وہ مر جائے گا، تو زمانے میں فساد عام ہو جائے گا۔

حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ بارہ (۱۲) مہدی ہوں گے، پھر ان کے روح اللہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا اور وہ دجال کو قتل کریں گے۔ علامہ ابن حجرؒ نے اس روایت "واہ جدا" کہہ کر اس کی تضعیف کی ہے۔(دیکھئے: الموسوعۃ للبستوی)

سیرت حلبیہ میں حضرت عباسؓ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دیکھو، تمہیں آسمان کچھ نظر آرہا ہے، میں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا نظر آرہا ہے، میں نے کہا: ثریا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان ستاروں کے بقدر تمہارے صلبی اولاد عنقریب حکومت پائیں گے۔ ثریا ستارے کی تعداد میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ یہ سات (۷) ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ نو (۹) ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان روایات کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قریش میں بادشاہت حاصل کرنے والے خلفاء یا امراء کی تعداد میں چار (۴) خلفائے راشدین، سات (۷) بنو عباس کے لوگ ہوں گے، جب کہ بارواں امام وہ "امام مہدی" ہوں گے۔ واللہ اعلم

امام مہدی سے متعلق احادیث مبارکہ کا خلاصہ

مستقبل میں امام مہدی کی ایک شخصیت ہوں گے، ان کے بارے میں احادیثِ مبارکہ چونکہ مغیبات سے متعلق ہونے کی وجہ سے عقیدے اور احکام میں مندرج ہیں، جن میں صرف صحیح روایات ہی کو لیا جاتا ہے، جب کہ اس عقیدے کی تفصیلات میں صفات زمانیہ، مکانیہ اور شخصیہ فضائلِ اعمال میں مندرج ہیں، جس میں صحیح اور ضعیف روایات کو بھی بطورِ استیناس لیا جا سکتا ہے اور اگر یہ حالات خارج اور نفس الامر میں ہمارے مشاہدے میں واقع ہوں، تو حالات اب اس کی شاہد ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے نبوی سینہ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں۔

امام مہدی کے بارے میں روایات و اخبار اور اسرائیلیات ہمارے عقائد و احکام کے موافق ہوں، تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم ان روایات کو لیں اور بطورِ استیناس ان کو بیان کریں اور اگر یہ روایات ہمارے عقائد و احکام کے مخالف ہو، تو پھر ان کو چھوڑنا لازمی ہے۔

پیشن گوئیوں سے متعلق روایات کو وقتی حالات اور واقعی امور پر منطبق کرنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے اور اس کے لیے حالاتِ حاضرہ سے واقفیت اور رونما واقعات کی تتبع کرنی چاہیے،

کیونکہ تکوینی اور شرعی اعتبار سے گری ہوئے خلافت کو از سرِ منہجِ نبوی پر کھڑا کرنا فرضِ عین ہو چکا ہے، جس کو صرف امام مہدی ہی قائم کر سکیں گے، جب کہ نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کا زمانہ ہمارے سروں پر منڈھلا رہا ہے۔اور یہ شرعی قاعدہ ہے کہ جن اسباب پر کسی واجب کا قیام موقوف ہو، تو وہ سبب بھی واجب ہو جاتی ہے۔

خاتمہ

نبی کریم ﷺ کی عترتِ طاہرہ سے تعلق رکھنے والے ہی دورِ حاضر میں ذلت ورسوائی کے اتھاہ گہرائیوں میں پڑی ہوئی اس امت کو آپس کے اختلافات اور دشمنی اور فتنوں سے نجات دہندہ امام مہدیؑ ہی ہوں گے، امت کے دلوں کو جوڑ کر سارے مسلمان بھائیوں کو آپس میں ملا کر توحید کے جھنڈے تلے اسی طرح متفق کریں گے جس طرح خاتم الأنبیاء علیہ السلام ساری انسانیت کے لیے مبعوث ہوئے، ایسے ہی خاتم الأولیا (یعنی امام مہدی) پوری دنیا کے مسلمانوں کو متفق کریں گے، چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا امام مہدی آلِ محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں سے ہوں گے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے، جس طرح سارا دینِ اسلام مجھ سے شروع ہوا، تو ایسے ہی سارا دین ہم ہی پر ختم ہو گا۔

اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ اس امت کو فتنوں سے نجات دیں گے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں شرک سے بچایا تھا اور اللہ تعالیٰ فتنوں کی عداوت اور دشمنی کو ختم کر کے لوگوں کے دلوں کو آپس میں اکھٹا کریں گے، جس طرح شرک کی عداوت کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے ہی ختم کر کے ان میں الفت و محبت ڈال دی۔ اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ فتنوں کے ذریعے رائج دشمنی اور عداوت کو بھائی بھائی بن جائیں گے، جس طرح شرک کی عداوت اور دشمنی کے بعد دینی بھائی بن گئے تھے۔

ہاں یہی امام مہدی ہوں گے، ان پر سلامتی ہو، جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ فوت ہوں گے اور جس دن وہ دوبارہ جی اٹھیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ان اور اہل بیت پر نازل ہوں، بے شک وہ اللہ تعالیٰ محمود اور بزرگ تر ہے۔

حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں دو بھاری بھرکم چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک ان میں دوسرے سے بڑا ہے: کتاب اللہ اور میرے اہلِ بیت، تم دیکھ لو، کہ میرے بعد تم ان دونوں (یعنی قرآن میرے اہلِ بیت) کے ساتھ کیا رویہ اپناتے ہو، یہ دونوں ہمیشہ اکھٹے ہوں گے، یہاں تک میرے پاس حوضِ کوثر میں آکر ملیں گے۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں، اگر تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو، تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے، کتاب اللہ

اور میری سنت اور یہ دونوں جدا نہیں ہو سکتی، یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر میں آ کر مل جائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ حق اور اہلِ حق کو عزت دے کر غالب کر دے اور باطل اور ان کے لشکروں کو شکست و ریخت سے دوچار کر دے اور امام مہدیؑ کی جلد از جلد ظہور فرما اور ہمیں ان کے انصار، مددگار اور ماننے والا بنا اور انہیں ہمارا بہترین امام بنا، اے غالب اور مغفرت کرنے والے شہنشاہ اپنی رحمت سے ہماری دعا قبول فرما، تو ہی دعاؤں کو قبولیت بخشنے والے اور سب چیزوں پر قادر ہے۔ وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله الطيبين الطاهرين وأصحابه أجمعين

خلاصہ کلام

آخر میں کہتا ہوں: صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام اختتام پذیر ہوا، اس کے بعد گزارش ہے کہ اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ بنیادی نظریاتی اور اعتقادی تیاری ہو اور شرعی تناظر میں واضح سیاسی لائحۂ عمل مرتب ہو، تاکہ آنے والے وقوع پذیر حالات اور نت نئے حادثات اور رونما واقعات کے بارے میں احادیثِ مبارکہ کی محتمل توجیہات کا نمونہ اور ارشاداتِ نبویہ ﷺ میں آنے والی خلافت کی کامیابی کے لیے نبوی طریقہ کار کا کامیاب نقشہ تیار ہو، جو درست خطوط اور صحیح اصول و نظریات پر مبنی ہو۔

اس تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ آنے والی خلافت کے آنے سے پہلے اجتماعی طور پر معاشرتی تیاری، ذہنی مضبوطی اور عوام و خواص کو اس خلافت کے قیام کے لیے بھرپور انداز میں تیار رہنے کی ہدایت ہے، تاکہ ایسی نسل تیار ہو کر سامنے آئے، جو خلافت کے قیام کی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں اور اس خلافت کے امام، جس کی پیشن گوئیاں نبی کریم ﷺ نے دی ہے، یعنی امام مہدی علیہ الرضوان کی جانب سے جن امور کی ذمہ داری ملے، تو اتنی استعداد ہو، کہ ان امور کو بطریقِ احسن سرانجام دے سکیں۔

اور انفرادی، اجتماعی، قبائلی، تنظیمی اور جماعتی، ملکی اور بین الاقوامی ہر پلیٹ فارم پر کام کر کے ظہورِ مہدی کی تحریک سے وابستہ ہو کر کام کریں، تاکہ خلافت کے قیام کے عمل میں ہمارا حصہ ہو اور خلافت کے آنے سے پہلے ہمارے دل ودماغ، سوچ و فکر اور نظریات وعقائد میں اس کے خلاف جتنی معنوی موانع اور سیاسی رکاوٹیں ہیں، وہ ختم ہوں اور ہم ذہنی طور پر اس کے آنے سے پہلے تیار ہوں۔

معزز قارئین! اس تحقیق سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ امام مہدی کے ظہور کا وقت اور اس کی بیعت کا زمانہ قریب اور ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ تاہم یہ بات متعین کرنا کہ اس کا ظہور کس سال ہوگا، یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، میں اس بارے میں کسی سال وغیرہ کا تعین نہیں کرتا۔ ہاں البتہ حالاتِ حاضرہ کے ان گھمبیر واقعات کے تناظر میں اتنا کہتا ہوں کہ امت مسلمہ کی مثال اس حاملہ عورت کی سی ہے، جس کی ولادت کا دورانیہ پورا ہو، مگر اس بات کا علم نہ ہو کہ امت کی گرتی ناؤ کو سہارا دینے والا وہ مولود یعنی امام مہدی صبح آئے گا یا شام کو۔

تاہم ہماری ذمہ داری بیٹھ کر اس کے ظہور کا صرف انتظار کرنا اور دورانِ انتظار کچھ عمل نہ کرنا!

نہیں۔

بلکہ ہمارا فـریضـہ یہ ہے کہ ہم امام مہدی کے ظہور کے لیے عمل کریں، اس کے لیے تمہیدی لشکر بنائیں اور اس کے مقدمہ میں شامل ہوں۔

وفق اللہ الجمیع لما یحب و یرضی

کاتب: الشریف حسین بن غالب

مراجع الکتاب

۱۔القرآن الکریم، ۲۔إبراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون، أحمد بن الصدیق الغماری، ۳۔ سنن، ابن ماجہ أبو عبد الله محمد بن یزید القزوینی، ۴۔ سنن أبو داود سلیمان بن الأشعث السجستانی، ۵۔ سنن الترمذی، أبو عیسی محمد الترمذي، ۶۔إتحاف الجماعہ بماجاء فی الفتن والملاحم وأشراط الساعہ حمود بن عبدالله التویجري، ۷۔إثبات الهداة بالنصوص والمعجزات، محمد بن الحسن الحر العاملی۔ ۸۔الأحادیث الواردة فی المهدي في میزان الجرح والتعدیل، عبدالعلیم بن عبدالعظیم البستوی لأحمد الشافعی المصری، ۹۔الإذاعة لماکان ومایکون بین یدی الساعہ، محمد صدیق خان، ۱۰۔الأذکار، أبو زکریا محیي الدین یحیی بن شرف النووی، ۱۱۔إرشاد الحیران إلی مہدی آخر الزمان، محمد زہیر حبیب، ۱۲۔الأسرار المرفوعہ فی الأخبار الموضوعة(الموضوعات الکبری) علی بن سلطان أبو الحسن الہروی القاری، ۱۳۔الإشاعہ فی أشراط الساعہ، محمد بن رسول الحسینی البرزنجی، ۱۴۔الإصابہ فی تمییز الصحابہ، أبوالفضل أحمد بن علي بن حجر، ۱۵۔إعلام الوری بأعلام الهدی، فضل بن حسن الطبرسی، ۱۶۔إقبال الأعمال، ابن طاووس الحسنی، ۱۷۔الاقتضاب في شرح أدب الکتاب لابن السید البطلیوسی، ۱۸۔ ألفاظ العقیدة، عامر بن عبدالله فالح، ۱۹۔ ألفیہ العراقي في علوم الحدیث، أبو الفضل زین الدین العراقي، ۲۰۔بحار الأنوار، الجامعہ لدرر أخبار الأئمہ الأطہار، ۲۱۔البدء والتاریخ، المطہر بن طاہر المقدسی، ۲۲۔البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان، المتقی الهندی الجوسوری علاءالدین الشاذلی، ۲۳۔ بشارة الإسلام فی علامات المہدی علیہ السلام، مصطفی بن إبراہیم آل السید حیدر الکاظمی، ۲۴۔البعث والنشور، الحافظ أبو بکر أحمد بن الحسین البیهقی، ۲۵۔البیان فی أخبار صاحب الزمان، أبوعبدالله فخر الدین محمد الکنجی الشافعی، ۲۶۔التاریخ الکبیر، محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن المغیرة البخاری، ۲۷۔تاریخ دمشق، أبوالقاسم علی بن الحسن بن عساکر، ۲۸۔التحریر فی أصول الفقہ، الکمال بن الهمام محمد بن عبدالواحد کمال الدین، ۲۹۔ تحفہ الأحوذی بشرح جامع الترمذی، أبوالعلا محمد عبدالرحمن المبارکفوری، ۳۰۔تدریب الراوی شرح تقریب النوواى، عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، ۳۱۔التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة، أبوعبدالله محمد بن أحمد القرطبّی، ۳۲۔التعظیم والمنہ، عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، ۳۳۔تفسیر ابن المقرئ شفاء الصدور، أبو بکر النقاش محمد بن الحسن المقرئ، ۳۴۔تفسیر أشعیا ۳۵۔تفسیر حزقیال، ۳۶۔ تفسیر دانیال، ۳۷۔تفسیر زکریا، ۳۸۔تقریب التهذیب، أبو الفضل أحمد بن علی بن حجر العسقلانی، ۳۹۔التقریب والتیسیر لمعرفة سنن البشیر النذیر، أبوزکریا محی الدین یحیی بن شرف النووی، ۴۰۔التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید، أبوعمر یوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر، ۴۱۔جامع الأصول في أحادیث الرسول، مجد الدین أبو السعادات المبارک الجزری ابن الأثیر، ۴۲۔جامع أنساب قبائل العرب، سلطان طریخم السرحانی، ۴۳۔الحاوی للفتاوی، عبدالرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، ۴۴۔الحظ الأوفر فی الحج الأکبر، علی بن سلطان أبوالحسن الهروی القاری، ۴۵۔حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، أبو نعیم أحمد بن عبد الله الأصبهانی، ۴۶۔الخلافة القادمة، محمد الصادق

المغلس، ۴۷۔ دلائل الإمامة أبي جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری الصغیر، ۴۸۔ دلائل النبوۃ ومعرفة أحوال صاحب الشریعہ، الحافظ أبو بکر أحمد بن الحسین البیہقی، ۴۹۔ ذخیرۃ الحفاظ، أبو الفضل محمد بن طاہر المقدسی الشیبانی، المعروف بابن القیسرانی، ۵۰۔ رسالة فی صلاۃ التسبیح، الشیخ ابن ناصر الدین الدمشقی، ۵۱۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، محمد بن أبي بکر بن أیوب بن سعد ابن قیم الجوزیة، ۵۲۔ سفر التثنیہ، ۵۳۔ سنن الدارقطنی، أبو الحسن علی بن عمر الدارقطنی، ۵۵۔ سنن النسائی، أحمد بن شعیب النسائی، ۵٦۔ السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلھا والساعہ وأشراطھا، أبو عمرو الدانی عثمان بن سعید، ۵۷۔ سیر أعلام النبلاء، أبو عبداللہ شمس الدین الذہبی، ۵۸۔ السیرۃ الحلبیہ، علی بن إبراہیم بن أحمد الحلبی، ۵۹۔ صحیح ابن حبان، محمد بن حبان، ٦۰۔ صحیح البخاری، محمد بن إسماعیل البخاری، ٦۱۔ صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری، ٦۲۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، ٦۳۔ صفة المہدی، أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ الأصبھانی، ٦۴۔ صورۃ الأرض، محمد بن حوقل البغدادی الموصلی أبو القاسم، ٦۵۔ الطبقات الکبری، محمد بن سعد المعروف بابن سعد، ٦٦۔ طلوع الثریا بإظہار ما کان خفیا، عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، ٦۷۔ ظہور المہدی عام 2015 م، جابر البلوشی، ٦۸۔ العرف الوردی، عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، ٦۹۔ عقد الدرر فی أخبار المنتظر، یوسف بن یحی المقدسی، ۷۰۔ عقیدۃ أہل السنہ والأثر فی المہدی المنتظر، عبدالمحسن العباد، ۷۱۔ عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، محمد بن محمد ابن سید الناس، ۷۲۔ فتح الباری، أحمد ابن حجر العسقلانی، ۷۳۔ الفتن، أبو صالح السلیلی بن أحمد بن عیسی، ۷۴۔ الفتن، أبو عبداللہ نعیم بن حماد، ۷۵۔ فضائل الشام ودمشق، أبو الحسن الربعي المالکی، ۷٦۔ فیض القدیر، محمد عبدالرؤوف المناوی، ۷۷۔ قصص الأنبیاء، محمد بن عبد اللہ الکسائی، ۷٦۔ القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، شمس الدین محمد السخاوي الشافعی، ۷۷۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، أبو أحمد بن عدی الجرجانی، ۷۸۔ کنز العمال، علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی، ۷۹۔ لسان العرب، محمد بن مکرم بن علی أبو الفضل ابن منظور، ۸۰۔ لمعة الاعتقاد، موفق الدین أبو محمد المقدسی، ۸۱۔ لوامع الأنوار البہیہ وسواطع الأسرار الأثریة، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفارینی الحنبلی، ۸۲۔ مجمع الزوائد، أبو الحسن نور الدین علی بن أبي بکر الھیثمی، ۸۳۔ مختصر استدراک الحافظ الذہبی علی مستدرک أبي عبد اللہ الحاکم ابن الملقن سراج الدین أبو حفص عمر بن علی، ۸۵۔ مختصر البصائر، عزالدین الحسن بن سلیمان الحلی، ۸٦۔ مختصر الجرجانی فی ظفر الأمانی، محمد عبدالحیی اللکنوی، ۸۷۔ مرقاۃ المفاتیح، علی بن سلطان القاری، ۸۸۔ المستدرک علی الصحیحین محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری، ۸۹۔ مسند أبي یعلی الموصلی، أبو یعلی أحمد بن علی الموصلی، ۹۰۔ مسند الإمام أحمد، أبو عبد اللہ أحمد ابن حنبل، ۹۱۔ مسند الحارث، أبو محمد الحارث بن محمد بن أبي أسامہ، ۹۲۔ مسند الشامیین سلیمان بن أحمد أبو القاسم الطبرانی، ۹۳۔ مسند الطیالسی أبو داود سلیمان بن داود

الطیالسی، ۹۴۔المصابیح، اُبو محمد الحسین بن مسعود، ۹۵۔ معجم ابن المقرئ، اُبو عمر عمر و عثمان بن سعید المقرئ، ۹۶۔المعجم الموضوعی لأحادیث المہدی، علی الکورانی۔

امام مہدی کی صفاتِ شخصیہ کا مختصر تعارف

نمبر	صفت	حدیث/اثر: مختصر وضاحت	راوی/مرجع
1.	ابوعبداللہ	(یکنی أبا عبد الله)	حذیفہ بن یمان
2.	ابوالقاسم	(وكنيته ككنيتي) كنية رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو القاسم كنية رسول الله صلى الله عليه وسلم أبوالقاسم	عبداللہ بن عمر
3.	محمد	(اسمه اسمي)، (يواطئ اسمه اسمي)، (اسْمُ الْمَهْدِيِّ مُحَمَّدٌ)(رجل من أهل بيتي يوافق اسمه إسمي.) يواطئ : أي يشبه ويماثل والموافقه هي المطابقة الكلية	ابن مسعود، حذیفہ بن یمان کعب
4.	باپ کا نام عبداللہ	(يواطئُ اسمه اسمي، واسم أبيه اسم أبي) (فيحي الله بالمهدي محمد بن عبد الله السنن)(أن المهدي اسمه محمد بن عبد الله) من حديث أبي هريرة، أخرجه الأصبهاني في مقاتل الطالبيين، وابن المنادي في الملاحم	عبداللہ بن مسعود، علیؓ بن ابی طالب، کنز العمال،
5.	والدہ کا نام آمنہ	(قد عرفناه باسمه واسم أبيه وأمه وحليته)	عبداللہ بن مسعود
6.	ظاہری نام، خفیہ نام	(له إسمان: إسم يخفى واسم يعلن)(فيقولون له: أنت فلان ابن فلان؟ فيقول: لا، أنا رجل من الأنصار)	علی بن أبی طالب عبد اللہ بن مسعود
7.	قرشی	(قلت: ثم ممن؟ قال: من قريش)	علی بن أبی طالب
8.	ہاشمی	(قلت: ثم ممن؟ قال: من بني هاشم)	سعید بن المسیب
9.	اہل بیت	(المهدي منا أهل البيت)	علی بن أبی طالب
10.	عترت	(المهدي من عترتي)	علی بن أبی طالب
11.	فاطمی	(المهدي من عترتي، من ولد فاطمة)	علی بن أبی طالب
12.	حسنی	(نظر علي إلى الحسن عليهما السلام، فقال: إن ابني هذا سيد، كما سماه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيخرج من صلبه رجل باسم نبيكم، يملأ الأرض عدلاً	أبو وائل أبو أسحاق

		كما ملئت ظلماً وجوراً)	
.13	حسینی	واعلم أنه اختلف في أن المهدي من بني الحسن أو من بني الحسين	حذیفہ بن یمان
.14	حسن وحسین	قال القاري في المرقاة ويمكن أن يكون جامعا بين النسبتين الحسنين والأظهر أنه من جهة الأب حسني ومن جانب الأم حسيني	حذیفہ بن یمان
.15	جابر	(يلقب بالجابر)	علی بن الھلالی
.16	مکی	(فيأتون رجلاً من أهل مكة)	علی بن أبی طالب
.17	مدنی	(فيخرج رجل من أهل المدينة) لا يمنع أن يكون سكن عدة أماكن منها المدينة فيصير من أهلها	البستوی
.18	یمانی	(مَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا مِنْ قُرَيْشٍ، وَمَا الْخِلَافَةُ إِلَّا فِيهِمْ، غَيْرَ أَنَّ لَهُ أَصْلًا وَنَسَبًا فِي الْيَمَنِ)(على يَدَيْ ذَلِكَ الْخَلِيفَةِ الْيَمَانِيِّ الَّذِي تُفْتَحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ وَرُومِيَّةُ عَلَى يَدَيْهِ، يَخْرُجُ الدَّجَّالُ وَفِي زَمَانِهِ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَى يَدَيْهِ تَكُونُ غَزْوَةُ الْهِنْدِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)	کعب أرطاة
.19	جائے پیدائش: مکہ یا مدینہ	(إذا قام قائم أهل مكة)(المهدي مولده بالمدينة) مولده بمكة أو بالمدينة	علی بن أبی طالب
.20	بچپن وجوانی: حجاز میں	(الْمَهْدِيُّ، يَجِيءُ مِنَ الْحِجَازِ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً) ينشأ في الحجاز حتى يصير عمره ثمان عشرة سنة.والحجاز هي مكة والمدينة وضواحيهما	رُشتم
.21	یمن کی طرف جلائے وطنی اور اس وقت اٹھارہ سال عمر	(حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَيُجْلِي الْيَمَنَ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلُونَهُ وَيُوَلُّونَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ (المهدي)، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّهُ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى يَدِ ذَلِكَ الْيَمَانِيِّ تَكُونُ الْمَلَاحِمُ) (الْمَهْدِيُّ يَجِيءُ مِنَ الْحِجَازِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً) الجلاء : هو الترحيل وهذا يدل على ان حاكم الحجاز يرحل أهل اليمن إلى بلادهم اليمن ومعهم ابنهم المهدي ويكون عمره آنذاك ثمان عشرة سنة.	کعب، قال الولید رستم
.22	یمن میں کرعہ گاؤں سے تعلق	(يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ بِالْيَمنِ يُقَالُ لَهَا: كَرِعَةٌ)	عبد اللہ بن عمرو ابن العاص

نمبر	علامت	متن	راوی
23.	مکہ کے پہاڑوں میں غائب ہونا	(يكون لصاحب هذا الأمر يعني المهدي عليه الرضوان غيبة في بعض هذه الشعاب، وأومأ بيده إلى ناحية ذي طوى) ذي طوى : هو أحد شعاب مكة وفيها أحياء اليوم تسمى جرول والعتيبية والزاهر	محمد بن علي بن الحسين بن علی بن أبي طالب
24.	نبوی اخلاق	(وخُلُقُهُ خُلَقي) أي يشبه الرسول ﷺ في خُلُقه ـ بالضم ـ أي في معاملته.	عبداللہ بن عمر
25.	پیدائشی صفات نبی ﷺ سے جداگانہ	(يشبهه في الخُلُق، ولا يشبهه في الخَلْقِ) أي لا يشبه رسول الله ﷺ في الخَلْق ـ بالفتح ـ أي في الشكل والصورة.	علی بن أبي طالب
26.	عربی رنگت	(المهدي رجل من ولدي، اللون عربي) اللون النحاسي أو اللون الحنطي	حذیفہ بن یمان
27.	گندم گوں	(هُوَ فَتًى مِنْ قُرَيْش، آدَمُ) أي أسمر اللون	علی بن ابی طالب
28.	سرخ سیاہ مائل	فقال: (ذاك المشرب حمرة) أي انه أسمر في لونه حمرة	محمد بن علي بن الحسين بن علی بن أبي طالب
29.	کشادہ پیشانی	(أجلى الجبهة) انحسار الشعر عن مقدمة الرأس إلى منتصف رأسه وهو دون الصلع	أبو سعید الخدری
30.	چوڑی پیشانی	(أجلى الجبين) الجبين: ناحية الجبهة من محاذاة النزعة إلى الصدغ . أي واسع الجبين وظاهر وواضح	علی بن أبي طالب
31.	اونچی پیشانی	(ليبعثن الله من عترتي رجلاً أعلى الجبهة) أي مرتفع الجبهة	عبدالرحمن بن عوف
32.	بڑی پیشانی	(حَتَّى يَأْخُذَهَا رَجُلٌ أجبه.) الأجبه: هو اسم الأسد (لعرض جبهته)	أبي مسلم الرومی
33.	گونگھریلے بال	(حَتَّى يَأْخُذَهَا رَجُلٌ آدم جعد الشعرة....)	أبي مسلم الرومی
34.	بال مونڈھوں پر	(يسيل شعره على منكبيه)	علی بن أبي طالب
35.	سیاہ داڑھی اور بال	(سواد شعره ولحيته ورأسه)	علی بن أبي طالب
36.	سر میں جلد کی بیماری	(برأسه حزاز)(وداء الحزاز برأسه) هو داء أو آفة تصيب الجلد وهي	محمد بن علي بن الحسين

		الهبرية ومنها القشرة	بن علی بن أبی طالب
.37	خوب صورت چہرہ	(صفة المهدي، حسن (الوجه)	علی بن أبی طالب
.38	چہرہ اچھے خد وخال والا	(المهدي أقبل) أي الأسمر الأملح ذو الملامح الحسنه	علی بن أبی طالب
.39	چہرے پر نورانیت	(يعلو نور وجهه سواد شعره ولحيته ورأسه) أي فيه إشراقه	علی بن أبی طالب
.40	چمکدار ستارے کی طرح چہرہ	(كأن وجهه الكوكب الدري في اللون) (كأن وجهه كوكب دري) أي فيه إشراقه	علی بن أبی طالب
.41	چہرے پر دانوں وغیرہ کے اثرات	(وبوجهه أثر) أي البثور التي يخلفها حب الشباب أوالجدري أو الشجه أو الخال أوالشامة.	محمد بن علی بن الحسین بن علی بن أبی طالب
.42	دائیں گال پر خال	(في خده الأيمن خال أسود)(في وجهه خال) (شامة في رأسه) هي علامة أو حبة سوداء شبيهة بالشامة	أبو أمامہ الباہلی، علی بن ابی طالب، محمد بن علی بن الحسین
.43	گھنی لمبی بھنویں	(المهدي رجل أزج) تقوس الحاجبين مع امتداد في طرفيهما حتى يكاد أن يلتقيا	الصقر بن رستم، عن أبیہ
.44	دونوں بھنویں ایک دوسرے سے جدا	(المهدي رجل أزج أبلج) هو المسفر الوجه والذي لم يلتقي حاجبيه ويقال ابلج الحاجب	الصقر بن رستم عن أبیہ
.45	اوپر سے نیچے کی طرف مائل کشادہ بھنویں	(المشرف الحاجبين) أي خارج الحاجبين وعريضهما	محمد بن علی بن الحسین بن علی بن أبی طالب
.46	آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی	غائر العينين أي عيناه داخله	محمد بن علی بن الحسین
.47	سرمہ گیں آنکھیں	(المهدي أكحل العينين) أكحل من غير تكحل	علی بن أبی طالب
.48	میانی ناک	(المهدي أقنى الأنف) القنا : احدداب في وسط الأنف	أبو سعید الخدری
.49	لمبی ناک	(المهدي منا أهل البيت، رجل من أمتي، أشم الأنف) الشمم : استواء الأنف، واجتماع القنا والشمم يدل على أن احديداب أنفه	أبو سعید الخدری

		لايظهر إلا للمتأمل فمن يراه يحسب أنه اشم فإذا تأمله وجده أقنى.	
50.	ثنایا علیا دانتوں میں فاصلہ	(ليبعثن الله رجلاً من عترتي، أفرق الثنايا)(أفلج الثنايا) أي متباعد الثنايا وهي الاسنان التي في مقدمة الفك الأسفل أو الأعلى	عبدالرحمن بن عوف علی بن أبی طالب
51.	ثنایا سفلیٰ دانتوں میں زیادہ فاصلہ	(ليبعثن الله من عترتي رجلاً أغرق الثنايا) أي متباعد الثنايا بشدة	أبو سلمہ بن عبدالرحمن
52.	ثنایادانت چمکدار	(المهدي براق الثنايا) أي لامع الثنايا	علی بن أبی طالب
53.	زبان میں تھوڑی سی لکنت	(أن المهدي في لسانه رتّة) أي انحباس خفيف لا يظهر إلا للمتأمل	حدیث أبی ہریرہ
54.	زبان میں بھاری پن	(وَصَفَ الْمَهْدِيَّ فَذَكَرَ ثِقْلًا فِي لِسَانِهِ)	أبوالطفیل
55.	کبھی کبھار بات کرتے وقت ران پر ہاتھ مارنا	(وَضَرَبَ بِفَخِذِهِ الْيُسْرَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْكَلَامُ)	أبوالطفیل
56.	گھنی داڑھی	(المهدي كث اللحية)	علی بن أبی طالب
57.	میانہ قد	(صفة المهدي هو مربوع)	علی بن أبی طالب
58.	کم گوشت والاہلکابدن	(ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ)هو الخفيف اللحم الندب الماضي الذي ليس برهل	علی بن أبی طالب
59.	عربی رنگت اور اسرائیلی جسم	اللون عربي، والجسم جسم إسرائيلي)	حذیفہ بن یمان
60.	موٹا گردن	(ثم يأتينا الغليظ القصرة القائد العادل الحافظ لما استودع، يملؤها عدلاً وقسطاً كما ملأها الفجار ظلماً وجوراً)	جعفر بن محمد بن علي
61.	نیچے کی طرف مائل گردن	(لا تقوم الساعة حتى يستخلف رجل من أهل بيتي أجنأ)	أبو سعید الخدری البستوی
62.	مونڈوں کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی	(يخرج رجل من ولدي عظيم مشاش المنكبين)	علی بن أبی طالب

63.	دونوں مونڈوں کے درمیان کشادگی	(العريض ما بين المنكبين) أي عريض الصدر والنحر	محمد بن علی بن الحسین
64.	آویزاں مونڈے	(إن المهدي مسترسل المنكبين)	علی بن أبی طالب
65.	کشادہ سینہ	(إن المهدي واسع الصدر)	علی بن أبی طالب
66.	بڑا پیٹ	(ضخم البطن)	علی بن أبی طالب
67.	نکلا ہوا پیٹ	(يخرج رجل من ولدي في آخر الزمان مبدح البطن) أي واسع	علی بن أبی طالب
68.	دونوں ران ایک دوسرے سے جدا	(أزيل الفخذين) انفراج فخذيه وتباعد ما بينهما.	علی بن أبی طالب
69.	دونوں ران کشادہ	(يخرج رجل من ولدي في آخر الزمان عريض الفخذين)	علی بن أبی طالب
70.	دو خالوں والے	(ثُمَّ يَلِيهَا رَجُلٌ مِنْهُمْ ذُو شَامَتَيْنِ، فَعَلَى يَدَيْهِ يَكُونُ الْفَتْحُ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِي فَتْحَ الرُّومِ بِالْأَعْمَاقِ)(بظهره شامتان، شامة على لون جلده وشامة على شبه شامة النبي)	عبداللہ بن عباس علی بن أبی طالب
71.	کندھے پر خال	(في كتفه علامة النبي) (وشامة بين كتفيه من جانبه الأيسر، تحت كتفه الأيسر ورقة مثل ورقة الآس)	علی بن أبی طالب محمد بن علی بن الحسین
72.	ران پر خال	(بفخذه الأيمن شامة)	علی بن أبی طالب
73.	جوان، نوخیز	(يقوم في آخر الزمان رجل من عترتي شاب)(يبعث الله منا أهل البيت غلاماً شاباً حدثاً)(فتى شاب من قريش)	ابو سعید الخدری، عبداللہ بن عباس
74.	دعوتِ دین کے لیے نکلتے وقت عمر: ۳۰ سے چالیس سال	(يبعث وهو ما بين الثلاثين إلى الأربعين) (يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، كَأَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)	علی بن أبی طالب عبداللہ بن الحارث